

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اس حکیم سخن آفرین کو سزاوار ہی کہ جسنی اپنی دیوان فیض عام کو دو غزلہ حسن و عشق سی زیب

بنت دیکر اُس غزل کو حسینوں کی مصرعۂ قد دلجو اور مطلع ابرو سی اور اس عندلیب

عشقون کی نالۂ موزون اور مقطع ہائے ہوسی رونق بخشی جل جلالہ و عم نوالہ — اور صلوٰۃ

اُس افصح عرب و عجم کی واسطی لائق تر ہی کہ جس کی عروض ضرب و معجزات سی صاحب

اور پیروی اُس جناب رسالت مآب کی ردیف سعادت

صلوٰۃ محمد منور الدین علاج

کہکشان نشان خورشید شان ضیای ناصیہ اسلام آصف عالیمقام نظام الملۃ والدین سکنـ
آئین ناصر الدولت افضل الخواقین خلق پرور عدل گستر ظل اللہ حضرت میر محبوب علیخان بہادر
نظام الملک آصفجاہ بہادر خلد اللہ ظلالہ و دام ملکہ و اقبالہ کہ جس سلطنت پناہ کی تاریخات ولادت
باسعادت و جلوس میمنت مانوس یہ تحریر ہوتی ہیں

تاریخات تولد از حضرت فیض رہ

در محل افضل الدولہ شہ آصف شکوہ
شد تولد نور عین از فضل بی پایان حق

ملہمی از غیب تاریخ ولادت گفت فیض
گشت پیدا آصف سادس زہی احسان حق ۱۲۸۳

وله

راحت جان افضل الدولہ
از عنایات حق چو شد پیدا

فیض بنوشت سال تاریخش
شد تولد بلند قدر آقا ۱۲

وله

...کو
سر در آن کو ہوا یلکخت پیدا...

...جب زیب تاج و تخت پید...

...لائق ہمایون بخت پید... ۱۲۸۳

دیا حق نے پسر شاہ دکن کو ۔۔۔ جوان دولت جوان طالع جوان سال
لکھا یون فیض نے سال تولد ۔۔۔ ہوا پیدا ہمایون بخت و اقبال

ولہ

ہوا ہے افضل الدولہ کو فرزند ۔۔۔ یہی تھا آنکی دل مین بھی ارادہ
سر اقبال سے ہے فیض تاریخ ۔۔۔ رہے یارب سلامت شاہزادہ

تاریخات جلوس مبارک حضور پرنور دام ملکہ و اقبالہ
از حکیم محمد مظفر الدینخان مزاج

سکۂ دولت و شاہی بزدند ۔۔۔ چون بنام شہ نشین آصفجاہ
خطبۂ سال چنین خواند مزاج ۔۔۔ صاحب اقبال دکن ظل اللہ

ولہ

عروج کرد بتخت شہی نظام الملک ۔۔۔ ہمین آن ترزمین تا زمن حزین شد
جلوس رقم زد مزاج [illegible] ۔۔۔ بزیب شاہ سریر دکن مزین شد

ولہ

بجشن میر محبوب علی خان ۔۔۔ اگر آصف جاہ باشد شاہ سادس
ندا در تہنیت شد از جلوسش ۔۔۔ بجشن صوبہ کہ ظل اللہ سادس

بگفت اقبال او در دکن سال | سریر آرا شد آصفجاه سادس ۱۲۸۵

ولہ

رونق تخت دکن را جمشید | میر محبوب علیخان بقدم
عرض بنمود مزاج از سر جود | سال تاریخ رئیس اعظم

ولہ

بسر آصف ذیجاه دکن | گشت خورشید شہی چون طالع
با ادب گفت ہما تاریخش | ظل سبحان و ہمایون طالع ۱۲۸۵

ولہ

سکندر بخت محبوب جہان دام اقباله | جلوس او بتخت حیدرآباد آمد دلخواه
سن جشنش سپہر پیر گفتا ای مزاج از من | جوان اقبال کرسن شه لغزشان آصف جاه ۱۲۸۵

ولہ

صدای تہنیت در حیدرآباد دکن برخاست | ز کوس میمنت مانوس شاه نیک با اقبال
قلم برزد علم تا پرچم تاریخ بگشاید | جلوس میمنت مانوس شاه نیک با اقبال ۱۲۸۵

ولہ

جلوس کرد بتخت شہی چو آصف جاه | زہی جمال جلوس و زہی جلال جلوس

مصرعۂ سن لفظی و معنوی گفتم	ہزار و دو صد و ہشتاد و پنج سال ظہور
دلی فزا پی تاریخ معنوی عددش	کہ تا عیان شود سال با کمال جلوس

ولہ

جلوۂ بخشید چو اورنگ شہی را امسال	میر محبوب علی مالک جاہ و حشمت
سن جشنش بقلم داد مزاج عالی	اہل اقبال دکن بادشہ با شوکت

ولہ

بسر تاج و قدم بر تخت موروث	نہاد آن آصف وار تحمل
مزاج از سن جشن پیر خرد گفت	جوان اقبال کم سن خسرو کل

ولہ

سکہ زد حضرت محبوب علی آصف جاہ	بزر و سیم بسلطانی دلخواہ دکن
سال گفتند مزاج و خرد و ذہن بہم	آیۂ رحمت حق حاکم دین شاہ دکن

سبحان اللہ زہی بادشاہ عالم پناہ کہ مین اقبال سے اس زیب افزای تخت و افسر کی باب قدر دانی ہر علم و فن باز اور زمانہ عیش و آسایش خلق اللہ کی ساتھہ ساز بلکہ خود زمانہ گواہ ہے وشاہ جوان بخت کی زمانہ دولت پر ناز ہے الٰہی جب تک فلک جلوہ گاہ ثوابت و سیارہ ہے وہ آفتاب عمر و اقبال حضرت ظل سبحانی مطلع آمانی و آمال سے طالع اور لامع ہو آمین ثم آمین

ہین السطور نظر ین الف اُن مین سرو ین | سطرون مین ہین جو لفظ وہ گو یا تذرو ہین
ہوتی ہین کب فصیح و بلیغ اسطرح نظوم | بس ہی فصاحت و بلاغت اسی کا نام
ستی شوق و ذوق دم سرد کا علاج | یہ نسخہ ہی علاج ہر اک درد کا علاج

واضح ہو کہ اُردو دیوان فیض نشان جو سعی بلیغ عالیشان سخنور فصاحت عنوان شاگرد ممتاز جناب مصنف محمد فیاض الدینخان بہادر **فیاض** ابن محمد عزیز الدینخان مرحوم فراہم تھا مع مزید علیہ موجودہ اور فارسی کلام فیض بسان بھی جسقدر بہدست تھا اور رہوا اجازت سی صاحبزادگان عالی تبار نیرین آسمان فضل و کمال مورد عنایات خدا احد جناب میر ضیاء الدین احمد و جناب میر عماد الدین محمد **وصف** تخلص فرزندان حضرت مصنف علیہ الرحمہ کی تحقیق و تصحیح قالب طبع مین آیا

اب جوش پر ہی جام سخن مین شراب فیض | طالع ہوا ہی چاہتا ہی آفتاب فیض
نیسان سی بڑھ کی آبروی ابر فیض ہی | برسائیگا سخن کی گہر یہان سحاب فیض
دریای فکر کو ہی تبحّر کا مرتبہ | ہر بحر شعر ہوتی ہی اب کامیاب فیض
ہوتی زمین شعر ہی سیراب اور سبز | جاری ہی چشمۂ سخن لاجواب فیض
طبع روان فیض کی اب موج مین دیکھی | بہتا ہی یہان سی قلزم فیض جناب فیض

تمت

إنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِكمَةً وَإنَّ مِنَ البَيانِ لَسِحراً

الحمد للہ کہ نسخۂ دیوان فیض عنوان عمدۃ العلما ملک الشعرا سالک مسالک طریقت مالک

ممالک حقیقت و معرفت حضرت حافظ مولوی میر شمس الدین فیض رحمۃ اللہ علیہ



بتصحیح منبع الجود و الاحسان حضرت حکیم محمد مظفر الدین خان بہادر مزاج

حسب فرمائش مجمع الکرم و الامتنان حکیم محمد منور الدین خان علاج

در مطبع سہلامیہ واقع باد و حسن مطبوع عالم گردید



رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وبہ نستعین

قصاید نعتیہ

ہی روی محمدؐ گل خندان رسالت
ہی گیسو و خط سنبل و ریحان رسالت

کونین کی لذت ہی احادیث سی پیدا
حضرت کی ملاحت ہی نمکدان رسالت

دندان مبارک ہی دُرِ بحرِ تجلی
لب آپکی ہین لعل بدخشان رسالت

پروانہ ہر اک شب دل ارباب صفا ہی
ہی نور جبین شمع شبستان رسالت

سر دفتر عالم ہوی جب ذات مقدس
اکہٹی ہوی اجزای پریشان رسالت

تحریر کرون کیا دہن و چشم کی اوصاف
وہ غنچہ ہی یہ نرگس بستان رسالت

اس حسن سی خوبی ہی کسی سی ہی نہوتا
[illegible] ہی ہو ہی سر و سامان رسالت

اب کوئی مقابل نظر آتا ہی نہین ہے
[illegible] ہو تم فارس میدان رسالت

تھی سب عالم سے رتبہ عالی پہ لیکن
خصوصیت نہ تھی ورنہ کچھ شان رسالت

انوار تجلی ہی سراپا سے ہو پیدا
ہے جسم لطیف آپکا اک جان رسالت

یا ہم یہ کہتی ہیں رسول اور ملا ایک
ذات آپکی ہی رونق ایوان رسالت

انکھوں سے کسی اور نبی نے ہی نہ دیکھا
اللہ نے دیا آپکو وہ خوان رسالت

ہوتا ہی گمان عرش معلی کا جہان کو
کس درجہ پہ ہی رفعت ایوان رسالت

اب کسی کو بھی رسول اب نہ کریگا
ختم آپکی ہی نام پہ فرمان رسالت

کیونکر نہ کری ختم رسل آپکو اللہ
ہی کون سوا آپ کی شایان رسالت

کیا فیض کا منہ ہی جو کری وصف سراپا
قد آپکا ہی سرو گلستان رسالت

کرون جان و دل کو فدای محمد
جو دیکھون رخ با صفای محمد

کرون میں نہ کحل جواہر کی خواہش
میسر ہو گر خاک پای محمد

دلیل مبین من رآنی ہی اسپر
لقای خدا ہی لقای محمد

کسی در سی کیا کام مجھکو خدایا
دکھا دی در دلکشای محمد

امامت خدائی کی زیبا ہی انکو
کرین انبیا اقتدای محمد

شفاعت وہ ہم عاصیون کی کرینگے
یہ ادنی ترین ہی عطای محمد

ملیگا ثواب اُسکو وصف خدا کا
کریگا جو کوئی ثنائی محمدؐ

گنہگار مجھسا نہین کوئی لیکن
مجھی بخش یا رب برائی محمدؐ

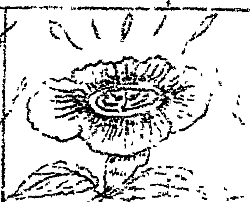
ذلیل والای خدا ہی مقرر
رہی جس کی دلمین ولائی محمدؐ

اشارا ہی تھا ب قمر مین ہی شق
خدا کی ہی نزدیک حسبائی محمدؐ

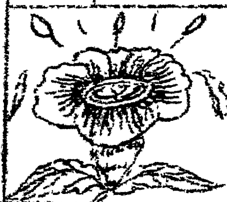
خجل ہوتی ہین دیکھکر مہر ومہ بھی
رخ خوب معجز نمائی محمدؐ

زہی قسمت اپنی زہی عزت اپنی
اگر دیکھ لین ہم سرائی محمدؐ

اطاعت خدا کی اطاعت ہی اُنکی
رضا ہی خدا ہی رضائی محمدؐ



کسیکی شفاعت سے مطلب نہین فیض
کھڑا ہون مین زیر لوائی محمدؐ



کعبۂ مقصود ہی ابروی رسولؐ
قبلۂ عالم ہی ابروی رسولؐ

کیون نہ محمود پیغمبر ہون
ہی عبادت دیکھنا سوئی رسولؐ

طوبیٔ باغ جنان قمری ہی
دیکھ لی گر سرو دلجوئی رسولؐ

چہرہ مقصود آتا ہی نظر
کس قدر ہی صاف زانوئی رسولؐ

مشک و عنبر ہی جو ہو سونگہون مین
مچ رہی ہی غنچہ مین بوئی رسولؐ

طوف بیت اللہ کا ہو مجھکو اجر
دیکھ لون گر بیت ابروئی رسولؐ

سیکا تشنہ لب یارب ملی ... ہی جو کوثر خلد مین جوی رسول
مفلس کسطرح سی ہات آئی ... دو جہان ہی قیمت موی رسول
ح الامین ہی صبح وشام ... جنت الماوا ہی مشکوی رسول
بن مغفرت کی باب مین ... ہی امید خلق نیکوی رسول
غسیر اوسکی لکہہ سکی ... نور حق ہی مصحف روی رسول
ن مدینی کی ہوا ... ہی مجہی سودای گیسوی رسول
کی حشر مین ہونگی شفیع ... واہ واہ کیا نیک ہی خوی رسول

قسمتون سی فیض اگر آجای ہات
چوم لون پای سگ کوئی رسول

روز جنت ہی مجہی روی رسول ... لیلۃ القدر ہی گیسوی رسول
ہی یہی غل افق اعلیٰ پر ... قاب قوسین ہی ابروی رسول
سورۃ النور مین اسمین کیا فرق ... دیکہہ لو صورت نیکوی رسول
وہ جو آیا ہی کہین حسن خلق عظیم ... بخدا ہی صفت خوی رسول
ہی پس مرگ ہی یارب یہہ ہوس ... رو مرا حشر مین ہو سوی رسول
ہر ورق سی ورق گل ہو خجل ... گر لکہون مین صفت بوی رسول

جا بجا ہی جسی طوبی ہر شخص — ہی وہ عکس قد دلجوی رسول
آتی جاتی ہین ملایک بزیارت — قصر فردوس ہی مشکوی رسول
سامعہ مشک کا نافہ بنجای — وہ جو سن لی صفت موی رسول
دلکو جنت کی ہوس ہو نہ کبہو — مرا مسکن ہو اگر کوی رسول

ہو اگر آب بقا منہہ نکرون
فیض ہون تشنہ لب جوی رسول

آفتاب منفعل ہی روی رخشان رسول — صبح جنت ہی صفای سلک دندان رسول
رحمۃ للعالمین سی ہی یہی مقصود حق — جملہ مخلوقات ہی ممنون احسان رسول
یہہ سخن کرسی نشین ہی مسلمین اہل اللہ کی — ہمسر عرش برین ہی قصر و ایوان رسول
جس سی وہ راضی ہوی اللہ بہی راضی ہوا — ہی وہ فرمان خدا جو کچہہ ہی فرمان رسول
نعمت غفران سی ہو لو سیر دہو عصیانسی ہاتہہ — فرش سی لی عرش تک گسترده ہی خوان رسول
نام ہی رضوان جسکا ہی وہ انکا باغبان — کہتی ہین جنت جسی ہی وہ گلستان رسول
کر سکی بندہ کوی تعریف انکی کیا مجال — حق تعالی آپ جب ہو وی ثناخوان رسول
اہل ایمان عید کرتی ہین سبب اسکا یہہ ہی — ماہ نو کو سمجہی ہین عکس گریبان رسول
ہی اسی باعث ہماری چشم گریان رات دن — دیکہہ لین آنکہونسی تا ہم روی خندان رسول

کیون نہ علم حق سی دین تشبیہ اوس کی علم کو
ہوئین جب روح الامین طفل دبستان رسول

جمع شیرازہ نہوتا دفتر ایجاد کا
گر نہوتا خلق گیسوی پریشان رسول

سورۂ کوثر کی ہی تفسیر سی یہہ مستفاد
حق نبی کی ہی مدحت چاہ نخدان رسول

چیز کیا ہون جو کرون قصر نبوت کی صفت
بدو خلقت سی ہی جبریل دربان رسول

ہونگی وہ دوزخ مین داخل ہین جو بدخواہان دین
پہ چین جنت مین کرینگی خیرخواہان رسول

قدسیان با یکدگر یہہ تذکرہ کرتی ہین روز
ہی شب معراج زلف مشک افشان رسول

ہی یہی یارب تمنا تجہہ سی روز حشر مین
سر پہ ہو ہم عاصیون کی ظل دامان رسول

مین ہی دیوانہ ہون یارب جلد دکہلا دی مجہی
یثرب و بطحا جو دونو ہین بیابان رسول

آل و اصحاب محمد کی اطاعت فرض ہی
واجب التعظیم ہین اولاد و اعوان رسول

ٹہنڈا روح و ریحان سی ہی حاصل ہمی
سبزہ باغ جہان ہی موی مژگان رسول

ہی وہ مہر مغفرت اسی فیض روز بازپرس
جس مسلمان کی دلپر داغ ہجران رسول

جو کریگا دل سی وصف قد بالا یا رسول
دو جہان مین ہوگا اوسکا بول بالا یا رسول

کیون نہ کنتم خیر امت کی مخاطب ہوئین ہم
ہی رضامند آپ سی باری تعالیٰ یا رسول

سیری نزدیک اونچا ہی آسمان قصر رفیع
بدر ہو تم حلقہ احباب ہالا یا رسول

تھا سحاب کفر مین پنہان بڑی زورونکی ساتھہ
آفتاب دین کو تم نی نکالا یا رسولؐ

کیون نہ روئین آپ کی فرقت مین ہم شام و سحر
سلسلہ اشکونکا ہی موتی کا مالا یا رسولؐ

ہی یقین ہمکو تمہاری ذات سی دن حشر کی
عفو سی عصیانکا ہوگا استحالا یا رسولؐ

کیون نہ قبضہ قصر جنت پر کرون اب میری پاس
آپ کی لطف و کرم کا ہی قبالا یا رسولؐ

مغفرت کا ہو وسیلہ کیون نہ ہمدست عصات
لی چکی ہو تم شفاعت کا حوالا یا رسولؐ

جو کری اسکو قبول اوسکو ہی عز و شرف
آپکا دین ہی ہر اک دین سی نرالا یا رسولؐ

آفتاب حشر کی گرمی سی پاوین گی نجات
ہمکو دینا آب کوثر کا پیالا یا رسولؐ

دو جہان کی نعمتون سی جی ہوا اوسکا اوچاٹ
آپکا جسکو ملا جھوٹا نوالا یا رسولؐ

یہہ جہان ہووی کہ ہووی وہ جہان آخرت
دو جہانمین ہی تمہارا ہی اوجالا یا رسولؐ

کافرونکی ہاتھہ سی گرنی مین کچھہ باقی نتھا
دین ابراہیم کو تمنی سنبھالا یا رسولؐ

محو ہون لہو و لعب مین کیجئی ایسا کرم
ہو سوی طاعت طبیعت کا امالا یا رسولؐ

صورت پاک اپنی دکھلا دو کبھی توفیض کو
کب تلک کرتا رہونمین آہ و نالا یا رسولؐ

قبلۂ ارباب دین ہی دی خیر المرسلین
طاق بیت اللہ ہی ابروی خیر المرسلینؐ

عارض پر نور کا خاکہ ہی خورشید سحر
صبح صادق ہی غبار کوی خیر المرسلینؐ

سورۂ والشمس ہی رخسار تابان رسول | معنی واللیل ہی گیسوی خیر المرسلین

تقویت ہوتی ہی جانکو دلکو ہوتا ہی سرور | بوی جان پرور ہی بوی موی خیر المرسلین

ہی ید بیضای موسیٰ پنجۂ انور کا عکس | موج بحر نور ہی بازوی خیر المرسلین

عطریت پیدا کسی گل مین نہوگی حشر تک | گرنہ ہمدوش صبا ہو بوی خیر المرسلین

جسنی دیکھا ہی نہو اور مجسم کو کبھی | دیکھ لی وہ قامت نیکوی خیر المرسلین

آرزو یہہ ہی کہ وقت نزع ہو یا حشر ہو | یا الٰہی رو مرا ہو سوی خیر المرسلین

نازل اوسکی شان مین آیا ہو جب خلق عظیم | کیا رقم ہو مجھہ سی وصف خوی خیر المرسلین

کیون نہو تعظیم اوسکی فرض اہل اللہ پر | عرش اعظم ہی ہر اک مشکوی خیر المرسلین

مجھکو ای رضوان نہین کچھہ طوبیٔ جنت سی کام | یاد آتا ہی قد دلجوی خیر المرسلین

پاس جنت کی ہوا کو مین کبھی آنی نہ دون | ہی مری سر مین ہوای کوی خیر المرسلین

مین کبھی دیکھون نہ مرآت سکندر کی طرف | ہی نظر مین صافی زانوی خیر المرسلین

آفتاب مغفرت کی دید کا مشتاق ہون | جلد دکھلا دی خدایا روی خیر المرسلین

دل لگی میری سواد یثرب و بطحا مین ہی
فیض ہون دیوانۂ گیسوی خیر المرسلین

مدت سی مری سر مین ہی سودای مدینہ | اللہ دکھادی کہین صحرای مدینہ

بہولی ہی رکہون پانون نہ گلزار ارم مین
تہوڑ دیسی ہی ہاتھہ آ ای اگر جا ای مدینہ

ہرگز نگری وہ رُخ جنت کیطرف رُخ
جسکو نظر آئی رخ زیبا ای مدینہ

معمور ہی دل یاد رسول عربی سی
سینہ ہی مرا اسکی ماوا ای مدینہ

کیون اوسکی نہ تعظیم ہر اک شخص پہ ہو فرض
ہی ختم رسل انجمن آرا ای مدینہ

ہر اہل صفا کا یہہ وظیفہ ہی شب و روز
کعبہ کا تو لا ہی تو لا ای مدینہ

مخدوم ملایک کی مقرب ہین خدا کی
جبریل امین خادم مولا ای مدینہ

ای آرزوی خلد کہین اور چلی جا
رہتی ہی مری دلمین تمنا ای مدینہ

عش جس کی صفا پر دل ارباب صفا ہی
تصویر کا عالم ہی سراپا ای مدینہ

کر وصل سی ای بحر نبوت مجہی سیراب
ہی دیدۂ تر بحر مین سقا ای مدینہ

فردوس مین بہی یاد پیمبر نہ رہیگا
جنت مین بہی ہوگی مجہی پروا ای مدینہ

ہون معتقد سلسلۂ زلف پیمبر
میرا دل دیوانہ ہی شیدا ای مدینہ

ای فیض گریبان کی ٹکڑی نہ کرون مین
ہاتھہ آ ای اگر دامن صحرا ای مدینہ

العظمت للہ زہی شان مدینہ
ہی عرش برین کرسی ایوان مدینہ

پانی نہ پیونگا مین کبہی اپنی وطن مین
ہمدست جو ہوگا سر و سامان مدینہ

رہتا ہون پریشانی خاطر سی قرین مین
یاد آتی ہین جب سنبل پیچان مدینہ

آتی ہی صدا عالم بالا سی ہمیشہ
مقبول خدا کی ہین ثناخوان مدینہ

اس عاشق حیران پیمبر کو جو دیکہی
حیرت مین رہی نرگس حیران مدینہ

مخلوق سی ممکن ہی نہین نعت پیمبر
معشوق ہین اللہ کی سلطان مدینہ

فردوس مین غلمانکی چہٹ جائین گی جہکی
آجائین گی جس روز غلامان مدینہ

رہتا ہی دماغ اونکا سدا عرش برین پر
افتادہ ہین گو فرش پہ مستان مدینہ

کیونکر نہ کہون جنت فردوس مین اوسکو
رضوان مری نظرون مین ہی دربان مدینہ

سیارہ و ثوابت ہی نہین گہومتی ہین صرف
دن رات ہین افلاک بہی قربان مدینہ

پہونچادی الٰہی مجہی ہر حال مین وہانتک
رہجا ہی نہ دلمین کہین ارمان مدینہ

دیکہا جو اوسی چشم حقیقت سی تو سمجہا
ہی مردمک دیدۂ ہر انسان مدینہ

نور علی نور مری حق مین ہی یارب
لکہا ہوا ہاتہ آئی جو قرآن مدینہ

رضوان سی فرماتی ہین یہ حضرت داؤد
جنت مین نہین مرغ خوش الحان مدینہ

کافی ہی شفاعت کی لئی اتنی ہی نسبت
مین مور ہون حضرت ہین سلیمان مدینہ

سر گیند بنی گا قد خم گشتہ ہی چوگان
آئیگا نظر جب مجہی میدان مدینہ

حضرت کی رسالت کا نہ قائل ہی جو انسان
افضل ہی اوس انسان سی حیوان مدینہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات

ا

حرم مین دیر مین جب کوئی روبرو آیا
مجھی یقین ہوا بس یہی کہ تو آیا

سمجھ گیا تھا میری جان کا عدو آیا
جو انکی اوچپی ہنگام جنگ جو آیا

کسیکا کوئی بھی ممنون نہین ہی کر انصاف
ادھر سی مین نکل آیا اُدھر سی تو آیا

فقط گھر نہین دیتا ہی اٹھ کہ آنسو
جو انکی کان لگا کہو کی آبرو آیا

بلحاظ غیر کا جب کر کی جان من سو
کیا ہی غور نظر تو ہی سو بسو آیا

چمن مین تھوکتی منھہ پر بہار کی بلبل
ہزار حیف ہی اے رشک گل نہ تو آیا

وہ آگئی لب دریا جو بھر بادہ کشی
حباب سر پر اُٹھا ہی ہوی سبو آیا

ہوی تھی طور کی مسدود راہ موسی
جب اپنی بام پہ شب کو وہ ماہرو آیا

خدا رسول کی ہی باتیں کچھ نہین سنتا
سنائی مین نی حدیث اُسکو اور کبھو آیا

نہ آیا قتل سی باز عالم کی وہ کافر
کیا ہی قتل اوسی جو روبرو آیا

ہزار مرتبہ لوٹا ہی میکدی کو مگر
نہ محتسب کی ہاتھہ مین کدو آیا

اڑائین جیب کی لاکھون ہی دھجیان مین نی
مگر نہ قبضہ مین دامان آرزو آیا

رہا ہی پھر وہن ہی جبرئیل کا تصور فیض
جب اسکی پاس سی پیک فرشتہ جو آیا

پھرتا ہون بمشکت کوئی رہبر نہین ملتا
ہی وہ نگہر اُسکا مجھی گھر نہین ملتا

کرتا مین علاج سر شوریدہ ولیکن
سیدا ہی پٹیلا کہین پتھر نہین ملتا

بوسہ لب شیرین کا جو مانگون ہین دوبارا
کہتی ہین وہ یہان قند مکرر نہین ملتا

بہی دل وابستۂ گیسو کہو کیونکر
دہونڈہی ہی کسی غار مین اجگر نہین ملتا

دم وصل کا دیدی کی کرین قتل جہانکو
کیا فکر جو انکو کوئی خنجر نہین ملتا

یارب مرض عشق ہی یا کوئی بلا ہی
چین اس دل بیتاب کو دم بہر نہین ملتا

سب آرزوئین دل کی بخوبی نکل آئین
تنہا وہ کبہی ہمسی گہڑی بہر نہین ملتا

کس رنگ کہو غنچۂ دل کی ہو گرہ وا
دل کہول کی ہمسی وہ سمن بر نہین ملتا

ہم کس سی کرین دعوی خون کیجئی انصاف
مقتول ہین جس کی وہ ستمگر نہین ملتا

آرام سی اوقات بسر ہو مری یک چند
مٹی مین کہین یہہ دل مضطر نہین ملتا

لیجائیو اوڑا اگر دل مضطر کو ہمارے
لوٹن اُنہین پر کوئی کبوتر نہین ملتا

نقد دل و جان نذر کرون مفت ہی لیکن
مجھکو مری ڈہب کا کوئی دلبر نہین ملتا

اچھا کیا جو آہی آنکھونمین ہی وہ فیض
ایسا کہین دنیا مین اُنہین گہر نہین ملتا

روزن دل ہو گیا رستہ ہر اک آزار کا
ہو کہین مسدود یا رب رخنہ اس دیوار کا

اجتناب قتل کب تک چشم قاتل کو رہی
تاک مین دم آگیا پرہیز سی بیمار کا

کہد و سینہ سی نکلجای کہین طفل سرشک
کام کیا ہی گہر مین ناہموار برخوردار کا

کب ہی وہ ساقی نظر انداز اس مجروح کی
چاک زخم دل ہوا ہی راستا مئخوار کا

ای ہجوم یاس بی پرسش مری سینہ مین آ
وا ہی شکل باب جنت چاک ایک اک وار کا

نیش غم سی ہی بری سر رشتۂ اہل وفا
کب ہو نشتر تشنہ لب خون رگ زنار کا

جب سی کرتی ہین گل آرایش اسی ہمصفیر
نقشۂ مقراض ہی نقشہ مری منقار کا

ناخن غم کی رہی جو تیشہ رانی روز ہجر
خانۂ دل تھا کہ تھا وہ گہر کسی نجار کا

داغ دل کی اب جو سینہ مین دوکانین لگ گئین
فیض صاحب آج شاید دن ہی اس بازار کا

ترا وصف مژہ دل کو گوارا ہو نہین سکتا
رہ پرخار ہی اپنا گذارا ہو نہین سکتا

برآمد بام پر وہ ماہ پارا ہو نہین سکتا
ہماری بخت کا اونچا ستارا ہو نہین سکتا

مقابل خال و رخ سی چاند تارا ہو نہین سکتا
تری زلفون سی ہمسر مشک سارا ہو نہین سکتا

کہان تک بی نقابی کوندتی ہین بجلیان یکسر
تمہاری روی روشن کا نظارا ہو نہین سکتا

سمجھتا ہون عصا پیری مین اوسکی قدموزونکو
ضعیفی مین گذارا بی سہارا ہو نہین سکتا

تمہاری کفش زرین سی خجل ہی مہر محشر کا
ستارا زیر پائی کا ستارا ہو نہین سکتا

الٰہی سلسلہ ٹوٹی کہین زلف مسلسل کا
کرون کیا لیکی سبحہ استخارا ہو نہین سکتا

مسیحائی سی وہ خالی یہ لبریز مسیحائی
لبون سی برگ گل کا استعارا ہو نہین سکتا

مہ نو ہمسری کیا کر سکی ابروی خوش خم سی
مقابل خال رخ سی کوکبی تارا ہو نہین سکتا

بناتی کیون ہو قاتل کاجل کی اپنی وہی گلگون پر
کسی ہندو کا جنت مین گذارا ہو نہین سکتا

اجل کا منتظر ہون قابض ارواح سی کہدو
فراق یار مین جینا گوارا ہو نہین سکتا

نہین ہی فلسفی کو گفتگو نقطہ کی بحث مین
دہن کی سمت وہمی بہی اشارا ہو نہین سکتا

دل مضطر اگر ہو خاک مطلب سب نکل آئین
کرین کیا **فیض** ہمسی گشتہ پارا ہو نہین سکتا

کب ہو سخن گداز مزاج کرخت کا
ممکن نہین جو موم بنی سنگ سخت کا

کشتہ ہون ان تیوری مین وضع کرخت کا
ٹکڑا کفن مین رکہیی مری سنگ سخت کا

ہرگز گلیم دوش پہ میری نہ سمجہی
کہینچا ہی مین نی پوست دل تیرہ بخت کا

تا زیست اس چمن مین رہا منقبض مزاج
ہی شکل غنچہ شوق جسی جمع رخت کا

کیا ابروی کشادہ قاتل سی ہو حصول
مطلب تمام فوت ہی شعر دولخت کا

کیا پوچہتی ہو سلطنت عشق کا عروج
زینہ ہی آسمان مری پای تخت کا

کچھ پوچھیئی نہ حال دل ناتوان فیض
رکھتا ہی حکم کوہ کا سایہ درخت کا

ظاہر مری گریہ کا اثر ہو نہیں سکتا
اک تار بھی اب جیب کا تر ہو نہیں سکتا

اس گھر سی بڑا کام ہی اللہ بچاوی
جس گھر مین فرشتہ کا گذر ہو نہیں سکتا

ہی ضعف سنبھالی ہوی بیچل تو بھی ہی
آنا تو کبھی انکا ادھر ہو نہیں سکتا

کہتی ہین مری فرق نہین بال برابر
تحریر ترا وصف کمر ہو نہیں سکتا

کیا منہ ہی جو ارباب ہنر سی کرین باتین
جز عیب کوئی ہمسی ہنر ہو نہیں سکتا

کس طور چلین تا وطن یار ہم ای ضعف
دو گام بھی اب ہمسی سفر ہو نہیں سکتا

شوق انکو حنا کا ہی پر افسوس تو یہ ہی
انکھونسی وان خون جگر ہو نہیں سکتا

مشکل نہین بوسہ لب جانبخش کا لینا
ہی کام بہت سہل مگر ہو نہیں سکتا

رکھتی ہو بھلا کیون متوقع مجھی برون
مطلب ہی مرا تمسی اگر ہو نہیں سکتا

کہتی ہین قضا اور قدر دیکھ کی انکو
تجھسا کوئی مخلوق بشر ہو نہیں سکتا

تھوڑی سی شب وصل ہی کیا فکر کرون فیض
خاموش کہین مرغ سحر ہو نہیں سکتا

موتکا سامان ہی چرچا صف انجمنکا
جانپر ہی کوہکن کی ذکر جوی شیر کا

جز مضرت کچھہ نہین عزلت نشینو نسی حصول — ناخن عنقا کری ہی کام یہان شمشیر کا

سلسلہ مین عشق کی پیری نی داخل کر دیا — قامت خم گشتہ حلقہ بن گیا زنجیر کا

آرزوی تخت و افسر موجب آزار ہی — کام منقار ہما کرتی ہی نوک تیر کا

گوشہ گیرونکا غبار دل ہون ابھی ہزاد مین — خاک عنقا سی بنا گر وہ مری تصویر کا

سبزہ بیگانہ سا دور اس گلستان سی رہا — خط ریحان سی لکھا تھا خط مری تقدیر کا

گفتگوی گرم سی ہی تیرہ بختون کو شرف — ہی لسان شمع کی قابل دہن گلگیر کا

واہ ای تاثیر وصف عارض رخشان یار — سطح آئینہ بنا صفحہ مری تحریر کا

نالۂ زندانیان الحان داؤدی ہوا — موم سی بھی نرم ہی لوہا مری زنجیر کا

تو نی جب دیکھا غضب سی کر دیا مجہو مین چور — آنکھہ کا ڈورا سے مجھے ڈورا ہوا شمشیر کا

خانۂ زندان مین ہی روحانیونکا یک ہجوم — بانگ صور حشر نالہ ہی مری نخچیر کا

یار زرین پوش بھی آتی ہین بہر فاتحہ — مری مٹی نی اثر پیدا کیا اکسیر کا

گر نہین ہی شمع کچھہ پروا نہین فرقت کی شب — گھر مین اوجیالا ہی مری نالۂ شبگیر کا

تیر خونخوار ہی محروم فیض نطق سی
ہی دہن سوفار کو یارا نہین تقریر کا

جلوہ دکھلاتی ہی وحشت گردش تقدیر کا — ۸ — شعلہ جوالہ حلقہ ہی مری زنجیر کا

شمع رو لوگی زبان کو منہہ مین لیکر چوستا
گر جُدا دیتا وہن مجکو دہن گلگیر کا

ورپہ دیوانون کو تو رہنے ندے ای رشک حور
کام دروازے پہ جنت کی نہین زنجیر کا

ہوش جیتی کی ہرن ہوتی ہین مجھکو دیکھکر
عاشق ان روزون ہون یک محبوب آہو گیر کا

دیکھتی ہی کبک مجھکو مارتی ہین قہقہی
دیکھنی والا ہو نہین کس چاندسی تصویر کا

زور وحشت کا رہا کرتا ہی تا نصف النہار
آسمانی منطقہ حلقہ ہوا زنجیر کا

آج ہی کچھ مین نہین ہون ان سیہ چشمون پہ غش
شوق تھا طفلی مین بہی مجھکو ہرن کی شیر کا

کام معنی سے نہین صورت پرستی کی سوا
خط رخسار بتان خط ہی مری تقدیر کا

چاند سا مکھڑا دکھاتا ہو وے رفع اشتباہ
چاندنی پر مجھکو دہوکا ہی تری تنویر کا

جب سی وہ محبوب نادان مشورتمین ہی شریک
کہیل بن بنکر بگڑتا ہی مری تدبیر کا

عشق مین حد ناتوان ہون مانی و بہزاد سی
اُٹھہ نہین سکتا کبھی خاکا مری تصویر کا

مبتلا ہون صورت محبوب کو شکل عروس
نام ہی تحریر اقلیدس مری تحریر کا

تجھسی ترچھی تیوری ای کمان ابرو نکر مجھسی کلام
بات سیدھی ہی نشانہ ہون کسیکی تیر کا

فیض حق سی مصحف حسنا مین یکتا ہون مجھ
ہی مری دیوان پر دہوکا مجھی تفسیر کا

کیون کرون نہ ذکر خط سبز فام کا
مین معتقد ہون خضر علیہ السلام کا

عشاق سرو قد کو نہین کچہہ ضرر و رقید | طوق گلو ی فاختہ حلقہ ہی دام کا
رحلت کی وقت آرزو ی زندگی ہوی | ہمکو خیال کوچ مین آیا مقام کا
شمشیر آبدار کمر سی اوگل پڑی | اس معرکی مین ذکر ہی کس تشنہ کام کا
پیری مین خلق پر مری تعظیم فرض ہی | قد خمیدہ طاق ہی پست احترام کا
بی گفتگوی نرم نہو وصل اہل درد | مرہم ہی بھر زخم سبب التیام کا
مجنون کو اعتقاد ہی میری جناب ہی | ہی نجد مین ہی شور مری ہوم و بام کا
آتا ہی وقت گریہ لب لعل کا خیال | بارش مین ہمکو شوق ہی شرب مدام کا
پیری مین دلکو تیرہ کیا زلف یار نی | صبح وطن مین رنگ ہی غربت کے شام کا
جاتی ہی عقل جمع ہوی خلق گرد و پیش | دیوانہ پن مرا ہی سبب ازدحام کا
ترسا بچی کا دلمین شب و روز ہی خیال | کعبی مین گھر ہی راہب عالی مقام کا
غنچی مین دلکی بو گل مہتاب کیسی ہی | داغ جگر مین جلوہ ہی ماہ تمام کا
خاصان عشق خاک کی پیوند ہوگئی | ابرو کو اوسنی حکم کیا قتل عام کا
ذی جو ہر دون سی اہل غرض بی نصیب ہین | آب گہر سی کام نہو تشنہ کام کا
بی اعتبار خلق مین ہین میری زمزمی | ہون نغمہ سنج کس چمن بی قیام کا

خاک مزار اپنی گذرگاہ خلق ہی

کشتہ ہون فیض مین بھی کسی خوشخرام کا

دم چلا آتا ہی اوپر عاشق ناکام کا
وقت مردن بھی تصور ہی کسیکی بام کا

عہد پیری مین نہین داغ جوانی کام کا
صبح کو بی نور ہی جلوہ چراغ شام کا

ایک چٹکی خاک رکھیئی گل کی بدلی گور پر
مین بھی کشتہ ہون کسی محبوب سیم اندام کا

ہی تصور کعبہ رویون کا لحد مین بھی مجھی
کام لیتا ہون کفن سی جامۂ احرام کا

اہل رفعت کی اٹھون تعظیم کو کس واسطی
بیٹھنا ہی کر دیا موقوف مین نی بام کا

دفن کرتی ہین لب دریا ہماری لاش کو
ہی موی پر بھی تصور زلف عنبر فام کا

رات سی ہم کر رہی ہین پھر پریشان گفتگو
عشق گیسو نی اثر پیدا کیا سرسام کا

وصف لکھتی ہین کسی پستہ دہن کی چشم کی
چاہیئی روغن سیاہی کی عوض بادام کا

تفرقی نشتر کی اسی فصاد ہی تدبیر شرط
مجھکو سودا ہی کسی محبوب سیم اندام کا

خلق کی تسخیر پر زاہد نی باندھی ہی کمر
سبحۂ صد دانہ حلقہ ہوگیا ہی دام کا

روضۂ رضوان مین یاد چشم ساقی آگئی
جام کوثر پر گمان ہوتا ہی می کی جام کا

لاش میری پھیری جاتی ہی کفن کیطرف
ہی اثر بعد فنا بھی گردش ایام کا

صبح پیری واقعی سرمایۂ غفلت ہی فیض
ہوگئی ہی بھور وقت آیا میری آرام کا

غم کی ہاتون سی ہمارا حال پتلا ہوگیا | یہان تلک سوکہا تن لاغر کہ کانٹا ہوگیا

جب گداز دل سی تن کا حال پتلا ہوگیا | مین بہی بہہ رویا کہ پانی سر سی اونچا ہوگیا

اپنی چشم درفشان کا کچہہ جو چرچا ہوگیا | ابر گوہر بار بہی پانی سی پتلا ہوگیا

جب نقاہت کا مری گلشن مین چرچا ہوگیا | نرگس بیمار کی آنکہون مین پیلا ہوگیا

سینہ اپنا پہر مکان حرص وہوا کا ہوگیا | خانۂ دل مین بہت سا جمع کوڑا ہوگیا

کیا کہین تم سی شب غم ہمپہ کیا کیا ہوگیا | دل پگہلکر بہہ گیا پانی کلیجا ہوگیا

ذکر چشم مست سی میرا خرابا ہوگیا | میکدی تک بہی نہین پہونچا کہ رسوا ہوگیا

عہد پیری مین ہوی زایل حرارت عشق کی | دن ڈہلا آیا چراغ اس گہر کا ٹہنڈا ہوگیا

مطلب دل سی زبان ابتک نہین ہی آشنا | مہر خاموشی مری لب کا پہپولا ہوگیا

موجب خفت ہی عالم مین تجرد پیشگی | مین سبکبار محبت ہوکی ہلکا ہوگیا

سوز شیرین مین حلاوت سی کٹی عمر عزیز | آبلہ فرہاد کی لب کا بتاسا ہوگیا

کیون نہ مجنون جان دیوی کہا کی سو سو پیچ و تاب | بال سی باریک حال زلف لیلی ہوگیا

رخ دکہا کر سرد مہرون نی بہی اکڑا دیا | دہوپ کچہہ چمکی نہ چمکی تہی کہ جاڑا ہوگیا

نالۂ عاشق مسرت بخش ہی معشوق کو | نغمۂ بلبل سی گل کا کان [illegible]

نبوہ اہل صفا ہی تیرہ بختون پر ڈال | دن جہان نکا [illegible]

گور مین بھی ہی تصور تیکو قد یار کا
سبزۂ تربت ہمارا نخل طوبی ہو گیا

داغ سینی کی جو دکھلا ی چمن مین منہ صبح
گل کو مالیخولیا بلبل کو سودا ہو گیا

آہ آتشبار کی جھڑنی لگی ہین منہہ سی پھول
سوز پنہانکا اثر ہونٹون سی پیدا ہو گیا

عرش اعظم پر رہی کیونکر نہ مجنونکا دماغ
لیلۃ المعراج رنگ زلف لیلی ہو گیا

چاک پیراہن کفن کی چاک سی کچھہ کم نہین
حال اپنا زندگی مین حال موتی ہو گیا

خواب مین بھی ہی تصور شوخ چشمونکا ہمین
بستر آرام اپنا مرگ چھالا ہو گیا

دشت گردی مین ہی راحت میری طفل اشک کو
دامن مادر مگر دامان صحرا ہو گیا

گرمی غم سی کلیجا پک گیا ای ہمدمو
ان دنون اپنا تنور سینہ چولہا ہو گیا

کب تلک کرتی رہو گی اپنی دانتونمین خلال
سوکھکر میرا تن کاہیدہ تنکا ہو گیا

مین نی ابرو کی طرف دیکھا اٹھائی تمنی تیغ
بیٹھہ جاؤ کیون خفا ہوتی ہو بدلا ہو گیا

شاعری کی فن مین کیون شہرت نہو ہمکو نصیب
خامہ اپنا صورت منقار عنقا ہو گیا

شام غربت مین ہوا روشن دل وحشی کا حال
دیدۂ آہو چراغ خانہ اپنا ہو گیا

قتل کر مجھکو جو وہ مصروف ماتم ہو گئی
کیا مہ ذیحج محرم کا مہینا ہو گیا

[illegible] کھولی سالک نی دانکی حضور
لعل پیش لعل جانان آگی جھوٹا ہو گیا

[illegible] جی مین تماشی کی ہی بات
جو تماشا دیکھنی آیا تماشا ہو گیا

بعد مردن بہا دآیا جیب بت فرعون وضع
فیض اپنا سنگ تربت سنگ موسی ہو گیا

۱۲

ٹکڑی ٹکڑی جیب مرا وحشت مین انگا ہو گیا
کوہکن جامی سی باہر قیس ننگا ہو گیا

گیسو و ابرو کی غم مین چہت کو جب آنکہین لگین
دہنیان اجگر ہوئین بچہو برنگا ہو گیا

کہا کی تیغ ابروی خمدار مرہم جب گئی
زخم دل بی منت جراح چنگا ہو گیا

اس تندیلکی مٹائی کا سبب ہم سی سنو
آسمان کہا کہا کی عالم کو دنگا ہو گیا

پہوٹ پہوٹ ایسی بہی دیدی فراق یار مین
ایک جمنا ہو گیا اور ایک گنگا ہو گیا

گوری گوری چاندکی ٹکری مری ہین جسبی وقت
دشمن جان گہاٹ کا ایک ایک تلنگا ہو گیا

چہٹ گئی جہکی فقرو ہو گئی پانچون حواس
حسرت و غمکا دردلپر جو دنگا ہو گیا

کیا کرون مین حال پر مین عناصر کا بیان
بند بند اس چارپائی کا جہلنگا ہو گیا

کیا کرون مین سحر شمع روی روشن کا بیان
جو گیا رات اوسکی محفل مین پتنگا ہو گیا

صبح تک جو مدار تاریکا گمان ہمکو بہی تہا
جب قریب شام لونڈا اسکا تلنگا ہو گیا

بل بی اعجاز ثنای گیسوی مشکین یار
جو کبوتر لیگیا نامہ بہوجنگا ہو گیا

چال بینڈی دیکہتی ہی مین نی کہا ہی بچہاڑ کہائی
اسکا اٹہلانا مری حق مین اڑنگا ہو گیا

فیض صاحب سب قوافی ڈہنگ سی باندہی گئی

عجیب کیا ہی تماشہ ہیہ گر ایک بڈ منگا ہوگیا

۱۳

کفر جو تھا دین میرا ہو گیا
بت بہی نصیبون سی خدا ہوگیا

کیسی دوا مجھکو مسیحائی دی
درد محبت کا سوا ہو گیا

غیر سی یار چھٹ کر وہ میری گھر چلی
بیمزگی مین بہہ مزا ہو گیا

غیرون کی نفقہ نہین جو کل آگئی
خیر ہی صاحب تمہین کیا ہوگیا

تیر تیرا سینی مین لگتی ہی مین
آدمی تہا قبلہ نما ہوگیا

دلمین لگا بعضی بتون کا خیال
کفر جو خدا کا تہا گیا ہوگیا

دیکہی روتا ہی لہو کون کون
شوخ کو پہر شوق حنا ہوگیا

ہی وہ سعادت مری پیرانی مین
چند بہی آیا تو ہما ہو گیا

آپ ہوا دار پہ بیٹہی ہین آج
تہا جو ہوا خواہ ہوا ہوگیا

موت کدہر آتی ہی دیوانی ہی
فیض تو پہلی ہی فنا ہو گیا

گر آئی شام ذکر رخ بر قتاب کا
دیکہی نہ کوئی صبح کو منہہ آفتاب کا

آنکہین سفید ہوگئین جون کاغذ سفید
یہہ مجھکو انتظار ہی خط کی جواب کا

مخمور ہون تصور ساقی مین زیر خاک
غار لحد ہوا ہی مجہی خم شراب کا

لکھی تھی ایک دن صفت یار سیمبر
چاندی کا ہی ورق اپنی کتاب کا

آہین پی سوال نکیرین بن کی مار
مارا ہوا ہون گیسوی پیچ و تاب کا

مجروح کردیا مجھی ساقی کی یاد نی
شمشیر آبدار ہی موجہ شراب کا

رسوا کیا ذلیل کیا کو بکو مجھی
جاری کہین شتاب یہہ عالم شباب کا

تاثیر ہی یہہ وصف رخ رشک مہر کی
صفحہ کتاب کا ہی ورق آفتاب کا

ق

ہون مست پاشکستہ میخانۂ ازل
یارا نہین زبان کو سوال و جواب کا

پوچھی نہ کوئی مجھہ سی رہ دوزخ و بہشت
چھوڑا ادھر رہا ہی مینی عذاب و ثواب کا

وہ بادہ نوش **فیض** ہون ہین کہی بعد مرگ
مٹی سی میری ظرف بنی گا شراب کا

کیا ہمکو غم جو افعی ہی موجہ شراب کا
افسون مار نالہ ہی چنگ و رباب کا

ہو گا گمان صاعقۂ طور خلق کو
رخ سی کبھی نہ اٹھی گوشہ نقاب کا

مسجد سی چند گام گیا میکدی کی سمت
آیا جو یاد شیب مین [illegible] عالم شباب کا

وقت مطالعہ نظر آتا ہی روی یار
آئینہ ہی یہ [illegible] پنی کتاب کا

پیری مین عشق زلف سیہ کا ہی ہمین
برسو [illegible] ہی خضاب کا

کہتی ہین رند صوفی صافی سرشت سی
[illegible] شراب کا

ہی تشنہ کام آب فرح بخش ہی ہین
چشمہ ہی سلسبیل کا چشمہ سراب کا

کر اختیار جبر نہو روز وصل ہجر
کرتا ہون مین مقابلہ اس ہی حساب کا

غفلت مین ہو رہی ہی مری زندگی تمام
ہی راتدن خیال کسی مست خواب کا

بعد فنا بھی ہی رخ گلگون کی دلمین یاد
ہمنی کفن مین عطر ملا ہی گلاب کا

بیتابی ہی بس ہی دفن کو مرقد ہی کیا ضرر
مارا ہوا ہون زلف کی مین پیچ و تاب کا

مانند ریگ شیشۂ ساعت ہوی ہی خاک
باقی ہی بعد مرگ اثر اضطراب کا

پیری مین اپنا داغ جگر مشتعل ہوا
نکلا چراغ صبح سی کام آفتاب کا

ای فیض چند روز کلیسا مین جا رہین
ہی دیر بھی مکان حرم کی جواب کا

تیر نگاہ یار جو سینہ سی نکل گیا
سنا ہٹی مین دم مری تن سی نکل گیا

جب وصف شوخ میری دہن سی نکل گیا
جامی سی زندہ مردہ کفن سی نکل گیا

تقسیم جزو اعجاز اکی ہو گئی
سہوا سخن جو انکی دہن سی نکل گیا

بعد فنا [illegible] زعشق زلف
لاشہ کو مہوان ہو صاف کفن سی نکل گیا

محفل مین گرم [illegible] خو
پانی ہو جسم شمع لگن سی نکل گیا

دیکھی بہک [illegible]
آزردہ ہو کی سرو چمن سی نکل گیا

لگ جائی آگ دیدۂ نیسان خصال کو | بی آبرو گہر ہو عدن سی نکل گیا

ای فیض غل ہی آمد خورشید حسن کا
شاید گہر نداغ کہن سی نکل گیا

١٨

آرائشون مین اون کی مرا دم نکل گیا | سرمہ وہان لگا کہ یہان نیل ڈہل گیا
بہت چہیڑ ہین منع کریسی باز آتی ہین وہ کب | رکتا نہین کسی سی جہان ہاتہہ چل گیا
پہونچا تہا کوہکن بہی قرین تنور عشق | لیکن گلی نہ دال پسینہہ نکل گیا
چہوای جب نی ناک چنی مجہکو رات بہر | چہاتی پہ دن دہاڑی مری مونگ دل گیا
کیا دس ہی کسیہ نصیبون سی ہی گلا | وہ کیا بدل گئی کہ زمانہ بدل گیا
کرتی نہین ہو کیون کہلی بندون چمن کی سیر | لو مین تو اپنی جامی سی باہر نکل گیا
کہتا ہون صاف منہہ پہ فقط مین ہی اک نہین | آیا حضور مین جو کوئی وہ پہسل گیا
معشوق گوری گوری دکن مین ہین سلونی | مین لکہنو گیا نہ فرنگی محل گیا
بہیجی ہزارون تجربی کی نسخی یار نی | لیکن مرا کبہی نہ دماغی خلل گیا
باوصف کم سنی کی یہہ چہل بل تو دیکہئی | باتون ہی باتون مین وہ جہی اچہل گیا
کولی بچائی مین نی بڑی داو گہات سی | کل وہ جو صید گاہ مین لیکر رفل گیا
بیٹہی ہین وہ جو آگ بہبوکا بنی ہوی | میرا بہی جی اونہین کی شرارت سی جل گیا

منہہ پھٹ ہون چھیڑ چھاڑ مناسب نہین حجاب
رک جاو گی جو منہہ سی میری کچھہ نکل گیا

تن جسمین باندھتی تھی وہ کھلی رہی نہین
بیجا ہی ناز آپکا جوبن تو ڈھل گیا

شمشاد و سرو دو لو لگی لغلین جھانکنی
گلشن مین وہ اکڑ کی جو پھبون کی بل گیا

قینچی کی طرح چلتی ہی جس کی زبان فیض
کترا کی راہ گل وہ چمن سی نکل گیا

۱۹

ہتی پہ وہ جو چڑہ کی قضا را اکھڑ گیا
نقشہ ہماری کام کا بنکر بگڑ گیا

کھینچی جو اوس نی تیغ الگ جان و تن ہوئی
قصہ تھا عمر بھر کا ذرا مین نبڑ گیا

ای آہ صبح اگ لگی نیری کام کو پھ
سر ولیسی بند بند ہمارا اکڑ گیا

کیون اہلی کہلی اب نہین پھرتی ہو باغمین
سرو سہی تو شرم سی مٹی مین گڑ گیا

ہین وہ قو وہ کہلاڑی کیئی رنگ لاینگی
پانسہ مراجناب اگر ابکی پڑ گیا

حسرت سی کتنی ہتھیلی رقیبون کی ہو گئی
کنا مرا جب آپ کی تکل سی اڑ گیا

ممکن نہین کہ پاس کرون پاسبان کا
مین آکی پاس آپ کی جسوقت اڑ گیا

جگنو کو ہاتھہ لگتی ہی ڈر ڈر جو کرتی ہو
کیا کوئی موتی آپ کی زیور کا جھڑ گیا

ہر بات مین ہٹ اوس سی مناسب نہین ہی فیض
کیا تم سی بن پڑی گی اگر وہ بگڑ گیا

نذ
موزون ہوا گر وصف دہن تنگ دہن کا
ہو تنگ ابھی قافیہ ارباب سخن کا

خط سبزہ دہن غنچہ ہی قد سرو ہی رخ گل
عالم ہی سراپا مین تری حسپار چمن کا

نکہت سر گیسو کی اگر ہووی پریشان
ہو جای ہرن ہوش غزالان ختن کا

ڈرہی مجہی ہر سطر کہین سانپ نہ بنجای
مضمون ہی دیوان مین لفظون کی شکن کا

پابند سر زلف تہ خاک بہی ہون مین
ہی بال ہی باریک ہر اک تار کفن کا

کاٹا ہی مجہی افعی گیسو نی تمہاری
نقشہ مری تربت پہ نہی سانپ کی پہن کا

تلوار ہی چلتی نظر آتی ہی مجہی وہان
آتا ہی جہان ذکر تری چال چلن کا

کرتی ہو عبث تم رسن و دلو کی تدبیر
یوسف ہون مین ای **فیض** کسی چاہ ذقن کا

نلا
کیونکر نہ رقم وصف کرون چشم صنم کا
خامی پہ گمان ہی مجہی نرگس کی قلم کا

ہی آٹہہ پہر کعبہ رخ و نکاہی تصور
آنگن مری گہر کا ہی مجہی صحن حرم کا

نظارے مین ہون مین کمر یار کی بیخود
ہستی مین تماشا نظر آتا ہی عدم کا

ہو جای ابہی ون وہین اندہیر جہا مین
گر حال بیان و نہین کرون مین شب غم کا

اوس بت کی جدائی مین یہہ پتہر اگئین آنکہین
باقی مری چشمون مین نہین نام ہی نم کا

دیکہون نہ کبہی کحل جواہر کی طرف مین
مشتاق ہون مین یار تری خاک قدم کا

اچسرج نہین مرجاون شب وصل اگر مین / تریاق اثر بخشی مری کام مین سم کا

آتی ہی نظر عالم بالا کی مجھی سیر / مشتاق ہون مین یکسمہ افلاک خیم کا

کیا منہہ ہی جو لکھی صفت لعل لب شوخ / آئی اگر اوستاد بھی یاقوت رقم کا

کنگھی کو جناب آپ نی پھر سر پہ چڑھایا / کچھہ بھی نہ رہا پاس مری سر کی قسم کا

تابع دل مجروح کی ہین جن و پری بھی / ہی تخت دل اپنا ہی نگین خاتم جم کا

سب کہتی ہین تربت پہ مری پھول سپر کی
مقتول مین ای **فیض** ہون شمشیر ستم کا

٢٢

حشر تک بھی نظر آتا نہین اوسکا تھمنا / دو نو آنکھین ہین مری ہجر مین گنگا جمنا

ہی مجھی شیر کی جھنکار قلم کی آواز / آپ جس روز سی لکھتی ہین کلیلہ دمنا

نامہ اوس طفل برہمن کو رقم مین بھی کرین / ہاتھہ آجائی اگر کوئی کبوتر سمنا

شیخ کو صید کرو یا کہ برہمن کو شکار / دیر سی لیکی حرم تک ہی تمہارا رمنا

یار کی قد سی قد حور کو تشبیہ نہ دو
یاد ای **فیض** مجھی ہی و لقد کرمنا

٢٣

دشت غربت کی مصوبت سی چمن یاد پڑا / دیکھکر رنج سفر مجھکو وطن یاد پڑا

گل کو دیکھا تو رخ رشک چمن یاد پڑا / کی جو غنچی پہ نظر تنگ دہن یاد پڑا

رشک سی حلق یوسفؑ کی ہوا جاتا ہون
ہای کیون اوسکو ترا سیب ذقن یاد پڑا

غنچہ آتا ہی نظر مجھکو گل شمع مزار
سحرستان مین کوئی غنچہ دہن یاد پڑا

ہی خیال کمر یار مین وحشت حاصل
مجھکو چیتی کی تصور مین ہرن یاد پڑا

کشمکش مجھکو فرشتونسی رہا کرتی ہی
گور مین گیسوئی پر پیچ و شکن یاد پڑا

آگیا پیرہن یوسفؑ مصر کا جو ذکر
ساتھ اوسکی مجھی اک گرگ کہن یاد پڑا

روسفیدی ہی مری صبح اجل ہی ای فیض
موسم شیب کی آتی ہی کفن یاد پڑا

۲۲

برگ گل ہونٹھ ہین باریک سخن ہی انکا
تنگ غنچی کی دہن سی بھی دہن ہی انکا

خالی حکمت سی نہین کوئی سخن ہی انکا
بخدا نقطۂ موہوم دہن ہی انکا

میٹھی میٹھی جو کیا کرتی ہین مجھہ سی باتین
کوزۂ قند سمرقند دہن ہی انکا

ناتوانونکا تری ایک ٹھکانا ہی نہین
جس جگہ بیٹھہ گئی تھک کی وطن ہی انکا

پای نظارہ دم دید رپٹ جاتا ہی
آئینی سی بھی مصفا کہین تن ہی انکا

قد فقط سرو نہین گال فقط گل ہی نہین
باغ امکان مین سراپا ہی چمن ہی انکا

ہوتی ہین خاک بسر سیکڑون ہنگام خرام
کبک مین چال ہی انکی نہ چلن ہی انکا

بات کرتی ہی جلا دیتی ہین صدہا مردی
لب کرامات ہین اعجاز دہن ہی انکا

کیا کری کوئی دہن اور کمر کی تعریف
نہ کمر انکی ہی پیدا نہ دہن ہی اُنکا

شوخیان لب کی شہیدونکی پس مرگ بہی ہین
گور بہی سرخ ہی اور سرخ کفن ہی اُنکا

جنکی چیونٹی کی کمر سی بہی کمر ہی پتلی
دیکہہ وحشت کو مری ہوش ہرن ہی انکا

سمجہی ہم طاق حرم جنکی خم ابرو کو
کعبہ رخسار بہی ای قبلہ من ہی اُنکا

جنکی زلفون سی بلا گیسو کی آتی ہی
اژدہا گیسوی پر پیچ و شکن ہی انکا

شعراہند کی سب فیض جنہین کہتی ہین
حیدرآباد دکن خاص وطن ہی اُنکا

۲۵

شیوہ افتادگی جب تک ہمین درکار تہا
سایہ سان مسکن اپنا سایہ دیوار تہا

سرگذشت اپنی کہون کیا نرگس آسا ہم چمن
موسم طفلی سی مین پیری تلک بیمار تہا

ناتوانیکا بیان ہم خاکسارونسی نپوچہہ
نقش پا کی طرح اُٹہنا بیٹہنا دشوار تہا

دلکو جمعیت لبان غنچہ سو سو رنگ تہی
جب تلک ہمکو خیال بندش دستار تہا

تہا اثر کس نقطہ موہوم کا یارب محیط
قامت خم گشتہ پیری مین خط پرکار تہا

قطرہ خون تہا کہان ای ناخن موج نسیم
غنچہ سان یک عقدہ مشکل تہ منقار تہا

ای گدا بیجا ہی شکوہ اہل ثروت سی تجہی
عرض کرنا مطلب دل موجب آزار تہا

گوشہ دامان غزلت سی تنافر ہی رہا
جیون نگین جبتک ہمین نام آوریسی عار تہا

قمیص دامن سی لگی جلتی ہی جو طفل شرر
ان یتیمون کا مگر مین قافلہ سالار تھا

نہ زمین نہ اگر شوق غلم و شان ہوتا	۲۶	ہما کی منہہ مین ہمارا نہ استخوان ہوتا
کسی سی پوچھتی ہر گز نہ رنگا نکا سراغ		رہ فنا مین قدم کا اگر نشان ہوتا
جناب یوسف مصر کی طرح گر جاتی		غم ذقن مین اگر یہان کوئی کنوان ہوتا
وجود مین کمر یار اگر نظر آتی		سوی عدم نہ روان کوئی کاروان ہوتا
جو کامیاب کسی حور وش سی ہوتا وہ		لقب رقیب کا اپنی فرشتہ خان ہوتا
نہ زمین رخ آتشین جو آتا یاد		بجای لاش کفن مین عیان دھوان ہوتا
شب فراق سگ کوی یار کر دیتی		تن گداز مین باقی جو استخوان ہوتا

شہید ماہ رخان قبض مین بھی ہن موقع تھا
کفن کی جای اگر جامہ کتان ہوتا

ذقن کا چاہ دکہلا یا تو ہوتا	۲۷	کنوان یوسف کو جہکو ایا تو ہوتا
رخ اپنا تمنی دکہلا یا تو ہوتا		مہ کامل کو شرما یا تو ہوتا
جو تھا بہیجا ہی کہا نا تمکو منظور		ہمارے سر کو سہلا یا تو ہوتا
گئی حمام مین تلوار باندہی		لہو مین ہمکو نہلا یا تو ہوتا

دہن ہی یا نہیں کیا بات ہی یہہ — کبہی کچہہ تمنی فرمایا تو ہوتا

قبای پوستین کا شوق اگر تہا — ہمارا پوست کہچوایا تو ہوتا

کیا جوان بتون نی شر مری ساتہہ — خدا بہی دل مین شرمایا تو ہوتا

تماشا سٹ کا پہر تمکو نہ بہاتا — ہمین زلفون مین لٹکایا تو ہوتا

نہ اٹھتا فتنۂ محشر کبہی فیض
بغل مین انکو بٹھلایا تو ہوتا

۲۸

وصل کا دن نہ اگر یار میسر ہوتا — ہجر کی رات مین جینا ہمین دوبھر ہوتا

دیر و کعبے کی طرف کس لئی چکر ہوتا — گر تری گہر کی قرین یار مرا گہر ہوتا

عشق مژگان ستمگر نہوا صد افسوس — سر ہمارا ہی کسی دن تہ خنجر ہوتا

بی نقاب آپ نہ محفل مین ہوئی خوب ہوا — صورت آئینہ حیران سکندر ہوتا

کوئی او سپہر کبہی انگلی نہ اٹھاتا ہرگز — ماہ نو گر تری ناخن کی برابر ہوتا

ذکر ان کی رخ و گیسو کا نہ آیا ورنہ — بزم مین کوئی پریشان کوئی ششدر ہوتا

مثل پتلی کی نہ جانی تجہی دیتا باہر — مری آنکہون مین اگر یار ترا گہر ہوتا

جای پہلو مین جو اس گل کی نہ ملتی مجہکو — تن مرا سوکہہ کی کانٹی کی برابر ہوتا

نذر شمشیر بتان پہلی ہی بازی مین ہوا — گنجفہ کہیلتی ہم تم سی اگر سر ہوتا

آپ حمام مین عریان نہ اگر ہوتی آج
اپنی جامے سی کبھی کوئی نہ باہر ہوتا

کرتی اُس مہر جہانتاب کا نظارہ ہم
کوکب بخت اگر نیّر اکبر ہوتا

بحر مین دست حنائی کو نہ دہریا تمنی
بدلی مچھلی کی سمندر مین سمندر ہوتا

سر شوریدہ کا ہوتا پس مردن ہی علاج
اپنی تربت مین اگر ایک بھی پتھر ہوتا

نہوی جیب دریسی مجھی فرصت ورنہ
ٹکڑی ہاتھون سی مری دامن محشر ہوتا

شکر ہی ہم نہ جہکی اہل دول کی آگی
خلق کی ٹھوکرون سی چور کہین سر ہوتا

نامۂ شوق سوی زلف رقم کرتی ہم
نامہ بر اپنا اگر طایر شپّر ہوتا

نونہال اپنا اگر باغ مین ہوتا ہمرا
سایہ جہاڑونکا ہمین فرش مشجّر ہوتا

عشق گیسو مین گرفتار نہوتی گر ہم
رنج ہمکو نہ کبھی بال برابر ہوتا

مثل آئینہ اگر گہر سی نجاتی باہم
آب و نان گہر ہی مین ای فیض میسر ہوتا

۲۹

رشک فردوس چمن ہی اپنا
حیدرآباد وطن ہی اپنا

نسبت گور و کفن بیجا ہی
گور اپنی نہ کفن ہی اپنا

زیست کو مرگ سمجھتی ہین ہم
پیرہن ہی سو کفن ہی اپنا

جو وہ کہتا ہی وہ ہم کہتی ہین
دہن یار دہن ہی اپنا

کیون نہ طوف در محبوب کرین
کعبہ ای قبلۂ من ہی اپنا

وہ تو ہستی مین پہ ہم رہتی ہین
کہین انکا ہی مرن ہی اپنا

یار کو شوق ہوا جہیتی کا
ہوش ای **فیض** ہرن ہی اپنا

پر آمد رات کوٹھی پر اگر وہ مہ لقا ہوتا
زمین سی تا فلک غل آفتاب حشر کا ہوتا

مزہ انکی لب پر شور کا گاہی چکھا ہوتا
نمک ہر ہر رگ و ریشی مین میری بہ گیا ہوتا

نہ آیا وہ سہی قامت پی گلگشت گلشن مین
برنگ سایۂ ہر شاخ پیرون پر گرا ہوتا

تری یوا رمین ہم سینۂ دیگر اندر آجاتی
بھلا شب کو اگر در بند ہو جاتا تو کیا ہوتا

اگر ای ہو کمر رخسی تمہاری ہمسری کرتا
تھپیڑا غیب کا منہہ پر پہرا گل کی لگا ہوتا

جو مرتی عشق گیسو مین تنہا کچہہ ہی کسی کا غم
رفیق کنج تنہائی لحد مین اژدہا ہوتا

سحر سی شام تک وہ بت کبی فقرہ بناتا ہی
خدا ہی جانی کیا کرتا اگر لکھا پڑہا ہوتا

نہ کہچواتی شبیہ اس ماہ کی بہزاد و مانی سی
اگر تصویر کی فن مین کچہہ ہتہ کہنڈا ہوتا

رخ روشن کو اپنی گیسوئین کیون چہپاتی ہو
سنا بہی ہی کسی نی دن ہی رات رتجگا ہوتا

خدا کی خیر کی اس بت نی ہمکو منہہ نہ کہلایا
گہا سی سمت قبلہ منہہ ہمارا پھیر گیا ہوتا

نہ ہوتا گر ادب مانع بہت کچہہ سنتا مین
وہ اپنی گہر مین خوش ہتا خفا ہوتا تو کیا ہوتا

گئی پھر گھر مین باہر آتی ہی اچھا ہوا ورنہ
جہان وہ بیٹھ جاتی اک نہ اک فتنہ کھڑا ہوتا

جو آجاتا عیادت کی بہانی سی شب فرقت
تری تعظیم کو پھر درد پہلو مین اٹھا ہوتا

دکان عاشقی ہمنی بڑہائی ورنہ ایجانان
متاع جان کا اک روز گھاٹا ہو گیا ہوتا

شہا اس غنچہ لب کو شوق رنگین ساتھ اڑہ لیگا
کبوتر چمن کی ورنہ رنگ گلشن کا اڑا ہوتا

جھپٹی مین ہما کی فیض پھر لکھی گئی ہوتی
خدایا گر نہ انکی پاس نقش بوریا ہوتا

۱۳

پیش نظر ہی زمین نقش نگار کا
جلوہ خزان دکہاتی ہی مجھکو بہار کا

ہی گور مین بھی غم دہن تنگ یار کا
غنچہ ہوا ہی گل مری شمع مزار کا

سر سی رتبہ کم نہین اپنی غبار کا
ہی سنگ طور سنگ ہماری مزار کا

افعی نظر مین جب سی ہی موجہ بہار کا
افسون مارہی مجھی نالہ ہزار کا

ہی بعد مرگ شوق ہمین دید یار کا
چلمن کا حال ہی کفن تار تار کا

کشتہ ہون مین تجلی رخسار یار کا
ہی برق طور گل مری شمع مزار کا

طرح اقامت اپنی ہو باغ جہا نہین کیا
آواز الرحیل ہی نالہ ہزار کا

لکھتا ہون وصف زلف سیاہی ہی کیا ضرر
نوک قلم مین زہر ہی دندان مار کا

عسرت فراق یار مین عشرت ہوئی مجھی
آنسو کا تار تار ہوا ہی ستار کا

کیا بحث جبر و قدر کرین ہم ستم زدی | یک مسئلہ ہی یاد نہین اختیار کا

دیوانگی ہوی مری زنجیر پا مجھے | وحشت سی مین نی کام لیا ہی لوہار کا

ہی اپنی سوز دل کا دماغ آسمان پر | پر تو ہی آفتاب دل داغدار کا

اے جان پاک کر نہ تن و توش پر غرور | ہی حال جسم پیرہن مستعار کا

آتی ہین لوگ مجھکو نظر اُس جہان کی | ناسور دوربین ہی مری چشم زار کا

پیری مین قد ہوا ہی مرا صورت رکاب | طفلی سی مجھکو عشق ہی اک نی سوار کا

کاغذ کی بدلی ہی ورق نقرئی ضرور | لکھتا ہون وصف شاہد سیمین عذار کا

تیار خاک گور سی ہوتی ہین جام می | بعد فنا بھی رنج ہی مجھکو خمار کا

مجنون سی حال ناقۂ لیلی کا پوچھیی | وہ ساربان ہی اُس شتر بی مہار کا

کیونکر نہ سمجھین ہم رخ روشن کو آفتاب | جلوہ ہی اس کی مانگ مین نصف النہار کا

درویش کوی عشق تکلف سی ہی بری | دست فقیر کام کری پشت خار کا

کیا احتیاج عینک اسلام و کفر کی
حافظ ہون فیض مصحف رخسار یار کا

۳۲

قید عدم مین بھی خیال آتا ہی زلف یار کا | حلقہ ہر زنجیر کا مجھکو دہن ہی مار کا

وصف لکھتا ہون کسی محبوب خوش رفتار کا | ہی اثر پیدا قلم مین کبک کی منقار کا

زہر کھا کھا کر لکھا ہون وصف زلف یار کا	بدلی خامی کی قلمدان میں ہی ثعبان مار کا

منت اعجاز مسیحا کی کرین کسواسطی	موت کر لیگی علاج اپنی دل بیمار کا

ناخنہ مجھکو ہلال عید اتا ہی نظر	جلوہ گر ہی جب سی پیش چشم ابرو یار کا

ایک ساعت ہجر کی کم اک مہینی سی نہین	حال پتلا مثل ماہ نو ہی جسم زار کا

ہی خدا شاہد نکلنی کو نہین ہوتا ہی جی	روضۂ رضوان ہوا کوچہ مجھی دلدار کا

جان شیرین دی ہی مین نی دیکھتی ہی روی یار	زہر قاتل ہو گیا شربت مجھی دیدار کا

تم ہی کچھہ کہدو کہ تا ہووی دلیل اس بات پر	منھہ کہان ہی جو لکھون وصف دہن دلدار کا

کشتۂ تیغ نگہہ نی عمر پائی خضر کی	آب حیوان ہی مگر پانی تری تلوار کا

مر گئی پر بھی خیال صید مرغ حسن ہی	لحد مین پھندا بناتا ہون کفن کی تار کا

سوز فرقت نی جلا کر دل کو خاکستر کیا	نغمۂ جان حزین نالہ ہی موسیقار کا

عشق نازک طبع مین شیشی کا ٹکڑا دل ہوا	عالم آتا ہی نظر اس پار سی اس پار کا

ہو گیا ہی سیرگاہ شاہ زرین قبا	ہی طلائی برگ ہر پتا مری گلزار کا

ڈر نہین گر در پہ آ بیٹھی بت فرعون خو	سنگ موسی ہی ہر یک پتھر مری دیوار کا

بیٹھہ کر اٹھنا بھانہ تھا ہوا نہ دیوانہ مین	سایۂ جن ہی مجھی سایہ تری دیوار کا

کشتۂ افعی گیسو ہی نہین کچھہ اسمین شک

فیض کی رکھ دو کفن مین زہر مہرہ مار کا

۳۳

جب تلک آئینۂ دل نہ مصفا ہوگا | جلوۂ عکس رخ یار نہ پیدا ہوگا

جلوہ افروز جو وہ غیرت حورا ہوگا | گھر مین عالم مری جنت کی فضا کا ہوگا

رنگ کیا ہیچ ہپیک دیکھہ بہیا تک اسکو | تم نی رخسار کو آئینہ مین دیکھا ہوگا

روش باغ پہ دو چار قدم چل توبہی | کبک رفتار کی آگی تری پہیرا ہوگا

وحشت دل کا ارادہ ہی کری قتل مجہی | پھر تکفین مری دامن صحرا ہوگا

دل نہ دو اشوخ [illegible] چشم و نظر کو اسکی | چار لوگون مین ابہی آپکا ٹہٹہا ہوگا

تار گیسو نہین ٹوٹا ہی سن ای مشاطہ | دم کسی زلف کی پابند کا ٹوٹا ہوگا

ناتوان دیکھہ کی مجہکو جو وہ بل کہاتا ہی | یار کی کان مین کچہہ زلف نی پہونکا ہوگا

نزع مین زار کیا عشق کمر نی یہانتک | موت نی بہی مجہی بستر پہ نہ پایا ہوگا

اٹھہ کی کعبی سی جو ہم دیر مین جا بیٹھہ گئی | دل لگی اپنی ہی جس سی کوئی ترسا ہوگا

منہہ اگر دہو تی مرا خسرو شیرین گفتار | ہر حباب لب جو مجہکو بتاسا ہوگا

گر کہون شان عسل مین لب شیرین کو تری | دہن و کام مرا رزق بہڑونکا ہوگا

نزع مین بہی ہی خیال لب جانبخش مجہی | ملک الموت مری حق مین مسیحا ہوگا

اپنی شہرت یہی رہی گی پس مردن بلقی | سبزۂ گور ہمارا پر عنقا ہوگا

پیٹھہ کر پہنی جو پوشاک فدا ہو گئی | عطر فتنی کا مگر اُسمیں لگا یا ہوگا

قد محبوب کی پرچھائین نی مارا ہی اُسی
مدفن **فیض** تہ سایۂ طوبی ہوگا

وصل کی روز بھی ہنگامہ ماتم ہوگا | مہ عاشور مجھی ابروی پرخم ہوگا

عید کا روز جدائی مین شب غم ہوگا | ماہ شوال مجھی ماہ محرم ہوگا

جمع درہم کی لئی ہو نہ پریشان اتنا | ایک دن گنج ترا درہم و برہم ہوگا

مرگئی پہر بھی رہیگا اثر سوزش غم | گور مین بہی مری ہمراہ جہنم ہوگا

کشتۂ عصمت جانان ہون قسم عیسی کی | بھر تکفین مری دامن مریمؑ ہوگا

عمر بھر مجھکو جلاتی ہی ہے زہرہ جبین | طالع بخت مرا نیر اعظم ہوگا

غیر ممکن ہی غم عشق سی پیری مین نجات | قد خم گشتہ مرا حلقۂ ماتم ہوگا

ناصحا کر نہ مری آگی زیادہ گوئی | حشر کا روز شب غم سی مری کم ہوگا

سانپ بن بنکی ڈسیگا مجھی ہر بار نظر | دور آنکھون سی جو وہ گیسوی پرخم ہوگا

جسکی پیٹھی گا رقیب آپ کی محفل مین اگر | یک نہ یک روز وہ چھاتی کا مری جم ہوگا

گفتگو مجھکو نکیرین سی مشکل ہوگی | گور مین ساتھ مری گر نہ ترا غم ہوگا

وہ سلیمان ہی تو ای زہرہ جبین تیری لئی | مہ نگین خرمن مہ حلقۂ خاتم ہوگا

منہہ نہ کہلواؤ مرا ہمنفسو جیتی دو — بات کرتی ہی جدا ہمسین ہوا دم ہوگا

تشنۂ قامت سبزان دکن ہون بخدا — سبزۂ گور مرا ہم قد آدم ہوگا

بام جانان کی تصور کی نہوگر تصدیق — ہمکو حاصل نہ کبہی مطلب سلّم ہوگا

تہ پہن تنگ گریبان کی قبا او ظالم — جامہ زیبی سی تری بند مرا دم ہوگا

غیرت جنت فردوس ہی اے روکش حور — نہ رہیگا تری کوچی مین جو آدم ہوگا

روشنی سی اگر آجا ئی لحد پر وہ مسیح — بخشاخہ مجہی ہر نخچۂ مریم ہوگا

کشتۂ تیغ جہت نشاط وہ باغ بہین — خاک تربت سی مری نشو سپرغم ہوگا

چڑہ آتی جہپک نہین بام پہ جانان شب و روز — تلی اوپر سحر و شام مرا دم ہوگا

ق

ہوگئے اعجاز تری رخ کی عیان جب مجہکو — شوق تکل کی اوڑانی کا مسلم ہوگا

ڈورہا تہون مین تری تار شعاعی ہوگی — چاند تکل کا تری نیّر اعظم ہوگا

غم نہین قتل پہ مری جو اٹہا او بیڑا — ہر جراحت پر اگال آپکا مرہم ہوگا

وہ صفائی رخ روشن مین ہی اللہ اللہ — روبرو آکی تری آئینہ مدہم ہوگا

ہون وہ لاغر کہ مرا نقشہ مہندس ہی قلم — نہ مسطح کبہی ہوگا نہ مجسم ہوگا

وصف الآن کما کان مرا حال ہی فیض — نہ زیادہ کبہی ہوگا نہ کبہی کم ہوگا

۳۵

مین ہون آزاد کرون کیا سر سامان پیدا
اُسنی قدرت سی کیا ہی مجھی عریان پیدا

استخوان پر مری منڈلای ہی ذرات ہما
کاش ہو جای سگ کوچۂ جانان پیدا

مر گئی پر بھی تعشق ہی خط و گیسو سی
مری مٹی سی ہوی سنبل و ریحان پیدا

سوز پنہان سی کیا ہی ہلبس اندر والا
ہی لبو پر مری آہ شرر افشان پیدا

قید ہستی سی رہائی نہین ممکن تا زیست
روح کی ساتھ ہوا جسم کا زندان پیدا

مجھکو بستر پہ کیا ہی غم ہجران نی شکار
شیر قالین سی ہوا شیر نیستان پیدا

رشک سی قد کی تری آگ لگی گلشن کو
سرو کی جای ہوئی سرو چراغان پیدا

دست رنگین سی جو زلفون کو سنوار اتمنی
سنبلستان مین ہوا پنجۂ مرجان پیدا

عشق اگر انکو مری طرح کنوین جھکواتی
ہوتی ہر ایک کنوین سی مہ کنعان پیدا

کیا قیامت ہی سنا تا ہی مجھی مرغ سحر
حشر تک ہوگی نہ صبح شب ہجران پیدا

مین نی وحشت مین قسم کھائی ہی می پینی کی
مری صحرا مین ہو نخل مغیلان پیدا

دیر و کعبی کی دو راہی مین ہین ذرات آب
کیسی ساعت مین ہوی گبر و مسلمان پیدا

مر گئی سیکڑون محبوب کنوین مین گر کر
جیسی دنیا مین ہوا چاہ زنخدان پیدا

فیض اگر سجدہ کرین بت کو تو کچھ کفر نہین
صورت حق پہ ہوی صورت انسان پیدا

۳۶

انکی دہن کا وصف نہ مجھسی بیان ہوا — پیدا وہ بی دہان ہوی مین بے زبان ہوا

آیا شب وصال وہ محبوب شمع رو — پروانہ مین ہوا ہون مکان شمعدان ہوا

آیا فتور خواب مین اہل قبور کی — شور نشور ہجر مین شور فغان ہوا

تھا مین غبار خاطر یاران ہم سفر — جنگل مین چھوڑ مجھکو روان کاروان ہوا

ہین کیسی کیسی حور کی ٹکڑی بتان ہند — جنت نشان تختۂ ہندوستان ہوا

برسون ہی دیر و کعبی مین کہنی کو ہم رہی — بت مہربان ہوی نہ خدا مہربان ہوا

یارون کی باڑ دینی سی آئی وہ گور پر — پتھر مری مزار کا سنگ فسان ہوا

ای فیض مجھکو ہجر نے انسان بنا دیا — آب سرشک جانۂ آب روان ہوا

۳۷

ہجر مین جب گھر مرا وحشت سرا ہو جائیگا — حلقۂ در حلقۂ زنجیر پا ہو جائیگا

وا تمہارا جب در دولت سرا ہو جائیگا — بند جنت کی طرف کا راستا ہو جائیگا

وہ سیہ بخت ازل ہون زلف کی سرکار مین — ہاتھہ اگر آئینہ آئیگا تو ا ہو جائیگا

آئینی کو روبرو آنی ندو مانو کہا — آشنا صورت ہی معنی آشنا ہو جائیگا

تو وہ ہی سحر مجسم باغمین آئی اگر — سبزہ بیگانہ تک بہی آشنا ہو جائیگا

پیس ڈالیگا پس مردن بہی چرخ مستنیر — سنگ تربت مجھکو سنگ آسیا ہو جائیگا

گر یہی انداز ہی رفتار کا ای رشک ما — آشیانہ کبک کا ہر نقش پا ہو جائیگا

ہی مرا آئینہ رو نادان جوان ہونی تو دو — آپ ہی صورت پر اپنی مبتلا ہو جائیگا

باغ مین آ جائیگا ای جان گلشن تو اگر — برگ برگ ہر شجر دست دعا ہو جائیگا

کیا کسیکا ساتھہ ڈہونڈہون مرحلی مین عشق کی — نقش پای رفتگان یہان رہنما ہو جائیگا

رزق بی منت خدا دیگا ہمین جشت مین بھی — چکر اپنی قسمتون کا آسیا ہو جائی گا

ہاتھہ سی محبوب سیمین تن کی خط لیگا اگر — ہی یقین اپنا کبوتر نقرہ پا ہو جائیگا

ایک ہفتہ بھی در دولت پہ بیٹھیگا اگر — بادشاہ ہفت کشور ہر گدا ہو جائیگا

روز غم مین زلف مشکین کا خیال آئی تو دو — دن دہی گہر مین ہماری رتجگا ہو جائیگا

بارہ دینی سی رقیبونکی نہ لو تلوار سو ل — ایک عمر مین ہمارا کام ادا ہو جائیگا

سیر گل کرتی ہو رکھو استحالی پر نظر — آب و رنگ گلشن عالم ہوا ہو جائیگا

تیری قد کا تذکرہ ای حور گر رضوان کری — قمری جنت کو مالیخولیا ہو جائیگا

صورت اپنی تم بہر صورت کبھی کہلا تو دو — باغبان ہی گل کی صورت سی خفا ہو جائیگا

بعد مردن بھی رہیگا عشق آدم زاد مین — سبزہ تربت مرا مردم گیا ہو جائیگا

گر خیال اس برہمن زاد کا رہیگا روز و شب — قبلہ اپنا کعبہ دل بھی کلیسا ہو جائیگا

لکھنو دوزخ سی بدتر ہی فراق یار مین — زہر پانی جہکو موتی جہیل کا ہو جائیگا

ہم پیالہ کیون تنگ ظرفونکو وہ کرتی ہین فیض
غصہ کہائی سی لہو پانی مرا ہو جائی گا

۳۸

عشق تیرا جب مجہی ای جان من ہو جائیگا — دیکہکر صورت مری چیتا ہرن ہو جائیگا

مین وہ دیوانہ ہون عریان ہی ہونگا بعد مرگ — جب لحد مین جاؤنگا چہری کفن ہو جائیگا

اپنی محفل مین رقیب نیش زن کو رہ نہ دو — نیش غم مجہکو مرا ہر موی تن ہو جائیگا

کیا ہوا گر ناتوان ہون مین لبان نقش پا — بیٹہہ جاؤنگا جہان میرا وطن ہو جائیگا

ایک کس گنتی مین ہی چل تو سہی یا ذارین — غش تری رفتار پر ہر مرد وزن ہو جائیگا

کیون انگرکہی کو بتاتا ہی قبا ایست غم — یار پر ظاہر مرا دیوانہ پن ہو جائیگا

دو گی یک بوسہ لب شیرین سی تم اپنی اگر — قند کا کوزہ مرا کام و دہن ہو جائیگا

تو وہ کافر ہی اگر آجای مسجد مین کبہی — دیکہکر تجہکو مسلمان برہمن ہو جائیگا

غم نہین اندہیر زلفون نی کیا گر بزم مین — عکس روی یار شمع انجمن ہو جائیگا

کیون دہڑی مسی کی ہونٹون پر جماتی آپ ہین — مثل سوسن کی سیہ رنگ سمن ہو جائیگا

بزم مین آجای گر وہ لیلی شیرین منش — کوئی مجنون اور کوئی کوہکن ہو جائیگا

مرہی جاؤنگا اگر لائی صبا بوی زنخ — سیب یوسف کا مجہی سیب ذقن ہو جائیگا

فیض سی صف میان یار جب ہوگا رقم

لفظ سی معدوم مضمون سخن ہو جائیگا

بام پر وہ مہروش جب آئیگا | ۳۹ | دہوپ مین دن بہر مجہی ٹہہائیگا

روبرو جو ابروون کی آئیگا | سیکڑون تلوارین منہہ پر کہائیگا

مرگئی پر زلف و خط یاد آئیگا | کوڑیالا گور پر لہرائیگا

منہہ لگا کرتا ہی انکا جب تلک | آئینہ اک روز منہہ کی کہائیگا

یاد رکہنا خال رخ سرکار کا | اک جہان کو کالی تل چبوائیگا

دل کی قیمت ایک بوسہ ٹہیری ہی | ق | جو کوئی دیجائیگا لیجائیگا

مال مردیکا نہین ہی ای جناب | مفت جو سرکار کی ہاتہہ آئیگا

انکی رگ رگ مین بہری ہین چہن بند | ق | لیکی دل الٹا ہمین بتلائیگا

زلف جب چاہ ذقن تک آئیگی | چاہ مین الٹا ہمین لٹکائیگا

غیر کو دکہلا نہ اُرماون کبہی | سانپ چہاتی پر مری لہرائیگا

ایک جان ہی تم لو یا اللہ لی | روٹہہ جاؤگی تو کیا ہو جائیگا

خال لب کا جسکو دکہلا دینگی آپ | ریوڑی کی بہیر مین آجائیگا

ہوگا جب پتلی کمر والون کا ذکر
نشا فیض اپنا ہرن ہو جائیگا

کیا کہین ہم تمسی کیا رہجائیگا ۔۔ ایک دن سب کچھہ دہرا رہجائیگا
کیون کہڑی رہتی ہو بیٹھو بام پر ۔۔ اک نہ اک فتنہ کہڑا ہوجائیگا
کیا لکھین وصف دہان تنگ ہم ۔۔ کر کی تنگی قافیہ رہجائیگا
اپنی کہونگا بہری مجلس مین جب ۔۔ آپ کا یہہ دو کہنا رہجائیگا
بوی گیسو منتشر ہونی تو دو ۔۔ مشک نافی مین چہپا رہجائیگا
قتل کر کر آپ جاتی ہو کدہر ۔۔ لاشہ کوچی مین پڑا رہجائیگا
بحث اعراب و بنا سی کیا حصول ۔۔ ایک قلم مطلب مرا رہجائیگا
مصحف رخ حفظ کر لونگا مگر ۔۔ مجہہ سی خط کا حاشیا رہجائیگا

سامنا ہوگا جب اس سی فیض کا
مدعی کا مدعا رہجائیگا

وله

مت سنا کل کو قصہ اس دل بیتابکا ۔۔ منع ہی کہتی ہین شب کو ذکر کرنا خوابکا
پست ہمت رہتی ہین پامال موج حادثات ۔۔ ہو جہان پستی گذر ہوتا ہی وہان سیلابکا
خاکسارین ہین ذی جوہر وگو کچھہ حصول ۔۔ نفع کیا گر بوی دانہ در نایاب کا
[illegible] ضعیف ۔۔ رات کو ہوتا ہی جلوہ کرمک شب تابکا

مرگئی پر یہی تصور تشنگی کا ہی مجھی ‖ خاک ہی میری بنا تیار کوزہ آب کا

گریۂ خونین مین بہی ہی اُسکے فندق کا خیال ‖ ذایقہ ہی آنسوؤن مین شربت عناب کا

گرمی مے سے ہوا تغیر اُس عارض کا رنگ ‖ دہوپ سی کمہلا گیا چہرہ گل شاداب کا

قابل دیدن ہی سبز خط رخسار ملیح ‖ لطف رکہتا ہی نظارہ سبزۂ سیراب کا

بی کدورت زندگی کرتی ہین ارباب فروغ ‖ ہو نہ میلا رنگ ہرگز چادر مہتاب کا

بیٹھی رہتی ہین سرہانی مری می کش مدام ‖ کاسۂ سر ہی مرا ساغر شراب ناب کا

زندگی سرگشتگی کی ساتھ ہوتی ہی بسر ‖ ساحل بحر فنا پر محو ہون گرداب کا

سینہ پر داغ مین دل ہی نہایت مضطرب ‖ اس چمن مین آشیان ہی طایر سیماب کا

سر جہکا جاتا ہی اپنا قبلۂ ابرو کی سمت ‖ ہو گیا تحصیل ہمکو علم اصطرلاب کا

وہ رخ روشن کری ہی ذکر دندان ثنا ‖ ذکر مصحف مین بخوبی ہی اولو الالباب کا

قاف عزلت مین خیال سرخروئی ہی مجہی ‖ رنگ ہی عنقا کی بازو مین سرخاب کا

[illegible]

عہد پیری مین خدا کی بندگی کرتا ہون فیض
قامت خم گشتہ بنگیا محراب کا

۴۲

ماجرا لکہنا پڑا مجہکو دل بیتاب کا ‖ ہی اثر پیدا قلم مین ماہی بی آب کا

ذکر دریا پر جو ہوگا گیسوؤن کی تاب کا ‖ اژدہا بنجائیگا ہر ایک موجہ آب کا

زہر لگتا ہی مجھی پینا شراب ناب کا — بادۂ گلگون ہی فرقت مین لہو سرخاب کا

یہانتک اندہیر ہجر ماہ طلعت نی کیا — رنگ کالا ہے مری گھر مین شب مہتاب کا

بعد مردن بھی تکلف سی دل پر داغ ہی — شامیانہ ہی ہماری گور پر کمخواب کا

خط سی تیری سبزہ پامال خلایق ہوگیا — رنگ رخ سی رنگ پھیکا ہی گل شاداب کا

سیر کرتا ہون بہشت کوچۂ محبوب کی — کم نہین ہی موت کی عالم سی عالم خواب کا

باندہ مت تلوار ای قاتل لچک آجایگی — ہی تری پتلی کمر بوجہا بہت ہی داب کا

قتل مہتابی پہ ہوتا ہون مگر اس شرط سی — دیجیئی مجھکو کفن بھی چادر مہتاب کا

ہو نہ کوٹھی پر بر آمد وقت شب کی بی نقاب — خلق کو ہوگا مظنہ مہر عالمتاب کا

کاٹ کر دلکو نکالا اسینۂ سحر ورسی — ہی اثر آب دم شمشیر مین تیزاب کا

نامہ ہجر انکو ای قاصد کرون ملفوف اگر — یار کو خط پر گمان ہوگا پر سرخاب کا

قابض ارواح آیا میکشونکی بہیس مین — نزع مین بہی شوق ہی ہمکو شراب ناب کا

جوش پر آجای بحر اشک گر ای رشک مہر — خرمن مہ پر ہو دہوکا خلق کو گرداب کا

یار کی در پر ہوس سی سیکڑون کشتی ہوی — ہوگیا چاہ زنخدان بھی کنوان سیماب کا

سہو سی بہی سجدہ مسجد مین کبہی کرتی نہین — ابرونکی خم کو ہم سمجہی ہین خم محراب کا

عالم تصویر ہون مین انتظار یار مین — میری آنکھون نی کبہو عالم نہ دیکہا خواب کا

غم نہین ہی فیض اگر بیمار لعل شوخ ہون
خون دل فرقت مین ہی شربت مجھی عناب کا

۴۳

جینی سی انتظار نی بیزار کر دیا — انکھون نی میری پہر مجھی بیمار کر دیا

دیر و حرم مین سجدہ کرین شیخ و برہمن — ہم ہی نی وقف سنگ در یار کر دیا

فرق اگیا حواس مین اغیار مین گواہ — جب سی فراق نی مجھی بی یار کر دیا

کچھہ دسترس نہین قدم یار تک ہمین — فرقت نی ہاتھہ پیر کو بیکار کر دیا

سر دوش ناتوان پہ مری یک پہاڑ تھا — تیغ گنہ نی اس کی سبکبار کر دیا

اندہیری جہان مین کچھہ سوجھتا نہین — روز فلک کو غم نی شب تار کر دیا

کعبہ کو چھوڑ دیر بت نہین ہوا مقیم — سبحہ کو مین نی توڑ کی زنار کر دیا

خال سیاہ پرتو رخ سی ہوا سفید — ہندو کو روی یار نی دیندار کر دیا

عاشق ہون کام مجھکو نہین سیر باغ سی — داغون نی دل کو غیرت گلزار کر دیا

عینک کی احتیاج مری مونہکو ہی فیض
اس درجہ ضعف نی ہی مجھی زار کر دیا

۴۴

تمنی جب بی پردہ اپنا روی رخشان کر دیا — مہر محشر کو چراغ زیر دامان کر دیا

ہمنی اپنی دل کو پیش روی جانان کر دیا — آئینہ کو آئینہ دکھلا کی حیران کر دیا

بعد مردن بھی نہ چھوڑا ساتھ وحشت نی مرا
مجھکو یارون نی لحد مین دفن عریان کردیا

روز و شب وصف ملیحان دکن مین محو ہون
مین نی اپنی کام شیرین کو نمکدان کردیا

اپنی پرچھائین سی کوسون بھاگتا ہون ان دنون
مجھکو وحشت نی زمانہ سی گریزان کردیا

یک جہان مارا گیا عشق لب جانبخش مین
تمنی عالم کو غریق آب حیوان کردیا

کیا خدا کو منہ بتادین ہم بتونکی عشق مین
دیر کو آباد اور کعبہ کو ویران کردیا

اسنی مستی کی لگانیکا کیا ہی جبسی شوق
پیس ڈالا مجھکو اور مجلس کو حیران کردیا

کردیا ہی اوس کی گیسو نی مری دل کو سیاہ
رخ نی جس کافر کی ہندو کو مسلمان کردیا

تھی پس مردن سگ محبوب کی خاطر عزیز
ہڈیون کو ہمنی وقف کوی جانان کردیا

مین نی مطلق معنی مطلق نہین سمجھی مگر
پاس اگر حیوان بھی آیا تو انسان کردیا

مر گئی پر بھی نہ چھوڑا عشق گیسو نی ہمی
دفن یارون نی تہ دیوار زندان کردیا

جیمین آتا ہی کہ گھر مین سو رہین کچھ کہا کی ہم
اپنی در کا یار نی غیرونکو دربان کردیا

ہمنی چند اوراق وصف گل مین لکھی تہی کہین
نام انکا شیخ سعدی نی گلستان کردیا

بعد خلقت سی تعشق تہا وہان یار سی
فیض مجھکو عشق نی پیدا کرکی پنہان کردیا

رنج گیسو ہی جدا رخسم جدا ابرو کا ۴۵ زہر افعی ہی الگ زہر الگ بچھو کا

صفت پہلوی محبوب رقم کرتا ہون
مری ہر شعر مین مضمون ہی کئی پہلو کا

نہین درکار ہی تعویذ فنا از مرقد
دلپہ کندہ ہی مری نقش تری بازو کا

مثل مچھلی کی تڑپتا ہی رہا کرتا ہون
دل مضطر کو تصور ہی تری بازو کا

یاد آتا ہی کوئی زہرہ جبین رو بمین
تار بتا یون ہوا تا مری آنسو کا

غرق دریائی ندامت ہی رہا کرتا ہون
سر مین سودا ہی مری کاکل عنبر بو کا

دیکھکر زلف کا زنجیرہ ہوا مجھکو یقین
تیری آنکھون نی عمل سیکھ لیا جادو کا

رات محفل مین وہ بی پردہ جو آبیٹھہ گئی
بہر تعظیم اُٹھا درد مری پہلو کا

ساتھہ ہی گور مین ہی داغ رخ لالہ رخان
سبزۂ گور ہوا نخل گل خود رو کا

زلف والون کی جو ہی چشم عنایت مجھپر
ہو نہ اکبال برا بر ہی اثر جادو کا

غیر نی کوک جو دی اُنکی کھڑی لوگون مین
مین اسی رشک سی پیتا ہون گھڑیون گو کا

گالی اُنکی کبھی کھائی کبھی غصہ کھایا
جب سی عاشق ہون کسی دن نہ رہا مین ہو کا

ساتھہ لاشی کی چلی حافظ شیراز کی روح
فیض مقتول ہو مین شاہد مصحف رو کا

۳۶

ساجد ہون آستانۂ اہل نیاز کا
پابند صوم ہون نہ مقید نماز کا

ہین خال طاق ابروی محبوب مین کہان
ہندو بچون نی شوق کیا ہی نماز کا

اٹھون پھر ہی پیش نظر یار زہرہ وش / پردہ ہماری آنکھ کا پردہ ہی ساز کا
چرخ زمانہ مجھ سی ہی منصوبہ کیا کرون / عاشق ہوا ہون شاہد شطرنج باز کا
ایک ایک دم مین اسکی ہزارون ہی پیچ ہین / ماری نہ کوئی دم فلک حقہ باز کا
بالکل نہین ہی جز وحقیقت سی آشنا / مقلوب ہی مزاج ہمارا مجاز کا
ہر شخص سی مناظرہ بالعکس ہی مرا / صورت شناس ہون کسی آئینہ ساز کا
داخل ہوا ہون سلسلۂ زلف یار مین / ہون معتقد کرامت گیسو دراز کا
آئی ہین پھر فاتحہ رندان بادہ نوش / تھا زندگی مین عشق کسی نے ناز کا
نالی ہی کرتی کرتی مرا ٹوٹتا ہی دم / پھر مبتلا ہوا ہون کسی بی نوا کا
چڑھنا اُترنا بام کا جھٹ پٹ نہین ہی ٹھیک / کیجی لحاظ کچھ تو نشیب و فراز کا
سمجھا خیال نزع مین تلقین یار کو / مرتا ہون لیک شوق ہی پردہ ساز کا

وحشت مین فکر طوق وسلاسل کرو نہ قیس
گھر ہی مری پڑوس مین زنجیر ساز کا

عشق روی دلربا پیدا ہوا / دل مین اور اک عارضا پیدا ہوا
عشق گیسو بعد مردن ساتھ ہی / گور مین بھی اژدہا پیدا ہوا
لعل مین جانبخش اُس محبوب کے / آگ سی آب بقا پیدا ہوا

پہینکر اٹھانہ کوی یار سے
مین مثال نقش پا پیدا ہوا

طفل بازاری ستاتی ہین مجہی
سر مین سودا زلف کا پیدا ہوا

سیکڑون آئینہ رو جب مر مٹی
ایک یہہ حیرت زدا پیدا ہوا

فکر شاہی کر رہا ہون گو مین
ہڈیان کہانی ہما پیدا ہوا

بات کرنی کو جہکتا ہم سی ہی
بی دہن وہ مہ لقا پیدا ہوا

ای مسیحا دو نہ تکلیف اب مجہی
درد فرقت لا دوا پیدا ہوا

کام ہجرت مین نہ آئی ہاتھہ پیر
کیون نہ مین پیدست و پا پیدا ہوا

ابروون پر یار کی افشان چنی
جوہر تیغ قضا پیدا ہوا

فیض کعبی چل کلیسا مین ہی کیا
بت ہوی پنہان خدا پیدا ہوا

۴۵

داغ ماتم نی بتون کی دل مین گہر پیدا کیا
مر مٹی جب ہم تو نالہ نی اثر پیدا کیا

شمع سان بزم جہان مین تاج زر پیدا کیا
سرفروشی نی مری حسن و گہر پیدا کیا

غم نی زلفون کی حرارت کا اثر پیدا کیا
دہوپ مین پہر پہر کی ہمنی دردسر پیدا کیا

خط روی یار مور خرمن امکان ہی
بدرقی کا رخسار تابان نی اثر پیدا کیا

ہو گیا ہی بال سی باریک ہر تار کفن
خاک مین بہی ہمنی عشق موکمر پیدا کیا

ہی سراپا زر دہجر یار سیم اندام مین
جسم زار ناتوان نی گنج زر پیدا کیا

جنت اعلی کو ہر ادنی سمجہتا ہی مفر
جب سی کوی حور مین ہمنی مقر پیدا کیا

کیون نہ وحی آسمانیکا گمان نامہ پہ ہو
تمنی جب روح القدس سا نامہ بر پیدا کیا

نکی ہونٹون نیر سی بولی ہی وہ رشک چمن
برگ گل نی صاف رنگ نیلوفر پیدا کیا

ہی گمان ہر استخوان پر شاخ نخل طور کا
سوز غم نی برق ایمن کا اثر پیدا کیا

کب کسیکی بات سنتی ہین بتان غنچہ لب
بد و خلقت سی تیونکو حق نی کر پیدا کیا

مین اندہیری منہ چلا جاؤن جو سیمین تن کی پاس
شام ہجرت نی مری رنگ سحر پیدا کیا

ہی شب عشرت ہمارا مین زلف پیچانکا خیال
گور مین بہی ہم سیہ کارون نی گہر پیدا کیا

ہی فراق یار مجہکو حاصل صد بحر و کان
لخت دل نی لعل آنسو نی گہر پیدا کیا

لی مزہ پیری مین ہی عشق لب شیرین ہمین
کر گئی جب دانت ہم نی نیشکر پیدا کیا

زلف کی موتی کو عارض کی قرین رتبہ ملا
کرمک شب تاب نی حسن قمر پیدا کیا

نزع مین آنی لگی ہی فکر زاد آخرت
وقت رحلت ہمنی اسباب سفر پیدا کیا

موجب نقصان عزت ہی مرا کسب کمال
عیب سمجہا تمنی جو ہمنی ہنر پیدا کیا

ہاتھ مین تہر لئی آتی ہین جو آتی ہین پاس
نخل وحشت نی ہماری یہہ ثمر پیدا کیا

گلشن ایجاد مین ہون مین بہار بیخزان
حق تعالی نی مجہی مومی شجر پیدا کیا

فیض کیا غم ہی پس مردن جو اپنا شہر کہی
گور کی مٹی نی صندل کا اثر پیدا کیا

ر

بند مرہم سی اگر روزن مری ناسور کا
اس جہروکی سی نظر آتا ہی عالم نور کا

گھر رہی آباد یارب دیدۂ پر نور کا
ہی بہت نزدیک اس عینک سی مطلب دور کا

ذکر ہوتا ہی کسیکی عارض پر نور کا
کرمک شب تاب ہی عالم چراغ طور کا

روز و شب کرتی ہین موزون وصف رنگ حور کا
سوجہتا ہی اندنون مضمون ہمکو دور کا

محو ہون بعد فنا ہی اس رخ پر نور کا
سنگ مرقد مین اثر پیدا ہی سنگ طور کا

دیکھتی ہین مر گئی پر بہی تماشا دور کا
دوربین سی کم نہین روزن ہماری گور کا

ملگیا پیری مین زخم اپنی دل محرور کا
روسپیدی ہین اثر ہی مرہم کافور کا

یاد خط یار مین چنگی ہوی زخم جگر
مرہم زنگار ہی مرہم مجہی کافور کا

موج بحر حسن اگر ہی تیغ کچہہ پروا نہین
ہی کف دریا مگر مرہم مجہی کافور کا

بوی می آنی لگی ہی دل کی زخمونسی مجہی
پنبہ مینا ہوا پہاہا مری ناسور کا

نامہ بر اپنا سمند رہو تو اچہی بات ہی
حال کرتی ہین رقم اُسکو دل محرور کا

کار اعجاز مسیحا تم ہی ہونٹونسی تو لو
دم لبونپر آرہا ہی عاشق رنجور کا

دست قاصد مین چمک پیدا ید بیضا کی ہو
حال اگر خط مین لکھون اپنی دل محرور کا

زلف سے تشبیہ کیا دون اس سواد الوجہ کو
کردیا کالا خدا نے منہ شب دیجور کا

مجھکو پروانے کی پرچھائین ہوے ظل ہما
شمع روشن بزم مین ہے استخوان فغفور کا

کردیاہے نوخطون کے غم نے مجکو ناتوان
جسم لاغر ہوگیا دانہ وہان مور کا

رکھدیا بار امانت عشق نے سر پر مرے
اشرف المخلوق کو رتبہ ملا مزدور کا

ہے قیامت قامت اسکا کیون نہ ہم لے کر بلا
گرم ہے بازار یوم ینفخ فے الصور کا

گل فشانی کی جگہ موقع نمکپاشی کا ہے
فیض کشتہ ہون کسیکی لب پر شور کا

۵۹

کیا کہین تمسے کیا نہین ملتا
جانکا آشنا نہین ملتا

شیخ کعبہ چلون جو تیرے ساتھ
دیر مین کیا خدا نہین ملتا

ہمنے آب حیات چکھہ دیکھا
ان لبون کا مزا نہین ملتا

گوشہ گیری ہے اندنون عنقا
نسخہ کیمیا نہین ملتا

ہم بہی ہوتے خدا نما لیکن
یہان کوئی خودنما نہین ملتا

ق
ایسی کثرت ہے اسکی کوچہ مین
کہ مجھے راستا نہین ملتا

کیا خدا کی کرون تلاش اے فیض
مجھکو میرا پتا نہین ملتا

موم ہوجاتا ہی دل آہن دلان دہر کا
روکش الحان داؤدی مرا شیون ہوا

غش آدہر آیا کہ پہر وہین افاقہ ہوگیا
کوچۂ دلدار مجہکو وادی ایمن ہوا

ہی اسیری آرزوی خلعت دیوانگی
طوق گردن مجہکو میرا حلقۂ دامن ہوا

زلف والونکا محل کاٹی ہی کہاتا ہی مجہی
سانپ کی بانبی مکر دیوار کا روزن ہوا

قاف شہرت ہوگیا کنج لحد بعد فنا
طعمۂ عنقا پس مردن ہمارا تن ہوا

زخمی شمشیر ابرو ہو نہ ہرگز خاک سا
کوی قاتل مین غبار تن مجہی جوشن ہوا

نزع مین بہی ہی خیال روی باغ رنگ خلد
تختۂ تابوت مجہکو تختۂ گلشن ہوا

ہی خم بادہ چمن مین خم افلاطون مجہی
نالۂ مرغ گلستان نغمۂ ارغن ہوا

استعانت غیر سی چاہین نہ ارباب فروغ
خود بخود روشن چراغ طور بی روغن ہوا

افعی کاکل نظر آتی ہین لہراتی ہوی
کیا دل ویران ہمارا کیوڑیکا بن ہوا

ہی دلیل رہنما ہی تیرہ بختی بعد مرگ
مشعل راہ فنا داغ دل روشن ہوا

عید کی شب ہی فراق دوست مین روز عید
ماہ نو میری نظر مین ابروی دشمن ہوا

زہر مہریکا اثر رکہتا ہی سنگ راہ شوق
ڈر ہمین کیا ہی جو گیسو افعی رہزن ہوا

عرصۂ مضمون روی زلف مین پہرتا ہی جو
ان دنو ابلق ہماری فکر کا توسن ہوا

وہان مسی لب پر لگی ہی یا کہین بگڑا ہی نیل
برگ گل جو باغ مین برگ گل سوسن ہوا

لیا ہی گل لوہی کی ٹکڑی قبر پر رکہتی ہیں لوگ
مدفن اپنا فیض مقناطیس کا معدن ہوا

مطلع

گل سے اسا نہ ہی مزاج اپنا — آج ہو جائیگا علاج اپنا

واللہ زاغ ہی مزاج اپنا — سنبل الطیب ہی علاج اپنا

کل کسی اور کی ہی قبضہ مین — جسکو تو جانتا ہی آج اپنا

ملتجی کس سی ہون گدائی مین — ہی کہان وقت احتیاج اپنا

فکر شاہی نی جان لی آخر — تہا مگر راج روگ راج اپنا

صاف صورت نظر نہین آتی — کس قدر تیرہ ہی زجاج اپنا

ہی لب خشک و چشم تر مین زر — بحر و بر سی ہی لین خراج اپنا

دل کی تعظیم فرض کیون کہ نہو — کعبہ سمجھی ہی میر حاج اپنا

عیب ہی گر سنائی اس جا — پای جس جا ہنر رواج اپنا

آبلہ کب ہی اپنی تلوی مین — زیر پا آگیا ہی تاج اپنا

دیر ہی مین پڑی رہین ای فیض
کیا ہی کعبہ مین کام کاج اپنا

مطلع

جام خورشید ہی ایاغ اپنا — چرخ چارم پہ ہی دماغ اپنا

مٹ گیا داغ عشق پر ہمین
گل ہوا صبحدم چراغ اپنا

دل پہ داغ ہی ہمیشہ بہار
باغ جنت ہوا ہی باغ اپنا

جہاں اڑائی جہان کی مٹی
نہ ملا آجتک سراغ اپنا

دل لگی ہی ہر ایک وحشی کی
باغ سی کم نہین ہی راغ اپنا

دو جہان کی ہی جسمین گنجایش
دل ہی وہ گوشۂ فراغ اپنا

یارنی فیض جب سی دی کرسی
عرش اعظم پہ ہی دماغ اپنا

۵۵

مشتاق ہو نہ اس چمن کائنات کا
کیا اعتبار جلوہ گہ بی ثبات کا

شیرین ہی قند سی بھی مزا اپنی بات کا
گویا زبان منہ مین ہی ٹکڑا نبات کا

بعد فنا ہی اس لب جانبخش کا خیال
جاری ہی میری خاک سی چشمۂ حیات کا

آیا خیال سیب ذقن وقت انتقال
ہی جانکنی مین شوق ہمین میوجات کا

مشکین دماغ مدرسۂ عشق ہو گیا
ہی خط زلف خط مری جانانکی ہات کا

آتی ہی یاد تن سی نکلنی لگی ہی جان
ہی روز وصل حق مین مری وفات کا

رخ سی گیا ہی دھیان سوی زلف مشکبار
آتی لگا خیال مجھی دن کو رات کا

ساقی کی سخت بات نی ٹکڑی ہی کر دیی
دل تھا بغل مین رند کی شیشہ شراب کا

پامال کر دیا مجھے ترسا بچون نے فیض
ہون خاکسار مین بھی در سومنات کا

۵۶

جب مر مٹا تو اہل نظر تک رسا ہوا
بعد فنا غبار مرا طوطیا ہوا

رتبہ بلند پست ہوا جب فنا ہوا
سنگ سر مزار مرا سنگ پا ہوا

رنج و ملال فکر شہی سے ہوا حصول
آسیب مجھکو سایہ بال ہما ہوا

وحشت ہوئی نصیب گلستانکی سیر سے
زنجیر مجھکو سایہ بال ہما ہوا

ہے اب تو یہہ صواب کہ زلفین کہولیئے
مٹی نظر مین خلق کی مشک ختا ہوا

رونے سے آبرو کو ترقی ہوئی نصیب
ہر ایک اشک رشک در بیبہا ہوا

لکھون جو وصف زلف تو ہو جاے ہی فسون
باندھی ہوئی دوات قلم اژدہا ہوا

ہون بادشاہ وقت مگر ہون فقیر دوست
نقش حریر مجھکو خط بوریا ہوا

موذی سے نظر مین ہی مری ہر ایک پست فکر
مار سیاہ سایہ زلف دوتا ہوا

افتادگی کا غم ہے نہین پیر ہون تو کیا
مجھکو تصور قد جانان عصا ہوا

بوسہ لبونکا لیتے ہی مین ہوگیا شہید
زہر آب میری کام کو آب بقا ہوا

کوٹھے سے جلد اتر کہین او ماہ اوج حسن
خورشید حشر چشم جہان مین سہا ہوا

ہے جب سے اُس نگار کو شوق نوشت خوند
یہان تختہ مشق تختہ چوب حنا ہوا

زلفون کی یاد چہا گئی دل پیر پس وفات
تربت پر اپنی ابر سیہ ہی کہڑا ہوا

امی بت پرست امید ہی رکہہ خدا سی تو
پتھر سی بہی حصول کہین مدعا ہوا

آیا عدم سی مین جو سوی گلشن وجود
شوق نظارہ چمن ماسوا ہوا

ہم خلقت حباب ہون ای فیض کیا کہون
لی مین نی سانس ادہر کہ ادہر دم ہوا ہوا

٥٧

انقلاب دہر کا جب رنگ دیگر ہو گیا
پتھر آئینہ ہوا آئینہ پتھر ہو گیا

دیکہکر رنگ زمانہ رنگ دیگر ہو گیا
سخت یہانتک دل ہوا اپنا کہ پتھر ہو گیا

مر گئی جب ہم صفائی ان بتون نی ہمسی کی
سنگ لوح تربت اپنا سنگ مرمر ہو گیا

غم مین ہم اک حور وش کی روتی ہین جو زار زار
چشمۂ چشم تر اپنا حوض کوثر ہو گیا

روی جانان کی تصور مین ہوی وحشت فزا
گلشن رضوان مجہی صحرای محشر ہو گیا

سینہ پر داغ طاوس بہشتی ہی مرا
خوف کیا گر مار گیسوی معنبر ہو گیا

بحر غم مین پرورش ہوتی ہی کس جوشکی ساتہہ
پاٹ دریا کا مجہی دامان مادر ہو گیا

اوڑ گیا پرید بام لامکان تک وقت ذبح
مرغ جان کو خنجر سفاک شہپر ہو گیا

ہاتہہ سی قاصد کی لیتی ہی یا چولہی مین ڈال
خط ہمارا یار کی آگی سمندر ہو گیا

ضعف کی نسبت کہی ہی الہ ابروی یار
تیغ قاتل سی مرا پیکر دو پیکر ہو گیا

انگلیون سی لوگ دکھلاتی ہین تری ہر جبین
شکل ماہ نو ہمارا جسم لاغر ہو گیا

چھنگلیونمین نامہ بر کو جو اڑاتی آپ ہین
کیا غضب کرتی ہوا انسان بہی کبوتر ہو گیا

پوچھ بہی ڈالو کہین قطرہ عرق کا رخ سی تم
بوند پانی کی مری نظرونمین گوہر ہو گیا

ہی خیال اہل صفا کا جبسی مصروف دماغ
کاسۂ چینی ہمارا کاسۂ سر ہو گیا

فیض کب تک مدحت زلف و لب لعل بتان
مشک مٹی ہو گیا یاقوت پتھر ہو گیا

۵۵

کون سی بات کا دہوکا ندیا
تمنی کب مجہکو تو بتلا ندیا

قسمتونکا مری لہنا دیکہو
تمنی کس روز الہنا ندیا

چار پانچ آپ کیا کرتی ہین
ایک بوسہ بہی لبونکا ندیا

حسب منت جہل ہی کیا کرتی ہو
ایک دن بہی مجہی چہلا ندیا

کب نہ گیسو کی پہنسا پہندمین
کب مجہی آپ نی جہٹکا ندیا

تپ چڑہی کب نہ مجہی کب تمنی
گرم جوشی سی بہپارا ندیا

دل دریا جی بہی دیا مین نی انہین
پر کسی روز نہورا ندیا

کب نہین آپ نی بالا پہنا
کب مجہی آپ نی بالا ندیا

سیدہی کب مجہسی ہی تفت سوال
کب جواب آپ نی الٹا ندیا

ساتھہ غیرون کی لڑی کب چھٹی
تمنی کب **فیض** کو چھٹا ندیا

کون سی عید کو غرا نہ کیا	٥٩	تمنی کب حسن پہ غرا نہ کیا
چاند کی کہیت کیا شام ہوی		تمنی کوٹھی کا ارادا نہ کیا
پڑ گئی دل مین ہزارون سوراخ		تمنی پر بند جھروکا نہ کیا
ہو کی عاشق ہین کسالا کہینچا		پر کبھی آپ کو رسوا نہ کیا
راہ غیرون کی بخوبی نکلی		کچھہ مرا آپ نی رستا نہ کیا
کون سی دن ندیا داؤ مجھی	ق	کون سی رات ہتولا نہ کیا
بخدا وہ بت عیار ہی پانچ		ایک بہی کام کسیکا نہ کیا
ہو گیا خلق مین بہونچال شروع		کام ابرو نی کچھہ اچھا نہ کیا
مری بدنامی ہی منظور اسکو		نام لکہا تو لفافا نہ کیا
سید بیان مجھکو سناتی ہو عبث		مین نی کچھہ آپکا الٹا نہ کیا
ہم اسی شک سی در پردہ موی		تمنی اغیار سی پردا نہ کیا
پیٹ پکڑی ہوی پہرتا ہون مگر		راز فاش انکی کمر کا نہ کیا
مان پان اپنا بہت کرتی وہ		ہم نی آباد مہوبا نہ کیا

حسرت آتی ہی جو کرتی ہو غلال	مجھکو اللہ نی ٹہکانہ کیا

فیض کو نگی مٹھائی ہین وہ لب
پر مرا منہ کبھی میٹھا نہ کیا

خوف کب مین نی خدا کا نہ کیا	ای بتو کب تمہین سجدا نہ کیا
بوسی کب مین نی لئی چوری سہی	کب تری جد نی کوڑا نہ کیا
کب گلستان مین اکڑ کر نہ چلی	تمنی کب سرو کو سیدہا نہ کیا
کب ہوئی مجھکو خوشی فرصت	چاک کب مین نی انگرکھا نہ کیا
مجھسی کب آپ نی کی میٹھی بات	کب مجھی آپ نی کڑوا نہ کیا
کب نہ آری چلی سر پر میری	شانہ کب زلف سی الجھا نہ کیا
خال نی کب نہین چھرا مارا	غم نی کب مجھکو ستانا نہ کیا
ہجر مین کب نہوا مین ہلکان	کب مجھی آپ نی ہلکا نہ کیا
کب منڈولی کی نہ تیاری کی	کب ہمین تمنی جھولا نہ کیا
کب ہماری نہ ہوی ہوش ہرن	تمنی کب غیر کا چیتا نہ کیا
بھر لیا کب نہ تمہین کولی مین	تمنی کب مجھپہ اچنبا نہ کیا
بال بال اپنا ہوا کب نہ عدو	وصف کب ہمنی کمر کا نہ کیا

ق

کب نہ ہنستی رہی رونی پہ مری
کب مرا آپ نی ٹہٹھا نہ کیا

کب نہ غیروں میں رہی مجہسی چہیڑ
کب مجہی ہمنی کہلونا نہ کیا

کب مرا صبر ہمیشہ سی نہ رقیب
کب خدا نی اُنہیں رسوا نہ کیا

کب اُسی چہوئی دیئی عارض و لب
کب تہیں فیض نی چہوچہا نہ کیا

٦١

عشق ابرو و مژہ پیدا کیا
ہمنی اسباب قضا پیدا کیا

کیا کروں وصف دہان یار میں
حق نی پیدا کر کی ناپیدا کیا

دیکہی میری رسائی عقل کی
عشق گیسوی رسا پیدا کیا

کیوں نہ یارب بہیک مانگوں لطف سی
تو نی اسکا مانگتا پیدا کیا

ہجر میں تنگی جیا کرتا ہوں فیض
مجہکو حق نی کہربا پیدا کیا

٦٢

قدم قدم پہ ہی انداز دلربائی کا
ستارہ اوج پہ ہی اُنکی زیر پائی کا

وہ کوہکن ہوں اجل مجہکو خواب شیریں ہے
گمان جنازہ پہ ہوتا ہی چارپائی کا

لگیں شہاب کی مُنہ پر ہوائیاں چہٹنی
یہہ شور تہا شب غم آہ کی ہوائی کا

متاع نقد دل و جان تک بہی حاضر ہی
پہر اسپہ حکم جو کچہہ ہوی رونمائی کا

زمانہ مجھسی ہو روکھا تو کہدو کہا شکر	خیال ہی تو مجھی آپ کی رکہائیکا
چراغ داغ کی مضمون اک قلم ہین رقم	قلم پہ شبہ مجھی ہی دیا سلائیکا
سلام مین نی کیا تمنی صاف گالی دی	مثل یہہ ہی کہ زمانہ نہین بھلائیکا
نجات سکتی کی آزار نی ندی دم بھر	ارادہ آئینہ رویون ہی تہا صفائیکا
لکھون جو مین لب رنگین شوخ کی تعریف	یقین ہی رنگ بدل جای روشنائیکا
بتون کی چھیڑیون نی دم ناک مین کیا ہی مرا	زبانپہ نام نہ لاؤنگا آشنائیکا
کفن کی گھات مین رہتی ہین جو پہ مہندی کی	قتیل ہون مین کسی پنجہ حنائیکا
نظر مین ہی فقرا کی سمور و قاقم پشم	پسند اس لئی ہی فرش انہین چٹائیکا
جناب مجھسی اب آہستہ کیجئی باتین	مزہ کلام مین کب چپ کی ہی ٹھہائیکا

جناب فیض یہہ بدمستیان بتونکی ساتھ
ڈرو خدا سی یہہ موسم ہی پارسائیکا

۲۳

بگڑ گیا ہی مزاج ای خدا حنائیکا	دربتان پہ ارادہ ہی جبہہ سائیکا
دماغ کیون نہ فلک پر ہو میرزائیکا	ہلال عید ہی نعل اُن کی زیر پائیکا
قریب یار کی رہتا ہی کانا پوسی مین	گمان رقیب پہ ہی مجھکو کن سلائیکا
چھپہ لیسی کٹتی ہین لاکھون ہی گردنین دنرات	ہوا ہی کوچہ سفاک گھر قصائیکا

خدا سی عرض کرونگا جو سامنا ہوگا
تمہون کی ذات مین جوہر ہی بیوفائیکا

حلاوت لب شیرین پوچھیئی ہم سی
بیان گونگی سی کیا ہو مزہ مٹھائیکا

سوال بوسہ کرون کس طرح سی یارب
نہین ہی یاد طریقہ مجھی گدائیکا

رقیب کو ہی کسی دن تلک کھینچی جو رنگ
جو شوق آپ کو ہی تیغ آزمائیکا

حضور کرتی ہین کیون مجھ سی روکھی پھیکی کلام
سبب بیان تو کیجئی کبھی رکھائیکا

نہین ہی پاس مسیحا کی بھی دوا اسکی
کسیکو روگ خدایا نہ ہو جدائیکا

اڑاتی تم تو ہو کنکوا انحری تلّی سی
کہین نہ بار کلائی پہ ہو لٹائیکا

کہان ہی مسند سمور شمع پس مرگ
درون گور نہین فرش تک چٹائیکا

ہمین کل آئی نہین آج تک کسی پہلو
بندھا ہی جب سی تصور تری کلائیکا

تمہون نی وسعت دل دیکھہ کر کہی یہہ بات
نہین مکان خدائی مین اس سمائیکا

شب وصال مین بولی جو یار سی فیض
تو کردن سرو ہین کا نہین چارپائیکا

پیری مین داغ عشق مٹایا تو کیا ہوا
مین نی چراغ صبح بجھایا تو کیا ہوا

خلط خضاب سی جو بڑھایا تو کیا ہوا
قدمون کو مین نی ہاتھہ لگایا تو کیا ہوا

تیغ نظر سی دل کو لڑایا تو کیا ہوا
جو کہون جو مین نی جی پہ اٹھایا تو کیا ہوا

رکھنی لگی ہین پھر وہ تپنچی قبور مین — مین نی لحد مین رند بنایا تو کیا ہوا

دن عید کی معانقہ مسنون ہی جناب — مین نی تمہین گلی سی لگایا تو کیا ہوا

قصداً جناب آپکو بہرا بنا لیا — تمنی مجھی ہزار سنایا تو کیا ہوا

مدت سی شبہ گل کا مجھی تھا ہوا وہ دور — گالون کو مین نی ہاتھہ لگایا تو کیا ہوا

ہین جو ثواب کرتی ہین کار صواب وہ — تمنی مری لگی کو بجھایا تو کیا ہوا

عالم ہی معتقد تری ایک ایک بال کا — زلفون پہ مین نی مونڈ منڈایا تو کیا ہوا

بٹتی ہین مٹھائی لڑائی مین ہی مثل — تمنی کلام تلخ سنایا تو کیا ہوا

مطلب تھا پاؤن چومنی سی وہ تو ہو چکا — گر تمنی پائنتی نہ سلایا تو کیا ہوا

چھاتی کا اپنی جسم وہ سمجھتی رہی مجھی — بستر جو مین نی در پہ جمایا تو کیا ہوا

خواب و خیال نیند ہی مژگان کی پائین — کانٹونکا مین نی فرش بچھایا تو کیا ہوا

ہی لوٹنی کی جای نہین رنج کا محل — تونی مجھی لہو مین لٹایا تو کیا ہوا

پھر جائیگا خدا سی بھی کل دیکھنا جناب — وہ بت جو آج راہ پہ آیا تو کیا ہوا

غیرونکی پاس آپ تو کھل بیٹھتی حضور — جینی سی ہاتھہ مین نی اٹھایا تو کیا ہوا

میرا دماغ عرش معلی پہ ہی سوی — مٹی مین آسمان نی ملایا تو کیا ہوا

کوئی تو آ کی فاتحہ پڑھ جائیگا کبھی — تمنی جو مجھ سی ہاتھہ اٹھایا تو کیا ہوا

تیری زلف یار کو کیلا ہی بار ہا
پیدا کیا ہی مین نی بہی اک اور وضع آ
تھوری ہین آپ سیکڑون ہی جملہ یاد ہین
زنار کہکشان کی فلک نی بہی پہنی ہی

سا ہنون کی ڈبیہ مین جو مین آیا تو کیا ہوا
بتا جو تم نی مجہکو بتایا تو کیا ہوا
مین نی بہی ایک جملہ بنایا تو کیا ہوا
قشقہ جبین پہ مہ نی لگایا تو کیا ہوا

کلمہ تیون نی اپنا پڑہایا ہی مجہکو فیض
گہر کو شوالہ مین نی بنایا تو کیا ہوا

بن کی جاتا ہی بگڑ کام مرا
وہ صنم ہی بخدا رام مرا
کشا مین دہن ہی جہان ہینی کے
یاد کو ٹہی پہ کیا کرتی ہین
بیٹہی انکہو ستی نہین دیکہتی وہ
نام سنتی ہی وہ کٹ جاتا ہی
نہین دم مارنی کا موقع ہی
ہی تری کوچہ مین ہر بونگ کا راج
دیر و کعبہ کی طرف منہ نکرون

ہی وہ آغاز یہہ انجام مرا
کہین کعبہ مین ہی کیا کام مرا
جام جمشید کا ہی جام مرا
کیون نہ جہنڈی پہ چڑہی نام مرا
ہی کہٹائی مین پڑا کام مرا
کیا سنای کوئی پیغام مرا
سون کہنچتا ہی وہ گلفام مرا
کس طرح ٹہیک ہوا انجام مرا
بخدا بت ہوا گر رام مرا

دل کی نزدیک لگی ہوک اٹھنی — جب سی ہی دور دل آرام مرا
کوئی کہتا ہی رحیم اپنا ہی — ق — کوئی کہتا ہی کہ ہی رام مرا

فیض ہین عاشق لامذہب ہون
اس دو راہی ہین ہی کیا کام مرا

۶۶

قطرہ کوئی اب ہمسی بنایا نہین جاتا — سون اُسنی یہہ کھینچی ہی کہ بولا نہین جاتا
ہوتا ہی مری جان پہ جو جو ستم ایجان — دشمن کی بہی دشمن سی یہہ دیکھا نہین جاتا
کیا منہ ہی جو مین افعی گیسو کو سراہون — کالا یہہ وہ کالا ہی جو کیلا نہین جاتا
سرکار کا دربان ہی نہین پی پن شب و روز — کس کس سی مرا صبر سمیٹا نہین جاتا
وترات چڑی پہرتی ہین فرقت کی ربوعین — اب ہمسی جناب آپ تک آیا نہین جاتا
ایسا تو کیا ہی غم دلدار نی گہری — بستر پہ شب ہجر مین اگسا نہین جاتا
ہر ملی مین جاتی ہو لئی غیر دن کو ہمرا — دیکھا یہہ کبھی ہم سی تماشا نہین جاتا
کیون رکھتی ہو سر پہ مری بار غم دوری — کھینچا یہہ کبھی ہمسی کسالا نہین جاتا
برسون ہی جہلاتا ہی مجھی چرخ ستمگر — یارب یہہ کہین ٹوٹ ہنڈولا نہین جاتا
ہر ہر در و دیوار کو ہی لاگ مری ساتھہ — ق — لگاتر سی کوٹھی پہ لگایا نہین جاتا
اک روز کا دکھہ ہو تو نبیڑی کوئی صاحب — ہر روز کا دکھہ ہمسی مسوسا نہین جاتا

کچھ آج ہی بہرا بدیا اسنی انوکھا	کس روز تجہی دل کی بہپارا نہین جاتا
کیسا ہی سپاہی کوئی بہر کری دل کو	زخم ابروی سفاک کا جہیلا نہین جاتا
حال کمر یار حضور آپ نہ پوچہین	یہہ غیب کا اسرار ہی بولا نہین جاتا
ہر گہر مین جو ارزان ہی تری زلف کا سودا	بازار مین لینی کوئی سودا نہین جاتا
ہوتا ہی کہان طائر دل صید کسیکا	دور آپ کی بندوق کا چہرا نہین جاتا
جنکو نہ تجہی بیجا کی کدہر ا ہی دل مضطر	نچلا تو کسی بزم مین بیٹھا نہین جاتا
یہہ ضعف کا عالم ہی تری ہجر مین ہمسی	جون نقش قدم بیٹھہ کی اُٹھا نہین جاتا
تحصیل چہیٹی مین اُڑا جاتی ہو دل کو	پہر کہتی ہو کنکوا اُڑایا نہین جاتا
جس دن سی جواب اُسنی دیا توڑکی کڑا	وہان لیکی مرا کوئی سندیسا نہین جاتا
رہتا ہی یہہ جمگہٹ تری کوچہ مین کہ ہمسی	گہس پیٹ کی دیوڑہی تلک آیا نہین جاتا

سب آرزوئین ساتہہ گئین دل کی مگر فیض
بوسہ کا جو لپکا ہی وہ لپکا نہین جاتا

غضب جہپہ زلفون نی تہوڑا کیا	مگر جعد نی تیری کوڑا کیا
ہرن ہوش ہوتین جسی دیکہتی ہی	پسند اسنی سبزہ وہ گہوڑا کیا
یہی جی مین حسرت رہی ہجر کی رات	شب وصل پیاران کو تہوڑا کیا

ہوا چہھڑی پیرہن پر اہی تک
عطا تمنی مجھکو نہ جوڑا کیا

گئی مرہم اس آرزو ہی من لیکن
درست اسنی دلکا نہ پہوڑا کیا

رکا ہی رہا رات بہر گرچہ مین بہی
پڑا پانون اور ہاتھہ جوڑا کیا

ہوا کو کہن پر نمانی نصیحت
بہت مین نی سر اپنا پہوڑا کیا

کہون کیا تجہی منہ سی اپنا کری
کبہی تونی رستہ کا روڑا کیا

ق ہوا مین عداوت سی کتو نے تیری
مری استخوان کو جہنجوڑا کیا

جو کچھ بچ رہی اُس سی اپنا خوبی
ہما سا لعا تک چہوڑا کیا

چہوا پانون سہوا تو وہ سنگدل
مرا ہاتھہ کہڑیون مروڑا کیا

ادہر دیکھو جب سرمہ تمنی لگایا
نیا تو طلیہ مجہیہ جوڑا کیا

گئی ہاتھہ سی فیض سونیکی چڑیا
ستم کیا یہہ محرم نی تہوڑا کیا

یا الٰہی گرفتا رہو کوئی بندا ۶۸
حلقۂ زلف مسلسل ہی اجل کا پہندا

بخدا دم ہی ہماری ہی یہہ گہٹا ہی
ورنہ برسون ہی سی بازار وفا تہا مندا

ابر و بلبل مسکین کی خدا ہی رکہی
گل ہی ایک ایک گلستان جہان کا خندا

کیا سرو کار ہی تعویذ لحد سی مجھکو
نقش پا یار کا ہو قبر پہ میری کندا

باغبان پر نہین کچھہ دو ستی ہی خوبی الجنت
گر یہ شبنم کو ملا باغ مین گل کو خندا

کون کسکا ہی فقط وہم ہی تیسیر امیرا
ہی یہ سب ہستی موہوم کا جھوٹا دہندا

رخ کو تشبیہ جو دیتی ہین یہ صپنا ہی
ہی مزاج اُن شعرا کا ہی نہایت گندا

پیچ سی زلف کی دو بر ہی مرا چھٹکارا
جانگی ساتھہ ہی ای **فیض** یہہ گورکہ دہندا

۴۹

مدعا دل کا بر آیا ہوتا
رام وہ بت جو خدایا ہوتا

گر وہ بت کعبی مین آیا ہوتا
کلمہ اپنا پڑھایا ہوتا

عیب عارض کو لگایا تمنی
تل نہ کاجل کا بنایا ہوتا

نہ لیا آپ نی دل لینا تہا
وہ کبہی کام پر آیا ہوتا

وہ جو باہر نکل آتی شب وصل
مین بہی گہر سر پہ اُٹھایا ہوتا

بن سنور کر وہ بت شوخ اگر
عال کی بزم مین آیا ہوتا

سجدا شیخ جی صاحب وہ تمہین
اور ہی ناچ نچایا ہوتا

دیکھتی ہم بہی خدا کی قدرت
تمتی گہونگٹ تو اٹھایا ہوتا

فلسفی یار ہوا ہمنی اُسی
علم حکمت نہ پڑھایا ہوتا

ہاتھہ پہونچا نہ تری محرم تک
کچھہ نہ کچھہ ہاتھہ تو آیا ہوتا

شوق بادہ نہوا واعظ کو | خم کی خم منہ سی بھڑایا ہوتا
دو کہتی گروہ مجھی مین بہی اُہین | بھری مجلس مین دہرایا ہوتا

ق

بزم مین اگی مرا شعلہ طور | رخ روشن جو دکہایا ہوتا
شمع نی سامنی پروانون کی | بوڑہا نخرا نہ ہلایا ہوتا
مہر کی تلوون سی لگ اُٹھتی اگ | اسنی تلوا جو دکہایا ہوتا
انگلیون سی ہمین وہ کہلاتی لوگ | وہ جو تو چند مین آیا ہوتا
عاشق اس طفل کی ہوتی گرہم | اور ہی کہیل کہلایا ہوتا
شوق حقہ کا نہوتا جو ہمی | دم مین غیرون کی نہ آیا ہوتا

ہمنی جو سبز بچہائی ای فیض
اور ہی رنگ وہ لایا ہوتا

ہوا ہون والہ اک رشک سہی کا | چلا چلتا ہون رستہ راستیکا
لب شیرین کی لکہین کیا ہم اوصاف | دکان اونچی مگر پکوان ہیپکا

ق

جہگڑتی کیون ہین خال و خط گرا کر | ہوا نقصان اس سی کیا کسی کا
دل اپنا مین نی بیچا زلف کی ہاتھ | کسیکو کیا یہہ سودا ہی خوشیکا
وہ جب گاتی ہین گہٹتا ہی مرا دم | غضب ہی قہر لہپا کگڑی کا

دکھاتی تم تو ہو گردن کا ڈورا
نڈھل جای کہین منکا کسیکا

موی ہم یوسف مصری کا غم ہی
ارادہ ہی عدم سی کالبیکا

نہین گھٹا ہی زاہد کی جبین پر
دیا ہی سر پہ بدنامی کا ٹیکا

جو دیکھی کوہ غم پر مجھکو فرہاد
تو اسکو دود یاد آی چھپٹیکا

پڑین گی بانس رقاص فلک پر
ہوا ہی شوق اُن کو بانسلی کا

ہر اک گل کی امیٹھی باغبان کان
جو تم دکھلاو جلوہ جھلملی کا

مجھی لینی تو دو بوسی لبون کی
دہوان کیا کیا اُڑاتا ہون کسیکا

مثلث کا ہوا ہی شوق اُن کو
یہہ گل پہولا انگرکھی کی کلی کا

اگر وہ کعبہ رو ساقی بنی فیض
گمان کنٹر پہ ہوگا زمزمی کا

جلوہ اُس مہ کی ہی سواریکا
چوطرف غل ہی چاند ماریکا

لکھین جو چاہین کاتب اعمال
دن توانی دو روبکاریکا

واعظا تو بڑا فقیہ ہی گر
حکم دی می کو آب جاریکا

نامہ بر کس تڑپ سی جاتا ہی
حال ہی خط مین بیقراریکا

تاک مین ہین نشیلی آنکھونکی
ہمکو عہدہ ہی آبکاریکا

سرخرو کردیا ہی عالم مین — مین ہون ممنون بادہ خواریکا

کوئی کوڑی تو او بڑی داتا — دو اُتارا ہمین کٹاریکا

ہجر گیسو مین سر پہ عاشق کی — شام کرتی ہی کام آریکا

اور ہی مجھہ سی راگ لائی ہین — شوق اُنہین جب سی ہی ستاریکا

مری نظرون مین شہد کی چھری ہی — کام مژگان سی لو کٹاریکا

پاس کوڑی نہین کفن کی لئی — کشتہ مژگان کی ہون کٹاریکا

ہی ہوس پر یہی **فیض** شوق عروج
نقشہ گنبد مین ہی عماری کا

ایضاً

جلد ہلکا ہو کہین بوجہ مری گردن کا — اوپچی دیکھہ کی سفاک کو ماتہا ٹھنکا

صبح سی شام تلک مجھکو جھلاتی کیون ہو — موسم آیا نہین سرکار ابھی ساونکا

پیچ سی کاکل پیچان کی رہا ہو نہ کوئی — اشتہار آج ہی یہہ گیسوونکی الجھن کا

سحر و شام بھی اُنکو کتر بیونت ہی — گل کی چیکن مین ہی انداز مری اچکن کا

وہ کہین گر حضرت یوسف تو بہیانک ہو جائین — ای پری زاد وہ عالم ہی تری جوبن کا

بدلی قاصد کی ہما ڈاک کی ہرکاری ہون — استخوان سی مری لو کام اگر قط زن کا

ڈر نہ تبلائیگا کاکل پیچان کا حضور — مین نی منہ کیل دیا رات اسی ناگن کا

اشک غلطاں کو وہ چہتری مژہ کی دیکھی ۔ جس نی دیکھا ہی نہو ساتھہ کبھی لوٹن کا

منہ چڑاتا ہی تری لعل مسی سی لب کا وہ ۔ منہ ہو کالا کہیں گلشن سی گل سوسن کا

پس مردن نہ کیا یاد مجھی جب اُس نی ۔ راستہ بہول گئی لوگ مری مدفن کا

سیر گلگشت جو وہ غنچہ دہن آنکلا ۔ موسم گل میں ہوا رنگ ہوا گلشن کا

تل رخ صاف پہ کاجل کا بنایا اُنہنی ۔ چاندنی رات میں بہی پہول کہلا سوسن کا

زیور حسن اُڑایا ہی خط مشکیں نی ۔ سجدا چور ہی یہہ شمع رخ روشن کا

خال رخسار سی کیا رکہوں بہی کی امید ۔ ان تلوں میں تو کہیں نام نہیں روغن کا

جیب کی ٹکڑوں کو جن کیوں نہ تبرک سمجھیں ۔ ای پری مجھکو ہوا سایہ تری دامن کا

حور کیا مال ہی رضوان بہی جو دیکھی تو کہی ۔ قصر جنت پہ نہیں روپ تری آنگن کا

پیستا ہی مجھی گاہی گہی چھمکاتا ہی ۔ جب سی مسی کا اُسی شوق ہی اور منجن کا

معجزا ہی یہہ تری رنگ طلائی کا عیاں ۔ تار سونیکا ہر اک تار ہی پیراہن کا

گوری گوری وہ حسین جمع مری شہر میں ہیں ۔ یاد بہولی نہ کروں نام کبھی لنڈن کا

کیا نکیرین سی تقریر کروں لحد میں فیض
چپ ٹہکانی نہیں کشتہ ہوں کسی چتون کا

آپ کا ہمنی جو کوٹہا دیکھا ۔ ۴۳ ۔ جلوہ عرش معلی دیکھا

ہمنی بسمل کا تماشا دیکھا | پر ہمارا نہ تڑپنا دیکھا

ہمنی جب آپ کا جلوہ دیکھا | سب کچھہ ای قبلہ و کعبہ دیکھا

رنگ رخ اُنکا سنہرا دیکھا | ہمنی قرآن مطلا دیکھا

فکر کشتی مین ہوی نوح بہی غرق | جب مرا پہوٹ کی رونا دیکھا

ذکر جب موکمرون کا آیا | غیب کا ہمنی تماشا دیکھا

ہوگیا سوکہہ کی کانٹا جراح | جوہری تلوی کا چہالا دیکھا

سرو سیدہا ہی سہی پر ہمنی | آپ کو اُس سی بہی سیدہا دیکھا

کوچی جاسوس کی اُس نی کاٹی | اپنی کوچہ مین جو آتا دیکھا

نیند آئی نہ ہمین ایک پلک | رات بہر زلف کا رستا دیکھا

مجھکو دہوکا دل مضطر کا ہوا | جب کبوتر کوئی اُڑتا دیکھا

وہ جو کوٹہی پہ چڑہی وقت سحر | چہرہ خورشید کا اترا دیکھا

آنکہہ جب کہل گئی مانند حباب | ق | ہمنی کچھہ اور ہی نقشا دیکھا

بخدا آپ کو ہی ملا یہ ناز | طرفۃ العین مین دریا دیکھا

عمر رفتہ نہ کیا مُنہ ادہر
مدتون فیض نی رستا دیکھا

رخ پر آغاز اُنکی سبزا ہو گیا | مصحف ناطق محشا ہو گیا

دل مکان یار ترسا ہو گیا | ان دونون کعبہ کلیسا ہو گیا

شکل بگڑی رنگ کالا ہو گیا | گیسوؤنکو اُنکی سودا ہو گیا

قتل کر کر زندہ پہر کرتا ہی وہ | لو ہلا کو بہی مسیحا ہو گیا

کل کا وعدہ آج پہر اُسنی کیا | لطف ہی امروز فردا ہو گیا

رات بہر سنتی ہین میری داستان | قصہ میرا الف لیلا ہو گیا

غش ہون قد پر ایک شنگ جو کی | مجہکو عشق نخل طوبی ہو گیا

ہجر مین پڑہتا ہون سورہ قاف کا
وصل جانان **فیض** عنقا ہو گیا

کہتی ہین منہ پر بتون کی دانیال اسی کال کا | ہو جو کبہی جو بوسہ لی تمہاری خال کا

کیا بتاؤن حال مین دیوانگی کی حال کا | جمگہٹا جو گرد رہتا ہی مری اطفال کا

ہر قدم پر فتنہ ہوتا ہی کہڑا بہونچال کا | ہی چلن ٹکسال باہر ان بتونکی چال کا

کہا کر ٹہوکر ایک دن گرتا ہی سر کی بل کہین | کبک نی انداز اُڑایا ہی تمہاری چال کا

تیغ ابرو انکو چمکانی تو دو میدان مین | ہم بہی کام اک دن سینہ سی لینگی ڈہال کا

حال رندان سبوکش کا جو میخانہ مین ہی | سکر مین یہہ رنگ کب ہی صوفیون کی حال کا

فرض ہی اُسپر مری پہولون مین لی آئی ہنسی
جس کسیکی ہاتھہ پہول آ جای اُسکی ڈہال کا

یار گندم گون کی جب سی جا رہی قرب اَے
ڈر ہی سوکہی کال کا ہمکو نہ پنپا کال کا

شہر شملہ ہو بجای خطۂ کشمیر ہی
پہر بت کمبوہ نی باندہا ہی شملہ شال کا

راتدن جاری مری آنکہون سی ہی سیل سرشک
کیون نہ ہر ہووی مژہ پر ہو گمان بنیال کا

پہر ہلال تیغ ابرو سی گلی لگنا پڑا
عید کا ہی چاند ہم کو چاند اُنکی ڈہال کا

سیکڑون سر ہیر قدم پر ہو رہی ہین پائمال
ہی نیا ڈہنگ آپکی اٹکہیلیون کی چال کا

شمع سی مجلس نشین کی فرمانی لگا وہ شعلہ رو
کام کیا ہی عیش کی محفل مین آنسو ڈہال کا

صنعت باریکی یار نظر آئی ہمین
جب تصور آگیا اونکی کمر کی بال کا

وصف اشکال بتان مین روز و شب مصروف ہی
مجہکو دہوکا ہی قلم پر قرعۂ رمال کا

نیند اچیٹ جاتی ہی کہٹکی پر جہر کی یار کی
ہی قیامت وصل کی شب بولنا گہریال کا

کیون نہ ٹکڑا توڑ کر قاصد کو بدلی خط کی دی
حال ہی معلوم اُسکو اس شکستہ حال کا

اُنکی آمد کی خبر اُڑتی سی جب پہونچی اُسی
جان نی تن سی کیا ہی قصد استقبال کا

پیش آیا ہی تملق سی وہ قاتل ان دنون
روغن قاز اپنی نظرون مین ہی روغن ڈہال کا

گور مین بہی تصور زلف پیچان کا مجہی
دام کا حلقہ ہی نقشہ مقبری کی جال کا

سخت دل سفاک تیغ افگن کا ہی نرم اجکل
موم روغن ہو گیا ہی روغن اُسکی ڈہال کا

یاد اُس مہوش نی کوٹھی پر کیا ہی شب کو فیض
اوج پر ہی ان دنون کوکب مری اقبال کا

نہین کون عالم مین شیدا تمہارا | نہین کون ہی سر مین سودا تمہارا
جہان کوئی کرتا ہی چرچا تمہارا | گلہ کرتی ہین لوگ کیا کیا تمہارا
نمایان ہوا گرد عارض خط نو | ہوا مصحف رخ محشا تمہارا
لگاتی ہو تلوار اس سخت جاں پر | کہین ہاتھ ہوئی نہ جہوٹا تمہارا
طرف آسمان کی جو دیکہا شب غم | ہوا چاند پر مجہکو دہوکا تمہارا
جہپک رہ گئی دیکہہ مانی و بہزاد | خدا کی ہی قدرت سراپا تمہارا
گلی ہی گناہون کی گنتی لگی ہین | سرو ہی کا بالا ہی بالا تمہارا
رہا دیکہتا ہالۂ ماہ پہرون | جو یاد آگیا شب کو بالا تمہارا
مری درد سر کا مری درد دلکا | ہی تعویذ نقش کف پا تمہارا
ہوئی عاشقون کی ہرن ہوش یکسر | برا یا بتو اب تو چیتا تمہارا
ق
مصلی تو ہین چار گہر مین خدا کی | کری عرض کیا تمسی بندا تمہارا
مگر اس نی تو کعبہ دل ہی خالی | بچہی پانچوان یہان مصلا تمہارا

بلایا ہی کوٹھی پہ اس مہ لقا نی فیض

بہت اوج پر ہی نصیبا تمہارا

قدر نی کیا کب قضائی کیا ط ادا مجہکو اُن کی ادائی کیا

مسیحا کی آتی ہی آئی اجل عمل سنکھیا کا دوائی کیا

تری دست رنگین مین دونو گواہ مرا خون دزد حنائی کیا

موی پر بہی شوق شہی دلمین ہی نشیمن لحد پر ہمائی کیا

لگی سی تمہاری مری خاک کو پریشان نسیم و صبائی کیا

جنون مین قبا کی اُڑین دہجیان کہیہ جہگڑا مری دست و پائی کیا

حرم مین کلیسا مین رسوا مجہی بتون نی کیا کب خدائی کیا

کبہو نقش حب سی نہ نکلا وہ کام جو کام آپکی نقش پائی کیا

خفا دم مرا دید بازی کی وقت تری دیدۂ سرمہ سائی کیا

ہزارون بلاؤ مین آٹہون پہر گرفتار مجہکو بلائی کیا

مری زندگی ہو کہ جوبن ترا ق وفا وعدہ کس بیوفائی کیا

جُری وقت پر ٹل گئی سب حواس مرا ساتھہ کس آشنائی کیا

تصور بندہا گور مین زلف کا لحد مین گذر اژدہائی کیا

کہنچا دل حسینون کی جانب مرا اثر کاہ پر کہربائی کیا

گئی جان عشق لب یار مین
نہین سوجہتا کچہہ مجہی روز غم
ہوا خلق کو وہم شور نشور
نہ دیکہا کبہی آنکہہ اُٹہا یار نی

اثر سم کا آب بقا نی کیا
یہہ اندہیر زلف دوتا نی کیا
یہہ غل میری زنجیر پا نی کیا
غضب مجہہ پہ اُنکی حیا نی کیا

کیا فیض نی بندہ پروردہ کام
ابا جس سی ارض و سما نی کیا

موسم پیری مین قد دلربا یاد آگیا
ٹہوکرین کہانی لگی جب ہم عصا یاد آگیا

مدتون بہولا رہا مین اس وجود آباد مین
جب کمر دیکہی عدم کا راستا یاد آگیا

تو تیا پی وجہ زیب دیدۂ قاتل نہین
قتل کا میری اُسی پہر تو تیا یاد آگیا

چاہتی ہین جب مری پہلو سی لیتی ہین نکال
دل کی لیتی کا تبو نکو ہت کہنڈا یاد آگیا

اُنکی ہونٹون کی تصور مین رہا پہر وہی مین
ای خضر جب چشمۂ آب بقا یاد آگیا

جا رہی ان کعبہ رویون کی گلی مین چند روز
جب کبہی ہمکو مقام با صفا یاد آگیا

دیدۂ خونبار سی بہنی لگی دریای خون
اُنکی ہاتہون کا مجہی رنگ حنا یاد آگیا

عکس رخ کا ہو گیا دہوکا جو چہٹکی چاندنی
دیکہتی ہی ماہ کو تلوا ترا یاد آگیا

موت کی تلخی حلاوت سی مبدل ہو گئی
جان کنی مین دلبر شیرین ادا یاد آگیا

بعد مدت آرزو شاہی کی مرقد مین ہوئی | استخوان کچھہ رہ گئی باقی ہما یاد آگیا

بی جہت کوئی کسیکا شنظر رہنا ہی شیخ
راستہ بہولا تو مجھہ کو رہنما یاد آگیا

۷۹

تہا تماشا دید نی شمشیر کو تولا کیا | ساتھہ میری جب تلک رہ گنجفہ کہیلا کیا
وحشت مین آوارہ ہمکو شہر مین رسوا کیا | کیا کہین تمسی سلوک اِس عشق نی کیا کیا کیا
پوچھتی کیا ہو دم تکبیر تو نی کیا کیا | صورت آئینہ چہرہ آپکا دیکہا کیا
اِن بتون نی جو کبہی خیرات اک بوسا کیا | مین نی یہہ جانا خدا کی راہ کا سودا کیا
بحر و کان پر جب لب و دندانکا ذکر اُسکی ہوا | آبرو گوہر نی کہوئی لعل کو جہوٹا کیا
مجھہ سی ٹہٹہری ہو کی جب آئی چمن کی سیر کو | سرو کوان خوش قدون نی خوب ہی سیدہا کیا
جینی دیتی ہی نہین طفلان بازاری مجھی | عشق ہین نی کیا کیا اک جان کا سودا کیا
جب تلک اک جان سو قالب کا تصور تہا جناب | سم بہی گر تمنی دیا تریاق مین سمجھا کیا
کس کی زلف عنبرین کی سونگہنی کا تہا خیال | عالم رویا مین بہی کالا مجہی سنگہا کیا
حافظون مین کیون نہو محشور مجنون روز حشر | یاد سبحان الذی ہی اُسنی تا لیلی کیا
الحساب عسو صدقی ہون جو اُس محبوب کے | کیا مجہی پیدا خدا نی ماش کا پتلا کیا
جب مسی ملکر وہ آئی سیر کو ہنستی ہوی | باغ ہستی ہی گل سوسن نی منہ کالا کیا

ہو نہ دشمن کی بہی دشمن کو آہی عشق لف
گہر شب فرقت مین ہنکر اژدہا کا ٹا کیا

جان شیرین پستون پر کوہکن نی دی نہین
پا سبا نو نکا در شیرین کی مُنہ میٹہا کیا

وصف کس مُنہ سی کرون اُنکی دہان تنگ کا
حق نی گویا کر کی پیدا پہر مجہی گونگا کیا

حسن و الی پستی ہین فیض منجن کیطرح
آتش غم نی جلا کر یہہ مجہی کو لا کیا

آمج پر بادہ کشتو تیرا اقبال آیا
لو مبارک ہو تمہین غرۂ شوال آیا

اُسکی ابرو کی تصور نی جو کہینچی تلوار
رو برو ملیکی مرا داغ جگر ڈہال آیا

مین نی بیساختہ جانا خط جانان ہوگا
سامنی حشر مین جب نامۂ اعمال آیا

لب و دندان کو تری دیکہکی عالم نی کہا
گُہر ایسی نظر آئی نہ کہین لال آیا

سرو شمشاد کی پہبتی قد موزون پہ یہی
اوڑہ کر سیر گلستان مین جو وہ شال آیا

محتسب کا نکری خوف کوئی بادہ پرست
رمضان بہو رہوا غرۂ شوال آیا

پوچہتی مدرسۂ عشق مین کچہہ حال سلوک
پر نظر وہان نہ ہمین احمد غزال آیا

سکہ ٹہلا ہی گیا بس ضرب صنم کا
دیکہنی کی لئی جسوقت وہ ٹکسال آیا

نقد جان و دل عاشق کو غنیمت سمجہا
ورد سفاک مین جب سورۂ انفال آیا

ہیچ پر پیچ پڑی جب سی تو نگر ہو نہین
مال چرخی کی نظر مجہکو مرا مال آیا

دانۂ خال تنک روی حسینان نہین
کشور حسن مین پھر اب کی برس کال آیا

پھبتی ہمنی بہی کہی کوکب ظلمانی کی
رخ محبوب پہ جب کوئی نظر خال آیا

قال اُسکا جو سنا عالم بدمستی مین
وجد رندون کو ہوا صوفیونکو حال آیا

سب کی سب ہوگئی شکل مہ نو حلقہ بگوش
بزم مین پہنی ہوی یار جو خلخال آیا

مجھکو دہوکا دل گل خوردہ عاشق کا ہوا
نامہ اُس یار کا لیکر جو گلی حال آیا

جب سے بگڑی ہین ستاری مری شکل طالع
نہ منجم کوئی پاس آیا نہ رمال آیا

دل مضطر تو ہوا دفن تہ خاک ای فیض
یہہ سمجھیے کہ پھر خلق مین بھونچال آیا

ایضاً

یقین ہوا مری گھر جب وہ گلعذار آیا
خزان کی فصل گئی موسم بہار آیا

فامُسکوا پہ کیا مین نی بھی حضور عمل
جو ذکر مسئلہ جبر و اختیار آیا

جو پھبتی گوہر گوش صنم پہ مین کی ہوس
نظر مین حلقۂ گیسو دہان [illegible] آیا

برنگ جیب گیا تار تار اسکو بھی
کبھی جو ہاتھ مین دامان کوہسار آیا

تڑپ تڑپ کی موئی تشنگی سی ہم افسوس
کبھو نہ باندہ کی وہ تیغ آبدار آیا

تمام عمر ہم آغوش وصل ہی سی رہا
کبھو نہ پاس مری روز انتظار آیا

وہ سرو مجھ سی ہی گرم اختلاط اور نسیم
اسی سبب ہمین لڑنی ہو ہم نکھار آیا

اکیلی اکیلی سواد عدم کی سیر کو ہم
نہ زمین نہ کوئی ساتھ دوستدار آیا

پڑی ہی ہین کام کہٹائی ہین عشق زرد گری
تن نزار نظر جنتری کا تار آیا

ہزار چند بڑہی رونق بہار چمن
جو بن سنور کی گلستان مین وہ نگار آیا

یہہ ناتوان کیا عشق مو کمر نی ہمین
نظر کسیکو نہ پھر اپنا جسم زار آیا

جو انکی گیسوی مشکین کا ذکر پہیل پڑا
جہان کی ٹہوکرون مین نافۂ تتار آیا

پہن کی جامہ قرآن وہ آتی ہی ہم کو
بتون کی بات کا ہرگز نہ اعتبار آیا

برنگ سبزہ ہوی پایمال غنچہ و گل
جو صحن باغ مین وہ طفل نی سوار آیا

اٹھا رجب سی کچھ نکاہی انکی قامت سی
یہہ بیٹھتی ہوتی ہی سرو سہی کو بار آیا

کفن کو کوڑی نہین ہی ہمارہی پاس اے شیخ
وہ بہر قتل پہر اب باندہ کر کٹار آیا

جلوہ گر جب وہ نونہال ہوا
ہر شجر باغ مین نہال ہوا

خاتمہ ہوگیا ہجر اپنا
وصل کی فصل مین وصال ہوا

دیتی دندان شکن جواب انسی
واجب اپنا لب سوال ہوا

نظر آتا نہین کلان مین بہی
تن عاشق کمر کا بال ہوا

کچھ نہین پہرتی سوجہتا ہی اب چپ و راست
داغ دل دیدۂ غزال ہوا

فیل لانی لگی ہین پہر وہ نتی
فیلسوفون کو انفعال ہوا

جب وہ مجلس مین جلوہ بخش ہوئی
اور ہی صوفیونکا حال ہوا

پہر وہ بدقول راگ لانی لگا
پہر مجہی اور ہی جنبال ہوا

اس گلستان مین وہ ہوا سبز
مثل سبزہ جو پایمال ہوا

محتسب تین ہو چکی فاقی
اب تو بادہ ہمین حلال ہوا

جب سی اس موکمر نی پالی بال
مجہکو جینا مرا وبال ہوا

بالی پہنی طلائی اس مہ نی
حلقہ در گوش ہر ہلال ہوا

جمع بیمار چشم ہین صدہا
کوچہ یار اسپتال ہوا

شام ہجران مین ای ہلال ابرو
ماہ ابروی پیرزال ہوا

گل سی بہی گال نرم ہین جسکی
دشمن اپنا وہ بدسگال ہوا

دیر سی ہی گہنی نکالی ہم
قہر ہیبت ہر و ابتلال ہوا

قصر دل یار سی نہین خالی
بر خلاف خدا محال ہوا

جب گیا ہی خدا کی گہر وہ بت
اور کچہ مجہکو احتمال ہوا

آتش عشق جای دوزخ ہین
حال دل کوئلی کا حال ہوا

نہین سنا مرا کہا ہی حال
تری گیسو کا اب یہہ حال ہوا

یعنی وحدت الوجود یہہ ہی — ایک ہی اپنا حال قال ہوا

کہنی کس سی کریں شکایت بخت — ہمکو جانا ہی وہان محال ہوا

تہا جو دربان قدیم فیض انکا

ہر طرف ہو کی پہر بحال ہوا

ذکر جسنی زلف کی لٹکا کیا — عمر بہر زنجیر و نہین لٹکا کیا

طاق ابرو کا ہوا مشتاق جو — سر در و دیوار سی پٹکا کیا

کیون پہرا بیٹہا ہی ساقی مجہسی تو — می کا خالی مین نی کب مٹکا کیا

چڑہ گیا نوک مژہ پر دوڑ کر — کام طفل اشک نی نٹکا کیا

ہو گیا اندہیر ساری خلق مین — جب ارادہ اسنی گہونگٹ کا کیا

رفتگان کا کہوج پایا ہی نہین — گرد کی مانند مین بہٹکا کیا

کیا ہوا حاصل تجہی شیخ حرم — سالہا کعبی مین سر پٹکا کیا

سو رہی ہم بہی لحد مین منہ لپیٹ — قصد جب اسنی جہپرکہٹ کا کیا

مشکون خم منہ پی ہا ہی آدن — شیخ جی نی پیٹ کو مٹکا کیا

بیستون کی ساتہہ کہٹ پٹ ہی رہی — ق — سر کو ٹکرایا کیا پٹکا کیا

کام کچہہ فرہاد کا شیرین نی جہہ — جو کیا کام اسنی کہٹکا کیا

عاشقوں کی خاک لپٹی ہی ہی — یار دامن کو عبث جھٹکا کیا

جب ہوا نوک مژہ کا ذکر **فیض**
نیشتر شریان میں کھٹکا کیا

یہ صیام ہی ساقی ادب ضرور ہوا — مرا مزاج ہی میخانہ سی نفور ہوا
ملال و رنج و قلق ناحق اے حضور ہوا — کہا جو میں نی تمہیں جور کیا قصور ہوا
لحد میں بھی ہی خیال تجلی رخ یار — چراغ گور ہمارا چراغ طور ہوا
چلونگا محکمۂ عشق و حسن میں نہ کبھی — مرا نیاز ترا باعث غرور ہوا
اگرچہ برسوں رہا چاند گنج میں لیکن — خیال دل سی نہ ان مہوشوں کا دور ہوا
یہ رعب عشق ہی جب سامنا ہوا اپنا — حواس اڑ گئے ہو گئی عقل میں فتور ہوا
قسم ہی عیسی و داؤد کی دو عارض یار — نظر میں اپنی اک انجیل اک زبور ہوا
فلک سی جھانکتی رہتی ہیں مہر و مہ ترا — تمہارا تذکرۂ حسن دور دور ہوا
ہر اک آہ جگر کی ہی آگ کا شعلہ — شب فراق میں سینہ مرا تنور ہوا
وہ رشک حور بہشتی ہوا جو ساقی بزم — قدح شراب کا جام مئی طہور ہوا
باعتبار محل دو ہیں فی الحقیقت ایک — کہیں بطون ہوا وہ کہیں ظہور ہوا
شعور کا مری کیا حال پوچھتی ہو جناب — جب آپ روبرو آئی ہوا شعور ہوا

جنہونکی پاس نہین فرق رنج و راحت مین
مساوی اُنکی یہان کمبل اور سمور ہوا

تجلی رخ روشن سی اُنکی یا موسی
ہر اک نہال گلستان کا نخل طور ہوا

نثار ہاتہون پہ شکل عروس عزنی لگی
جو ہندسی کی اُنہین علم پر عبور ہوا

وجود مین نہین ملتا تری کمر کا پتا
وطن سی ہمکو عدم کا سفر ضرور ہوا

وہ بی نقاب جو آئینہ خانہ مین آئی
خجل ہر آئینہ وہان انکو گہور گہور ہوا

بتان نی جسکو ٹہکنی دیا نہ پاس اپنی
یقین ہوا یہہ ہمین وہ خدا سی دور ہوا

یہہ معجزہ ہی تری چشم مست کالی کی
نشی مین محتسب شہر چور چور ہوا

دوئی جو دور ہوئی دل سی ایک لحظی مین
جسی سمجہتی تہی ہم غیب وہ حضور ہوا

خطا خطا کو سمجہتی نہین کبہی ای **فیض**
وظیفہ جب سی ہمارا ہو الغفور ہوا

مین عاشق ہون رخ و گیسو و ابروی مقوس کا
سحر سی شام تک نظارہ ہی بیت المقدس کا

بجای مردمک آتہون پہر ہی جلوہ فرما ہین
ہماری آنکہہ کا پردہ ہی پردہ انکی مجلس کا

ہزارون سیکڑون نقشی بہری ہین لوح ٹی ٹہ مین
کرینگی ایک ہی غمزہ مین پورا کام وہ دس کا

جہات ستہ کی معنی حواس خمسہ کیا سمجہین
مہندس دیکہہ کر حیران ہی نقشہ اس مسدس کا

سر اپنا دار دل اپنا چہوڑا کیون نہو جای
لب شیرین کی بوسہ کا زبان کو پڑ گیا چسکا

کیا گلزار ابراہیم میری سینہ و دل کو
لڑکپن مین جو پڑھتا تھا رسالہ آگ کی نورس کا

لگی شوق مثلث مین حواس خمسہ کی عزت
نشو مین فوت مجہسی ہو گیا مطلب مخمس کا

چڑہی اس رشک سی عشاق مخزون پر کی کانڈہی
نہین کرتی مگر وہ چہنا موقوف پیس کا

یقین چرخ نہم کا عرش والونکو بہی ہوتا ہی
کیا ہی چاندنی پر جسبی تمنی فرش اطلس کا

تری رخسار تابانکا تصور ہی سفر مین بہی
گمان ہی شام غربت پر مجہی صبح بنارس کا

شرف فرہاد پر خسرو نی ای شیرین کہان پایا
دیار عشق مین منصب ہی یکسان ناکس و کس کا

طلائی ہو گئی ایک اک کڑی طوق و سلاسل کی
اثر پیدا کیا وحشت نی میری سنگ پارس کا

دل مضطر کو عشق سبزہ رخسار ہوئی جو
کرینگی فیض اس بوٹی سی ہم سیماب کو مس کا

ع

پتا ملا نہین جب تک تمہاری چوکہٹ کا
رہا دوراہی مین دیر و حرم کی مین بہٹکا

ذقن کا ہو جسی عشق اور زلف کی لت کا
تمام عمر رہیگا کنوئین مین وہ لٹکا

بجہی گی جہو کبہی ساقی نہ ایک کسرٹی
بہڑا دی منہ سی مری تو شراب کا مٹکا

نہان عیان مین بہی ہم آپ ہی کو دیکہتی ہین
نہین لحاظ رہا گہٹ کا اور پرگہٹ کا

چلا جل آنکہونکو موندا ہوا وجود سی تو
رہ عدم مین کہین کہیل کا نہین کہٹکا

ازل کی سوتی ہوی چونک پڑی ہین
یہ معجزہ ہی تمہاری قدم کی آہٹ کا

کمر کا نام سنا پر کہین نہین دیکھے
یہی ہی وجہ نہین باندھتی جو وہ پٹکا

چڑھا نہین ... پہ اپنی ہی عاشق قد کو
جو دیکھنا ہو تماشا ضرور اُنہین ٹھٹکا

ہوا یقین برستی ہی موتیون کی پھوہار
تمہاری زلف مسلسل کو تونی جب جھٹکا

ہزارون ہوگئی مشتاق جل کی راکھہ کا ڈھیر
گمان کوچہ پر اس کی ہی سب کو مرگھٹکا

نہوتی کشمکش زلف سی پریشانی
جو یاد ایک بہی ہوتا ہمین کوئی لٹکا

مرینگی ڈوب کی چپنی بھر آب مین یہان ہم
اگر کرو گی ارادہ جناب پنگہٹ کا

تمہاری کان کی بجلی کا یہہ نہین جو شر
پہونچ گیا رگ و ریشہ مین کیون مری جھٹکا

شب فلق مین کہین بیٹہنی دیا نہ مجہی
اٹھا اٹھا کی دل بیقرار نی پٹکا

فقط یہہ آو بھگت دم کی ساتھہ تہی ای فیض
پس فنا نہ کوئی میری خاک پر پٹہکا

عہ

سمجھی مضمون نہ اللہ ہو کا
جھگڑا جب تک نہ مٹا مین تو کا

خال کہتا ہی رخ نیکو کا
دخل کعبہ مین ہوا ہندو کا

جب گیا باغ مین وہ غنچہ دہن
منہ پہ شبنم نی گلو نچے ہو کا

کیا بتائیگا ہمین عشق کی راہ
خضر ہی آپ ہی بہولا چوکا

قہر کی چشم ہی دیکھو دیکھو
مجھپہ ہوگا نہ اثر جادو کا

آپ بیٹھی رہی نہ ٹک نزدیک
نہ اُٹھا درد مجھی پہلو کا

آج پھر یاد ہمین اُسنی کیا
آنا پوچھہ نہین اچھو کا

جہریان موسم پیر مین نہین
جامہ تن پہ ہی کام اُتو کا

دیکھی وحشت جو تری وحشیکی
ہوگیا ہوش ہرن آہو کا

کاٹی کہاتا ہی مجھی کالا ناگ
شب غم ذکر کر گیسو کا

عمر غفلت مین گنوائی مین نی
یہہ مثل سچ ہی کہ سویا چوکا

چشم جادو کی قرین خال نہین
دانہ ماش ہی یہہ جادو کا

گھر مین بیٹھے اسکو سفر ہی دنرات
دل نہین بیل ہی یہہ کولہو کا

دب گئی عشق کمر مین وحشت
صید چیتی نی کیا آہو کا

خلق کہتی ہی مہ نو جسکو
ہی وہ عکس انکی خم ابرو کا

جب حنا تمنی لگائی مینہ نی
گھونٹ گھونٹا ہی کیا لوہو کا

سر بلند ونکو نہ کہہ کچھہ منہ سی
منہ پر آتا ہی فلک کا تہوکا

ہین وہ خلوت مین اکیلی ای فیض
چلتی ہی وقت ہی قابو کا

زیب گوش یار بالا ہوگیا ؎ حسن چہرہ کا دو بالا ہوگیا

ہمکو ہی بسر سمیتن مین صبح و شام
زہر سو فی کا نوالا ہوگیا

صبحدم آیا جو وہ خورشید رو
منہ شب فرقت کا کالا ہوگیا

جب سی ہین مداح قد یار ہون
شاعرون کا بول بالا ہوگیا

چڑہ کی کوٹھی پر سی جو اُتری جناب
دم ہمارا زیر و بالا ہوگیا

جب نہ تب ہی میکشون سی للّم کا
واعظ ناصح نرالا ہوگیا

آب دیدہ جام می ہین ساقیا
کیا کسی می کش کا پیالا ہوگیا

ذکر جب مژگان کافر کا ہوا
پار اک سینہ کی بہالا ہوگیا

ای فلک تف ہی قیب اس یار سی
ہم نوالہ ہم پیالا ہوگیا

جب لپٹ کر سو رہی ہم اور یار
فصل سرما مین دوشالا ہوگیا

ساقی مہوش ہوا ہی جلوہ گر
خط جام بادہ ہالا ہوگیا

ہین سیہ چشمونکی وحشی جب سی ہم
بستر اپنا مرگ چھالا ہوگیا

فیض وہ مہوش جو آیا سمجھی ہم
مہربان باری تعالی ہوگیا

کیا کہین کیا حال ثلکا ہوگیا
سو کہہ کر فرقت مین تنکا ہوگیا

بی جہت بندہ بتونکا ہوگیا
پہر خدا جانی مجہی کیا ہوگیا

یاد کو تھی پر کیا محبوب نی ۔ کوکب بخت اپنا اونچا ہوگیا
تیغ رانی کب تک ای سفاک بس ۔ سر سی آب تیغ اونچا ہوگیا
پھر جنون سی ہاتھا پائی ہی مجھی ۔ ٹکڑی ٹکڑی میرا انگا ہوگیا
دیکھہ کر روی مصفا آپ کا ۔ آئینہ رو یون کو سکتا ہوگیا
عشق سیمین برمین اپنا مزاج ۔ گاہ تولہ گاہ ماشا ہوگیا
دہر مین اک ابرو کمانکی بعد مرگ ۔ ڈھیر اپنا خاک تودا ہوگیا
وصل جانا نہین ہوا اپنا وصال ۔ ایک عالم کو اچنبا ہوگیا
دل نی جو اودہم مچائی ہجر مین ۔ حشر کا ہنگامہ برپا ہوگیا
دیکھکر رنگت دہان شوخ کی ۔ منقبض ہر ایک غنچا ہوگیا
جل رہا ہون آتش غم مین حباب ۔ دل تمہارا اب تو ٹھنڈا ہوگیا
راتدن ہی جلوہ گر اک مو کمر ۔ پھر مرا آبا د کمرا ہوگیا
دام گیسو مین پھنسی ہین ہم مگر ۔ سنبل پیچانکا دہوکا ہوگیا
بات کا انکی نہین ہی اعتبار ۔ وعدہ امروز فردا ہوگیا
دیکھی مانی نی تری تصویر جب ۔ اور ہی کچھہ اسکا نقشا ہوگیا
دیکھکر پانی سی پتلا میرا حال ۔ اک زمانہ آب دیدا ہوگیا

پڑھ نہین سکتی کراماً کاتبین	نامۂ اعمال کھرّا ہو گیا
یہہ پہیلی کیا ہی مولا بوجہئی	بحر قطرہ قطرہ دریا ہو گیا
جب خرہ زرین پوش آیا قبر پر	ڈہیرا اپنا بہی سنہرا ہو گیا

معصیت سی باز آتی ہی نہین
فیض صاحب آپکو کیا ہو گیا

چراغ دیر مین جو نور قندیل حرم کا تہا	اُسی آتش کی پرکالی کا ہر اک جا بی جہمکا تہا
ستون نی قتل کر ڈالا خدایا بی گنہ اُسکو	مسافر پانچ دن سی یہان جو نو وارد عدم کا تہا
کسیکی لو مین اک دل سوختہ یہان شام سی تب	چراغ صبح کی مانند مہمان کوئی دم کا تہا
کیا قیمہ سر و تن کو مری بی جرم کیا کہئی	نیا نقشہ کسی بیدرد ظالم کی ستم کا تہا
زمین کربلا سی کچہہ وہانکم تہا عالم	جہان مدفن تمہاری کُشتگان درد و غم کا تہا
ہر آ... بی مہر کو ٹہی پر ہوا شب کو	ستارہ کیا کسی کم بخت کی قسمت کا چمکا تہا

دیار عشق مین مرتی **فیض** نے جان اپنی ہوگی سی
ہوا معلوم مرتی دم اثر شربت مین سم کا تہا

ردیف بای عربی

ظلم زلفون کی ہی سرکار مین اب	جیمین ہی جا رہون تاتار مین اب

آئینے صاف پھسل پڑتی ہین ہی صفائی وہ رخ یار مین اب
جھٹ پٹی کا ہی یہہ لو وقت آیا پیٹھہ کر چلیئی ہوا دار مین اب
یاد قامت مین قیامت آئی کہئی کیا عرصہ ہی بیدار مین اب
ہین سبھی غنچہ دہن ہمسی تنگ گل یہہ کھلنی لگی گلزار مین اب
توڑتی سیب ذقن سی پرہیز یہہ ہوس ہی دل بیمار مین اب
دل ہی و دیدہ وا نہین ہٹ ہرم مین وہ فایدہ کچھہ نہین تکرار مین اب
کہہ دو یار روسی گھر انکی نہ چلو ہونگی وہ خانۂ اغیار مین اب
للہ الحمد کہ پتلی کی جگہ یار ہی دیدۂ بیدار مین اب
کہتی ہین چلتی ہی تلوار ہی فیض
نہ چلو کوچۂ خونخوار مین اب

۹۲

همسی کیا ہو مصحف رخسار جانانکا جواب جز خدا ممکن نہین بندی سی قرآنکا جواب
پیت ابرو ہی نہین سعدی کی دیوانکا جواب بوستان رخ بہی ہی اسکا گلستانکا جواب
قطعہ جنت سی اس رشک ارم کو کام کیا زلف سنبل کا جواب اور خط ہی ریحانکا جواب
خضر کی رتبہ سی اسکی خط کا رتبہ کم نہین ہی لب جانبخش جس کا آبحیوان کا جواب
مشک کی بو باس یکسر تا تک آتی رہی ہمنی جس خط مین لکھا زلف پریشانکا جواب

پا بگل طوبی ہی جس کا قد بالا دیکہکر — سرو جنت کب ہو اُس سرو خرامانکا جواب
عشق پیچہ کیون نہ سنبل کہا ہی مار رشک کی — زلف خم در خم ہی تیری سنبلستانکا جواب
رو برو ہی جس رخ تابان کی ذرہ آفتاب — ہو وہی سورج کی کرن کب اُسکی افشانکا جواب
دست قاصد تک نہین پہونچا کہ خاکستر ہوا — تہا لکہا جس خط مین اپنی سوز پنہانکا جواب
لخت دل اور اشک خونین کی حقیقت کیا کہون — یہہ جواب لعل ہی اور وہ ہی مرجانکا جواب
اب تو ہاتہہ آیا ہی میری گوشہ دامان جنون — باب جنت ہی مری چاک گریبانکا جواب
باغ عالم سی نہین رکہتی ہین کام آزاد وضع — قامت موزون ترا ہی سرو بستانکا جواب
سیل اشک اپنی ہوی ہی رشک سلسبیل — ہی دل پر داغ اپنا باغ رضوان کا جواب

کر دیا ہی مادر گیتی نی **فیض** ابو یتیم
کیون نہ چشم درفشان ہو ابر نیسانکا جواب

رہا کرتی ہین مصروف دعا لب — نہین شکوہ سی اپنی آشنا لب
مسیحا سی کہی ہی یار کا لب — کیا کرتی ہین کار انبیا لب
فقاہت کی شکایت کیا کرین ہم — نہین آتی دہن سی بات تا لب
طلب بوسہ کی ہی اب تم ہی کہدو — ہماری حق مین فرماتی ہین کیا لب
مسیحائی مسیحا کر رہی ہین — کہین تو بہی ترا او کافر بلا لب

بہر آتی ہی مری چہاتی شب ہجر — بیان کرتی ہین کسکا ماجرا لب

مجہی اُسکو شب فرقت مین دیکہی — نہ دیکہی جسنی ہون اکجان بقالب

لب شیرین دکہا دوگی اگر تم — رہیگا کوہکن بہی چاٹتا لب

مریض چشم ہون یک بوسہ بدو — دکہا دینگی رہ دار الشفا لب

چبا کر پان وہ رنگین طبیعت — مجہی کہتا ہی لو اب چاپ لب

لہو خورشید کی آنکہون مین اُتری — بہو کا لعل سی بہی ہی سوا لب

رہا کر لب بلب ساغر سی لیکن — کبہو لب سی ہماری بہی ملا لب

بہری ہاہین می سی شاید پیانا غر اُس نی — مری آنکہین ہین اشکون سی لبالب

اگر اعجاز ان ہونٹون کی دیکہین — مسیحا کی ہون صرف وادوا لب

گرہ دل کی کہلی جب تو نی کی بات — مقرر ہین تری مشکل کشا لب

شفق دیکہی نہ مین نی شام دیکہی — مسی ملکر دکہا ای دلربا لب

ادا سی اتبو وہ کرتی ہین باتین — ہمارا کام کرتی ہین ادا لب

دہن کی دہن مین ہی ہی جہان ہین دیئے — کہان ہین یار کی معجز نما لب

تری عاشق پہ صدقی کوہکن ہی — تری ہونٹون پہ شیرین کی فدا لب

نہین غم موت کا گر ہم پہ ہی آفت — محبت کی مرض کی ہین دوا لب

گرین کیا سرد مہری کا گلہ ہم
بر ودت سی ہمارا ہیٹ گیا اب

مسی اُسنی لگائی ڈر گیا مین
مری حق مین ہوی کالی بلا اب

گرفتار بلا یون ہم نہوتی
نکہتی یار اگر اپنی بلی لب

نہ کیہی پہر کوئی بارے کی صنعت
دکہا دو تم اگر باریک سا لب

ڈراتی کیا ہو مرنی سی تم ای شیخ
جو ہم مرجائینگی دینگی جلا لب

کون کہ سکتا ہی قرآن کا جواب
مصحف روی بتان ہی لا جواب

گفتگو ٹہیٹری سی جہت مین نہین
دی مجہی ای سرو قد سیدہا جواب

دو نو دیدہ نگاہ نہ پوچھہ ماجرا
ہی وہ گنگا کا یہ جمنا کا جواب

کب بجاتی ہین وہ چلمن مین ستار
دی رہی ہین مجکو در پردہ جواب

مجہہ سی کیجی ڈہنگ کی باتین جناب
دیجیی اورونکو بی ڈہنگا جواب

گر لکہون حال دل صد پارہ مین
دست قاصد مین نہ ٹہیریگا جواب

ہی تو وہ سیدہا مگر وقت سوال
جب دیا مجکو دیا ٹیڑہا جواب

ہی دہن کہنی کو لیکن ہی کہان
یار کس منہ سی ہمین دیگا جواب

بدلی بوسی کی ہمین شیرین ہان
ترش رو ہو کر نہ دی کڑوا جواب

آپ ہی بی مثل ہین کیا خلق مین ق جسکو دیکھو غور سی ہی لاجواب
شک اگر ہی ایک تو دکھلائی دو جہان مین کون ہی اسکا جواب
جو کریگا اُس سی بوسہ کا سوال وہ اُسی دندان شکن پائیگا جواب
اُلٹی پٹی پھر پڑہائی غیر نے پھر وہ دیتی ہین مجھی اُلٹا جواب
کیا غضب ہی گر بجا ہی ہم کہین کہتی ہین وہ دو نہ تم بیجا جواب
ہی اسمین حیرت چپ ہو رہو جو نہ سمجھی کہتی اُسکا کیا جواب
ہون ازل ہی سی بلا مین زلف کا دون تمہین کیا اس موئی کا جواب
منہ کی کہائی بوسہ لب مانگ کر واہ کیا معقول ہی اچھا جواب
دیکھتی ہی ناطقہ ہوتا ہی بند دون تمہون کو انکار مین کیا جواب
ایک ہی کرتی اگر آپ اعتراض ہم بہی دیتی آپ کو صدہا جواب

رعب تہا مہر خموشی رند فش
منہ پر اسکی دیتی ہم کیا کیا جواب

کب ہوا کہانی کہین جاتی ہین آپ باد کا رخ ہمکو بتلاتی ہین آپ
پاس میری گر کبھی آتی ہین آپ ایک دو کیت چٹکی لگا جاتی ہین آپ
مبتلا ہوتا ہی بدنقشی مین وہ جس سی نقشہ اپنا کہنچوتی ہین آپ

ہوگیا ہتی سی پلی پا رُوہ
جس کی پلی پر جناب آتی ہین آپ

جیمین ہی دہوڑا لئی جینی سی ہاتھ
ہمکو ناحق روز کلپاتی ہین آپ

گالیون کی ہو رہی بوچہا رہے
واہ کیا برسات برساتی ہین آپ

کب کسیکا لیکی دل دیتی ہین پہیر
اپنی گون کی یار کہلاتی ہین آپ

چل بچل کبکون کی ہو جاتی ہی چال
جب کبہی گلشن مین اٹہلاتی ہین آپ

پانی پانی رشک سی ہوتا ہون مین
نہیر کی چھٹون مین آجاتی ہین آپ

ہین جوان لیکن ہین کیسی آدمے
نام سی حوّا کی ڈر جاتی ہین آپ

للو پتو کرتی ہی کس سے بلا
جائین گہر اپنی اگر جاتی ہین آپ

تہوڑی تہوڑی ہوتی ہین چہوتا ہون جب
کیا لجالو ہین جو شرماتی ہین آپ

پوپ کرتی ہین مسیحا کا گمان
جب کبہی گر جائین آ جاتی ہین آپ

خالکا پتہ سارا یہان تل بہر نہین
چور ہین چورون کو بتیاتی ہین آپ

ولہ

دیکہکر ہمکو نبل اندرون بل کہاتی ہین آپ
گیسوؤن کی وضع اغوضدسی بڑہجاتی ہین آپ

ہی یہی معنی بیا نہ و ناز کی سمجہین جناب
ہاتہہ جب ہم جوڑتی ہین پانون پہیلاتی ہین آپ

اسی کمان ابرو کرو گی آجکل بند ہوا ہمین
جب تو در گاہو نمین چلی جا کی بند ہلاتی ہین آپ

ہار جیت ایسی کسی نی آجتک دیکھی نہین
جب بن آتی ہی مری بازی بگڑ جاتی ہین آپ

مہربانی آپ کی قہر خدا سی کم نہین
سر کو سہلا کر مرا بہیجا ہی کہا جاتی ہین آپ

فن مین کشتی کی بہت استاد چابکدست ہین
جہٹ اکہڑ جاتی ہین جب ہتی پہ چڑہ جاتی ہین آپ

بات سے یہی کیجیئی ہی لن ترانی کیا ضرور
پہبتیان ہوتی ہین موسی کی جو ہکلاتی ہین آپ

بال باندہا ہی نشانہ پہر نہ چوکی گا کبھی
خاک تو وہ میری مٹی بھی جو ہوتی ہین آپ

چوری پکڑی ہنی درازی ہوی خنجر کی بند
جب تو ہر پہر کر ہماری پاس جاتی ہین آپ

مجہکو بہی تلوار کا بیڑا اٹہا یت کیجیئی
گر گلوری ہاتہ سی اغیار کی کہاتی ہین آپ

گر نہین منہ کیلنا منظور اس منہ پہت کا ہے
کس لئی کس واسطی پہر قفل پڑہواتی ہین آپ

دل پہ کندہ ہو گیا میری چہن سی آپ کی
درہم داغ جگر پہ سکہ بٹہلاتی ہین آپ

جب طلب کرتا ہون لب سے شکی جلاتی ہین چپ
تشنہ رہجاتا ہون مین وہ بات بہجاتی ہین آپ

ہی یہی مضمون کہل کہلکر تم اپنی جان دو
خط جو مجہکو شربتی کاغذ پہ لکہواتی ہین آپ

آپ جب بہرتی ہین گت میری ہوتی بہی گت ہی
مول لیتی ہین مجہی جب بہاؤ تلاتی ہین آپ

آنکی تودی پر لگانی کو رہا کرتی ہین بیس
فیض صاحب کو جنپی لوہی کی چہواتی ہین آپ

ہو جائین من کی دہیلی ہر ہین ہر کہاتی سیاہ پٹ
پہند ہین زلف کی جو کسی رات آتی سانپ

سرکار زلف یار مین یہہ مار کہاے سانپ
خواب و خیال مین نہ کسیکی پہر آے سانپ

تقریر زلف مین جو زبان کو ہلاے سانپ
اُڑ جاے کہال پیٹ کی یہہ مار کہاے سانپ

جاوے چمن مین والہ گیسو جو بہر سیر
موج نسیم صبحگہی بن کی آے سانپ

ہیئت اگر بیان ہو ثعبان زلف کی
بہاگی ابہی پتال تلک دم دباے سانپ

دن بہر خیال زلف معنبر رہا مگر
ڈر ہی کہ رات کو نہ مجہی سونگہ جاے سانپ

زہریلی گیسوون سی جو ہو جاے سامنا
کالی ہی کوسون بہاگی نہ پہر منہ دکہاے سانپ

دلمین خیال زلف کی یون آتی جاتی ہین
بانبی مین جیسی آٹہہ پہر آے جاے سانپ

گیسوی یار سی نہ اکڑ فون کری کہین
مارون تپک کی خاک پہ گر ہاتہہ آے سانپ

باہر کبہو نہ ہو سکی قسمت کی پیچ سی
دیکہی جدہر ہزارون نظر ہمکو آے سانپ

جب سی ہوا ہی زلف بہری ہی دماغ مین
آنکہونمین کرکی گہر میری دلمین سماے سانپ

مسموم زلف یار ہون تنہائی تا کجا
اگر مری مزار مین بانبی بناے سانپ

گیسوی پیچدار کی دیکہی جو مار پیچ
جان اپنی کیچلی کی طرح چہوڑ جاے سانپ

آوی خیال زلف مسلسل اگر اُسی
شکل اپنی خواب مین نہ کسیکو دکہاے سانپ

گر ہمسری وہ کاکل و ابروسی پہر کری
بچہو تو جوتی کہاے مگر مار کہاے سانپ

شانہ کی روبرو جو کری زلف کا گلہ
ہو جائین دانتہ حلق مین یہہ منہ کی کہاے سانپ

جبڑی پکڑ کی چیر ہی ڈالین گی ہم وہین — کوچہ مین زلف کی جو کبھی غل مچای سانپ

دیکھی جو مبتلا بھی زلفون کی پیچ مین — کیا کیا مروڑی آپکو اور پیچ کہای سانپ

ہی بزم شاعرانہ کہ ہی ناگ پنچھی — مضمون کی بدلی شاعرون نی باندھی ہی سانپ

موذیکا ذکر جی کو جلانی لگا ہی فیض
کچھ اور ذکر چھیڑی پولہی مین جای سانپ

دکھلا رہی ہین جلوی خلا و ملا مین آپ — ہر چند ہین مقام ورا الورا مین آپ

موقوف غیب پر نہ شہادت پہ منحصر — پھرتی ہین اپنی کھیلی ظہور و خفا مین آپ

پست و بلند صرف اضافی ہی گفت وگو — ظاہر ہین صاف صورت ارض و سما مین آپ

منظور اپنی آپ ہین یہان غیر ہی کہان — ناظر ہین اپنی آئینہ ماسوا مین آپ

دھوکا مجھی نہ دیجیی پہچانتا ہون مین — ہر آشنا مین آپ ہین ناآشنا مین آپ

ہی فرض قبلہ آپ کو ہر شکل سی ظہور — پیدا الست مین ہین نہان ہین بلا مین آپ

کہہ روپ لیکی شیخ کا کعبہ مین آ رہی — ق کہ برہمن کی بھیس مین آتی گیا مین آپ

آتا ہی کس کو روپ بدلنا حضور کا — سو سو تماشی کرتی ہین اک اک ادا مین آپ

دیکھا جو ہم نی فیض کی آنکھون سی بی حجاب
ہین ہر مکان مین صورت شاہ و گدا مین آپ

مرے نزدیک ہین مشہور ہین آپ
پر جو دیکھا تو بہت دور ہین آپ

ارنی گاہ انا الحق گاہے
موسی وقت ہین منصور ہین آپ

اور کیا کہیے بجز صلّ علی
سر سے تا ناخن پا نور ہین آپ

آپ کی سانگ کسی آتی ہین
گاہ انسان ہین گہے حور ہین آپ

ہم نے دیکھا تو بہلا کیا ہے قصور
ہر کسی شخص کی منظور ہین آپ

لِلّٰہ الحمد کہ اس عصر مین فیض
سب طرح صاحب مقدور ہین آپ

اپنی ہو یا کہ ہو پرائی بات
نہین رکہتی جو منہ پر آئی بات

کیا غضب ہے بتون کی محفل مین
مکرین ہم کرے خدائی بات

کہتی ہے خلق انہین دہن ہی نہین
یہہ بہی یارون کی ہے بنائی بات

آئی جا مہ پہن کی قرآن کا
ناصحون کی ہمین نہ بہائی بات

مہر و مہ منفعل ہین رخ سے مرے
مغز مین اُن کی یہہ سمائی بات

قتل کا ہے اشارہ مژگان کو
اُنکی چتون سے ہمنے پائی بات

کہٹکا جس بات کا تہا محفل مین
پہر وہی اُسنے منہ پہ لائی بات

ہو گئی فاش مہر مولوی جناب
تمنے ہمسے جو کچہہ چہپائی بات

یار آتا ہی کب ہماری پاس — ہی یہہ اغیار کی بنائی بات

یار شیرین کی مُنہ کی مُنہ مین رہی — کیا وہ گپ چپ کی تہی ٹہہائی بات

بی وفا عمر و حسن ہین دونو — عاشقون نی یہہ آزمائی بات

وہ جو مجہہ سی رکی نہین معلوم — کس چوائی نی کیا لگائی بات

تمسی یوسف کو کچہہ نہین نسبت — دیکہی یہہ وہ سنی سنائی بات

وصل کی شب کبہی نہ سنتی آپ — بولتی ہی جو چار پائی بات

ہمکلام آئینہ رخون سی ہون — کیون نہ پیدا کری صفائی بات

حلق سی نکلی خلق مین پہیلی — مُنہ پہ کہتی ہی لب پر آئی بات

مین ہون یا رب کہین شادی مرگ — جس پہ مرتا ہون اُسکی آئی بات

ایک دن جگہٹی مین پر پوری کی — وصل کی جو زبان پر آئی بات

اُس پری نی قسم سلیمانؑ کی — بی پرون ہی مری اُڑائی بات

وصل کی شب ٹہک گئی بیچ مین فیض
آنسوون نی مری گرائی بات

کہولی رہی وہ زلف معنبر تمام رات — عالم کا تہا دماغ معطر تمام رات

ہی رنج عشق زلف فسونگر تمام رات — آتی ہین خواب مین مری اجگر تمام رات

ہر اک دوشالہ پوش کو سرما مین رشک ہو
ہم آپ سو رہین جو لپٹ کر تمام رات

ہی عجب سی عشق زلف دراز و خط بتان
رہتی ہین پاس خضر معمر تمام رات

دن بہر صفائی آئینہ رخسی ہوسکی نہین
ہم گہر مین اس لئی ہین مکدر تمام رات

جب سی خیال خال سمایا نظر مین ہی
آیا نہ خواب آنکہون مین تل بہر تمام رات

وعدہ کیا تہا آنیکا آیا نہ رشک ماہ
آنکہین لگی رہین تہین سوی در تمام رات

مار سیاہ کاکل پیچان کی شوق مین
بانہی مری نظر مین رہا گہر تمام رات

آیا نہ پاسبان سیہ دل کو ہمپہ رحم
دیوار سی پٹکتی رہی سر تمام رات

مصروف تخت نرد تہی غیرونکی سات وہ
تا صبح مین بہی گہر مین تہا ششدر تمام رات

جب جلوہ گر ہوا کہلی بندون وہ شمع رو
تہی اہل بزم جامہ سی باہر تمام رات

دل مین کہان خیال خط و خال تہا مری
ہندو تہی جمع کعبہ کی اندر تمام رات

کیا خبر پوچہتی ہو شب غم مین ہمسی آپ
آہ شرر فشان نی کیا شر تمام رات

کچہہ پوچہیی نہ حال شب وصل مہ رخان
تہی پاون انکی اور مرا سر تمام رات

عاشق ہون فیض اک بت نمرود وضع پر
آ آ کی مغز کہاتی ہین مچہر تمام رات

کہین دیکہین جو ارباب صفا رات
صفائی مین گہر سی ہین سواد رات

مری دعوی کی ہین یہ بتیس شاہد — تیری دیکھی ہین مین نی بارہا دانت

وہ فرماتی ہین آئینہ سی ہنس ہنس — کسیکو دی تھی ایسی بھی خدا دانت

ملی موتی محل رہنی کو اسکی — تری اشون پہ رکھی جو گدا دانت

چبا کر ہونٹ جب کرتی ہو باتین — لب شیرین کا لیتی ہین مزا دانت

دہن کو کیون نہ سمجھون درج گوہر — ق — درشہوار ہی ایک اک ترا دانت

کہینگی خلق عالی گوہر انکو — اگر دیکھی کبھو کوئی گدا دانت

چبا کر پان فرماتی ہین مجھہ سی — گہر تھا لعل رمان ہو گیا دانت

مجھی حسرت نی اونکی پیس ڈالا — کیا کرتی ہین کار آسیا دانت

بہت غم مجھکو فرقت نی کہلایا — ق — نہین تھی اس غذا سی آشنا دانت

گئی پیری مین نعمت کی مزی سب — نہین منہ مین کوئی باقی رہا دانت

ہنسی پر اپنی ہین یہ دنداں پہرن — ہوی عہد ضعیفی مین ہوا دانت

مری مٹی کو سمجھین گر وہ منجن — کرین الماس کی پیدا جلا دانت

شب وصلت ہوی تارون بہری رات — ستاری ہین تری ای دلربا دانت

کہانتک روئین ڈہاڑین مار کر ہم — کبھو ہنس کر دکھا ای دلربا دانت

کبھو گوہر کبھو نیلم کبھو لعل — کیا کرتی ہین کیا کیا معجزا دانت

دم خندہ یہی کہتا ہی ہر ایک
ابہی شام و سحر ہو جائین اکہٹی
سگ جانان کی دعوت کی ہی لینی

کلی ہی موتیا کی آپ کا دانت
مسی ملکر دکہا دو تم ذرا دانت
نرکہا استخوان پڑی ہما دانت

لکہیں فیض وصف اُنکی الف
قلم کی نوک ہوگی زہر کا دانت

گرد عالم جلوہ گر ہی گرم طینت گہر سمیت
مشتری ہم کیون نہون سفاک کی خنجر سمیت
فکر کی قابو مین ہین دی آبرو جوہر سمیت
لطف رکہتا ہی شگاف سینہ چشم تر سمیت
رتبۂ معراج دیتا ہی ہر اک کل جزو کو
دل مصفا ہوی بی اخذ کدورت کس طرح
جلوۂ پست و بلند سرکشان ہی پایمال
صحبت دی آبرو ہی خاکساران کو مضر
دشت گردی سی کف پا مین کہان ہی آبلہ
جب ہی گرد دل مری ہی اک بت ہمیان مزاج

آتش خورشید آتی ہی نظر مجمر سمیت
قدر و قیمت ہی جہا مین تیغ کی جوہر سمیت
غوطہ زن کی ہاتہہ آتی ہی صدف گوہر سمیت
دیدنی ہی قصر دل کا ہی در و منظر سمیت
آشیان تک بلبل اڑجاتی ہی بال و پر سمیت
رونما ہی خلق ہی آئینہ خاکستر سمیت
خاک ہو جاتا ہی پای شمع روشن سر سمیت
شدت بارش ہی گہر گرتی ہین بام و در سمیت
آگیا ہی سرکسیکا زیر پا افسر سمیت
طوف بیت اللہ کرتا ہی صنم آذر سمیت

شانہ زلفون مین جو اُلجھا دی کوئی خورشید رو
روز روشن مین نمایان رات ہو شب پر سمیت

ذکر میری لاش پر ہی راحت و آرام کا
دفن زیر خاک کرتی ہین مجھی بستر سمیت

بیستون پر مین نی جو نالہ کیا آہن گداز
تیشۂ فرہاد پانی ہو گیا پتھر سمیت

دشمن جان بخیلان ہی محبت مال کی
گر گیا مٹی مین قارون گنج سیم و زر سمیت

تذکرہ مرآت دل کی گر صفائی کا کرون
فیض ابھی پانی بھری آئینہ اسکندر سمیت

دیتی ہین رنج مجھکو پاسبان کوی دوست
دوڑتی ہین پہاڑ کہانیکو سگان کوی دوست

صبح صادق ہی غبار رہروان کوی دوست
دیدنی ہی زرق برق کاروان کوی دوست

حق ہی جو منصور کہتی ہین میان کوی دوست
کہاتی ہین سولی کی روٹی داربان کوی دوست

سامنا ہی موت کا عشق کمر مین یار کی
دفن کرنا میری لاشی کو میان کوی دوست

ہون تو چھوٹا آدمی لیکن نصیبہ ہی بڑا
پیار کرتی ہین مجھی خرد و کلان کوی دوست

اہل معنی طاق پر رکھین مطول کو اُٹھا
مختصر سا ہم بھی کرتی ہین بیان کوی دوست

راستہ مسدود چل سکتا نہین کوئی مگر
رات دن تلوار چلتی ہی میان کوی دوست

خون دل پیتی ہین کہاتی ہین غم و غصہ مدام
خوش معاش آتی نظر ہین میہمان کوی دوست

دو جہان کی ایک ہی دیکھی نہین وہان رسم و ریت
تیسرا آیا نظر مجھکو جہان کوی دوست

بھولی بھٹکی ہی کبھی آتی نہین ہی ہان اجل
ہمنی مر مر کر کیا ہی امتحان کوی دوست

پہار کہاتی ہین زمانی کو نہین چہوتی ایسی
ہین سگون مین قیس کی شاید سگان کوی دوست

پہرتی رہتی ہین ہماری چشم مین آنکہون پہر
پتلیان آنکھون کی ہین کیا مردمان کوی دوست

حاصل بعد مجرد کا یہی محصول سے
لامکان سی ہی پری کوسون مکان کوی دوست

بادشاہ ہفت کشور سی غنی ہی ہر فقیر
سیم و زر کی ہین زمین و آسمان کوی دوست

کوئی روتا ہی کوئی ہنستا ہی گپ چپ ہی کوئی
فیض ہین مجذوب شاید سالکان کوی دوست

گل کی قبا مین ہی نہ تری پیرہن کی بات
غنچہ کی ہی دہن مین نہ تیری دہن کی بات

نکلی دہن سی گر خط شیرین دہن کی بات
سرسبز ہو نہ طوطی شکر شکن کی بات

کاٹی زبان کو مار سیہ بن کی شاہ جم
زلفون کی روبرو جو کرون مار و سن کی بات

تابوت نقرئی مین ہی تکرار کیا ضرور
کرتی ہی مجھکو قتل کسی سیمتن کی بات

اک تیر تہا کہ پار کلیجہ کی ہو گیا
نکلی جو اک سپاہی ناوک فگن کی بات

کہتی ہین منہ پر آپ کی اب صاف صاف ہم
ہی پیچ پیچ زلف شکن در شکن کی بات

مٹی کی مول مشک بکیگا جہان مین
نکلی ہی اُس کی گیسوی عنبر شکن کی بات

کیا حال ناتوانی دل عرض مین کرون
لب تک ہی آ تو آ نہین سکتی دہن کی بات

پیری مین ذکر پیرہن ای یار کر نہ تو ۔ موی سفید کرتی ہین مجہسی کفن کی بات

اپنی گفتگو کنو ہین مری لاش ڈالدو ۔ آتی ہی پذ ہمین چاہ ذقن کی بات

مرتا ہون ذکر حسن بتان سن کی ای اچھل ۔ لگتی ہی زہر مجہکو ہر اک برہمن کی بات

ای فیض جو ہی شیر سی معلوم ہو گیا
پتہر کی ہی لکیر جو ہی کوہکن کی بات

ابروون کو ہی عاشقون سی کاٹ ۔ پہینک ہی وین گی سیکڑون سر کاٹ

مجہکو فقرو نمین کیا اڑا تی ہو ۔ جانتا ہون جناب کا گہر گہاٹ

نہین آتی کسی کی چہیٹون مین ۔ وہ اتارینگی سب کو سوکہی گہاٹ

بت فرعون وضع کا ہون قتیل ۔ سنگ موسی سی میری قبر کو پاٹ

بات نکلی تہی اُنکی ہونٹون کی ۔ یوسف مصری رگئی لب چاٹ

دیدۂ تر سی مین ترا یا ہون ۔ پاٹ دریا کا ہی قبا کا پاٹ

ہم کہین کیون تمکو سیف زبان ۔ دیتی ہو ہر کسیکی بات کو کاٹ

جس پہ سوتا ہی آج تان کی تو ۔ چارکی کاندہی کل یہی ہی کہاٹ

لیکی اب تک پہرا نہ خط کا جواب ۔ دی کبوتر کو پہر کچہہ اسنی چاٹ

ق

منہ پہ اُس بت کی کہتی ہین چنچل ۔ مژہ پلٹن ہی مردمک ہی گہاٹ

عشق گیسو مین جان پر آسنے
سخت ان وزون لٹ ہی ہین الٹ

کر مشکار کہدوار جن سے
ق کرملاپ اُنسی ہو چمن کی گہاٹ

نہین موقوف ہی کنہیا پر
رتی رتی سروپ ہی ویراٹ

جام کم ظرف شیشہ ہی منہ پھٹ
پیٹ کی ہلکی ہین شراب کی ماٹ

مرتشی محتسب ہی ای ساقی
جی نہایت ہی ہیکہ دہی چاٹ

شکوہ کس کس کا ہم کرین ای فیض
یہان تو بگڑا ہوا ہی ماٹ کا ماٹ

جب سی از بر خال مشکین کو ہی کنکر کی حدیث
ہوگئی فرہاد کو ہی یاد پتہر کی حدیث

کب ہی ای سفاک میری خاک پر تجہہ پر خون نا
لوح مرقد پر لکہی ہی آب خنجر کی حدیث

موج خون جاری رگ جانسی ہماری ہوگئی
جب زبان پر آنیکی مژگان کی نشتر کی حدیث

دیکھکر پروانہ سوی شمع یون کہنی لگا
شمع کو نوک زبان ہی طرہ زر کی حدیث

دہیان مین لب کی تری بہولا ہون جو کچھہ یاد تھا
لیکن از بر ہی مجھی اک جوی کوثر کی حدیث

وقت تقریر و بیان لازم ہی کرنی احتیاط
کیا ہوا گر شوق سی یہان تمنی از بر کی حدیث

کاسہ چینی سی نازک تر ہی ای سنگین دلو
اس مریض ناتوان کی کاسہ سر کی حدیث

سن کی نقاش نی سنگ قبر عاشق کہتی ہین
خوب کہتی ہی صفائی سنگ مرمر کی حدیث

ذائقہ جس فیض ان ہونٹوں کی ہم بہی ہو گئی
بی مزہ ہی جن لبون کی آگی شکر کی حلاوت

جب وصل کی مین عرض کرون کرتی ہو کل آج
کیا فکر کرون دل کو نہین پڑتی ہی کل آج

وہ غیرت یوسف سر بازار چلا ہی
سودی مین زلیخا کی نہ پڑجائی خلل آج

کل جنکو نہ تہا بات بہی کرنیکا سلیقہ
وہ مجہہ سی ہر اک باتمین کرتی ہین چہل آج

اللہ ری اعجاز سر گیسوی جانان
ہی کلبۂ تاریک مرا مشک محل آج

رخسار پہ کاجل کا بنایا ہی تل اسنی
آتا ہی نظر مہ کی قرین مجکو زحل آج

سر اپنا جہکائی ہوی بیٹہا ہی وہ سفاک
گردن کسی بیمار کی شاید گئی ڈہل آج

ہر بت مین دکہاتا ہون تجہی شان خدا شیخ
کعبہ سی نکل کر طرف دیر تو چل آج

نیش مژہ یار کہٹکتا ہی جگر مین
یارب مری پہلو سی یہہ مت جائی خلل آج

شمشیر علم اُس بت سفاک نی کی ہی
آئی ہی جدا جانی کس کس کی اجل آج

ہون کشتۂ ابرو نہ چڑہا پہول سپر کی
رکہہ گور پہ میری کوئی تلوار کا پہل آج

کیا کیجئی ای فیض نہ تہا پہلی سی معلوم
دل لیکی مرا مجہہ سی وہ بیٹہا ہی بدل آج

کی دوا لیکن نہین سدہرا مزاج
پہر مریض عشق کا بگڑا مزاج

سنتی ہین ہمسی حدیث عاشقی
ان بتون کا راہ پر آیا مزاج

زلف کی سودی نی سودائی کا
تہا مرا پہلی بہلا چنگا مزاج

جیسی ہی یار اُس تلون طبع کا
اور ہی کچھہ ہوگیا اپنا مزاج

ہوگئی ہمارا ہم اس نگر مین
ہاتھہ آتا ہی نہین انکا مزاج

اک سر مو بہی نہین ہی بہار بوجہ
ان بتونکا ہی بہت ہلکا مزاج

تیر سا لگتا ہی دل پر ہر سخن
اُس کمان ابرو کا ہی ٹیڑہا مزاج

ہو نہ دشمن کو آلہی درد عشق
جیسی بگڑا ہی نہین سنبہلا مزاج

ہی ہمیں اعجاز ثنا ہی زلف یار
شاعرین بڑہ گیا اپنا مزاج

شعلہ رویون کی جدائی تہی
پہر مرا اس آگ سی بہڑکا مزاج

سچ ہی جبکا آفتاب اوج حسن
ہی فلک پر ان دنون اسکا مزاج

دیکہتا ہون رات دن سیر بہشت
ہی نظر مین اک بت حورا مزاج

فقر کی دولت چڑہی ہی جسکی ہاتھہ
ہی ہمارا سب سی بی پروا مزاج

کب تلک کہیلوگی چوسر رہ کی شرط
پاو بارا ہوگیا میرا مزاج

منہ کی اک دن کہائیگا ای صرصر
رند میکش کا ہی بی ڈہنگا مزاج

ذکر زلفونکی جو الجھن کا چلا
رات بہر جیسی مرا الجھا مزاج

ساقیا بدلی ہی رت آئی بہار | جلد جی کی شکر کر بدلا مزاج
دل لگی کعبہ مین ممکن ہی نہین | ہو رہا ہی پھر اُداس اپنا مزاج
کچھ نہین پروا اگر سر کا | ہی کبھی تولہ کبھی ماشا مزاج
کیجئی موقوف جنگ زرگری | ہی ہمارا بھی تماشی کا مزاج

فیض رخصت دو کلیسا کی ہمین
یاد آتا ہی کوئی ترسا مزاج

چٹکیون مین ہی کسی یار کی اندازِ مسیح | ہم اُٹھاتی ہین کہین منت اعجاز مسیح
زندہ ہوتی ہین کہین کشتۂ تیغ لب یار | ہی عبث گور غریبان پہ تگ و تاز مسیح
لب جانبخش کا تیری جو کیا مین نی بیان | زہر کھا مر ہی گئی عاشق جانباز مسیح
سو گئی ایسی کہ اُٹھتی نہین چلاتی ہی | تھی کئی شخص جو یہان گوش بر آواز مسیح
جا کی کوچہ سی تری آتی ہی جانبخش ہوا | ہو نجائی کہین مسدود در باز مسیح
زندگانی کو سمجھتا ہون اجل سی بدتر | مین کرون کس لئی منت کش اعجاز مسیح
دن مین سو بار مری اور جی میری طرح | کچھ اُسی شخص کو ہی وقعت اعجاز مسیح
ہوی انجام بخیر اُسکا بھی جسنی کہا | لب جانبخش سی ہی یار کی آغاز مسیح

شور ہی کوچہ و بازار مین ای فیض مدام

چشم بیمار ہی وکان دوا ساز مسیح

دل یعقوبؑ ہی اور جان زلیخا ہی وہ رخ
حسن میں حسن ہی یوسفؑ کی دو بالا ہی وہ رخ

نور ہی نار ہی کعبہ ہی کلیسا ہی وہ رخ
چشم پر کافر و دیندار میں کیا کیا ہی وہ رخ

زیب دستار ہر اک شیخ و برہمن نی کیا
چمنستان جہان مین گل رعنا ہی وہ رخ

دیکھتی ہی دل بیمار نی صحت پائی
مطلب عشق مین کچھہ طرفہ مداوا ہی وہ رخ

بہر تسخیر دل عاشق آوارہ مزاج
شعبدہ نقش فسون سحر تماشا ہی وہ رخ

کعبہ گنج سی تشبیہ جو دی ہمنی اسی
بول اٹھا شاہ و گدا دین ہی دنیا ہی وہ رخ

ہی یہی دعوی کی دلیل احسن تقویم ہی بس
عالم حسن مین بی مثل ہی یکتا ہی وہ رخ

دیکھی یوسف تو ابھی خط غلامی لکھدی
چشم بد دور یہہ شفاف و مصفا ہی وہ رخ

عیسی و خضر سی مطلب ہی نہ کچھہ کام انہیں
چشمہ آب بقا لب ہین مسیحا ہی وہ رخ

نہ سنی گا کوئی بلبل کا فغان میری بعد
ہوگا سنسان گلستان جہان میری بعد

کیون نہ اس غم سی لحد ہووی جہنم مجھکو
کوچہ یار ہوا رشک جنان میری بعد

جی میں آتا ہی کہ پھر فاش کرون سر وفا
کون کرتا ہی عیان راز نہان میری بعد

عوض جام درگل کیون نہ چڑھاتی غنچہ
تنگ ہی مجھسی بہت تنگ دہان میری بعد

شمع ساں مجھکو نہ خاموش کرا ی صرصر غم	روشنی بزم جہاں میں ہی کہاں میری بعد
کام لیتی ہی رہو تم مژہ و ابرو سی	ہو جو تمکو ہوس تیر و کماں میری بعد
راست یہہ ہی کہ مری قدر اوسکو ہوگی	جسکو مارے گی مژہ تیر و سناں میری بعد
استخواں گل ہی گئی آتش غم سی شاید	خاک تربت سی ہوا آب رواں میری بعد

مثل عنقا کی رہوں گوشہ نشیں میں ای **فیض**
زندہ رکھتا ہی مجھی نام و نشاں میری بعد

ہی قصر آشنا یگانہ آباد	رہی ساقی ترا میخانہ آباد
بہار آئی تو دی اوحشت دل	کرین گی ہم طرف ویرانہ آباد
جہاں وہ شمع رو ہی جلوہ فرما	رہی وہ بزم ای پروانہ آباد
تری کوچہ کی آبادی ہی جس سی	نگر برباد انہیں ای خانہ آباد
ہمیشہ ان پریزادوں کی غم میں	ہماری دلکا ہی کاشانہ آباد
ہماری قصر دلمیں ہی یہ جیند	گھر ایسا خلق میں ہوگا نہ آباد

دعا ہی ساقی کوثر سی ای **فیض**
رہی جام و سبو خمخانہ آباد

شب ہجر سیہ ساگوش سا ہو دامن کاغذ	میرو جز نظر آتا ہی مجھکو تن کاغذ

ہی صرصر آفت سی بری باغ دل صاف
کچھہ کام خزان سی نہ رکھی گلشن کاغذ

کب رتبہ تحقیق ہو تقلید سی حاصل
ہرگز نہ چلی یک قدم توسن کاغذ

آتا ہی نظر شاہد معنی کا تماشا
غرفہ ہی مری حق مین مگر روزن کاغذ

یہان غیر کی تائید سی ہی تصفیہ حاصل
بی مہرہ نہ پیدا ہو صفای تن کاغذ

گر ہیبت عشق بت سفاک لکھون مین
اُڑ جای ابھی رنگ رخ روشن کاغذ

آہون سی پریشان ہی مرا دفتر ہستی
باد سحری ہوگئی برہم زن کاغذ

ہین دیدۂ تر منتظر نامہ جانان
حیرت ہی کہ پانی مین ہوا مسکن کاغذ

ہر فقرہ مرا صورت مہرہ ہی پس مرگ
ہی بعد فنا بھی مجھی شوق فن کاغذ

لکھتا ہی مجھی سیکڑون خط وہ بت ترسا
ہین سنگ کلیسا بھی مگر مخزن کاغذ

ہی رونق ارباب صفا ترک علایق
ہی حسن گر قطع ہو پیراہن کاغذ

چاک دل خاکی سبب مرگ صفا ہی
ہی روزن دیوار کہن مدفن کاغذ

پرزی کئی پھر کس نی ہین سیپارۂ دلکی
آتا ہی نظر سینہ مرا گلخن کاغذ

ہی بعد فنا میری اُسی شوق کتابت
اغلب ہی کہ ہو خاک مری معدن کاغذ

لب تک بھی نہ لاوین سخن سخت صفا طبع
ممکن ہی نہین ہی کہ بنی آہن کاغذ

اخلاق سی محرم ہی یہان طبع ملایم
بو باس سی ہی دور گل گلشن کاغذ

وصف خط جانان مین لکھی ہین کئی دفتر
پامال صف مور ہوا حسن کا کاغذ

رونی کا اگر حال قلمبند کرین ہم
محسوس دم چاک نہو شیون کا کاغذ

بیماری دل کا اگر احوال رقم ہو
ہوجاۓ ابہی زرد رخ روشن کا کاغذ

منت کش خیاط نہین زخم دل صاف
قابل ہی کہان بخیہ کی چاک تن کا کاغذ

دے عقل اگر تا وکری حسن نہین فیض
لایق نہین انسان کی پیراہن کا کاغذ

نہ منقش نہ مفضض نہ مطلا تعویذ
وہ انوکہی ہین انہونکا ہی انوکہا تعویذ

تہمی جس دن سی چہپایا ہی کمر کا تعویذ
ہوگیا ہی نظر خلق سی عنقا تعویذ

لی گیا دل کو اچانک مری پہلو سی اُٹہا
ہی تری ہاتہہ کا سفاک اوچکا تعویذ

بوجہ اور بہار ذرا ہی نہین تم مین صاحب
ہلکی لوگون مین پہن کر ہوی ہلکا تعویذ

مین تپ عشق لب خط مین پہکا جاتا ہون
نہ لکہین میری لئی خضر و مسیحا تعویذ

بی اجل اپنا گلا کاٹ کی مرجائین گی ہم
غیر کو دوگی اگر اپنی گلی کا تعویذ

من کوئی کرمک شب تاب کوئی کہتا ہے
کیا تماشی کا ہی زلفونمین نویلا تعویذ

مری پاپوش بہی ملا کی خوشامد کری
ہی مری حق مین ترا نقش کف پا تعویذ

صبح سی شام تلک بوسہ گہ خلق ہی فیض

سنگ اسود ہی مگر میرے لحد کا تعویذ

جان شیرین کوہکن نی دی برای جوی شیر
نہر خون جاری نہو کیونکر بجای جوی شیر

تعزیہ دار مین ہین مصروف اہل بیستون
مرثیہ فرہاد کا ہی ماجرای جوی شیر

بی سبب کچہہ عالم اسباب مین ہوتا نہین
مرگ عاشق کا بہانہ تہا بنای جوی شیر

آئینہ کی آبرو جائی رہیگی خلق مین
لب پر ای شیرین نلا ذکر صفای جوی شیر

کاسہ اپنا دودہ سی لبریز رکہتا ہی مدام
ہی بجا گر بدر کو ہیی گدای جوی شیر

ساکنان وادی ارمن سی خسرو نی کہا
ہی مضر فرہاد کی حق مین ہوای جوی شیر

فیض صاحب ہم نہین ہین کوہکن پہر کسلئی
ہین زبان تیشہ سان صرف ثنای جوی شیر

دلا گہری مین سیر بحر و بر کر
لبون کو خشک اور آنکہونکو تر کر

مری سینہ مین رکتا ہی دم ای یار
قیامت ہی ترا چلنا ٹہر کر

ہوا ہون بیجان یاد کمر کر
نکر باتین کمر پر ہاتھہ دہر کر

زمین کی مین کہون تو آسمانکی
نہ اتنا بہی مجہی زیر و زبر کر

نہوای یار شیرین اسقدر ترش
چلا آتا ہی پانی منہ مین بہر کر

بہت جہکجہولی کہا سی بحر غم مین
نہ اتنا تر مجہی ای چشم تر کر

ہر غنچہ پیش تیرا اپنا گلی جو بند	ہرا دل یہی یک نظر کر
چلی گر سیر کو یار سبہی قد	چمن مین سرو بوٹا ہو ٹہر کر

چڑہی ہم چار کی کاندہی مگر فیض
نہ آیا یار کوٹہے سی اتر کر

سر اپنا پہوڑ نہ سختی سی ہجر کی ڈر کر	بتونکا عشق اگر ہی تو دلکو پتہر کر
ہی گا سنگ لحد زہر مہرہ دفن کی بعد	موا ہون لف کی زہریلی سانپ سی ڈر کر
تری جمال کی عاشق ہین ماہ و انجم بہی	نظر کبہی تو شب ماہ مین فلک پر کر
برابری قد جانان سی کیا قیامت ہی	خیال اپنی طرف کچہہ تو ای صنوبر کر
اٹہہ ای اجل مری پہلو سی بیٹہنی دی مجہی	اٹہونگا کوچۂ قاتل سی ایکدن مر کر
ارادہ کر نہ پرانی بہشت کا واعظ	چل اسکی کوچہ مین سیر بہشت دیگر کر
ٹہسک سی چل کی سوی کوہسار ای طناز	ذلیل کبک دری کو قدم قدم پر کر
ملل سبہی ہین غلط ہی صحیح ملت عشق	کہون خلاف تو ٹکڑی مری بہتر کر

کرون یہہ غل کہ ابہی سر پہ گہر اٹہالون فیض
نگر یہہ ڈر ہی نہو جائین گوش دلبر کر

اپنی کو ہجر مال نہ تو پایمال کر	ہی رنج جمع گنج مین فکر مآل کر

پامال ہو رہی ہین بزرگان کوی عشق
جورا سقدر نہ ای صنم خردسال کر

تنگی جپا کریگا ہراک عاشق نزار
دانتون مین اپنی یار نہ ہرگز خلال کر

ایدل ذقن کی چاہ مین خطرہ ہی جانکا
گرتا ہی ہی کنوین مین کوی دیکھہ بہال کر

مانند سایہ بیٹھہ کر اُٹھون نہ خاک سی
ای ضعف اسقدر نہ مجھی تو نڈھال کر

ہر ہر قدم پہ ضعف ہی وہ ناتوان ہون مین
ای مرگ ناگہان مجھی لی چل سنبھال کر

دل کو تو غرق چاہ ذقن مین کیا اگر
میری بہی فکر ای عرق انفعال کر

سوز فراق مین تن خاکی جہلس گیا
دل کو جلاون جیمین ہی چولہی مین ڈال کر

بیت الحرام گر تری ابرو کو مین کہون
صحن حرم مین تیغ سی مجھکو حلال کر

تو روز بازپرس مین دیگا جواب کیا
ہرگز کسی گدا کا نہ قطع سوال کر

کس طرح جاون محکمہ حسن و عشق مین
ماضی ہوا ہون یار سہی مین عرض حال کر

محروم دید یار سہی ہون فیض آجتک
آتا ہی جیمین پہنیک دون آنکہین نکال کر

سب ناتوان پکار رہی ہین کمر کمر
دکہلاتی کیون نہین ہو کمر کہول کر کمر

عنقا کہی کوئی کوئی سمجھی کہ ہی عدم
اکبات ہی کہان ہی دہرا در کدہر کمر

حاکم ہون پہرتو مین عمل دست غیب کا
آجای اُس پری کی مری ہاتہہ اگر کمر

آنکھون مین خلق کی نہین بہرتی اہی ہی ہم
کرتی ہی آگی دیکہئی کیا کیا اثر کمر

ہر ایک زیر دست زبردست ہمیہ ہی
جب سی نہین ہی یار کی پیش نظر کمر

اُسکا پتا زمین پہ نہ ہی آسمان پر
ق
دونو جہان سی ہی تری شاید ادہر کمر

ہستی مین ٹہور ہی نہ ٹہکانا عدم مین ہی
لا ای بہلا کہان سی کوی دہونڈ کر کمر

کہتی تہی کل تلک یہی جسی سب میان بیان
باندہی ہی اُس نی آج مری قتل پر کمر

کرتا ہون تجہہ سی عرض قسم کہا کی رزق کی
دیکہی نہین کسی نی تری پیٹ بہر کر کمر

ہرگز کبہی نہ ہیچ دان کوئی خلق مین
دکہلای یار اگر مجہے بار دگر کمر

اس ناتوان کی حال سی کب ہووہ مطلع
کہتی نہین جب آپ ہی اپنی خبر کمر

کچہہ منفعت ادہر کی نہین سعی ہی حصول
آتی نظر ہمین ہی عدم سی اُدہر کمر

سچ ہی کہ شاعرون کی یہہ ہین موشگافیان
باریک اُس صنم کی نہین اسقدر کمر

جب مین نی کی تلاش ہوا مجہکو تب یقین
شک ہی خیال وہم ہی ظن سربسر کمر

ہی جنتری کی تار کا تن پر مجہی گمان
جب سی نظر مین ہی تری ای سیمبر کمر

کچہہ صورت کرم ہی سگہے شکل گر رہی
بتلا رہی ہی خلق مین کیا کیا ہنر کمر

باریک ہی یہہ بات کہ شکست انہین ہی ال
ای فیض چشم یار مین کرتی ہی گہر کمر

دکھلا تو دی خدا کی لئی ای صنم کمر
جاتی ہین لوگ باندہ کی سوی عدم کمر

فرماتی کہ روز کہا شاک معرون حبیبون
کرتی ہی مجہہ سی بحث وجود و عدم کمر

باور نہو تو حضرت موسی ہی دیکہہ لین
باریک بال سی ہی تری ای صنم کمر

ہر عضو یار باعث آرام ہی دلی
آفت شکم ہی ناف غضب ہی ستم کمر

کہتی ہین منہ پر ای بت نازک مزاج ہم
ہی ہمدہن ہی کوئی ترا اور نہ ہم کمر

تار نگاہ سی کہین باریک تر ہی وہ
امکان کیا جو دیکہہ سکین تیری ہم کمر

تصویر اس کی لکہہ کی دکہا دین تمہین بیان
دیدی اگر ہمین ہی کبہی موقلم کمر

دکہلا رہی ہی حضرت باری کی صنعتین
جب سی نظر پڑی ہی تجہی ای صنم کمر

عاشق تری کمر کی نمازی ہی ہوگئی
اس وجہ سی رکوع مین کرتی ہین خم کمر

ہو مومنین جوان کیا سبب انحنا کہون
بار غم کمر سی ہوی راست خم کمر

ہرگز کسی کی آنکہہ مین بہرتا نہین کبہی
دکہلا رہی ہی ہر دو دنیا مجہکو غم کمر

اہل و مومنین اسکی نہ آ جا نکر حقیر
لاغر بنائیگی تجہی دیدیکی دم کمر

کچہہ انفعال اسکو نہین اپنی فعل سی
رکہتی نہین ہی کچہہ خبر کیف و کم کمر

ہو مجہکو فیض عینک دیر و حرم کی فکر
باریک خط کری جو کسو کی رقم کمر

اک نہ اک آتی ہی آفت ہر زمان بالای سر
ہی مگر سنگ حوادث کا مکان بالای سر

تاج اگر رکہی تمہارا ناتوان بالای سر
خلق کو ہوگا گمان آسمان بالای سر

کیا اٹہاؤن بار غم مین ناتوان بالای سر
ہی پرکاہ سبک کوہ گران بالای سر

لون اٹہا بار زمین و آسمان بالای سر
لیکن اٹہہ سکتا نہین ناز بتان بالای سر

لگ رہی ہی لو خدا سی زندگی کا ہی وبال
گور مین جاتا ہون مین لیکر مکان بالای سر

جب سی اس گل کی مژہ کا ہی مری سر مین خیال
جای مو خار مغیلان ہین عیان بالای سر

ہم ہی وصف شعلہ رویان بات کرتی بزم مین
شمع کی مانند اگر ہوتی زبان بالای سر

ناز مجہہ سی لف والونکا اٹہی امکان کیا
ہی مجہی ہر موی سر بار گران بالای سر

دیکہہ ہم ثابت قدم رہتی ہین قاتل یا نہین
کہینچ کر رکہہ تیغ بہر امتحان بالای سر

مانگ مین موتی بہری اس رشک مہر و ماہ نی
نصف شب مین جلوہ گر ہی کہکشان بالای سر

سر سی اونچا ہو گیا پانی فراق زلف مین
مارتا ہی موج بحر بیکران بالای سر

رات دن فکر بلند و پست مین گذری ہی عمر
زیر پا اپنی زمین ہی آسمان بالای سر

بلبل و قمری کی آنکہون مین اتر آئی لہو
رکہہ کلاہ سرخ ای سرو روان بالای سر

ہی وہ کافر آرزو ہو جسکو ظل اللہ کی
سایہ افگن ہی بتونکا سائبان بالای سر

خوف ہی موی کمر مین بل نہ آجائی کہین
رکہہ نہ ٹہنی گل کی ای نازک میان بالای سر

سر مرا بالین سی اُٹھہ سکتا نہین یہہ ضعف ہی
رکھہ دیا ہی غم نی اک سنگ گران بالای سر

بہر رہی ہی سر مین افسر کی ہوا ہنگام نزع
ای ہما لیجا اُٹھا کر استخوان بالای سر

چاند نی راتون مین مگر ہی تکڑی دل ہونی لگا
رکھی اس مہروشی دستار کتان بالای سر

ہمسری چہوڑی نہ ہمنی ہجر مین بہی یار کی
اڑہ سر پر ہی یہان شانہ وہان بالای سر

ای گل خوبی وہ بلبل ہون پس مردن مری
خاک اڑائیگا چمن مین باغبان بالای سر

رزمگاہ عشق صحن باغ آتا ہی نظر
رشک شاخ گل ہوا زخم سنان بالای سر

موی سر سی رنج تلوون کو پہنچی وقت نزع
پای نازک رکہہ ندای جان جہان بالای سر

سر مرا کہا جائیگا اکدن خیال سرو قد
پیٹہتی ہین کی صدا قمریان بالای سر

یک سر مو تب بہی وصف زلف ہونیگا نہین
ہو بجای مو اگر پیدا زبان بالای سر

نیستی ہستی مین اپنی ایک ہی صورت رہی
اب زمین سر پر ہی تب تہا آسمان بالای سر

کیا کریگا پیرہن ای یار کرنسکر کفن
ہو چکی ہی اب سفیدی ہی عیان بالای سر

ہر سفر مین تہی تجہی اکسیر اعظم کی ہوس
فیض اُٹھا لی خاک پای رہگان بالای سر

رخ پر افشان چنی ہی تونی یار
یا لکھی ہی نئی یہہ شرح منار

مجہکو لکھتی ہین خط بخط غبار
یون وہ دلکا نکالتی ہین بخار

چل سنبھل کر طریق عشق مین تو
یہان ہر اک ڈگ پہ ہی چڑہاو اتار

نہین بی کفر انتظام دین
سبحہ مین ہی چہپی ہوی زنار

حلقۂ زلف ہی وبال جان
گہوٹتی ہی گلا مرا شب تار

تن خاکی مین جان تازہ پہر آئی
دو جو اپنی گلی کا باسی ہار

نقد دل ہی کرون ابہی صدقی
دو جو دو چار بوسی مجھکو ادہار

کرکی وعدہ نہ آئی وہ شب وصل
سو گئی میری طالع بیدار

کس پریجوان کی در پہ سر پٹکون
ہو گیا مجھکو سایۂ دیوار

دلسی لی تا جگر جہلس ڈالا
اف بی گرمی آتش رخسار

جب سی میرا امام عشق ہوا
نہ لیا مین نی سبحہ و زنار

ہی بوڑہاپی مین بہی نہ ہجی بن
روپ بگڑا ترا نہ ای دلدار

ہم نہ پہندی مین زلف کی پہنستی
گر نہ ہوتی عدم مین مارا مار

تمنی کیون صورت اپنی دکہلائی
ہی ہر آئینہ پشت بر دیوار

بخت خوابیدہ چونک اٹہی گا
نہ گرا ہا کر ای دل بیمار

یار کو ہمنی کر لیا اپنا
رہ گیا جوڑ غیر کا بیکار

کون چپ بیٹہتا ہی منہ پر اسکی فیض

ہی وہ ابرو اُسکے ہوی تلوار

بیچھا ہوا سمک سی فلک تک ہی خوان یار
کس نی چکھا نہین مزہ آب و نان یار

کیونکر رسائی ہو مری تا آستان یار
کرتا ہی آسمان سی باتین مکان یار

بہو نہین پڑی گرہ جو بہری مین نے ٹہنڈی آہ
سردی سی خانہ کر گئی آخر کمان یار

ہوتی ہین باتین حرف نہین صوت بہی نہین
اللہ کی زبان ہی گویا زبان یار

پیسا کرون نہ دانت چبایا کرون نہ ہونٹ
کٹر جاہی گر زبان ہی میری زبان یار

ڈیوڑہی کی پاس آنی فرشتی کو بہی ندون
بٹہلا نہین پاس مجہکو اگر پاسبان یار

ہنسی ہی کہول دیوڑہی رہتی ہی چہپڑ چہپا
قینچی کی طرح چل گئی سب پر زبان یار

کچھ ہمکو اعتبار نہین قول و فعل پر
رکہی زبان زبان کی تلی جب وہان یار

سمجہین مفسرین اسی کا احسن القصص
یوسف سی گر بیان کرون داستان یار

کرتا ہون دیر و کعبہ کی تعظیم اسی جہت
ہی اُن مین نصب سنگ در آستان یار

کرتا ہون تنگ قافیہ ہر ایک غنچہ کا
منہ ہی کہان جو ہو سکی وصف دہان یار

ہی دیر برہمن کا بہلا کس حساب مین
کعبہ سی ہو سکا نہ جواب مکان یار

ہم دیکہتی ہین سوجہتا اندہونکو خاک ہی
جلوہ خدا کی شان کا رکہتی ہی شان یار

رہتی ہی مجہکو خانہ بدوشی سی کشمکش
جس دن سی سیب دوش ہوی ہی کمان یار

یک برچھی تھی کہ پار کلیجی کی ہو گئے
باتون پر اُسکی مرتی ہین کٹ کٹکی سیکڑون
ہوتا ہون غرق بحر ندامت مین اشک کی
نزدیک جب تلک ہی خودی دور ہی خدا
ہوتا نہین ہی وقت تکلم بھی منقسم
کرتا نہین ہی بات وہ ہمسی کہُلی کہُلی

آتی ہی یاد جب مجھی نوک سنان یار
سیفی کا کام کرتی ہی سیف زبان یار
آتا ہی یاد جامہ آب روان یار
تیر انشان مٹی تو ملی گا نشان یار
لاشک ہی جزو لایتجزی دہان یار
ابجد کا قفل ہو گیا خال دہان یار

کیونکر نہوئین شعر مری چوچلی بھری
ای فیض مین ہون عاشق طبع جوان یار

گمان چرخ چارم ہی مکان پر
فدا ہون جس مسیحائی زمان پر
چلی جائین مسیحا آسمان پر
خدا ہی جانی لیجاتا کہان ہے
خم ابرو بگڑ جائیگا اک روز
تصور دیدہ تر مین ہی اُسکا
نہ رنگ زرد میرا دیکھکر ہنس

دل آیا پھر مہ نامہربان پر
دماغ اُسکا ہی چوتھی آسمان پر
جھی ہین ناز تیری آستان پر
چڑھا ہون توسن عمر روان پر
گمان ہی خانہ گر بیکا کمان پر
کہنچی تصویر یار آب روان پر
گری گی بجلی کشت زعفران پر

بہت پچتاوگی ہی ہی کرو گی | کمر باندھو نہ میری امتحان پر
بتو آگی خدا کی بہی تمہارا | نہ لائین گی کبہو شکوہ بیان پر
کری سنبل جو تیری جعد سی بل | اوڑین گوڑی صبا کی باغبان پر
ہمارا ظاہر و باطن ہی یکسان | جو دل مین ہی وہی کچہہ ہی زبان پر
جسی چسکا لب پر شور کا ہی | نہ رکہی آب زمزم کو زبان پر
بہلستی ہڈیان ہین سوز غم سی | گمان شمع ہی ہر استخوان پر
لچک جاتی ہی جنبش ہوا کی | نزاکت ختم ہی اونکی میان پر
ہوی ہر شعر ... اوت | دل آیا پھر کسی شیرین دہان پر
بہت خورش ... لوہ فرما | شرف ہی گہر کو میری آسمان پر
کسی اسرہ ... ژگان | ہزارون پڑگئی کانٹی زبان پر
ہنین ... ہرا | سراپا لوگ دیتی ہین زبان پر
رہو ... | نظر جب سی پڑی زلف بتان پر
| لگائین ٹھوکرین سنگ نشان پر
| قدم رکہی مجازی نردبان پر
| مزاج آیا ہی پہر اک نوجوان پر

سلیمان کا تصور سب کو ہوگا | جو بیٹھی وہ پری تخت رے وان پر
جو اک بوسہ کی دینی مین وہ ہون تنگ | کہون غنچہ کی پہبتی مین دہان پر
چہڑک دو مانگ پر افشان اگر تم | پڑیگی اوس بر سون کہکشان پر
دل مضطر کی دولت سالہا سال | زمین پر ہین کبہو ہم آسمان پر
بہار افشان کی دکہلاوی جو وہ مہ | کرین جہمک نہ تاری آسمان پر
بچہائی آپ نی جس روز چوپڑ | گئی ہم کہیل جان ناتوان پر
وہ قاتل اوچہی بن کر پہر آیا | صدا ... مان ہی ہر زبان پر
عدم کی رہ ہی ڈیرا بادشاہی | چلا جا ... پای رفتگان پر
قسم ای کعبہ رو قامت کی تیری | ق ... ہی آ ... کر زبان پر
موذن ہی اگر بولی شب وصل | سنا ... ن اذان پر
ہوی مٹی خراب ای فیض اسکی | ق ... ا امتحان پر

اُسی کی منہ پہ گرتی ہی
اوڑائی خاک جسنی ا...

ہاتھ رکہتی ہو میان تم کس لئی تلوار پر | ...ی خمار پر
جان دی ہی مینی اک محبوب خوش رفتار پر | ...کے دو چار پر

قاف شہرت ہو گیا گہر اُس کمر کی یاد مین
آشیان باندہا ہی عنقا نی مری دیوار پر

ہین مہندس ایک دور چشم ساقی مین ہمین
ہی گمان خط جام می خط پرکار پر

غم مین ان زرگر بچون کی ہو گیا ہون ناتوان
جنتری کی تار کا عالم ہی جسم زار پر

قامت خم گشتہ شکل ساغر می ہو گیا
عہد پیری مین ہوا ہون عاشق اک خمار پر

شکوہ پست و بلند دہر مت پوچہیی مری
مثل سایہ چڑہ کی اُترا مین تری دیوار پر

روح پہرتی ہی مری طوبی کی سایہ کی تلی
گو مین ہی جان دیتا ہون قد دلدار پر

ہین کسی خورشید طلعت کی نظر باز ومین ہم
رہ لی خط شعاعی ہی نگہہ کی تار پر

طالع مولود میرا دلو تھا کہتی ہی خلق
محو ہون چاہ زنخدان بت عیار پر

قتل سی میری نہین کچہہ طبع قاتل پر غبار
زنگ آتا ہی نہین سفاک کی تلوار پر

گل کو ہر ٹپک مرجا ئی گر ثعبان موسی کیا عجب
زہر کالی سیکڑون کہاتی ہین لف یار پر

کب نکر قابض ارواح فیض آئی نہ کیون
وقت جان کندن ہی غش ہون چاند سی رخسار پر

ہو نہ نوا بردی خمار پر
چودہوین کی چاند کا عالم ہی دری یار پر

بائی عالم بالا کی سیر
مثل سایہ چڑہ گیا مین یار کی دیوار پر

یام سرخ کا دہوکا ہوا
جم گیا ہی خون میرا یار کی تلوار پر

ناتوان عشق کمر مین ہو رہا ہون اُس سری
ہی گمان ہوی میان کا میری جسم زار پر

امتحان عاشقی تمنی کیا ہم مر گئی
ای ستم ٹپکی پڑی ایسی تمہاری پیار پر

سو کہہ کر کانٹا ہوا لیکن نہ پہونچا اوج تک
رشک ہی مجہکو تری خار سر دیوار پر

قتل کی ڈھیلی کی جگہ رکہہ زہر مہر وقہر مین
زہر کہا کر جان دی ہی مین نی زلف یار پر

ہی یہ تیرا رعب ای سفاک برسون مین کبہی
مورچہ بہی آ نہین سکتا تری تلوار پر

شام زلف حور کو گیسو سی کچہہ نسبت نہین
صبح جنت صدقی تجہہ ہی تری رخسار پر

آگیا ہی وقت مغرب جلد کوٹہی سی اُتر
شبہہ ماہ نو کا ہوگا ابروی خمدار پر

بند وہ جبتک نہو گا بندہ آنی کا نہین
چشم دربان کا گمان ہی روزن دیوار پر

منفعل ہو کر ہر اک جراح ہوی سر بجیب
گر نظر پڑ جای میری زخم دامن دار پر

قاتل اپنا آپ ہون ای **فیض** کیا اُسکا قصور
باڑہ دی جب مینی باڑہ اُسنی رکہی تلوار پر

پڑ گئی ہی آنکہہ جب سی مست چشم یار پر
صوفیون نی بہی ڈہی دی خانۂ خمار پر

اُسکی جانب جسنی دیکہا ہو گیا خونین جگر
خاتمہ ہی کاٹ کا تیغ نگاہ یار پر

جان شیرین کس جلادتسی چلی ہی تحت ذبح
باڑہ ٹہہری دی ہی اُس سفاک نی تلوار پر

زہر مار زلف کی تاثیر جہہ ہونی تو دو
ہم بہی کیسی کیسی پہرتی ہین لہری مار پر

کہتی ہین مجھکو سلیمان جن و انس و وحش و طیر
جب سی مائل ہوا ہی اک پری رخسار پر

کٹ گئی پر مرغ نظارہ کی اڑ سکتا نہین
قینچیان جب سی لگی ہین یار کی دیوار پر

دن ڈہلی منہ دیکہتی ہی رہ گئی دربان یار
چڑہ گئی ہم سائی کی مانند بام یار پر

راجہ باسک دم دبا کی گہس گیا پاتال مین
زلف کی سرکار مین ڈستی ہین ناگن تار پر

جس طرف ہم دیکہتی ہین جلوہ گر ہی شکل یار
ہی گمان آئینہ خانہ کا در و دیوار پر

بجلیان جب سی ہوی ہین زیب گوش حسین
بہیجتی ہین ہم انہین اخبار برقی تار پر

اہل ایمان دیکہہ کر اس بت کو کافر ہو گئی
سبحہ صدقی ہو رہی ہین سبکی زنار پر

ہو گیا لقمہ وہان گور کا اچہا ہوا
تہا قضا کا دانت مدت سی مری بیمار پر

دشت وحشت مین چری چوکڑی بہرتی ہین ہم
جب سی اپنی آنکھہ ہی آہوی چشم یار پر

جب سی اس شہرۂ گیسو کا ثناخوان ہون مین فیض
یار کیا کیا زہر کہاتی ہین مری اشعار پر

تجلی فزا از طور نہین شور زور پر
آہ شرر فشان ہی مری زور شور پر

انکار کا مقام نہین ہاتہہ ادہر تو لا
چوری ثبوت ہو گئی مہندیکی چور پر

ساتہہ آئی آپ کی جو رقیب نمک حرام
کر ڈالون قیمہ مین اسی دریای شور پر

اوڑ کر پہنچتی کوٹہی پر اس مہ لقا کی ہم
پر کیا کرین نصیب نہین اپکو پر پر

ہیہات جن کی قدمونپہ دی جان ہمی مفت
ٹہوکر بہی وہ نمار گئی آکی گور پر

یک بوسہ خیر وہ بہی ملا روتی جہیکتے
ماری ہی لات آپنی حاتم کی گور پر

کیا اُن کی خال رخ کا بیان معجزہ کرون
مرتی ہین سادہ لوگ بہی اس کالی چور پر

سرکار خال وخط مین ہوا باریاب جو
نافذ ہی اُسکا حکم ہراک مار و مور پر

ہوتی ہین ریش شیخ پہ چہل جہل کی ہنیان
ہی جب سی دوڑ وہ تری گیتی کی ڈور پر

بعد فنا بہی دردسر عشق ہی مجہی
صندل چڑہائین عرس مین وہ میری گور پر

میری طرف سی لف کی جبین پڑی ہین پیچ
فرمائین آپ بل کردن مین کسی کی زور پر

ہی کس حساب مین ید بیضای موسوی
سب معجزی ہین عشق تری ایک ایک پور پر

تکل کیطرح کٹ گئی عاشق رکاب کے
مانجہا دیا ہی آپ نی کیا باگ ڈور پر

کیا کوئی عاشق لب پر شور مر گیا
بی وجہ شور و غل نہین دریای شور پر

بوسی لئی ہین اُس در دندان و لب کی ہہ
کچھ اندنون مین اپنی بہی رتی ہی زور پر

اس حسن عارضی کا نہین اعتبار کچھ
بہولی ہوی حضور ہین جوبن کی زور پر

اعلاس مین جنہون کی مرا کام ہوگیا
یکدن بہی فاتحہ کو نہ وہ آئے گور پر

ای فیض مین ہون دہلوی الاصل کہین یا
بہولی ہوی ہین پوربیئے تور مور پر

ماںگتی ہین بوسہ جب زلفونسی ہم منہ پہیرکر
کہتی ہین سرکار ہی مرجای سر پہوڑکر

یا وصد ہا پیچ ہین زلف مسلسل کو مگر
ای دل دیوانی تو بہی کچہہ تو انکا توڑکر

آجکل لکہتی نہین ہین کچہہ جواب نامہ کیا
دیتی ہین وہ نامہ بر کی ہاتہہ ٹکڑا توڑکر

اک بلای جان ہی ای خسرو جسی کہتی ہین عشق
جان شیرین کوہکن نی دی سر اپنا پہوڑکر

پانون ارباب دول کی دور ہی سی پوجیی
آگی انکی بیٹہین کب تک ہاتہہ دلسی جوڑکر

ای کمان ابرو ہماری نالہ سی لازم ہی خوف
عرش تک یہہ تیر جاتا ہی فلک کو توڑکر

کوچہ قاتل سی مرکر یار اٹہین گی ای اجل
جو بہادر ہین نہین جاتی کہین رن چہوڑکر

صبح سی تا شام ہی ہمکو یہی بس توڑ جوڑ
کس سی جوڑین اس خدا والو ہم کسسی توڑکر

گر وہ مہ پاری اتر کوٹہی سی پاس آجاین فیض
آسمانسی ہم ابہی لاتی ہین تارے توڑکر

سینہ کوبی مین جو ہین مصروف یارب ہم ہنوز
کشتگان عشق کا باقی ہی کیا ماتم ہنوز

کیسی کیسی ماہ چہرون کو ملایا خاک مین
دختر گردون کہین ہوتا نہین برہم ہنوز

فکر جو پہر کونسی شیرین کو ہی ای کوہکن
سیل چشم خونچکان ہوتی نہین جو کم ہنوز

ہو کہین چنگا الہی زخم ناسور کہن
ہی مری گردن پہ بار منت مرہم ہنوز

جبین آتا ہی کمان خوش ابرون سی پوچہیی
کس کی چہری کو ہوا ہی یہان منہ خم ہنوز

کیون نہ ہی رونق ہو بازار بتان خود فروش
ہی ہماری جانکا گاہک خدایا غم ہنوز

کوی دم تو ٹھہر جا میری طرف سی منہ موڑ کر
ہی مری آنکھون مین ای سفاک باقی دم ہنوز

دیکھکر زلف گرہ سفتہ کو ماری رشک کی
پیچ کھاتی ہین پڑی پانیمین سب ارقم ہنوز

کیا تری ہاتھ آئیگا پیر فلک جز مشت خاک
نوجوان ہی فیض کیون دیتا ہی اسکو سم ہنوز

دل نجا گیسوی رسا کی پاس
کوئی جاتا ہی اژدہا کی پاس

کس لئی جای بادشا کی پاس
کیا نہین ہی تری گدا کی پاس

ہی تہ خاک ہی خیال شہی
ہڈیان ہین مری ہما کی پاس

مرض عشق وہ مرض ہی مسیح
نہین جس کی دوا خدا کی پاس

ہمکو آزار عشق ہی صحت
جای کس کی بلا شفا کی پاس

گر ہوس ہی تجھی کہ ہون پارس
رہ تو پیران پارسا کی پاس

دور اتنا نہ کھینچ آپ کو تو
جائیگا ایک دن خدا کی پاس

رفتگان کا سراغ ملتا ہی
بیٹھ رہ چندی نقش پا کی پاس

اپنی کشتی کا ناخدا ہی خدا
کون جاتا ہی ناخدا کی پاس

سب کی یکرنگ پر نہین ہی موت
سیکڑون رنگ ہین قضا کی پاس

نہوی کچہہ صفای دل ای شیخ
ایک بت ہی نہین ہی کعبہ مین

ہم ہی برسون ہی صفا کی پاس
جی مین ہی جا بین گیا کی پاس

نقد کو عجز کی نہ چھوڑ ای فیض
یہہ وہ شی ہی نہین خدا کی پاس

ہی ہمین سودا ی ما زلف یار ا کی برس
یہہ جنون کا ہو رہا ہی اشتہار ا کی برس

ہو رہی ہی چہار طرف مئی ناب کی برس
بیڑیان تیار کر رکہین لہار اب کی برس

کہیلین خاطر خواہ اگر بادہ خوار اب کی برس
میکدہ مین ہی بط می کا شکار اب کی برس

قامت موزون جو دکہلاتی ہنین ہو غم نہین
دیکہہ لین گی قد سرو جویبار ا کی برس

عاشقون کو قتل کرتی ہین سحر سی شام تک
کہیلتی ہین گہر مین اپنی وہ شکار اب کی برس

درہم و دینار داغ دل کی دولت ساقیا
ہم نہین پیر مغان کی قرضدار اب کی برس

جب چمن مین اگئی وہ سمجہی ہم ای باغبان
بیخزان آئی گلستان مین بہار ا کی برس

ہی جنون سی ہاتہہ پائی شاید آئی پہر بہار
جیب و دامن ہو رہی تار تار ا کی برس

ہین کسی کی زلف و رخ کی یاد مین ہم صبح و شام
دیکہیی کیسی کٹین لیل و نہار ا کی برس

سال بہر کرلین گی سرکار بتان مین نوکری
گر موافق ہمسی ہو گا روزگار اب کی برس

خط ہوا آغاز رخ پر وجہ اسکی ہی یہی
انگشت آنی لگی جو خط یار ا کی برس

[...]ت بھی زندگی سی دکھتی ہو کون کون
[...]ی سوار بنا ہوا ہی شہسوار اب کی برس

عشق میں ہی یار کی تاثیر عجب کہربا
ہو رہا تنکا ہمارا جسم زار اب کی برس

[...] صورت سیہ چشم نا وحشت مین بھی سا تہہ
گرد رہتی ہی مری ہر نون کی دار اب کی برس

[...] کہاتی ہین اس وحشی کی لیکن ڈر یہہ ہی
ہون نہ دیوانی سگان کوی یار اب کی برس

[...] چشم مست کی دیکھی کرامت آپنی
دیندار میکدہ مین دیندار اب کی برس

[...] عجب ہی آتشین رخسار پر توسی تری
ہر نہال باغ ہو نخل چنار اب کی برس

اک گدہی کا بوجہہ سر پر لیکی کعبہ کو چلی
شیخ صاحب ہو رہی ہین زیر بار اب کی برس

فیض ہمکو جو برابر غم نہین ہی قحط کا
یار گندم گون کی ہین قرب جوار اب کی برس

شہر کی دیوانی سب آکر بسی ہین گہر کی پاس
جب سی ہم نوکر ہوی ہین اک پری پیکر کی پاس

بیٹہنی جا یا ان بتون کی در کی پاس
جا سی چہپ پہر بنا کی جب خدا کی گہر کی پاس

اٹہہ کہڑی ہوتی ہین اشرافین سب تعظیم کو
بیٹہتی ہین جب سی ہم رشک مہ انور کی پاس

چشم مست یار کی گردش مین رہتی ہین مدام
ساقیا جاتی نہین ہین ہم کبھی ساغر کی پاس

آگ [...] مین سی رقیبون کی لگ اٹہتی ہی یہین
بیٹہتی ہین وہ کبھی اکر جو میری سر کی پاس

دیدہ مخمور کی ہین مست نیند آتی نہین
جب تلک رکھہ لین نہ ہم دو جام می بہر کی پاس

ہر بن مو سی وہ آتش مشتعل ہی عشق کی
آ نہین سکتی اٹھا بہی جو مری بستر کی پاس

گر شب غم مین نہین غمخوار کوئی کیا ہی غم
بیقراری روز و شب ہی عاشق مضطر کے پاس

سنگ اسود سی جو دی تشبیہ تیری خال کو
بوسی لینی کو مسلمان ہی چلی پتہر کی پاس

تشنگی کا شکوہ از اہل تشنہ کام و نسی نہو
خنجر قاتل نہ آئی جب تلک حنجر کی پاس

کوکب اقبال ہر ساعت ہی اپنا اوج پر
آتی جاتی جب سی ہین ہم اُس فرخندہ اختر کی پاس

زہر کا لقمہ ہی سونیکا نوالہ ہمکو **فیض**
جب سی جاتی ہین رقیب اُس یار سیمین بر کی پاس

پہر سینہ سوزاں مین ہوئی مشتعل آتش
شاید کہ دبی تہی تہ دامان دل آتش

کب اپنی رخ زرد پہ ہی لخت دل آتش
گوگرد کی معدن سی ہوئی مشتعل آتش

بیتاب دلون سی نہ کرو ذکر لب لعل
سیماب کی رکہتا ہی کوئی متصل آتش

بی فائدہ رنج کشان صحبت دلسوز
سرما زدگان کی ہی بہت غم گسل آتش

نقصان ہی اعلی کا ملاقات دنی سی
خرمن کی جلانیکو ہی بس ایک تل آتش

حدت سی مبرا ہی دل ارباب صفا ہی
خرمن مین نہو ماہ کی ہرگز متحمل آتش

سختی سی ہماری ہین صنم کاہ کی جلوی
بی صدمہ کہان سنگ سی ہو منفصل آتش

ہین عہد مین پیری کی ہوا راکہہ کا تودہ
تہی عشق کی رگ رگ مین مگر مشتعل آتش

کہتی ہین جسکی گرمی خورشید قیامت
سبینہ سی ہوسی تھی مری کچھہ منتقل آتش

سرکش کی اقامت ہی دم چند کی مہمان
شمع سحری کی ہی کہان مستقل آتش

ٹہرکا نہ مزاج اب تلک افسوس صد افسوس
تھی سوز محبت کی مگر معتدل آتش

ہی قطرۂ خون دل سوزانسی مری فیض
اخگر بجگر اخگر و آتش بدل آتش

پوچھتی کیا مہر نشان درویش
ہی ہر اک شانمین شان درویش

کہتی ہین مرتبہ مران درویش
شان معبود ہی شان درویش

مظہر النور رہی خوان درویش
ہی مہ نو لب نان درویش

کیا کہون رفعت و شان درویش
عرش ہی فرش مکان درویش

حامل بار امانت وہ ہوا
کس مین ہی تاب توان درویش

بی خطا تیر ہی اُسکا ایک ایک
چڑہی رہتی ہی کمان درویش

مہر افلاک تجلی ہی وہ
ذری ذری مین ہی شان درویش

کہتی ہین وحی سماوی جسکو
ہی وہ لاریب بیان درویش

غیر درویش پہ ممکن ہی نہین
ہو عیان راز نہان درویش

حرف ایک ایک ہی بی صوت اسکا
سمجھی کیا کوئی زبان درویش

کہتی ہین صور سرافیل جسی
ہی وہ تاثیر فغان درویش

چشم حق بین سی جو دیکھا ہمنی
ایک شی ہی تن و جان درویش

خلق کہتی ہی جنہین ابراہیم
سمجھین وہ شوکت و شان درویش

فیض اَلفَقرُ اِذا تمَّ ہی بس
نکرو شرح و بیان درویش

ہی در دولت پہ انکی ازدحام عام خاص
ان دنو لینی لگی شاید سلام عام خاص

کیون نہ پیش چشم ہوی ازدحام عام خاص
مردمک ہی قبلہ و کعبہ امام عام خاص

صورت انگور روز و شب کی خوش نہین آتی کبھو
زلف و عارض ہین تمہاری صبح و شام عام خاص

جو کوئی جاتا ہی پھر سیر پھر آتا نہین
کوچہ ہی اُس حور کا دار السلام عام خاص

اک ہمین ناکام رہجاتین غضب ہی ای فلک
ہون برآمد صبح سی تا شام کام عام خاص

ڈھل گیا جوبن خزان آئی بہار حسن پر
ہوگئی خلوت سرا انکی مقام عام خاص

ساقیا پیاسی رہین ہم کیا یہی انصاف ہی
ہون می اخلاص سی لبریز جام عام خاص

متفق اس امر پر ہین شانہ بین پختہ مغز
ہین وہ گیسو موجب سودای خام عام خاص

لکھنؤ کی لقلقی مین کوئی عالم مین نہین
زلف مشکین سی معطر ہی مشام عام خاص

جب ہلال عید ابروی مقوس تھی ترا
روی روشن کیون نہ ہو ماہ تمام عام خاص

پہبتیان صیاد کی ہو دین نہ کیون سرکار پر — خال عارض دانہ اور گیسو ہین دام عام خاص

کس نی یہہ تختی پڑہائی کہٹکنی کرتی ہی جب — نام لکہتی ہو ہمارا پاسی نام عام خاص

منہ سنبہالو ای ہتو اچہی نہین یہہ ایل فیل — بندۂ حق ہون نہین ہون مین غلام عام خاص

اپنی رب سی جوڑتی ای **فیض** سب سی توڑتی

ہیچ ہی بس دوستی بی قیام عام خاص

غنچہ سی کام ہی نہ گل تر سی ہی غرض — مجہکو دہان و عارض دلبر سی ہی غرض

ہون زار زار جو روشون کی خیال مین — غم سلسبیل کا ہی نہ کوثر سی ہی غرض

دل آتش فراق سی اکسیر ہو گیا — ہی سیم کی ہوس نہ مجہی زر سی ہی غرض

حاصل دیار عشق کی ہی سلطنت مجہی — اورنگ کی طلب ہی نہ افسر سی ہی غرض

اک سرو قد کی ہجر مین ہون کو بکو خراب — قمری سی کام ہی نہ صنوبر سی ہی غرض

جام جہان نما ہی مری دل کا آئینہ — جم سی نہ جام سی نہ سکندر سی ہی غرض

سیل سرشک رو کش بحر محیط ہی — کشتی کی آرزو ہی نہ لنگر سی ہی غرض

ہجران مین زور شور پہ ہی چشم درفشان — نیسان سی مدعا ہی نہ گوہر سی ہی غرض

جب سی قبا سی برہنگی زیب تن ہوی — سوزن سی ہی غرض نہ رفوگر سی ہی غرض

نامہ ہوا سی شوق مین ہی مرغ تیز پر — قاصد سی کام ہی نہ کبوتر سی ہی غرض

ہی مجھکو اپنی خسرو شیرین دہن سی کام | شیرین سی التجا ہی نہ شکر سی ہی غرض

جس بت کو **فیض** حسن خداداد ہی نصیب
زینت سی کام اُسکو نہ زیور سی ہی غرض

کہین کس وجہ سی ہم چاند کا ٹکڑا عارض | ہی ترا چاند سی وہ چند مصفا عارض

طاق کعبہ خم ابرو ہی کلیسا عارض | نظر شیخ و برہمن مین ہی کیا کیا عارض

گو بہت صاف ہی شفاف ہی ای ماہ مگر | تری عارض کی برابر نہین مہ کا عارض

دیکھتی ہی دل ہر شخص پہسل جاتا ہی | تجھکو اللہ نی دیا ہی وہ مصفا عارض

چاندنی ہی تری پرچھائین کی آگی مدہم | پیش عارض ہی تری ماہ کا میلا عارض

منہ ہی کیا آئینہ کا سامنی آئی تیری | آئینہ سی ہی کہین صاف و مصفا عارض

اور کیا کہئی بجز صل علی دیکھہ اُسی | ہی جبین صبح وطن نور کا ٹکڑا عارض

دیر سی کام ہی مجھکو نہ حرم سی مطلب | ہی مرا کعبۂ مقصود کلیسا عارض

زیر بام آگئی شب و روز ہی اک جم غفیر | ہو گیا واسطی خلقت کی تماشا عارض

کیون نہ تفسیر جلالین کہین خط کو تری | خط سی ہی صورت قرآن محشا عارض

عرضیان لوگ خوشامد سی لکھا کرتی ہین | یا رجب تک ہی ترا خط سی مُعرّا عارض

رہین برسون ہی خفا آئینہ کی صورت سی | دیکھہ لین آئینہ مین آپ گر اپنا عارض

ناخدا مردمک چشم ہی ابرو کشتی
چشم گرداب بلا حسن کا دریا عارض

سورۂ قاف کی رہتی ہی تلاوت ای فیض
نظر آتا ہی ہمین صورت عنقا عارض

باغ سی کم نہین ای رشک گلستان عارض
دہن تنگ ہی غنچہ گل خندان عارض

حسن مین چاند ہی کیون نہو چندان عارض
صبح صادق ہی جبین مہر درخشان عارض

خط ہی تفسیر ترا صحف قرآن عارض
مین مسلمان ہون مرا دین ہی ایمان عارض

سنبل و گل کی مجھی سیر سی کیا مطلب ہی
سنبلستان تری گیسو ہین گلستان عارض

منفعل قامت موزون سی تری طوبیٰ ہی
خط ہی ریحان جنان روضۂ رضوان عارض

سیر کو آئینہ خانہ مین توجہ نکرو
صورت آئینہ ہو جائیگا حیران عارض

کیون نہ ہم قد کو تری آیۂ رحمت سمجھین
خال رخ حافظ قرآن ہی قرآن عارض

منہ چھپای کتنی یارون کی کفن مین اپنی
تمنی جسوقت چھپایا تہ دامان عارض

حسن زلف و رخ اگر آئینہ مین دیکھی وہ
شل گیسوی پریشان ہو پریشان عارض

عرصہ دشت مین جنت کی فضا ہو جائی
عکس افگن ہو اگر سوی بیابان عارض

ان کی صورت کوئی دیکھی نہ سوا صبح شب
گر کسی روز تہ زلف ہو پنہان عارض

چاند کی رات مین تاری جو چمکتی دیکھی
آگیا یاد ترا ہمکو پر افشان عارض

دل بیمار ہی خوش دیکھہ کی تیرا چہرہ | چشم ہی نرگس شہلا گل خندان عارض

فیض دل دونون مین کسی سوچ ہی ہتا ہے
خال ہندو نظر آتا ہی مسلمان عارض

لکھونگا زلف والون کو اگر خط | بنیگا مشک نافہ سر بسر خط
پڑیگا چاند کی منہ پر اُجالا | جو نکلی گا رخ محبوب پر خط
پتا ملتا نہین ہی اُنکی گھر کا | لئی پھرتا ہی قاصد دربدر خط
جو انکو مہربان پائین کسیدن | لکھین ای نامہ بر ہم ہاتھہ پر خط
کھونگا بال سی باریک ہی بات | نہین لکھتا کبھی وہ مو کمر خط
جواب خط اگر اب کی نہ آیا | نہ لکھونگا اُنہین بار دگر خط
شکستہ ہی اگر لکھی وہ گلرو | شرف رکھی گا نستعلیق پر خط
لکھون گر حال اپنی چشم و لب کا | رہیگا نصف خشک و نصف تر خط
جو اُس زرگر پسر کا حال لکھون | عجب کیا جنتری ہو سر بسر خط
کئی ہین سیکڑون ہی اُسنی پڑہی | کیا لیکر مراجب نامہ بر خط
اُسی ہم سمجھین وحی آسمانی | جو لادی یار کا پیغامبر خط
لکھون گر مدحت خط معنبر | ابھی پیدا کری بوی اگر خط

خدا جانی پڑھا یا کیا سینی
حقیقت کیا کہون یارو نکی شی پر
یہی آیا جواب خط جب آیا

نہ لکھا یار نی بار دگر خط
خجل ہون یار کو مین بھیجکر خط
بنائی ہم نی بکل پہاڑ کر خط

ق

لکھین وہ ہاتھہ سی اپنی اگر **فیض**
رکھون جبیغہ کی جا دستار پر خط

تہی پہلی کہین نغمہ و آہنگ مین مخطوظ
ہو تیری لب عارض و کاکل کی ہین صدقے
وا عشق میری نالہ سی ہوی اہل وآبہ
جلاتی ہین غم نروتی ہین یہان ہم ہی ہر اک رات

پرا تو ہین کنج قفس مین شنگ مخطوظ
وہ لوگ ہین مصروحلب وفرنگین مخطوظ
وہ جب سی ہین سیر چمن وگلک مین مخطوظ
جسدلسنی ہین وہ راگ مین اور رنگ مین مخطوظ

ای **فیض** ہی مژگان مین کہان اشک کا قطرہ
یک بوند سپاہی ہی صف جنگ مین مخطوظ

یارب نہ گل ہوا اس گل پرنور کا چراغ
نام اپنی دودمان کا روشن کری نہ کیون
کیا ربط نور کو ہی سویدا سی ای کلیم
کرتی نہین پتنگ اناالحق کا تذکرہ

روشن اسی چراغ سی ہی طور کا چراغ
ہی طفل اشک دیدۂ پرنور کا چراغ
وہ طور کا چراغ ہی یہہ دور کا چراغ
شاید بجھا ہی مرقد منصور کا چراغ

تر ہو سر فتیلہ مرہم لہو سی جب
دکھلاؤن اہل بزم کو ناسور کا چراغ

کہتی ہین دیکھہ آئینہ مین خال رخ پہ زلف
روشن حلب مین ہی شب دیجور کا چراغ

ڈر ہی کہین نہ شعلہ کی جنبش سی ہوی چور
نازک بہت ہی کاسۂ فغفور کا چراغ

آہون سی اپنا سینہ ہوادار ہی نکال
خاموش ہو نہ اس دل رنجور کا چراغ

فیض فروغ داغ محبت سی بعد مرگ
ہی آفتاب حشر مری گور کا چراغ

ہوتا ہی ذکر خوبی حسن و جمال زلف
سر پر کہین پڑی نہ کسی کی وبال زلف

دیکھا ہی ہین نی جلوۂ حسن و جمال زلف
یا ذوالجلال جلد دکھا دی جلال زلف

ہر سطر کاٹ کہاتی ہی بنکر سپولیا
تحریر کر سکی کوئی کیا وصف حال زلف

اندھیر دن دئی مری آنکھون مین ہو گیا
ہی ہر سحر تصور شام وصال زلف

مجھہ سی فراق زلف کی تقریر ہی یہی
جب تک نہو وصال نہو گا وصال زلف

حد بد حواس رہتی ہین گیسو کی عشق مین
ہین محو خواب جب سی ہین ہی خیال زلف

ڈر ہی یہی کہ لوگ نہو جائین موسوی
ظاہر ہوا ہی معجزۂ قیل و قال زلف

کیا کیا خیال آتی ہین دل مین ہر ایک شب
جب سی مقیم ہی مری جی مین خیال زلف

کھاتی ہین پیچ و تاب لحد مین پڑی پڑی
پیدا پس زوال ہوا ہی کمال زلف

ہر صبح سیر سنبل پیچان نظر مین ہی
ہر شام پیچ و تاب مین ہین ہم خیال زلف

رکھتا ہی شانہ دانت رکھی پر حصول کیا
ہی جسم ناتوان ہمارا خلال زلف

دل چاک چاک کیجیئی شانہ کی وضع پر
ہم سی شب وصال یہی ہی سوال زلف

گیسو بکھر رہی ہین رخ یار پر لیک
خورشید حشر ہو نہ کہین پایمال زلف

ہو جای اپنی حال پریشان سی بیخبر
دیکھی جو سنبل چمن خلد حال زلف

مدفن تمام مشک کے بو سی ہی بہر گیا
خاک لحد ہی اپنی غبار ملال زلف

ہرگز نہ وجد سی ہوا فاقہ نصیب انہین
گر اہل حال گوش کرین قیل و قال زلف

دیتا ہی اشتعالک اسی شعلہ غذا
اک دن جلائیگا مری دلکو جلال زلف

ہر مو ہی زلف ہی شب معراج عاشقان
ہی بی مثال شان عدیم المثال زلف

انکھوں نیر اپنی کیون نہ رکھی گیسوونکو وہ
سرمہ ہی چشم **فیض** کا حسن و جمال زلف

کاکل کی گرفتار ہین زنجیر کی لائق
ابرو کی گنہ گار ہین شمشیر کی لائق

بالشت برابر ہی زبان شمع کی لیکن
مجھہ سوختہ جان سی نہین تقریر کی لائق

پیری مین ہوا ناوک مژگان سی ہمین ربط
قوس قد خم گشتہ ہوی تیر کی لائق

صیاد دھری حلق پہ رکھتا ہی چھری کیون
ہوات صید زبون مین نہین تکبیر کی لائق

دل دیکھہ کی صد چاک وہ کہتی ہین یہہ مجھسی
شانہ یہہ نہین لف گرہگیر کی لایق

رسوا ہی محبت جو تری ہین وہ کسی جا
تعظیم کی قابل ہین نہ توقیر کی لایق

دفنا ہی نہ سنبل کی ہمین کہیت مین کوئی
مارے ہوی زلفون کی ہین تشہیر کی لایق

کہتی ہی کوئی چشم سیہ سی بدنظر کر
یہہ مست نہین ہی قدح شیر کی لایق

رہتی ہی کلالون کو عبث فکر صراحی
مٹی ہی نہین فیض کی تخمیر کی لایق

جو بوسہ دو مجھی تم موسم بہار مین ایک
کہونگا لاکہہ مین ہی غنچہ لب ہزار مین ایک

نہ پوچھہ حال دل ریش ای کمان ابرو
نگہہ کا تیر ہی پیوست ہر فگار مین ایک

رکھی ہی غنچہ صفت تنگدل مجھی ہر صبح
یہی تو عیب ہی اُس شوخ گلعذار مین ایک

بہم ہی شادی و غم میکدہ مین عالم کی
نشہ کی تار مین ہی ایک و خمار مین ایک

نہ شمع کو ہی ہان بارنی چراغ کو دخل
جلی ہی داغ جگر کا فقط مزار مین ایک

ہی اختلاط اُسی غیر سی نہین ہمسی
یہی تو بات بُری ہی مزاج یار مین ایک

ہمین تو اُسکی نہین قول و فعل پر تکیہ
کری جو بات الگ ایک و چار مین ایک

چمن مین آپ ہون اور فیض ہو نہو کوئی
ہوس یہی ہی دل زار جان نثار مین ایک

اُڑتا نہین ہی چہرۂ عاشق سی یار رنگ — ہوتا ہی تجھکو دیکھہ کی بی اختیار رنگ

گلشن کی کس حساب مین و تین چار رنگ — پہیکی ہین آگی رخ کی تری سو ہزار رنگ

دنیا کی بی ثبات مین بی اعتبار رنگ — ہی آل کا نہی کی قسم پایدار رنگ

گہ لخت دل ٹپکتی ہین فرقت مین گہ لہو — کیا کیا دکہا رہی ہی تجہی چشم زار رنگ

اُڑ جای رنگ چہرۂ صباغ دہر سی — دیکہی جو وقت قہر ترا ای نگار رنگ

دریا لہو کا چشم سی جاری ہی بعد مرگ — آیا مجہی لحد مین نظر یار غار رنگ

دستار سرخ باندہ لی ای شہسوار حسن — ہوگا اجل کا سر پہ ہماری سوار رنگ

موباف رنگ رنگ کی اُس جعد مین نہین — ہوتی ہین دام زلف بتان مین شکار رنگ

ہوتا ہی جس کو دیکھہ کی مجنونیکا رنگ زرد — ای رشک گل ترا ہی وہ کامل عیار رنگ

کر حسن عارضی پہ نہ ای رشک گل غرور — ہی گلشن شباب کا ناپایدار رنگ

کیا اُسکا منہ جو آگی تری شوخیان کری — ہر ایک گل نی تجہہ سی لیا مستعار رنگ

مین ہون شہید تیغ تلون مزاج کا — بدلیگی سیکڑون مری خاک مزار رنگ

آئی بہار رکہہ دی مری حلق پر چہری — میری ہی خون مین مجہی ای گلعذار رنگ

گر ای مسیح صبح بناگوش تو دکہای — ہوجای یاسمن کا ابہی شرمسار رنگ

مقتول ہم بہار کی موسم مین ہو چلی — ای گل تری چمن کا رہی برقرار رنگ

کرتا ہی قتل ہجر ہم آغوش سی ستم
دکھلائیگا لحد مین عذاب فشار رنگ

بو باس مین کچہہ ایک تو ہمسر ہو اگر
لاوی کہان سی لف کا مشک تتار رنگ

تا سر خرو ہون خلق مین اے چشم خونچکان
دامان و جیب کا مری ایک ایک تار رنگ

گر رنگ چار یار کا ہوتا نہ جلوہ گر
ہوتی نہ خلق چار عناصر مین چار رنگ

گر رنگ و بوی رشک چمن گل بیان کرین
گر جای بوی گل کی طرح سی فرار رنگ

قبضہ مین اپنی ہو جو زمام اختیار کی
بدلی کبھو نہ ابلق لیل و نہار رنگ

پیری مین عاشق گل پیرہن ہون **فیض**
دکھلا رہی ہی مجھکو خزان مین بہار رنگ

جب سی ہی تیرا مری جی مین خیال
تب سی ہی دل کا مری کچہہ اور حال

ہین کہان بالی تری کانون مین یار
بدر کی پہلو مین ہین یہہ دو ہلال

یار کی کوچی مین میری ہی طرح
کوئی تو تڑپی ہی کوئی ہی نڈھال

آج کی شب کوئی ہی حیلہ کرو
سو رہو آکی مری پہلو مین لال

اور ہی کچہہ میری سی کہتی ہین
کیجئی بوسہ کا جو ان سی سوال

آتش دل کو مری بی روئی یار
شمع کی شعلہ سی ہی جنگ و جدال

شعر کی کوچہ مین کوی **فیض** اب

سامنے آوے تری کس کی مجال

تدبیر دور جب کرین کیا دوا سی ہم | کوسون ہی دور جا رہی دار الشفا سی ہم

پیری مین زنج ہین شاہد گلگون قبا سی ہم | موی سفید سرخ کرین کیا حنا سی ہم

قد اسکا جب سی رشک دہ شاخ گل ہوا | ہلنی لگی ہین جنبش باد صبا سی ہم

دل مین نہین ہی آرزوی سلطنت کو خلل | رکہتی ہین استخوان کو چہپا کر ہما سی ہم

پیری مین عشق ہی اک بت فرعون وضع کا | کام اژدہا کی لینی لگی ہین عصا سی ہم

وحشت ہوی ہوای رخ رشک باغ سی | صحرا مین آ رہی ہین چمن کی فضا سی ہم

جز درد سر ہوا نہ زر و مال سی حصول | سر پہوڑتی ہین سنگ در اغنیا سی ہم

دل کو مکدر آئینہ رویون نی کر دیا | پاتی ہین رنج صحبت اہل صفا سی ہم

پسی گر استخوان کو پس مرگ غم نہین | عادی ہین گردش فلکی آسیا سی ہم

مصروف وصف حال دل سخت جانمین ہین | کرتی ہین مشق خامۂ آہن ربا سی ہم

عصیان نی عفوگاہ مین لایا ہزار شکر | پونہچی رہ صواب کو راہ خطا سی ہم

مدفن بنای کسی با نبی کی متصل | ماری گئی ہین یار کی زلف رسا سی ہم

کم تیغ جان ستان سی نہین ہی خرام یار | ہوتی ہین قتل یار کی آواز پا سی ہم

عاشق کو موت کا ہی سبب عیش یار کا | مر جائین اسکی خندۂ دندان نما سی ہم

دم بھر بھی اشک و آہ سی فرصت نہین ہمین
ہین تنگ باغ دہر کی آب و ہوا سی ہم

ہوتا نہین ہی بوسہ لب یار کا نصیب
ای **فیض** ہاتہہ دہوتی ہین آب بقا سی ہم

ذکر خط سی ہوگیا ناکارہ اپنا تن تمام
کر دیا پامال فوج مور نی خرمن تمام

رفتہ رفتہ جل گئی ناسور سینہ بعد مرگ
خود بخود مسدود اس گہر کی ہوئی روزن تمام

ای گداز دل تری تاثیر کی ہم ہین مقر
استخوان تک گل گئی اپنی دم مردن تمام

اشک کا رکہتا ہی قطرہ حکم کوہ بو قبیس
غم سی کاہیدہ ہوا یہانتک ہمارا تن تمام

ہی تن محرور مین باقی دل مضطر کہان
ہوگیا اکسیر اس سیماب کا معدن تمام

داغ پیری نی تجلی زار دل کو کر دیا
اس چراغ صبح سی یہہ گہر ہوا روشن تمام

ہمسی وہ مصرع ہو موزون جو فرشتی سی نہو
گر مسیحا سی سنین ہم مصرع سوزن تمام

سوز دل کی کچہہ نپوچہہ ای ناوک انداز دا
آب ہو کر بہگیا پیکان کا آہن تمام

وصل کی شب انکی ہونٹہونکی نہ سرخی چہپ سکی
آتش بی دود سی جل جائیگا دامن تمام

تا کجا ذکر سواد سرمہ چشم بتان
جل گیا باروت سی ای **فیض** پیراہن تمام

حیدرآباد دکن مین ہین ہم
چین سی اپنی وطن مین ہین ہم

صبح سی پاس ہی محبوب صبیح
باغ نسرین و سمن مین ہین ہم

دید سبزان دکن رہتی ہی
رات دن سیر چمن مین ہین ہم

نہین نکلا کبھو ڈوبا جس کا
غرق اُس چاہ ذقن مین ہین ہم

جب سی وہ راحت جان ناخوش ہی
مبتلا رنج و محن مین ہین ہم

ساتھ ہی گور مین بہی وحشت عشق
بوکھلای سی کفن مین ہین ہم

منہ کہان ہی جو بنائین باتین
آپ کی وصف دہن مین ہین ہم

کس سی کرتی ہین نکیرین سوال
گور مین ہین نہ کفن مین ہین ہم

کیا کہین شامت قسمت ای فیض
قید زلفون کی شکن مین ہین ہم

سرد مہر ایسی جلاتی ہو تم
آگ پانی مین لگاتی ہو تم

چال کیسی یہ چلن ہی کیسا
سکہ ہم پر ہی بٹھاتی ہو تم

کیا طلسمات ہو ہنستی ہنستی
اٹھہ اٹھہ آنسو رولاتی ہو تم

پہرون کوٹھی سی اُترتی ہی نہین
کس کو جہنڈی پہ چڑہاتی ہو تم

چال کیا چلتی ہو اٹکہیلی سی
خاک مین ہمکو ملاتی ہو تم

ہی وہ کم ظرف رہی اسکا خیال
جام کو منہ تو لگاتی ہو تم

وہ کہلاڑی ہو کبوتر کی عوض
ہوش عالم کی اُڑاتی ہو تم

بات ہی یا گلوری مُنہ مین
حرف مطلب کو چبا تی ہو تم

تیہا کہا کی مواجاتا ہون
طیش کسو اسطی کھاتی ہو تم

کان پر سی گئی گولی میری
کیسی گل چہری اُڑاتی ہو تم

چاندماری مین چلو توپ چلی
اب تو نیندی مین جاتی ہو تم

پہولجاتی ہین مری ہاتہ اور پانون
گل سی جب گال پہولاتی ہو تم

گر نہین شوق زبان بندی کا
کس لئی قفل چڑھاتی ہو تم

کاٹی کہاتی ہی شب وصل مجہی
سانپ گیسو بناتی ہو تم

سن لو کہٹ راگ ہمارا ہی کبہو
جب نہ تب اپنی ہی گاتی ہو تم

قاتمہ فیض کا ہی بوسی پر
ق کس لئی آنکہہ دکھاتی ہو تم

گڑ دیی سی جو کوئی مرتا ہو
کیون اُسی زہر کھلاتی ہو تم

کیا گلشنہ دکھائین غنچون کو باغ جہان مین ہم
جلنی سی تنگ آی ہین عشق دہان مین ہم

یاد کمر مین ہین کبھی یاد دہان مین ہم
برزخ ہین دو عدم کی مگر درمیان مین ہم

پہر دلمین عشق کعبہ ابرو ہی جلوہ گر
اک روز قتل ہونگی خدا کی مکان مین ہم

نخل چنار آتش ہجران نی کر دیا
جلتی ہین اپنی نالۂ آتش فشان مین ہم

کعبہ سی اُٹھہ کی بیٹھہ رہی جا کی دیر مین
بہولی خدا کی یاد کو یاد بتان مین ہم

آئین برای فاتحہ پیران پارسا
دیتی ہین جان کوئی بت نوجوان مین ہم

پہنی قبای آب روان جب سی یار نی
جہکہولی کہاتی رہتی ہین آب روان مین ہم

بوسہ تو دیجیی لب جانبخش کی زکوۃ
رہتی ہین فکر زندگی جاودان مین ہم

آتی ہین یاد غنچہ دہن وقت جانکنی
ہین منتظر بہار کی فصل خزان مین ہم

موہی نہ ہیچ ہی نہ رگ جان نہ وہم ہی
اُنکی کمر کو سمجہی تہی کیا کیا گمان مین ہم

احمق جو ہوی آپ سی کر سی طلب کری
رہتی ہین کوی دلبر عرش آشیان مین ہم

ای **فیض** خط و زلف کی مشتاق جب سی ہین
مشہور ہین قلمرو ہندوستان مین ہم

کیا غم جو آرہی چمن ماسوا مین ہم
ہین محو سیر باغ ورا الورا مین ہم

اپنی کبھی تلاش نہ کی چوک یہہ ہوی
برسون رہی خراب تلاش خدا مین ہم

آتی ہی شش جہت سی نظر صورت آپکی
جب دیکھتی ہین آئینۂ انما مین ہم

کوسون ہین دور کعبۂ دل کی طواف سی
ہرچند آرہی ہین فضای صفا مین ہم

مست می الست ہین روز ازل سی لیک
جب سی بلی کہی ہین پہنسی ہین بلا مین ہم

آیا کوئی نظر نہ کبھی آپ کی سوا
آئی ہین جب سی جلوہ گہ ماسوا مین ہم

کیونکر نہ کعبہ پیر طریقت کو جانتی
پہونچی بدولت انکی مقام صفا مین ہم

پائی نجات آج طفیل جناب عشق
کل تک بہی تھی گہر سی ہوئی خوف و رجا مین ہم

ای فیض اپنی گہر ہی مین اسکا پتا ملا
جس بت کی جستجو مین گئی تہی گیا مین ہم

کرین ہم کس کی پوجا اور چڑہائین کسکو چندن ہم
صنم ہم دیر ہم بتخانہ ہم بت ہم برہمن ہم

در و دیوار ہی نظر و نیت اپنی آئینہ خانہ
کیا کرتی ہین گہر بیٹھی ہی اپنا آپ درشن ہم

محبت ہی تو اپنی سی عداوت ہی اپنی سی
ہین آپ ہی دوست اپنی ہم ہین آپ ہی اپنی دشمن ہم

کب اٹھتی ہین اٹھا ہی سی کسی شیخ و برہمن کی
در دلبر پی اپنی مار کر بیٹھی ہین آسن ہم

جسی غیب آپ سمجھی ہین شہادت جسکو جانی ہین
بنا رکہی ہین اپنی دل لگی کی یہہ گہر آنگن ہم

ہدایت ہمسی ہی پیدا ضلالت ہمسہ ہی شیدا
کبہی ہین رہنما اپنی کبہی ہین اپنی رہزن ہم

نہ قیل و قال سی مطلب نہ شغل اشغال سی مطلب
مراقب اپنی رہتی ہین جہکا کر اپنی گردن ہم

رہا کرتی ہین پہرون محو نظارہ مین اپنی
سراپا ہو رہی ہین اتنو اپنی آپ درپن ہم

ہوا ای فیض معلوم اکہٹ مین ہمین تہی وہ
جپا کرتی تہی جسکی نام کی دن رات سمرن ہم

اغیار کو قد اپنا دکھایا نکرو تم
ناحق مجھی سولی پہ چڑہایا نہ کرو تم

غیرون کو قریب اپنی بٹھایا نکرو تم
گھر بیٹھی ہوی فتنی اٹھایا نکرو تم

ہو گی مجھی ڈور آپکی تلوار کا ڈورا
لوگونمین پتنگ آکی اڑایا نکرو تم

سیٹی کی صدا سن کی ٹھہر کتا ہی مرجی
ساتھہ اپنی کبوتر کا اڑایا نکرو تم

ہوجاتی ہین بی شبہ قضا اسکی نمازین
مسجد مین خدا کی لئی آیا نکرو تم

غیرونکو پلایا نکرو ہاتہ سی بادہ
ہر روز مجھی زہر کہلایا نہ کرو تم

رہتا ہی شب و روز انکا تصور مجھی ان بہر
مسّی کی دہڑی لب پہ جمایا نکرو تم

سر کرتے ہین فیض کو جی دینی سی کچھہ خوف
تلوار سی ابرو کی ڈرایا نہ کرو تم

ہوگئی ہین اندنون کچھہ عقل سی معذور ہم
ہی جو نزدیک اپنی اسکو جانتی ہین دور ہم

ہی کہان رائی کدہر مرتی کہانکا پیکہنا
ہین کبھی ناظر ہم اپنی اور کبھی منظور ہم

جسنی تعلیم انا الحق دی تجہی روز الست
ہین اُسی استاد کی شاگرد ای منصور ہم

جب سی دیکھی ہینی ستارتی تری ای نورِ عین
چشم عالم مین ہین بشکل مردمک مستور ہم

وای نادانی کہ ہین انجام سی کیا بیخبر
دو ہی دن کی زندگی پر ہوگئی مغرور ہم

صورت انسان سی بہتر کوئی صورت نہین
ہی قصور اپنا جو ہون مشتاق وی حور ہم

سنگ و خشت دیر و کعبہ مین ہین کبتک حجاب | کعبۂ دل ہی یہی گہر اسکا ہی کرین معلوم ہم
عبدیت کی بہیس مین کچہہ ہمسی بن پڑتی نہین | رہ گئی ذات حق تو یون کہتی تہی کچہہ مقصود ہم

مسئلہ کیا پوچہتی ہو **فیض** جبر و قدر کا
مدتون مختار تہی اب ہوگئی مجبور ہم

شافی کی قسم ہی نہین خواہان شفا ہم | بیمار ہین لیکن نہین کرتی ہین دوا ہم
کعبہ مین نمازین کئی کرتی ہین قضا ہم | جب دیکہتی ہین آپ کی انداز ادا ہم
کثرت گہ ایجاد مین بہولی ہی کسو کو | موجود نہین جانتی ہین تیری سوا ہم
ہین مظہر ہادی و مضل جملہ خلایق | کہتی تو نہین کس کو برا اور بہلا ہم
ای خضر جہٹیلی لب جانبخش کی ہین یاں | رکہین گی زبان پر نہ کبہی آب بقا ہم
آیا جو کوئی سامنی مارا ہی گیا وہ | ابرو کو سمجہتی ہین تری تیغ قضا ہم
کس وضع سی ہو دل لگی اک بت بہی نہین ہی | کعبہ سی ارادہ ہی چلی جائینگی اب ہم
جس دن سی ہدف سینہ ہوا تیر مژہ کا | آفاق مین مشہور ہوی قبلہ نما ہم
پروا نہین گر شمع نہین بزم مین اپنی | داغ دل سوزان کو سمجہتی ہین دیا ہم
مرتی ہین تمہاری لب پرشور کی غم مین | کرتی ہین تو حق نمک آج ادا ہم
قبضہ مین تری پنجۂ رنگین کی ہین جب سی | پستی ہی رہی آٹھ پہر رنگ حنا ہم

جب عالم تقید سی اطلاق مین آئی
کیا کفر ہی اسمین جو کہین بت کو خدا ہم

انگھیلیون کی چال کو موقوف ہی کیجیی
مٹی ہین ولی صورت نقش کف پا ہم

والشمس سی واللیل تلک ضبط ہی ہمی
من یاد رخ و زلف مین صبح و مسا ہم

ق
ای شیخ حرم یاد رہی بت جو نہون گی
کعبہ کی طرف منہ نکرین گی سجدا ہم

محفل مین ہماری نکرو ذکر کسی روز
حال اسکا مفصل تمہین دیتی ہین سنا ہم

ناصح نہین ابلیس ہی وہ نام پر اسکی
پڑھتی ہین اعوذ اور کبھی لاحول ولا ہم

سودا ہی سر زلف مین ہی نقد مری پاس
اسباب پریشانی خاطر ہی فرا ہم

ہی بال سی باریک تن زار سراپا
جس دن سی ہین وابستہ گیسوی دوتا ہم

عشق خم ابرو مین تری ای بت بی مہر
مثل مہ نو ہو گئی انگشت نما ہم

وہ عاشق لیلی ہی تو ہم آپ کی عاشق
انصاف بھی ہی شرط کجا قیس کجا ہم

شاہد ہی یہان سلسلۂ عالیہ ای فیض
سرکار مین گیسو کی ہین بی جرم و خطا ہم

ہو گئی محو میان یار ہم
دیکھتی ہین غیب کی اسرار ہم

کھائین گی جب تیغ ابرو یار ہم
ایک کی دو ہونگی دو کی چار ہم

انکی سنتی کی نہین زنہار ہم
ایک دن ہونگی گلی کی ہار ہم

کہتی ہین حسرت سی ہی ننگ و عار ہم
شکل چشم یار ہین بیمار ہم

جا سی پہلو مین کسی گل کی نہین
ہین مگر خار سر دیوار ہم

یاد رکھنا ایک دن کھا جائینگی
مورچہ بنکر تری تلوار ہم

سلسلہ اشکون کا جاری ہوئی وو
پہن لین گی موتیون کی ہار ہم

ماری جائین جب طپنچہ سی رقیب
کیون نہ گل پہری اڑائین یار ہم

زلف والون سی ہی جیبین پوچہی
بی خطا ہی جرم ہین سرکار ہم

آپ ہی فرمائی انصاف سی
کھائین کب تک گیسون کی مار ہم

اونی پونی لو یہ ہی مفلس کا مال
بیچتی ہین دل سر بازار ہم

محو یاد عارض گلرنگ ہین
کرتی ہین مشق خط گلزار ہم

کھائی اس شیرین دہن کی تیغ جب
ہو گئی ہین والی قندہار ہم

جب سی ہتی پر کھلاڑی کی چڑہی
جیت کر دیتی ہین بازی ہار ہم

عشق گیسو نی کیا ہی بد حواس
دیکھی گر رسی کو تو سمجھی مار ہم

آئینگی خلوت مین جب وہ بی نقاب
لوٹ لین کی دولت دیدار ہم

ق

پھر کسیکی بار خاطر ہی نہین
پائین محفل مین جو آنکی بار ہم

تم ہی فرمادو جناب انصاف سی
پوچہتی ہین کافر و دیندار ہم

کفر و دین سے جب ہمیں مطلب نہیں
کیا کرین پہ سبحہ و زنار ہم

رات دن گردش مین ہین کہتا فلک
کہیں ہین انسان یا پرکار ہم

طاق پر رکہی محبت یار کی
بن گئی نقش در و دیوار ہم

می کشی سی توبہ کرنی کی نہین
ساقیا ہین صادق الاقرار ہم

سرخروی کی تمنا ہی بہت
عرض تجہہ سی کرتی ہین ای یار ہم

حکم اگر ہو دی چبا جائیں ابہی
ہلی پڑی کی تری تلوار ہم

ای منزل ہو ترا خانہ خراب
ہو گئی مجبور تہی مختار ہم

خیر ہی تا کی شرارت خیر ہی
پہک گئی ای آہ آتشبار ہم

ساتہہ حیرانی رہی کی گور مین
لی چلی ہین حسرت دیدار ہم

غم نہین گر بند دروازہ ہوا
کب تلک بیٹہین پس دیوار ہم

اڑ کی پہونچین گی تری کوچی تلک
ہین غلام جعفر طیار ہم

آئی جب سی اس خراب آباد مین
ہین کبہی مست اور کبہی ہشیار ہم

جب سی اس گل کی ہوا خواہ ہین ہین
باغیون کی ہین نظر مین خوار ہم

جب گذر جائیگا سر سی آب تیغ
جائینگی اس وار سی اس پار ہم

فیض جب سی ہی خیال دل ہجر

جیتی ہین مرتی ہین سو سو بار ہم

مست مے الست نہین آج کل سے ہم / صدر الصدور بزم مغان ہین ازل سے ہم

قطع امید و آرزوے وصل ہو چکی / نزع ہو رہی ہین آپ کی لیت و لعل سے ہم

رسوائے خلق کس کو کرین گی جناب عشق / کردین گی دلکو در بدر اک دن بغل سے ہم

گلچھرے زیر خاک اڑائین گی تا ابد / مارے گئی ہین یار کسی کی رفل سے ہم

ترسا چکی نہ پوچھین پستا عیش باغ کا / واقف ہین لکھنو نہ فرنگی محل سے ہم

رہنے دے کوے یار مین دم بھر تو اے جنون / پھر پھر کی آئے ہین ابھی دشت جبل سے ہم

مارے ہوئے اجل ہین کاندھا بھی دیجئی / تا جلد سرفراز ہون نعم البدل سے ہم

پھرتا ہے بغلین جھانکتا ایک اک رقیب آج / ہین کل سے ہم بغل بت سیمین بغل سے ہم

ہووے نحوست انکی سعادت سے منقلب / تشبیہ خال رخ کو جو دیوین زحل سے ہم

پتلی طلسم کی ہو نہیتا اس مین شبہ کچھ / آگاہ ہین جناب کی ایک ایک کل سے ہم

جھوٹا جہان کا ہے جو ناصح ہے شہد کا / آتے نہین فریب مین اسکی زٹل سے ہم

لب چشپ ہین آپ کے جو گئے ہے بہشت مین / میٹھا کرین گی منہ کو نہ بھولی عسل سے ہم

دیوانے جب سے یار پری زاد کے ہوے / محفوظ ہین سزا و جزاے عمل سے ہم

بو سے غرور سے دکبر سے مملو ہے ان کا مغز / ملتی نہین ہین اس لئی اہل دول سے ہم

دیکھی نہ آنکھہ اٹھا کی دشمن کی طرف کبھو
کردین گی ذکر بچا جو سوقت نل سی ہم

ابرو ہین دو نو مطلع دیوان حسن عشق
تشبیہ کیونکہ دین نہین بیت الغزل سی ہم

مرنی سی پہلی ای ملک الموت مر چلی
احمق نہین کرین جو ملاقات اجل سی ہم

انسانیت سی دور ہی تشبیہ دین اگر
بھونری سی تل کو رخ کو تمہاری کنول سی ہم

کیا اصل صورت اور ہیولی بیان کری
اگاہ حال سی ہین نہ واقف محل سی ہم

حصن حصین عشق مین آئی ہین جبسی فیض
فارغ ہین کفر و دین کی جنگ و جدل سی ہم

مرتا ہون درد عشق سی پیدا دوا نہین
دار المرض یہہ دہر ہی دار الشفا نہین

کچھہ غم نہین جہان مین اگر مین رہا نہین
وہ کون ہی جو آکی یہان مر مٹا نہین

اتبک ہماری خاک پہ اترا ہما نہین
شاید کہ استخوان مین ہا کچھہ مزا نہین

دست طلب کریم نی ہمکو دیا نہین
وابستہ آستین سی اپنی قبا نہین

نکہت صفت چمن سی ہم ایسی گئی سبک
پونچی کسو کی گوش تک آواز پا نہین

دشمن کو بھی نصیب نہو درد عشق دوست
یہہ وہ مرض ہی خلق ہی جسکی دوا نہین

مثل حباب چشم کحل کی یاد مین
ہم روی پھوٹ پھوٹ کسینی سنا نہین

کیا احتیاج کحل ہی چشمون کو بعد مرگ
بس ہی مجھی غبار اگر توتیا نہین

ہو تو بھی خاک راہ کسی خاکسار کا
بہتر جہان مین اس سی کوئی کیمیا نہین

عنقا کی طرح گوشہ نشینی کر اختیار
جز نام یہان نشان کسو کا رہا نہین

ای رہرو مقام فنا فکر کوچ کر
آواز الرحیل ہی بانگ درا نہین

روشن چراغ داغ ہین اپنی شامت جنون
کیا غم ہمین جو مشعل راہ فنا نہین

عبرت کا ہی مقام جو تھی شاہ جم جناب
قاقم کی جا نصیب انہین بوریا نہین

کیا سخت سرزمین ہی عدم کی نواح کی
یاران رفتہ کا اثر نقش پا نہین

ایسا ہون ناتوان کہ نقاش دہر سی
خاکا مری شبیہ کا اب تک اٹھا نہین

آہن دلان دہر ہی کرتی طواف فیض
پتھر کوئی مزار مین آہن ربا نہین

جن ہین انسان ہین پری ہین حور ہین
آپ ہر ہر شان مین مستور ہین

ہی ترقی و تنزل کا یہہ کھیل
کل تھی مختار آج ہم مجبور ہین

حال سنیئی اُن کی قرب و بعد کا
جان سی نزدیک تن سی دور ہین

مدرسی مین خلق کی شکل ضمیر
ہم کبھی بارز کبھی مستور ہین

دل کی آئینہ مین شکل شخص عکس
آپ ناظر آپ ہی منظور ہین

ہر بن مو سی تجلی ہی عیان
ہم نہین انسان کوہ طور ہین

کیا کہین حال اپنا یا معبود ہم | عبدیت کی بہیس مین معذور ہین
شرع ساقی مین ہوی ہی می حلال | قاضی و مفتی نشی مین چور ہین

دی ہی سولی قامت دلدار نی
فیض اپنی وقت کی منصور ہین

کعبہ مین کیا ہی اور شوالی مین کیا نہین | پر چشم حق شناس تجہی وا عطا نہین
ہین مبتلا دوئی مین یہہ سب زاہدان شہر | ان احولون کو ایک کبہی سوجہتا نہین
کیا کفر ہی مقیم جو ہم دیر مین ہوی | وہ کونسا مقام ہی جس مین خدا نہین
کیونکر نہ سمجہون بادہ پرستی کو دین حق | ہین رند عشق باز ہون کچہہ پارسا نہین
دعوی لقای یار کا دعوی ہی بی دلیل | صورت سی اپنی آپ ابہی آشنا نہین
تقلید سی جو مین سوی اطلاق آگیا | دیکہا جدہر وہی ہی کوئی دوسرا نہین
کی سیر مین نی گلشن ایجاد کی مگر | ہرگز نظر مین رنگ دوئیکا جما نہین
مانند سایہ آٹہہ پہر ساتہہ ہون | قدمون سی مین حضور کی یکدم جدا نہین
ہر ہر جہت مین پہرتی ہین بدلا کی بہیس کو | ہین آپ ہی آپ غیر نہین ہی سوا نہین
بتلاؤنگا خدا کا پتا کیا کسیکو مین | معلوم آجتک مجہی میرا پتا نہین
وحدت کی سیر رہتی ہی کثرت مین بہی ہمین | اپنی نظر مین تیری سوا دوسرا نہین

کرتی ہین بی دہان و زبان گفتگو وہ **فیض**
ایسا کلام ہمنی کسیکا سنا ہین

ایسی جینی کی ہمکو چاہ نہین	شام اگر ہی تو پہر پگاہ نہین
رخ کو تشبیہ مہ سی دون کیونکر	زلف ہی یہہ شب سیاہ نہین
کیون ملول اپنا ہوا ہی ڈانوان ڈول	گر زنخدان کی اُسکو چاہ نہین
جب یہہ ٹہیری رخ اُسکا ہی مصحف	لون جو بوسہ تو کچہہ گناہ نہین
عہد مین اپنی یار ظالم کی	کونسا لب ہی جسپہ آہ نہین
ہون شہنشاہ ملک وحشت مین	غم نہین سر پہ گر کلاہ نہین
دور قاتل مین سب ہین فریادی	لیکن اک بندہ دادخواہ نہین
آہ سوزان اثر کری کیا خاک	کوہ غم ہی یہہ برگ کاہ نہین
کیونکہ ثابت ہو میرا خون اُنپہ	کوئی شاہد نہین گواہ نہین
پہر جو ہلجای تیغ ابرو کی	اپنی مرنی مین اشتباہ نہین

ہر گدا کا ہی قصد کیون ای **فیض**
رہ عدم کی جو شاہراہ نہین

غیر حق پر مری نگاہ نہین	بت ہی پوجون تو کچہہ گناہ نہین

قوس کیون بولتی ہین ابرو کو | تیر اگر یار کی نگاہ نہین
وہان مجہی یا رنی شہید کیا | جس جگہہ ایک ہی گواہ نہین
شیخ کوی بتان مین سجدہ نکر | بتکدہ ہی یہہ خانقاہ نہین
بحر الفت کی رہ کنارے پر | یہہ وہ دریا ہی جسکو تہاہ نہین
آنکہہ میری ابہی لگی ہی یہان | ای دل زار بس کراہ نہین
زلف کو شام کہہ نہ صبح سی تو | رخ روشن ترا جو ماہ نہین
لوگ سید ہی مجہی سناتی ہین | پاس جب سی وہ کجکلاہ نہین
نقش پای بتان پہ سر رکہہ ہی | ایسی عالم مین سجدہ گاہ نہین
ہی تلون مزاج مین ان کی | گاہ ملتی ہین مجہہ سی گاہ نہین
اک نہ اک دن اتارین گی یار | غم نہین تن پہ گر قباہ نہین

مغفرت کی امید ہین ای قیص
ہمسی چہوٹا کوئی گناہ نہین

دہوکی مین آب کی ہی فنا کیون سراب مین | ہی امتیاز شرط حیات وحباب مین
[illegible] ابرو نکا عکس گری گر شراب مین | آ ہین کئی ہلال نظر آفتاب مین
[illegible] غفلت مین ہی بند ہا کہر یار کا خیال | عنقای مغربی نظر آتا ہی خواب مین

مجھکو ہوای بادہ کشی نی کیا شہید
تاثیر تیغ تیز ہی موج شراب مین

لب پر سی اپنی زلف کو سرکاؤ کبھی کہین
آنی لگی شراب کی بو مشک ناب مین

رتبہ ہلال عید کا بڑھ جای لاکھہ چند
وہ شہسوار پانون رکھی گر رکاب مین

سوجھی حرم کی دیر سی الٹا گئی جو ہم
لطف خدا نہان ہی بتون کی عتاب مین

اُس بادہ نوش نی مری خط کو جلا دیا
کچھہ فرق وہان نہین ہی کتاب و کباب مین

عمر ابد نصیب ہوی کشتہ جو ہوا
تاثیر آب خضر ہی خنجر کی آب مین

ذکر خدا مین آگئی زلف بتان کی یاد
راہ خطا نہان ہی طریق ثواب مین

مجھکو شب فراق مین ہی رنج بی شمار
داخل ہی روز ہجر بھی روز حساب مین

پیری مین دن کو رات سمجھتا ہون صبح شام
کٹتی ہی زندگی مری فکر خضاب مین

مجھکو فراق یار دو آبہ سی کم نہین
گنگ و جمن کی سیر ہی چشم پر آب مین

اُس مہر وش کی بزم مین ناشاد مین ہوا
تاثیر غم ہی نالہ چنگ و رباب مین

گر مین حکایت رخ گلگون بیان کرون
سعدی نہ بخشین مجھہ سی گلستان کی باب مین

ای خاکسار کوی فنا کچھہ خبر بھی ہی
عرصہ بہت قلیل ہی یہان پا تراب مین

کہدی یہ کوی عاشق بیت الحرام مین
ق معشوق و می حلال ہی عہد شباب مین

لیتا ہون بوسہ لب جانبخش ہو سو ہو
کبتک رہون لحاظ عذاب و ثواب مین

مر بھی گیا مگر نہ گئی یاد زلف یار
ای فیضؔ پر خاک بھی ہو پیچ و تاب مین

عکس اُسکی چشم کا نہین جام شراب مین
نرگس کی پہول ہین قدح آفتاب مین

ای رشک مہ نہ منہ کو چہپا تو نقاب مین
اندھیر ہو رہا ہی شب ماہتاب مین

بیتاب ہون فراق رخ برقتاب مین
پیدا چمک ہوی ہی مری اضطراب مین

فارغ ہون اکل و شرب سی عہد شباب مین
آٹھون پہر ہون فکر شراب و کباب مین

عشق کمر مین رہتا ہون شب بھر عذاب مین
چیتی مجہی ڈراتی ہین آ آ کی خواب مین

بعد فنا ہوا ہی کتان کا کفن نصیب
پائی ہی موت مین نی شب ماہتاب مین

مشغول وصف رشک گلستان ہین صبح و شام
عالم ہی بوستان کا ہماری کتاب مین

زخمون مین چور عاشق و معشوق ہو گئی
تلوار آپ کس لئی رکہتی ہین ڈاب مین

ساقی اگر شکار کری کچہ عجب نہین
بوی شراب آتی ہی ہرن کی کباب مین

بنکر حسین آئین نکیرین قبر مین
دی مین نی جان یار کی عہد شباب مین

کر فکر ساز عیش ہوی مری تن سفید
ہی لطف می کشی کا شب ماہتاب مین

کچہہ بہار بوج عشق نی باقی نہین رکہا
ہلکا ہوا ہون مجمع ہر شیخ و شاب مین

کیا اُن کو جو حلقۂ گیسو رقم کرون
قاصد کو پہانسی دیتی ہین خط کی جواب مین

امید وصل یار کی مجھکو نہین امید
گھر یاس کا ہی اس دل خانہ خراب مین

اس دل جلی کی یاد کرو وقت می کشی
جب تک نہو کباب مزا کیا شراب مین

نزدیکی بتان مین ہوا ہون خدا سی دور
حاصل مجھی عذاب ہوا ہی ثواب مین

پیش نگاہ ہی عرق آلودہ زلف یار
پانی کی سانپ پھرتی ہین چشم پرآب مین

باہی کا جزو دان پہ گمان ہوگا خلق کو
لکھتا ہون وصف افعی گیسو کتاب مین

در پردہ لوگ مرتی ہین منہ ڈہانپ ڈہانپ کر
ہی موت عاشقون کی تمہاری حجاب مین

ہنگام قیل وقال جھپکتی ہی میری آنکھ
بجلی کی تاب ہی تری باتونکی تاب مین

ابطال جزو لایتجزی محال ہو
وہ غنچہ لب کری جو تامل جواب مین

سچ ہی کہ نردبان حقیقت مجاز ہی
پایا خدا کو ہمنی بتون کی ثواب مین

اس سی طلوع روز ہی اس سی طلوع نشا
کیا فرق ہی شراب مین اور آفتاب مین

شیرین لبون کی وصف کی تاثیر دیکھیی
ہین چیونٹیان ہزارون ہی اپنی کتاب مین

ہم انکی آبخورہ سی پانی پیین جو **فیض**
مرجائین یار ڈوب کی چپنی بھر آب مین

گنگ و جمن کی سیر ہی چشم پرآب مین
غوطی لگا رہا ہون میان دو آب مین

ہا تو لنسی ہون فراق کی دن بھر عذاب مین
پھرتی [illegible] کو لگک المعت خواب مین

ہین وہ گناہگار رہون عہد شباب مین — دن حشر کا تمام ہی میری حساب مین

مانو کہا رخ اپنا چہپاؤ نقاب مین — بیٹھی گی خلق چار پہر آفتاب مین

گر چہپ نہ جای وہ رخ روشن نقاب مین — بٹھلائین آفتاب کو ہم آفتاب مین

کہتی ہین عکس رخ وہ گرا کر شراب مین — اک آفتاب اور بہی ہی آفتاب مین

کیا کوی اعتراض کری منہ پر آپ کی — سہو وخطا نہین ہی خدا کی کتاب مین

پہیرین نہ آپ مصحف رخ کو ادہر ادہر — مین فال دیکہتا ہون خدا کی کتاب مین

کہتی ہین لوگ خال رخ صاف دیکہکر — نقطی لگی ہین مشک کی خدا کی کتاب مین

افشان کی وصف کا یہہ اثر ہی کہ یک قلم — تاری نہی جو نقطی لگی تہی کتاب مین

چہوٹا تو منہ ہی بات بڑی کس طرحسی ہو — اسواسطی تامل انہین ہی جواب مین

محفل مین اپنی ساقی عیسی خصال ہی — پیتی ہین بادہ ہم قدح آفتاب مین

افشان چہڑک کی عارض روشن پہ کہتی ہین — تاری چہٹک رہی ہین شب ماہتاب مین

ایسا خطا سرشت ہون مین ہی تمام عمر — رکہا کبہو قدم نہ طریق صواب مین

لگتی ہی آگ جب وہ غضب مین ہوتی ہین — سمجہو تو ایک تاب ہی انکی عتاب مین

پیتا چہپا کی بادۂ اخلاص ہی جلال — ای شیخ دیکہہ غور سی ام الکتاب مین

گنتی ہو تم جو پانچ سوارو نمین آپ کو

ای قبض کس شمار مین اور کس حساب مین

میری انکی پتنگ لڑتی ہین
دم رقیبون کی صاف اکھڑتی ہین

ہین وہ اپنی بناؤ مین مصروف
کام میری بنی بگڑتی ہین

نہین دیوانہ اُس سہی قدکا
کیون گلی میری طوق پڑتی ہین

زلف پیچان سی اُنکی خوف نہین
سانپ زہریلی ہم پکڑتی ہین

ندیان پہر لہو کی بہتی ہین
ٹانکی زخمون کی پہر اُدہڑتی ہین

سر چڑہاتی ہین آپ شانی کو
پیچ کیا کیا دلون مین پڑتی ہین

دل سی کیجی نہ ذکر موکمران
بال اس آئینہ مین پڑتی ہین

دست رنگین کی دو اگر بوسی
چور مہندیکا ہم پکڑتی ہین

دیکہکر زلف کی اسیرون کو
ق سنبل باغ جب اکڑتی ہین

غیب سی اس قصور پر ہر صبح
کوڑہی موج صبا کی پڑتی ہین

ہم نہ بولین گی گبر و مومن سی
ق دو نو دیوانی ہین جہگڑتی ہین

دیر و کعبہ مین ہر صباح و مسا
غیر ہی کون کس سی لڑتی ہین

کوئی تدبیر بن نہین آتی
ق جب نکہرتی ہین وہ بگڑتی ہین

یہہ مثل وہ ہی اک نشد دو شد
تیغ پر تیغ اور جڑتی ہین

اُنکی ہر جزو کو ہی مجہہ سی لاگ | ق | صلح کی ساتھہ ہی بگڑتی ہین

رات آتی ہی وصل کی جب فیض
لب مری اُنکی لب سی لڑتی ہین

گو فرشتہ سی ہم بگڑتی ہین + پر کہان تمسی پوری پڑتی ہین
لوگ لاکہون ہی فقری گہڑتی ہین آپ میری زبان پکڑتی ہین
جب سی چوری گیا ہی اُنکا ہار ہم گلی ایکاک کی پڑتی ہین
ای دل زار غل نہ کر اتنا مغز کی میری کیڑی جہڑتی ہین
اُنکی قامت کا تذکرہ نہ کرو ہم پہ لاکہون ہی بانس چڑتی ہین
غوطہ پانی مین کیون لگاتی ہو سیکڑون ہی کی دم اکہڑتی ہین
تلوی سہلائین غیر صاحب کی ہم پڑی ایڑیان رگڑتی ہین
سرد مہری نہین وہ کرتی ترک ہم اسی وجہہ سی اکڑتی ہین
یہہ جنون کی ہوا بندہی ہی کہ پہر اندنون ہم ہوا سی لڑتی ہین
جب یہہ ٹہیری وہ شخص ہی عکس اُنکی قدمون سی کب بچہڑتی ہین
باہر آیا کرو نہ باندہ کی تیغ سیکڑون گہر بسی اُجڑتی ہین

اُنکو شطرنج کا ہی شوق ای فیض

مری منصوبہ سب بگڑتی ہین

ہم زنخدان کی چاہ کرتی ہین		پانی کچی گھڑون سی بھرتی ہین
جو چرالیوین کاجل آنکھون کا		ہم کب اُنکی نظر مین بھرتی ہین
واعظو کیا حصول بک بک سی		ہم سی بگڑی کہین سُدھرتی ہین
ہوی جب موت مین خوشی اُنکی		ایسی مرنی پہ ہم تو مرتی ہین
یہانتک آسیب عشق کا ہی اثر		لوگ سایہ سی میری ڈرتی ہین
ساتھہ اغیار کی ہی سرگوشی	ق	بات کرتی ہین اور مُکرتی ہین
دل کو میری اُڑا لیا کس نی		وہ تو کانونپہ ہاتھہ دھرتی ہین
کوچی کٹتی ہین ضعف کی ہاتہون		ہم جو اُس کوچہ سی گذرتی ہین
کیا کرین شکوہ جفای بتان		وہ تو چندا ہمین پہ دھرتی ہین
واعظ شہر کس حلاوت سی	ق	ذکر جنات و حور کرتی ہین

کوی کیسی ہی جا پٹ دی ای فیض
ہم کہان حلق مین اترتی ہین

جب سی وہ یار اپنی پاس نہین	دل ٹھکانی نہین حواس نہین
مرچلی لب چبا چبا کر ہم	ایک بوسہ کی اُنسی آس نہین

آتش ہجر کا سمندر ہون
نار دوزخ سے کچھ ہراس نہین

جب نہ تب مبتلای رنج رہا
مجھکو عشق بتون کا راس نہین

ہی جو ہمرنگ اسکی رخ سی تو کیا
گل مین وہ بو نہین وہ باس نہین

ہین تلاش معاش سی بی فکر
ہجر مین ہمکو بھوک پیاس نہین

بی لباسی ہی حسن مادر زاد
کیا قباحت ہی جو لباس نہین

کیا کرون قصد سیر باغ جہان
کوی جانان سی جی اداس نہین

یار سیمین عذار پاس تو ہی
فیض کیا غم ہی زر جو پاس نہین

شان و شوکت کی احتیاج نہین
کیا ہمین شغل تخت و تاج نہین

کر دیا ہی فراق نی بی حس
ہمکو ہجران مین کام کاج نہین

دردسر ہی سنگھا زلف مجھی
نخلخی کی کچھ احتیاج نہین

ہجر کا درد جان کھاتا ہی
مرض موت کا علاج نہین

جب سی ہی پای تخت وحشت جنون
سر مرا زیر بار تاج نہین

زلف والون کو جو سراہو نہین
کچھ پریشان مرا مزاج نہین

فیض قرب جوار یار تو ہی

فکر کیا پاس گر اناج نہین

ہون بجان کنی کی وقت بہی لفظونکی تار مین
سو فی سپولتی نہین وہینگی مزار مین

ہون مضطرب تصور مژگان یار مین
کانٹون پہ لوٹتا ہون رہ انتظار مین

حد ناتوان ہون فرقت دندان یار مین
عالم خلال کا ہی مری جسم زار مین

در پی ہی میری قتل کی وہ شوخ لالہ رو
لالی پڑی ہین جان کی فصل بہار مین

آتا ہی یاد دشت مین جب وہ غزالہ خو
پہرتا ہون دوڑتا ہوا ہرنون کی ڈار مین

تم اپنی گیسوونکو نہ کہولو ہوا کی وقت
مٹی خراب مشک کی ہوگی تتار مین

غش آگیا ہی خنجر رنگین شوخ سی
مین سو رہا ہون سایۂ نخل چنار مین

کیون آپ دانت رکہتی ہین کنگہی کی دانت پر
کیا ہی سوا ہی زہر کی دندان مار مین

گہر کو تب فراق نی جنگل بنا دیا
کرتا ہی سائین سائین مرا جی نجار مین

کاوش تہی لاش سی بہی کسی گلعذار کو
مین بعد مرگ دفن ہوا خارزار مین

جب ہم موی تو وہ مگسی پر ہوی سوار
گہر کر لیون کا ہی کفن تار تار مین

شکر خدا معاش کی بالکل نہین ہی فکر
گہر ہاتہ آگیا ہی تتونکی چرا مین

کیا خاک خون بہا کی عوض مین طلب کرون
کوڑی بہی نام کو نہین انکی کٹار مین

موتی چگین گی منہس مری خاک گور سی
دیتا ہون جان حسرت دندان یار مین

فیض اُس سیاہ چشم کی در پی تو ہو مگر
دہوکا ہی ایک روز ہرن کی شکار مین

عمر اپنی کٹ گئی در وحدت کی آڑ مین
رکھا کبھی نہ ہم نی قدم بہیڑ بہاڑ مین

یا بنی سپولیون کی ہماری نظر مین ہی
بال اوس نی سر کی کہونس دئی جب اوجہاڑ مین

بنیان رب کو ڈہا کی جو افسوس کرتی ہو
کیا آیا ہاتہہ آپ کی میری بگاڑ مین

ہی شوق دید یار کا در پردہ پہر اٹھین
روزن نئی دو چار پڑی ہین کواڑ مین

پہلو سی میری جا ہی دل بی ادب کہین
برہم مزاج یار ہوا چہیڑ چہاڑ مین

انکہو نمین بیٹہہ کر مری نظارہ کیجئی
جلوہ شرار طور کا ہی ہر پہاڑ مین

بی وجہ منہ پر انکی نہین پہر چہپی نقاب
کرتی ہین وہ شکار پہر اسی ٹٹی کی آڑ مین

جل بہن رہا ہون آتش فرقت سی غم نہین
چولہی مین جا ہی یہہ دل سوزان کہ بہاڑ مین

اُٹھی جو ہم بگڑ کی بت بد مزاج سی
چہپ کر رقیب بیٹہہ رہی پٹ کی آڑ مین

دیوڑہی پہ رہنی دیجئی دیوانون کو جناب
زنجیر ہی تو چاہئی آخر کواڑ مین

دیوانہ کب تک آپکا تنگی چہپا کری
بیٹہا کرین حضور نہ چلمن کی آڑ مین

بوسہ تو مانگتی ہین بت بد مزاج سی
مُنہ کی نہ کہائین فیض کہین چہیڑ چہاڑ مین

کچھہ نفع دین کا نہین دنیا کی مال مین — یہہ مال کام پر نہین آتا مآل مین

پابند جب سی دل ہی مرا زلف و خال مین — بہشت ہی مجھکو سلسلۂ دانیال مین

آتی ہی بو لہو کی تمہاری گال مین — دل ہی کسیکا یا کوئی ٹپڑا ہی گال مین

ابرو ہلال مہر جبین نجم خال رخ — حق نی تمہین کمال دیا ہر کمال مین

تیری کمر کی عشق نی مارا ہی ای میان — دفنا مجھی لپیٹ کی چیتی کی کھال مین

ہرچند خواب مین ہی یہی فکر ہی مگر — مضمون خال کی نہین آتی خیال مین

کیونکر نہ خاکسار در یار ہو رہون — حاصل صفای تن ہی مجھی ریگمال مین

حمام سی تو آپ نکل آئی کرکی غسل — مین غرق ہو گیا عرق انفعال مین

دفناؤ مجھکو سرو کی پودی جہان ہین نصیب — ہون مین شہید عشق قد نونہال مین

تشبیہ اسکی ہین لب و دندانسی کیونکہ دون — موتی مین ہی یہہ آب نہ وہ رنگ لال مین

عشق مژہ مین دشت نوردی نہو سکی — ٹوٹی ہین کانٹی سیکڑون پای خیال مین

لاشہ مرا اٹھائین بزرگان کوی عشق — مارا گیا ہون عشق بت خرد سال مین

مردی لحد سی اٹھتی ہین سنکر صدای پا — اعجاز عیسوی ہی مگر تیری چال مین

ہی شرع مین بھی یاد کسی رشک بدر کی — پیدا کیا کمال یہہ ہمنی زوال مین

مقتول چشم مست ہون ہنگام دفن کی — میری کفن کو رنگ مغیلان کی چھال مین

ہو صاف میری لاش سی کب تک کدورتین
مدفون ہو رہا ہون غبار ملال مین

کوچہ ترا ہی وادی ایمن مری لئی
جلوی ہین برق طور کی برق جمال مین

کس چیز سی مشابہت اسکی کمر کو دون
باریک بات ہی نہین آتی خیال مین

عزت کی ہی ہوس تو زبان اپنی بند کر
ذلت سوا حصول نہین کچھ سوال مین

کیا منہ ہی بدر کا جو تری منہ پہ آسکی
ناخن کا تیری حسن نہین ہی ہلال مین

اک کم سخن کا کشتہ ہون ای منکر و نکیر
کیون بحثتی ہو مجھ سی سوال و جواب مین

لاکھون جوان داؤ مین دنیا کی آگئی
صد ہا بھری فریب ہین اس پیر زال مین

آتا ہی روبرو تو چمکتا ہی آئینہ
ایسی صفائی دی ہی چمک تیری گال مین

کی تو نی جس سی بات ترا کلمہ گو ہوا
ہی سحر سامری کا تری قیل و قال مین

وہ نوجوان کی کام سی فرصت نہین مجھی
فکر مآل مین ہون کبھی فکر مال مین

روتی ہو یاد زلف مین لیکن ڈہیٹ ہی فیض
کیڑا نہ کاٹ جای کوئی برشگال مین

مری آنکھون مین رہنی کو عبث کرتی وہ حیلا ہین
زمانی مین کہین ایسی نہین گھر ٹہنڈی سیلی ہین

اڑاتی ہو کسی ای جان من گیسوی پیچیسی
بہت سی کالی ایسی ہمنی ایک چٹکی مین کیلی ہین

رجال الغیب کو باریکی صنعت ہمنی دکہلائی
کمر کا وصف لکہنی جب قلم باریک چہیلی ہین

ہزارون کٹ گئی لاکھون ٹوٹی درانکی ہاتہہ پر
پتنگ اُس بت نی اس انداز سی پیچون مین ڈھیلی ہین

لب ای زاہد عسل کی چاٹ پر آتی ہین جنت مین
کسی کی ہم لب شیرین کی یو غلط چٹیلی ہین

رقیبون کی نہ گھر جایا کر وچھپ چھپ کے ای مہوش
دہری جاتی گلی کوچون مین نسکو صد سیلی ہین

خدا کی ہی قسم ای بت سنا ہون دیر و کعبہ مین
تری تیغ نگہہ کی مومن و کافر چٹیلی ہین

بہان آگی مری افلاک کی رفعت کا پیچا ہی
بلند ایسی طریق عشق مین لاکھون ہی ٹیلی ہین

کہسنگی ہم بہی ہہپتی گیسون پر مار آبی کی
نہا دہو کر وہ بیٹھی ہین ابہی بال انکی گیلی ہین

گئی ہین بہول سیٹی نغمہ سنجان چمن ای فیض
اُڑا کر ساتہہ رنگینونکا جسدم وہ رنگیلی ہین

غم شیرین مین جو جو کوہکن نی رنج جہیلی ہین
بہت سی ہاٹ ایسی عاشقی مین مہنی بیلی ہین

موی پر بہی نظر مین صورت اخلاص باقی ہی
لحد مین قبل کی ڈہیلونکی عوض آنکہونکی ڈہیلی ہین

ہزارون ہمنشین مر گئی تہی جنکی بی نقابی پہ
کفن مین منہ لپیٹی اب وہ مرقد مین اکیلی ہین

رقیبونکی ابہاری گہر سی باہر کیون نکلتی ہو
مٹہیا ہی صنم کا دن بہت کڑوی کسیلی ہین

کلام تلخ ہی انکا حلاوت سی نہین خالی
غلط ہی یہہ کہاوت نیم کی کڑوی کریلی ہین

کہوی سی وہان کہوا چہلتا ہی کیونکر دخل ہو میرا
تری کوچہ سی ٹوٹی ہی تک بہت مشتاقون کی ریلی ہین

کرین اُس خوش کمر کی حال عارض کے صفت کیونکر
جگر پر مرغ دل کی عیب کی لگتی غلیلی ہین

ابھی طفلی جوانی آچکی ہی اُنکو اسیر بھی
گئی در معصوم کا قدمون تلک یا پیر کیسا ہو
جناب یوسف مصری سی مین تشبیہ کیونکر دم
بھری ہین جیمین جو جو حسین چلکر نکال آتین

کبھی ہمکو جھلاتی ہین کبھی دیتی جھمیلی ہین
چلی آتی ہین دن بھر سینی رات کو اکیلی ہین
حسینان جہان آآکی تری کوچی کریلی ہین
دلا سنتی ہین خلوت مین بر آمد وہ اکیلی ہین

کرین سب دیروالی شیخ کی آنکھونسی نظارہ
حقیقت مین گرو ہین جنکو وہ سمجھی ہین چیلی ہین

رخ روشن نہان ہی آنچل مین
بجلیان کوندتی ہین بادل مین

پھیستی ہین مجھی جلاتی ہین
ہین وہ مصروف مسی کاجل مین

شہر مین کیا ہی اے جناب جنون
چلیئی منگل منائین جنگل مین

نفس سرکش ہی زیر وحشت ہی
شیر مارا ہی مین نی جنگل مین

نالی کرتی ہین عاشق وحشی
شیر چنگھاڑتی ہین جنگل مین

جب نہ تب تان ہیکی جنگلی کی
وہ گلا کاٹتی ہین جنگل مین

صاف چھل جاتی ہین چھلاوی کو
ہی طلسمات اُنکی چھل بل مین

مونگ دلتا ہی میری چھاتی پر
کیا بری خو ہی انکی ار دل مین

کہکشان کا کمان ہوتا ہے
زرق برق انکی ہی ہیکل مین

وہ برآمد ہین روشنی کی ساتھہ | خون سیر جلی گا مشعل مین

برگ گل ہین وہ ناخن رنگین | انگلیان ہین گلاب کی قلمین

حسن کیا چیز عشق کیا شی ہی | نہین آتا کچھہ اپنی اٹکل مین

دہو نہ گنگا مین عارض گلگون | آگ لگجائیگی ابہی جل مین

ہم بہی در پردہ مرہی جائینگی | گر بہو ہین وہ رہین گی اوجہل مین

شعلی اٹہتی ہین دل سی پی پی | ساقیا آگ دی نہ بوتل مین

کیون نہ سیب ذقن کی لون بوسی | ہی کہان یہہ مزا امرپہل مین

بہون کی ہلتی ہی ہو گیا ہون نڈہال | دیکھی کیا ہوا ایسی ہلچل مین

ہینسنگی پہچوان کب تک آپ | چلیی مینڈہی لڑائین جنگل مین

دل عاشق ہی گر نجا کی کہین | باندہ رکہین جناب آنچل مین

دوارکا کی بگڑ گئی ہی ہوا | جائین متہرا سی کشن گوکل مین

چار ابرو کی لی صفائی جہٹ | جسنی دیکہین حضور کی قلمین

جان دیتا ہون یار ترسا پر | ہین مسیحا شریک کونسل مین

فیض بیمار چشم ساقی ہون | ق | توڑتا دم ہون آتی ہین کل مین

نکرین آب فکر گل درگل

گاڑدین میکدہ کی دلدل مین

ہلال عید ہی ساقی نمود بادل مین
مہ صیام گیا لا شراب بوتل مین

گئی نہ موسم پیری مین بہی حرارت عشق
دبی رہی گئی برسون یہہ آگ بہوبل مین

جلائیی اسی خلوت مین شمع کی بدلی
دہوان نہین ہی مری داغ دل کی مشعل مین

دیار عشق مین ہوتا نہ پاو بارا وہ
جو ہوتی عقل رسا کچہہ بہی اپنی کل مین

جو دیکہا چشم حقیقت سی پشم ہین دونو
نہین ہی فرق دوشالی مین اور کمل مین

جناب موسی عم انکو ہم بتادینگی
شرار طور کی جلوی ہر ایک کنل مین

کرو کی تا بکجا درد سر کا حیلہ حضور
کبہی تو آئیگا عاشقون کی صندل مین

جو دیکہہ پا ہی مہ عید ڈور رہو اچہیر
ہلال ہی وہ پری اس پری کی تکل مین

مری نظر مین کنہیا کو دیکہہ اور آدہا
کبہو نہ جاونگا متہرا مین اور گوکل مین

جو برق طور ہی دیکہی ہی چپک کی رہجاوی
وہ رق برق ہی انکی سنہری آنچل مین

لکہین گی ہر ورق گل پہ وصف غنچہ دہن
جو ہاتہہ آئین ہماری گلاب کی قلمین

تمہاری وحشیون کو عمر خضر ہوئی نصیب
زیادہ شہر سی آبادیان ہین جنگل مین

محاسبہ سی زمانی کی مطلع ہون مگر
حساب عشق کچہہ آتا نہین ہی انکل مین

یہی ہی عرض پس مرگ یار ساقی سی
بنی مزار مری میکدہ کی دلدل مین

جو آج پیر خرابات سوی دشت چلی
ارادہ کل سی ہی منگل منائین جنگل مین

نہین سنای کلام اُسنی بی نقط ہم کو
لکہین ہین شعر گئی صنعت معطل مین

تہون کی عشق مین کعبہ کو چہوڑ چہپا کی فیض
ٹک دی ہوی بیٹہی ہین اگی دیول مین

انکی قامت کا تذکرا تو نہین
پہر قیامت کہین بپا تو نہین

پوچہہ لو اُنسی زلف پیچان کو
مشک اگر ہم کہین خطا تو نہین

خوف آندہی سی مین کرون کیہی
داغ دل ہی یہہ کچہہ دیا تو نہین

جا بہڑا لی ستون سی جو شیرین
آہ فرہاد کی قضا تو نہین

مرتبہ کا اگر لحاظ نہو
ہی وہی ایک دوسرا تو نہین

یاد مین ہون جو اُنکی چٹکیکی
پڑی پیچہی کوئی بلا تو نہین

جگہہ ہی تو نکا آٹھ پہر
گہر خدا کا ہی دل گیا تو نہین

تو پ تجتی ہی گہر گیا اپنی
مجہہ سی کی یار نی وفا تو نہین

بی گناہو نکا قتل کرتا ہی
کوچہ یار کربلا تو نہین

کیون نکہہ در رہو قبلہ و کعبہ
ق کچہہ کسی نی کہا سنا تو نہین

دیر سی اُٹہی چلی کعبہ مین
بت خفا ہین خدا خفا تو نہین

کیون نہ کلوا سی کرون بیعت
رند ہون فیض پارسا تو نہین

بام پر چڑھ کی وہ اترا تو نہین | پھر زمانہ تہ و بالا تو نہین
کشتیان نوح بناتی ہین عبث | موج زن اشک ہین دریا تو نہین
مجھہ سی کہتی ہین لپٹ کر شب وصل | جیمین کچھہ اور تمنا تو نہین
قتل وہ کس لئی کرتی ہین مجھی | لب مین اعجاز مسیحا تو نہین
جمع ہی خلق خدا منع کرو | مین تڑپتا ہون تماشا تو نہین
قتل عشاق مین دن رات ہی محو | وہ بلا کو ہی مسیحا تو نہین
دل جو اس طفل کو پھر دیتی ہین | سخت نادان ہین دانا تو نہین
افعی زلف کو چھیڑین کیونکر | یاد ہمکو کوی لٹکا تو نہین
منہ چھپائی ہوی جاتی ہو کدہر | خون کا آپ سی دعوا تو نہین
پی پہ پی تیر لگاتی کیون ہو | ڈھیر عاشق کا ہی تودا تو نہین
کون ڈرتا ہی بہلا ابرو سی | تیغ ہی پر اسی قبضا تو نہین
کشت دل سبز ہو قاتل کیونکر | ابر شمشیر برستا تو نہین
بار غم سونپ کی فرماتی ہین | سر پہ کچھہ آپ کی جھبا تو نہین

روبرو آئینہ رو بیٹھی ہین
ہوگیا ہی مجھی سکتا تو نہین

کیا ہوا مین نی جو محرم کو چھوا
اسمین کچھ سونی کی چڑیا تو نہین

ترک دنیا کی کہن ہم جو کرین
کوچۂ اسکا بہی دنیا تو نہین

دو اٹھا جلد مژہ کی چلمن
ہمسی کچھ آپ کو پردا تو نہین

دن دئی چاہ ذقن مین جو گرون
فیض پیتا ہون کچھ اندہا تو نہین

دنیا مین ان بتون سی جو آنکھین چرائین
عقبی مین کیا خدا کو بہلا مُنہ دکہائین

مُنہ سی تری نقاب جو امیہ اٹھائین
خورشید کو بہی دہوپ مین دن بہر بٹہائین

گر ہو جوار بہاڈی کی منظور انکو سیر
ای بحر اشک جوش پہ پینڈہی لڑائین

رہجا ہی شب کی غب جو خیال اُسکا پیش چشم
آنکھون مین پتلیونکا تماشا دکہائین

وہ غنچہ لب جو تو چلی آی باغ مین
گلچہری خوب صحن چمن مین اُڑائین

کہنی پرایری غیر کی ہرگز چلو نہ تم
طوطی کی جب تلک نہ بناؤن کہڑائین

راج آپکا ہی یا کسی ہر لونگ کا ہی راج
چھنّی کا نام نچہر لی اور کوڑی کہائین

کہینچی ہی سو ہجی یار نی پرسون ہی آجتک
فرقت کی شب کا حال اُسی کیا سنائین

کل بہی منا منا کی تہکا پر منا نہین
پڑتا ہون آج یار کی پہر ہات پائین

لینی لگی ہین غیر سی وہ تہ نشا نکا کام
ای **فیض** کہنی کوفت کہاتک اٹھاؤن مین

ایک ایک گھاٹ پر کئی برسون رہا ہون مین
محرم سی کچھہ کچھہ آپکی محرم ہوا ہون مین

ساقی کسی سی تجھکو بدائی کسی سی ہی
کیا بی وقوف ہون جو ترا آشنا ہون مین

کیا ڈر سپولیا ہی اگر تار تار زلف
کیسا ہی ناگ ہوی اسی کیلتا ہون مین

گھڑیون جھلاتی ہو مجھی اک بوسی کی لئی
عاشق بنا نہین ہون ہنڈولا بنا ہون مین

دیکھی نہین ہین جسنی ابھی تک کہون کے بال
قرب جوار اُس کی کہین آ رہا ہون مین

تلوار تول تول کی رہجاتی ہو سجک
تم بزدلی جناب ہو یا تھڑجبا ہون مین

مانجھی پہ کیون پتنگ چڑھاتی ہو جب تب
ہوتا ہی ڈور ہر کوئی اور کٹ رہا ہون مین

ای دوست مجھہ سی ہو نہ سکی گی کبھی یہہ بات
وہ چاہین دشمنون کو مری انکو چاہا ہون مین

وہ شہسوار ایک بھی لکھتا نہین ہی خط
کاغذ کی گھوڑی سیکڑون دوڑا رہا ہون مین

بھاوین مری نہین ہی وہما جو کری تری
ای وحشت اپنی جامہ سی باہر ہوا ہون مین

صورت کو جسکی دیکھہ کی پڑتی ہین سب درود
صلواة اُسکی مُنہ سی کھڑا سن رہا ہون مین

آتشکی ہی جن کی عمر بسر عشق مین ہوئی
انسان **فیض** کاہیکو ہون کہہ ہمین

بیمار نہ آنکھین ہین نہ لاچار ہین پلکین — آنکھین تری خونریز ہین خونخوار ہین پلکین

ہی مردمک چشم تری نقطۂ مرکز — گردش ہین اگر صورت پرکار ہین پلکین

نیسان چرا تا ہی مجھی دیکھتی ہی آنکھہ — ای یار رگ ابر گہربار ہین پلکین

اس پار سی کیا مرہم کافور سی ہوگا — جراح دل وجان سی اس پار ہین پلکین

منہ پر تری عاشق صف محشر مین کہینگی — ابروسی زیادہ ہی گنہگار ہین پلکین

تلوار نہ لو مول اگر باڑ کوئی دی — تیغہ کی طرح آپ کی خمدار ہین پلکین

آئینہ مین کرتی نہین کیون سیر ریاحین — ریحان سی کئی درجہ طرحدار ہین پلکین

آنکھونکو تری دیکھہ کی بیمار ہوا مین — ای یار مری موت کی آثار ہین پلکین

بیمار نگہہ کا ہوا نہین ہی مجھی کھٹکا — آنکھین گل نرگس ہین تری خار ہین پلکین

کہتی ہین تری دیدۂ مخمور دم خواب — اللہ کی قدرت ہی ملنسار ہین پلکین

خط سبزہ ہی رخ گل ہی دہن غنچہ ہی سرو — تو باغ ہی خار سر دیوار ہین پلکین

کرتی ہین انہین دیکھہ کی ڈنڈوت برہمن
ای **فیض** مری یار کی اوتار ہین پلکین

معجزہ سحر کرامات تماشا پلکین — اس زمانہ مین لقب رکھتی ہین کیا کیا پلکین

سر مو فہم مین آتا نہین مطلب کیا ہی — چیستان یار کی آنکھین ہین معما پلکین

رخ ترا نور کا بجا ہی خدا شاہد ہے | مثل موسیٰ کی ہوئین محو تجلی پلکین
ہو رہا ہی شب فرقت مین تلی اوپر دم | جب سی دیکھی ہین تمہاری تہ و بالا پلکین
ایک دو انسی ہو قتل انسی ہون لاکھون غارت | قاتل خلق ہین آنکھون سی زیادہ پلکین
شوق سی تیر نشانہ پہ لگائین لیکن | ڈر رہی ہی نکرین خون کسیکا پلکین
سوزش انکھومین تری ہی سبب بارکشی | سحر و شام کیا کرتی ہین پنکھا پلکین
بیٹھی اس خوف سی آنکھین نہ لڑائین اُس سی | برچھیون کا مجھی دیتی رہین دھوکا پلکین
نگہ تیز تری کرتی ہی مجروح مگر | چلنی کر ڈالتی ہین یار کلیجا پلکین
تیر کہتا ہی کوئی کوئی سنان لیس کوئی | جنگ کا رکھتی ہین سامان مہیا پلکین
گرد و پیش انکی ہی آنکھون کی بہرا کرتا مین | ہوتی مخلوق مری گر ہمہ اعضا پلکین
ہی تری مردمک چشم کنہیا ای بت | کر رہی ہین جمن و گنگ کی پوجا پلکین
اور کچھ آرزو ای مردمو اب انکو نہین | قتل عشاق کی رکھتی ہین تمنا پلکین
کس طرح صحت و آرام سی گذری اپنی | دیکھنی والون کی ہین درپی ایذا پلکین
انکھ اغیار سی ای یار لڑا تو نہ کبھی | فاش کر دینگی تری چشم کا پردا پلکین
جب سی بیمار لکھا ہی شعرا نی اُن کو | چشم کی غم مین ہوئین سوکھ کی تنکا پلکین

نہ کرو آرسی بل جلد دکھا دو صورت

فیض کی دلمین کیا کرتی ہین ہر بانکپن

آتا ہی لب پہ شکوہ جور بتان کہان | کرتی کہ بات ہی مری منہ مین زبان کہان

ہی میری اختیار مین اسکی عنان کہان | تہمتا ہی مجھہ سی توسن عمر روان کہان

نذر سگان کوچہ محبوب ہو گئی | ملتی ہین اب ہما کو مری استخوان کہان

انکی روانگی نی کیا ہی مرا یہ حال | تہی ورنہ اس طرح مری آنسو روان کہان

اس حیلہ سی پکارتی ہین قبلہ آپ کو | دیتی ہین پانچ وقت موذن اذان کہان

دیوانہ اس سری ہون اسی وجہ سی پری | کتون نی تیری کھائین مری ہڈیان کہان

دیتی ہین کب جواب وہ میری سوال کا | ہین بی دہن ازل سی نہین ہی ہان کہان

بیٹھی ہی رہیی چہانونی اب کیا ضرور ہی | ناز آپکا اٹھائیگا یہہ ناتوان کہان

مین مرشا تلاش مین لیکن ملا نہ کھوج | یارب چلی گئی مری عمر روان کہان

کوئی حرم مین کوئی کلیسا مین دیر مین | پہرتی ہین لوگ ڈہونڈہتی تیری کہان کہان

سنیدہی ہی بات سرو گلستان دہر کی | جس نخل کو بہار نہین ہی خزان کہان

کیا حال پوچھتی ہو نشیب و فراز کا | ہم ہین جہان زمین ہی کہان آسمان کہان

سر کس طرحسی مین قدم یار پر رکہون | دیتی ہین پاس رہنی مجھی پاسبان کہان

دو چار روز اور ہی گنجایشی یہین | ہستی سی تا عدم ہی سرا درمیان کہان

ہم گہومین لاکھہ مثل فلک گرد سکی لیک   ہوتا ہی مہربان نہ نامہربان کہان

شاعر جنہین سمجہتی ہو تم اپنی زعم مین   انکو زبان کہان مری آگی دہان کہان

ای **فیض** بوسہ لب جانبخش لی ہی لو
ملتی ہی مفت زندگی جاودان کہان

ہرفین کو طاقت شرح و بیان نہین   انکو دہان نہین مری منہہ مین زبان نہین

ہون ناگوار طبع بد و نیک بعد مرگ   چہوتی سگ و ہما ہی کبہی استخوان نہین

بعد فنا بہی گم ہون کمر کی خیال مین   میری مزار کا کہین پیدا نشان نہین

جاتا ہی کیون دلا دہن یار کی طرف   اندہا ہوا ہی کیا نظر آتا کنوان نہین

سمجہی گا کون کشتہ مہ طلعتان ہین   پہر کفن نصیب خدایا کتان نہین

کیون آپ سر بجیب تفکر ہین خیر ہی   ذکر دہان تنگ ہی کچہہ چیستان نہین

آٹہون پہر ہی فکر میان و دہان یار   مجہہ سا حضور مین تو کوئی غیب دان نہین

دعوت سگ و ہما کی کری کیا یہہ ناتوان   ہی صرف پوست گوشت نہین استخوان نہین

سوتی ہین کیا ہی چین سی آسودگان خاک   دنیا مین گور سی کوئی بہتر مکان نہین

وحشت نی میری پانون نکالی ہین پیٹ سی   ہمسایہ مین کسی کی یہان بیٹہان نہین

میری لحد کی گرد نہ گہومین سگ و ہما   جز مشت خاک زیر زمین ہڈیان نہین

کیون تیغ تیز کرتی ہو یارونکی باڑ پر
سنگ لحد مرا ہی یہہ سنگ فسان نہین

ہندو بچون کی وصف سی کیا کام ہی مجھی
ہی یہہ دکن قلمرو ہندوستان نہین

قالب مین روح ہی نہین آتی ہی روز ہجر
وہ جب سی میری پاس نہین تن مین جان نہین

کرتا ہون آہ وقد خمیدہ سی غم کو صید
گو پاس میری تیر نہین ہی کمان نہین

رہتا ہون وصف بازوی جانان مین بیقرار
مچھلی کی وضع گو مری منہ مین زبان نہین

جیتا ہون سوز غم سی کسیکو نہین خبر
یہہ آگ وہ ہی نام کو جس مین دھوان نہین

حال سکندروان عدم کیا رقم کرون
کاغذ قلم ہی لیک سیاہی دوان نہین

تاثیر ساحری ہی تری شاعری مین نقص
افسوس ہی کہ ناسخ جادو بیان نہین

کرتا ہون وصف خوبی چشم بتان ہنوز
ساحر نہین ہون شاعر جادو بیان ہون مین

کسطرح قطع مرحلہ عشق مجھہ سی ہو
نقش قدم ہون گرد رہ کاروان ہون مین

حال شب وصال کہون کیا مثال شمع
ہون سود بھر بزم پر اپنا نیان ہون مین

آیا نہ سوز عشق کا اتبک زبانپہ حرف
کہنی کو مثل شمع سراپا زبان ہون مین

بار غم و بال خط یار کیا کہون
مو ضعیف سی بھی کہین ناتوان ہون مین

بال آگیا ہی کاسہ سر مین پی فنا
زیر زمین بھی والہ نازک میان ہون مین

ہون خاکسار ماہ رخِ عرش آستان | کہنی کو ہون زمین پہ مگر آسمان ہو مین

کیا کام نا خدا سی ہی کام فیض
سجدہ نا مین کشتیٔ عمر روان ہون مین

ہو رہی ہین مشتعل جسم کہن کی ہڈیان | جل رہی ہین مشعلون کی طرح تنکی ہڈیان
ای صبا خاک گلستان کرنہ تو بربادِ مفت | دفن گلشن مین ہین مرغان چمن کی ہڈیان
آسیا ای چرخ جیسی لا کہہ پستی ہی پہاڑ | سخت تر ہین سنگ سی بہی کوہکن کی ہڈیان
حال وحشت کا لکہون کیونکر نہ جا کر دشت مین | جا ہی خامہ ہین قلمدان مین ہرن کی ہڈیان
کامل و ناقص مین کیا ہی فرق مر جانیکی بعد | ہین مساوی بعد مردن مرد و زن کی ہڈیان
کوہکن کا دانت ہی ... ت سی ای شیرین خصال | نیشکر ہین خسرو شیرین دہن کی ہڈیان
کیا کرون لیکر عصا کو ناتوان زنف ہون | پاس کہتا ہون غزالان ختن کی ہڈیان
اسقدر کیون گرم ہی تو ای بت آتش مزاج | جل کی خاکستر ہوئین ہر برہمن کی ہڈیان
سرخ سجہ لیکی مشہد پر نجا ای بحسن | شاخ مرجان ہین تری گلگون کفن کی ہڈیان

گو ہین بہی ہی خیال بادشاہی ہمکو فیض
ہو گئین طعمہ ہما کا اپنی تن کی ہڈیان

در صحرا مین اگر شکستن دریا مین | مچہلیان دشت مین پیدا ہون ہرن دریا مین

بن مین ممکن ہی نہ ای مشفق من دریامین	مچھلیان دشت مین پیدا ہون ہرن دریامین
نہ بیابان مین یہ عادت نہ چلن دریامین	مچھلیان دشت مین پیدا ہون ہرن دریامین
زلف وخط ہوئین اگر عکس فگن دریامین	خلق ہون سنبل وریحان کی چمن دریامین
غنچۂ گل نظر آی ہمین ہر ایک حباب	منہ اگر دہوی کوئی غنچہ دہن دریامین
فرقت یار وی محبوب مین روتی ہین بہت	مثل مچھلی کی ہمارا ہی وطن دریامین
دہن وچشم ولب وقد کا اگر ذکر کرون	ہون ابہی چار طرف چار چمن دریامین
پرتو افگن ہو اگر آپ کا روی روشن	کعبہ وکہلائی وہی ای قبلۂ من دریامین
تہوک وی پان چبا کر وہ اگر غنچہ دہن	ہوی ہر ایک گہر لعل یمن دریامین
ہجر گیسوی ملیحان مین اگر اشک بہین	غرق ہوجائین ابہی ہند و دکن دریامین
وہ سیہ چشم اگر زلف کو اپنی دہوئی	ہوی پیدا ابہی دامشک ختن دریامین
دیکہتا کیا سوی گرداب ہی ای بحر کرم	پرتو افگن ہی ترا چاہ ذقن دریامین
آشنا سیکڑون دم توڑ ہی ڈالین اپنا	تیرنی جاہی جو وہ عہد شکن دریامین

پانی بہی ترا کی کی ہون تیش ہجر میں دریامین	ہی دم گریہ صبیحون کا تصور ای فیض لہلہاتا ہی گلستان سمن دریامین	بحر مین اشک کہ وہی شی کو اگر

اس بت کی نہین خوف سی قرآن لغلمین	پہرتا ہون دربا سی ہوی ایمان لغلمین

کس طرح نہون تیر بلا ست کا نشان | بیٹھا ہی کوئی تو وہ طوفان بغلمین
کیا عیب جو بٹھلائین مجھی اہل ہنر پاس | بٹھلاتا ہی انسان کو انسان بغلمین
تو وہ ہی پری زاد دکھا دیوین اگر ہم | بلقیس کو رکھین نہ سلیمان بغلمین
کیا ہوئی غم زلف مین حال اپنا سحر تک | پھر شام سی کچھ دل ہی پریشان بغلمین
آرام سی رہتی ہی نہین جان کسی شب | جس روز سی ہی یہہ دل نادان بغلمین
دکھلا دی رخ صاف پہر ای آئینہ رو آج | ہی کل سی مکدر دل حیران بغلمین
ہرگز نہ اٹھی فتنۂ نو دیر کہین سی | بیٹھی جو کبھو وہ بت فتان بغلمین
آیا جو ہم آغوشی جانان کا تصور | مارا مژۂ شوخ نی پیکان بغلمین
کیونکر نہ لکھون مین صفت عارض و کاکل | رکھتا ہون شب و روز قلمدان بغلمین

مین پوچھہ گیا پاس تو وہ بول اٹھی فیض
آ بیٹھی ہین جان نہ پہچان بغلمین

دل ہی کعبہ مرا پراگ نہین | ان بتون کی کہین سی لاگ نہین
توسن عمر کس طرح سی تھمی | یہہ وہ گھوڑا ہی جسکی باگ نہین
اشک سی کب ہو سرد آتش عشق | بجھی پانی سی یہہ وہ آگ نہین
پوچھتی کیا ہو گیسوؤن کا حال | کہین زہریلی ایسی ناگ نہین

فیض ڈرتا ہی آتش سی کیون اتنا
آدمی ہی وہ شوخ آگ نہین

گیسوی پیچدار کی دیکھی نہ مشکبو جبین
دیکھی نہوی جس نی کبھی عنبرین جبین

دکھلا خدا کی واسطی ای نازنین جبین
دیتی ہین جان کبھی ہوی ہم جبین جبین

بجلی لحد مین کوند گئی دل چمک گیا
آئی ہی یاد یار کی زیر زمین جبین

آنکھون پھر رہیگا اندھیرا جہان مین
ہرگز چھپا نہ ای بت خلوت نشین جبین

کہتی ہین اپنی عکس سی وہ آئینہ مین دیکھ
ایسی کسی نی خواب مین دیکھی نہین جبین

ناقص ہو جو کوئی مہ کامل کہی اُسی
ہی مہر سی بھی حسن مین بڑھ کر کہین جبین

روشن رہیگا نور کی پرتو سی کنج لحد
ای رشک مہ دکھادی دم واپسین جبین

ہین سیکڑون ہی غنچہ دہن اس چمن مین لیک
تجسا نہین ہی ایک بھی گل یاسمین جبین

گیسوی مشکبو ہین دھوان دل جلا ہو گواہ
کیونکر کہین نہ یار تجھی آتشین جبین

ہو جاسی بی نقاب جو وہ غیرت بہشت
اش اش کریگی دیکھہ کی ہر حور عین جبین

کیونکر دماغ عرش پر اُس ماہ کا نہو
افشان ستاری ہین تو سپہر برین جبین

ہو جائینگی تمام خدائی جبین پرست
دکھلا نہ ہر کسی کی تئین ای حسین جبین

انکو فلک جناب کہی کیون نہ خلق فیض

ابرو ہلال عید ہی ماہ مبین جبین

ویران ہین آسمان و زمین جب مکین نہین
وہ بہی کوئی مکان ہی جس مین مکین نہین

تمسا جہان مین ہیچ ہی کوئی نازنین نہین
لیکن نیاز مند ہی مجہسا کہین نہین

اللہ ری ہوشگافی صناع لم یزل
موی کمر سا یہان کوئی باریک بین نہین

پہر کیون ہر ایک داغ جگر ہوگیا سپر
چین جبین یار اگر تیغ کین نہین

مجروح کر دیا مجہی انکار وصل نی
تیغ دو دم سی کم نہین تیری نہین نہین

دیکہا جو حسن یار زلیخا نی یہ کہا
یوسف بہی ہین حسین پر اتنی حسین نہین

دست طمع دراز کرین کس کی آگی ہم
پاس اپنی وہ قبا ہی جسمی آستین نہین

ہم ہین فقیر لیک شہ ملک فقر ہین
جز پوست تن پہ بہی کوئی پوستین نہین

کرتا ہون دید روزن مرقد سی دور تک
کیا غم ہی قیصؔ پاس اگر دوربین نہین

کہتی ہین ای ملیح تری [illegible]
[illegible] وہ حسن ہی جس مین نمک نہین

وہ ہاتہ کام کا نہین کچہ ہمین شک نہین
پہونچا جو ہات یار کی دامان تک نہین

تاثیر جذب آہ دکہا سیاہ کرو
لگتی شب فراق مین پلک سی پلک نہین

مشتاق اسکی دید کی آنکہین مری رہین
دیکہی کسی نی خواب مین جس کی جہلک نہین

ہرچند خوش خرام ہی کبک دری و لے — تیرے خرام ناز کی اُس مین لٹک نہین

پہنی ہی جب سی یار نی پوشاک صندلی — سر مین ہماری درد نہین ہی ٹنک نہین

دن رات اپنی ساتھ گھماتا ہی کس لئی — ان مہوشون کی چاہ مجھی ای فلک نہین

زدن گوشمال اُسکو جو آتا ہی ای نسیم — غنچہ کی منہ مین اسکی دہن کی مہک نہین

یاران رفتہ ایسی دبی پاؤن چل بسی — کانون تک آئی پانون کی اُنکی دھمک نہین

کہتا ہی کس لٹک سی وہ محبوب خوشخرام — کس کام کی وہ چال ہی جسمین لٹک نہین

جو یار ہمسی رکھتی تھی اخلاص نیست مین — آئی برای فاتحہ وہ گور تک نہین

ہم ہی نقطۂ ذلیل نہین ای جناب دل — سرکار حسن و عشق مین اسکی ہتک نہین

ای ضعف ہجر مین بھی بہکتا تجھی مگر — کوچی مین یار کی کوئی کرتا کھٹک نہین

رو رو کی مین نی عرض یہ کی کس لبی سی یہ — ہنس ہنس کی تمنی زخم پہ چھڑکا نمک نہین

ان مہوشون کی خوف سی بیٹھی ہین نجیب — ہم آنکھ اُٹھا کی دیکھتی سوی فلک نہین

نسبت پری سی عدو سی کس کس سی دین تجھی — آئی نظر ہمین کبھی پرچھائین تک نہین

آئی نہ غش مین برق تجلی کو دیکھکر — موسی نی اس شوخ کی دیکھی جھلک نہین

برسون رہی ہی زلف مسلسل سی کشمکش — آئی انہون کی پیچ مین ہم یک بیک نہین

سب ہین اسیر دام توہم مین ای میان — اثبات مین کمر کی تری کسکو شک نہین

حال میاں پارسی آگہ نہو نگی آپ ‏ — ‏ ہو نگی جناب غیب کی جبتک کمک نہین

آئی ہر ایک شیعہ و سنی برای سیر ‏ — ‏ یہہ باغ و داغ عشق ہی باغ فدک نہین

ای مصحفی وصف چشم سیہ کیا رقم کرون ‏ — ‏ ایسی یہہ دو ہرن ہین کہ انمین چمک نہین

کہین تم سی کیا ہم زمانی کی باتین ‏ — ‏ کری ہی ٹھکانی لگانی کی باتین

جو کرتی ہین یہان گھر بنانیکی باتین ‏ — ‏ وہ کرتی ہین مٹی مین جانی کی باتین

مجھی اب کی لوگونپر آتا ہی رونا ‏ — ‏ جو سنتا ہون اگلی زمانی کی باتین

جو کہنی کی باتین ہین کہتی نہین ہم ‏ — ‏ سناتی ہین ہمکو سنانی کی باتین

عجب گر یہ تہی مرنی والی جو مجھکو ‏ — ‏ سناتی تہی جی ہی سی جانیکی باتین

ق

سنین پند گو یونکی کیا واہیاتین ‏ — ‏ نہین یاد انکو ٹھکانی کی باتین

کبہو ذکر کوثر کبہی ذکر جنت ‏ — ‏ کیا کرتی ہین پینی کھانیکی باتین

رہی مدتون پر سمجھہ مین نہ آئین ‏ — ‏ عجب کچھہ ہین یاس کارخانیکی باتین

کہا تک بہلا منہ و کہانیا کروگی ‏ — ‏ مناسب نہین سر پہرانیکی باتین

نہین مغز پاشی سی یہان فیض حاصل ‏ — ‏ کرو کچھہ خدا سی ملانی کی باتین

میں نے ابتک آنکھہ سے دیکھا نہیں — خاک کی پتلی میں کیا ہے کیا نہیں

مقصد آب و گل میں جب تلک — میں نے مطلق آپکو سمجھا نہیں

تو ن جسکی رہی باہر تلاش — تو نے کیوں گھر میں اُسے ڈھونڈا نہیں

واں ہے دانی کہ اپنے دل کا حال — فہم میں کچھہ آجتک آیا نہیں

ق

ہے تو الانسان سری صاف صاف — ہمنے اُس سر کو مگر پایا نہیں

اے مفسر فکر کیوں کرتا ہے تو — یہہ حدیث عشق ہے آیا نہیں

اپنے مطلب کو پہونچ سکتا ہے کب — آپ تک وقتی کہ میں پہونچا نہیں

کر حصول بیخودی کی فکر تو — ہے خودی جبتک خدا ملتا نہیں

[illegible]

فیض ایسا ہو کہ مختاری کریں — ہم سے مجبوری میں کچھہ ہوتا نہیں

[illegible]

مردود خلایق ہیں کہ مقبول خدا ہیں — ابتک نہیں معلوم ہمیں کون ہیں کیا ہیں

آتی ہیں شب و روز سماعت میں صدائیں — ہر چند کلام آپ کی ہی صوت و صدا ہیں

ہم تم میں اسی پردہ ہیں جسوقت یہہ اٹھہ جائی — کچھہ اور ہی عالم ہے کہاں ما و شما ہیں

اک پتی ہیں دو گوش نہیں معنی انسان — انسان جسے کہتے ہیں وہ لوگ جدا ہیں

آغاز سے آگاہ نہ انجام سے واقف — افسوس کہ ہم لوگ بھی کیا بے سر و پا ہیں

ارباب ظواہر سی نہ کچھہ پوچھہ حقیقت ق یہہ لوگ ہین خوش لفظ سی معنی سی خفا ہین
کہتی ہین جسی علم وہ ہی ایک ہی نکتہ اس رمز سی آگاہ اگر ہین فقرا ہین

کہتی ہین جنھین قیض انھین جانتی ہین ہم
درویش کی صورت ہین مگر خضر نما ہین

غم زلف رسا ہی اور مین ہون
ہر اک دن رتجگا ہی اور مین ہون

تصور آپکا ہی اور مین ہون
خدا کا سامنا ہی اور مین ہون

ہوی پر بہی نہ چہوٹا عشق گیسو
لحد مین اژدہا ہی اور مین ہون

کیا بیمار حسن عارضی نی
یہی اک عارضہ ہی اور مین ہون

نہین کوی مقیم کوی جانان
مگر اک نقش پا ہی اور مین ہون

کیا دعوی خدائیکا بتون نی
گواہ اسکا خدا ہی اور مین ہون

طواف کعبہ رخ ہی شب و روز
مقام باصفا ہی اور مین ہون

کمر کی جستجو نی کر دیا گم
عدم کا راستا ہی اور مین ہون

کرون کیونکر نہ مین صورت پرستی
مقابل آئینہ ہی اور مین ہون

ہوا خلوت سرای یار مین بار
مکان دلکشا ہی اور مین ہون

نہین تہمتی خدا یا کشتی عمر
تلاش ناخدا ہی اور مین ہون

مدامی وحدت مطلق خدارا ۔۔۔ ہجوم ماسوا ہی اور مین ہون

گئی دن ندی وشوخی کی ای **فیض**
فقط اک انزوا ہی اور مین ہون

ہی جوانیت نہ اک دیجان مین ۔۔۔ کہہ کیا ہی کچھہ فرشتہ کان مین
کب ہی چشم یار سی چشم غزال ۔۔۔ فرق ہی انسان مین حیوان مین
شمع بزم خلق ہون مین بھی مگر ۔۔۔ نفع عالم ہی مری نقصان مین
وسعت دل موجب غفلت ہوی ۔۔۔ نیند مجھکو آگئی میدان مین
شہد اگر بولون تو لب ہوتی ہین بند ۔۔۔ تم بھی کچھہ کہدو لبون کی شان مین
کام پورا سوز غم نی کر دیا ۔۔۔ مر گیا مین فصل تابستان مین
کیا کرون غیب و شہادت کا بیان ۔۔۔ آرہا حجری سی مین دالان مین

قصۂ نمرود غفلت وضع سن
فیض کیا سوتا ہی مچھر دان مین

لیکی جان و دل مکرتی ہین دو وہ نہین ۔۔۔ مجھپہ وہ جو ستم کرتی ہین کرنی دو اُنہین
دونون زلفین دو ہرن ہین مرغزار حسن کے ۔۔۔ کشت خط سبز اگر چرتی ہین چرنی دو اُنہین
اپنی ہونٹھونکو مسیحائی کا فرمائین نہ کام ۔۔۔ بی اجل عاشق اگر مرتی ہین مرنی دو اُنہین

باغ ہو یا راغ ہو بستی ہو یا ویرا نہ ہو
جان ہی آنکھوں میں آ اوپر چڑھ رہا ہی دم مرا
عشق کا مکتب ہی یہان کوئی نہو تا ممتحن
بی مزہ ہونی ندو انکو کرو موقوف شور
چل رہی ہین انکی لوگو مین زبان قینچی کی طرح
ہو سو ہو دکہلا تو دو انکو مرقع سی نکال
دیکہنی دو سنبلستان پریشان کی بہار
خاکسار ونکی سرونپر پاؤن دیکر رہ چلو

لاش میری وہ جہان چاہین دہرنی دو انہین
گر وہ کوٹہی سی اترتی ہین اترنی دو انہین
مجہپہ جو جو حرف وہ دہرتی ہین دہرنی دو انہین
گر وہ زخمو نمین نمک بہرتی ہین بہرنی دو انہین
مرغ جان کی پر کترتی ہین کترنی دو انہین
میری نقشہ سی جو وہ ڈرتی ہین ڈرنی دو انہین
موی گیسو گر بکہرتی ہین بکہرنی دو انہین
آپ کی پاپوش سی مرتی ہین مرنی دو انہین

مرگئی پر بہی ہی کہٹکا دلمین گردیون کی فیض
گور پر کانٹی اگر دہرتی ہین دہرنی دو انہین

عشق مژگان مین خوار ہوتی ہین
ہاتھ دہو کر پڑی ہی پیچہی لٹ
کیا ہی آرام کی جگہ ہی گور
ماجرا آنسوؤنکا ہمسی نہ پوچہہ
دیدنمین سو سو اٹہاتی ہین طوفان

حق مین ہم اپنی کانٹی بوتی ہین
ہم ہی جینی سی ہاتہ دہوتی ہین
پاؤن پہیلا کی یار سوتی ہین
نام یہہ نا خلف ڈبوتی ہین
دیدی دریا کی ہوتی سوتی ہین

روتی ہین پہوٹ پہوٹ کر عاشق
آبرو اپنی مفت کہوتی ہین

فیض کسکو سنائین دکہہ سکہہ ہم
وہ تو اپنا ہی رونا روتی ہین

چشم تر کی آبرو کہوتا ہون مین
خلق ہنستی ہی جہان روتا ہون مین

ان لبونکی چاہ مین جاری ہی اشک
حوض کوثر کی منہ دہوتا ہون مین

عہد پیری مین بہی غفلت ساتہہ ہی
دن نکل آیا ابہی سوتا ہون مین

ہی چراغ صبح نور زندگی
اب کوئی دم مین ہوا ہوتا ہون مین

قدر جانان گہر مین فیض آتا ہی یاد
تخم طوبی صحن مین بوتا ہون مین

دل کی بدلی ہوئی اطوار نظر آتی ہین
جان دینی ہی کی آثار نظر آتی ہین

ناز و انداز و ادا عشوہ کرشمہ غمزہ
مجہکو قاتل یہی دو چار نظر آتی ہین

کہینچکر شکل عروس انکو دکہا دون لیکن
شکل سی میری وہ بیزار نظر آتی ہین

کیون نہو رام ہر اک برہمن ای شیخ حرم
بخدا مجہکو وہ اوتار نظر آتی ہین

زلف و رخسار بتان کی ہی کرامت ظاہر
معتقد کافر و دیندار نظر آتی ہین

کس طرح جا دن لکہون کیا انہین اپنا احوال
دست مویا بجہد مین بیکار نظر آتی ہین

جہا نکتی پہرتی ہین یوسف سی کنوین کنعان ہین
غرق چاہ ذقن یار نظر آتی ہین

تہار بی گل تو مرا کس سوی مژہ ہی انکا
دو تو عارض گل ہنجار نظر آتی ہین

رخ پر نور پر اُس سرنی چنی ہی افشان
دن وہی ثابت و سیار نظر آتی ہین

زلف مشکین کی تصور مین ہوی ہوش ہرن
خواب مین آہوی تاتار نظر آتی ہین

فیض صاحب کی جو چتون ہی لہکانی ہتی
چشم بیمار کی بیمار نظر آتی ہین

جو وصف کمر مین کمر باندہتی ہین
وہ مضمون باریک باندہتی ہین

ہم اُس خط کو عنبر اگر باندہتی ہین
تو زلفونکو ہی مشک تر باندہتی ہین

ہم اس رخ کو مصحف اگر باندہتی ہین
تو افشانکو زیر و زبر باندہتی ہین

جو اس رخ کو تشبیہ دیتی ہین گلسی
وہ ہونٹون کو گلبرگ تر باندہتی ہین

رگ جانکی منظور ہی فصد جنکو
مژہ کو تری نیشتر باندہتی ہین

جو قربان شمشیر ابرو ہین وہ یہان
مری داغ دلکو سپر باندہتی ہین

مرا نامہ قاتل کو دیتی ہین جاکر
کفن سر سی جب نامہ بر باندہتی ہین

ارادہ ہی کثرت مین وحدت کو دیکہین
ہم آئینہ خانہ مین گہر باندہتی ہین

وہ شیرین سخن ہون کہ شاعر جہانکی
قلم کو مری نیشکر باندہتی ہین

ہوی ساتھ والی عدم کو روانہ
ہم ای **فیض** رخت سفر باندھتی ہین

یاد آتی ہی وطن مین وہ کمران روزون
مجھکو درپیش عدم کا ہی سفران روزون

مصحف رخ جو نہین پیش نظران روزون
دل سیپارہ ہوا ریزہ زبران روزون

عشق ابرو مین کیا پاس محبت کا خیال
رکھ دیا سر کو تہ تیغ دوسران روزون

بوسہ لب جو لیا مین نی وہین زہر چڑھا
موج صہبا مین ہی افعی کا اثران روزون

زیر گیسو نہ چھپا یار رخ روشن کو
نظر آیا مجھی عقرب مین قمران روزون

تا کجا تذکرہ موکران جیب بہی ہو
مثل عنقا ہوی گم اہل نظران روزون

لب جانبخش مین ہی اسکی بہر آب حیات
موت کا ہمکو نہین خوف و خطران روزون

اشک جاری ہین کسی حورفش کی غم مین
حوض کوثر ہی مرا دیدہ تران روزون

باغ فردوس کو کیونکر نہ مقر سمجھین ہم
کوی محبوب مین اپنا ہی مقران روزون

ذکر ہوتا ہی کہین شاہد سیمین تن کا
زر و آتی ہی نظر صورت زران روزون

جو کوئی بدر سی تشبیہ رخ یار کو دی
وہ اسی جرم سی ہو شہر بدران روزون

سرخرو اشک کی دولت سی نہین ہین ہو جب
ہو گیا نوع دگر حال جگران روزون

آئینہ دیکھ نہ ای آئینہ رو ڈرہی مجھی
کہین تجھکو نہ لگی تیری نظران روزون

صرف وصف لب شیرین ہی رہا کرتا ہی
دہن اپنا ہی مگر تنگ شکران روزون

مرگئی حسرت پابوسی دلدار مین ہم
خاکساری مین ہوی عمر بسر ان روزون

مین وہ ہون حاتم اقلیم فصاحت ای **فیض**
ایک عالم ہی مرا دست نگران روزون

جز جراحت کچھہ نہین ہی عالم اسباب مین
چاک رہتا ہی کتان کا دل شب مہتاب مین

ہو ضرر خود بین کو فوراً عالم اسباب مین
تیرہ جلد آئینہ فولاد ہوی آب مین

گردش تقدیر سی کیونکر کنارہ ہم کرین
سیکڑون ہی کشتیان ڈوبی ہین اس گرداب مین

ثروت دنیا پہ ای منعم عبث ہی تجھکو غم
نفع کیا گر بادشاہی ہاتھہ آئی خواب مین

گرمی دوزخ سی نقصان خاکسارونکو نہین
کب اثر کرتی ہی آتش چادر مہتاب مین

باعث امن دل نازک قد خم گشتہ ہی
شیشہ رہتا ہی حفاظت سی ہر اک محراب مین

آبرو والی مطیع مرد کجرو ہین مدام
صید اکثر مچھلیان ہوتین خم قلاب مین

آہ سی سرگشتگان بحر غم کو کیا زیان
کب مخل ہو باد کار آسیای آب مین

گفتگو ہی نرم سی واقف نہین سرگشتگان
جای مرہم کی نہین چاک لب گرداب مین

کام کی ہی بات جب ہو دل مضطر گداز
ہی اثر کچھہ اور ہی خاکستر سیماب مین

انسی کاکل ہوا ہی نمود خط سی **فیض**

تہا زمرد کا اثر اس سبزۂ بی بر مین

ڈہانا دل کا قصر بن سکتا پہر ایسا کہر نہین
یہہ عمارت وہ ہی جسمین خاک او پتہر نہین

ہی مجرب یاد ہمکو ہی علاج درد سر
کیا کرین تدبیر پاس اپنی کوئی پتہر نہین

عالم وحشت مین لطف موسم طفلی ملا
دامن صحرا تو ہی گر دامن مادر نہین

ہی لب جانبخش جانان چشمۂ آب حیات
زندگی سے ہاتہ دہونا کچہہ مجہی دوبہر نہین

دن مری نظرون مین ہوجائی نکیون شام غریب
پاس اپنی صبح سی محبوب سیمبر نہین

ہین گل داغ جدائی سر سی پاتک نعش پر
غم نہین پہولون کی مرقد پر اگر چادر نہین

یار سیم اندام زرین پوش ہمسایہ مین ہی
فکر کیا جو پاس اپنی گنج سیم و زر نہین

سرکشی جو اس قدر کرتی ہی پروانے سے تہہ
شمع محفل کی لگی شاید کہین ٹہوکر نہین

خود بخود کیون ہو رہی ہین آج ہوش اپنی ہرن
دل اگر مائل تمہاری زلف مشکین پر نہین

قتل اگر منظور ہی حیلہ حوالہ کیا ضرور
کام لو مژگان سی پاس اپنی اگر خنجر نہین

خلق کہتی ہی سوا دالوجہ فی الدارین اسی
فیض جو وابستہ گیسوی پیغمبر نہین

آتا ہی کب وہ شوخ کسیکی اریب مین
ہین سیکڑون ہی مجہسی پڑی جسکی جیب مین

وقت خرام آتی ہی آواز دردناک
گہنگرو نہین ہین دل ہی تری پائزیب مین

دیوانہ کر دیا ہی رخ رشک باغ نی	آسیب کا اثر ہی زنخدان کی سیب مین

ہی بعد مرگ پستی طالع ہی فیض ساتھ
یارون نی مجھکو دفن کیا ہی نشیب مین

خاکساری سی بھلا کیونکر نہو رغبت ہمین
ایک دن ملنا ہی مٹی مین بہر صورت ہمین

گیسوؤنکی ساتھ جب سی ہوگئی الفت ہمین
سر کھجانی کی کہین ملتی نہین فرصت ہمین

اور کچھ اصلا نہین ہی غم دم رحلت ہمین
ہی یہی رونا کہ مرنی کی نتھی عادت ہمین

زلف پیچانکا تصور زہر اپنی حق مین ہی
سانپ بنکر کاٹی کھاتی ہی شب فرقت ہمین

ہوگیا پھر دل کو عشق شاہد آہو خصال
اپنی پرچھائین سی پھر ہونی لگی وحشت ہمین

دور رہتا ہی نہین چاہ ذقن کا دلسی عشق
دیکھیی کب تک جھکاتی ہی کنوین چاہت ہمین

رات دن رخسار و گیسو گر ہی پیش نظر
صبح محشر تک دکھائی منھ نہ پھر شامت ہمین

عشق روی یار مین آئینہ خانہ گھر ہوا
روز و شب گھیری ہوی رہنی لگی حیرت ہمین

رو سیہ ہو خانۂ دل سی کہین ای عشق لف
کالی کوسون بھاگتی ہی دیکھکر وحشت ہمین

سرو کو لیتی ہین کولی مین کبھی شمشاد کو
یاد آتا ہی کوئی یار سہی قامت ہمین

وقت می نوشی تصور مین ہی ساقی کا ذقن
بادۂ گلگون ہوا ہی سیب کا شربت ہمین

ہی سفر مین بھی خیال گیسوی پیچان لگا
اژدہا آتا نظر ہی جادۂ غربت ہمین

سر سی ہوتا ہی نہین ہی دور سوداے عشق کا
کام می پینی سی رکہتی ہم ہین ای ساقی مگر
سلسلہ مین زلف کی کرنی پڑی پہت ہمین
غم کی کہانی سی کہین ملتی نہین فرصت ہمین

فیض اُس رشک گلستانکو گلستانکا ہی شوق
بلبل شیراز کی کرنی پڑی منت ہمین

می کو جیمین بچارتی ہین
ہم گہر مین شراب اُتارتی ہین

تن دیتی نہین ہین یار کم سن
نادان ہین جان مارتی ہین

باہر جامہ سی ہوتی ہین لوگ
پوشاک جب آپ اُتارتی ہین

سنکہ ابرو سی کوئی کیا ہو
منہ پہ تلوار مارتی ہین

صدہا جاتی ہین تن سی جانین
پہر آپ کہان سدہارتی ہین

کوڑی پڑتی ہین عاشقون پر
گیسو جب وہ سنوارتی ہین

پگڑی باندہی ہی پہیر انہون نی
کس کی پگڑی اُتارتی ہین

اس بحر کی ناخدا ہین بی چشم
کس کو اُس پار اُتارتی ہین

کس طرح بچائی جان کوئی
گولی خال اُنکی مارتی ہین

تعذیب کہان کدہر کی تنعیم
ق
گپشپ دن رات مارتی ہین

سچ تو یون ہی جناب واعظ
جہوٹی شیخی بگہارتی ہین

جاتی ہین کسیکی گہر دبی پاؤن — پازیب جو آپ اتارتی ہین

ای **فیض** وہ بدہون نیک و بد سب
توبہ توبہ پکارتے ہین ॥

نہ کرون آنسوؤنسی تر دامن — گرد کہادو بہار در دامن
ای جنون موسم بہار آیا — چاک اودہر جیب ہی ادہر دامن
دور ہی چشم مست ساقی کا — زاہد خشک بہی ہی تر دامن
قتل ہین قاتل احتیاط ہی شرط — تا لہو مین نہ جای بہر دامن
پاؤن باہر رکہون نگہر سی کیسی — ہاتھ آئی ترا اگر دامن

فیض قاتل سی چہین ہی اکدن
لڑئی دامن سی باندہ کر دامن

شوق رہوی عشق زلف پر شکن اچہا نہین — رات دن کا جان کو رنج و محن اچہا نہین
وہ بہی قد کس لئی جاتا ہی بہر سیر باغ — تاڑ کا سا قد ہی کچہہ سرو چمن اچہا نہین
کیا غضب ہی حسرت دیدار کا کشتہ ہو مین — آپ فرماتی ہین نینو کا کفن اچہا نہین
تنبر بنکر کاٹی کہاتا ہی مجہی ہر ایک شعر — فرقت دلدار مین بیت الحزن اچہا نہین
کس قدر وقت تکلم غنچہ لب ہوتا ہی تنگ — سچ تو یون ہی تنگ اتنا بہی دہن اچہا نہین

کیوں دل مضطر کنوین اجب نکتا پہرتا ہی کون
ہم تجہی کہتی نہ تہی عشق ذقن اچہا نہین

اُسنی شکر کہائی ای فرہاد تیری سامنی
یہہ کہا جسنی کہ وہ شیرین دہن اچہا نہین

سلک دندان کی صفاسی جب کری گوہر سوال
دو جواب صاف پر دندان شکن اچہا نہین

بو کہلا ای سی پڑی پہرتی ہو مین تجہ تاہون تنگ
اسقدر لپٹا ہوا ہی پیرہن اچہا نہین

فکر مرہم ہی عبث اک روز مرہم جائین گی
حشر تک ہوتا کبہی زخم کہن اچہا نہین

مجہسی ہر بہر باتین ہوتی ہو ٹہہری جب نہ تب
قبلہ و کعبہ ثقہ ہو بانکپن اچہا نہین

حال ابلیس لعین ظاہر انا خیر سی ہی
ناصح مشفق کلام ما و من اچہا نہین

جب مشبہ بہ وہ ٹہیرا اور مشبہ زلف یار
ہی خطا بولون جو مین مشک ختن اچہا نہین

تلخ اُس سی زندگی ہوتی ہی اس سی تلخ مُنہ
اندراین ہی بہلا سیب ذقن اچہا نہین

بات جو کرتی ہو پتہر مارتی ہو ای بتو
ہی خدا شاہد یہہ انداز سخن اچہا نہین

ق

وہ پری غیرت بہی اب کرنی لگا ہی وقت شناف
ای دل خود رفتہ یہہ دیوانہ پن اچہا نہین

اک نہ اک دن زہر ہی کہانا پڑیگا آپ کو
یاد رکہو عشق سبزان دکن اچہا نہین

عشق شیرین کا حقیقت مین چہری سا ہی شہد کی
کام جو کرتا ہی تو ای کوہکن اچہا نہین

چال کیا چلتی ہو اک بہونچال کرتی ہو بپا
سکہ بٹہلاتی ہو کس پر یہہ چلن اچہا نہین

اک نہ اک ترکیب سی ای فیض رکہدینگی وہ حرف

حالِ دل کا اُنسی کہنا منع ہی اچھا نہین

ہم جو ساتھہ اُنکی رہا کرتی ہین
یار آوازی کسا کرتی ہین

خط جو ہم اُنکو لکہا کرتی ہین
بی نقط لا کہون سنا کرتی ہین

رخ پر افشان وہ چنا کرتی ہین
دن کو ہم تاری گنا کرتی ہین

جب پتنگ اُنکی اوڑا کرتی ہین
ہم ہواسی بہی لڑا کرتی ہین

زلف کو مشک کہا کرتی ہین
عمداً یار خطا کرتی ہین

جب وہ آ بیٹہتی ہین مجلس مین
سیکڑون فتنی اُٹہا کرتی ہین

لب جانبخش کی بیمار جو ہین
کب مسیحا کی دوا کرتی ہین

ساغری ہین نہین ہین انسان
مُنہ سی ہم اُنکی لگا کرتی ہین

کہینچی بہزاد نی تصویر اُنکی
مجہہ سی ناحق وہ کہنچا کرتی ہین

آنکہہ سی آنکہہ ملاتی ہین وہ کب
آئینہ سی جو حیا کرتی ہین

ق
دیکہتا ہی نہین کوئی اُن کو
سب کو وہ دیکہہ لیا کرتی ہین

آپ اودہر دیکہو دکھاتا ہون اُنہین
مری آنکہون مین رہا کرتی ہین

ق
نہین سنتی ہین کلام آذر
لاتین عزا کو جڑا کرتی ہین

جو بلا عین عرب ہین ای فیض

کلمہ ہم اُن کا پڑہا کرتی ہین

بہبو کا سی جو آ بیٹھی ہین کشتی ونخا مین
لگا دی ہین رخ روشن سی اکثر آگ پانیمین

رہا کرتی ہین پھرون عاشقونکی بدگمانیمین
کیا کیا کیا نہو گا پیر و مرشد نی جوانیمین

پسینہ پونچھہ ہی ڈالو رخ و گیسوی مشکین سی
ہزارون ہو رہی ہین غرق گورنگالی پانیمین

خطا ہمسی ہوی لکھہ بھیجی تہی عرضی مطلب
زبان کاٹی گئی قاصدکی پیغام زبانیمین

تری انگیا کی جب سنتی ہین مسی ہوش اڑتی ہین
ہماری آنکھہ لگجاتی ہی چڑیا کی کہانیمین

فراق یار مین آہ و فغان سی کام رہتا ہی
رہا کرتا ہون پہرون محو دیوان فغانیمین

نہین میٹھی جہری سی کم سخن ہر ایک ای قاتل
گلی لاکھون ہی کٹتی ہین تری شیرین بیانیمین

روان کسکو سناتی ہو سمجھتا کون ہی معنی
بہا جاتا ہون مین اپنی طبیعت کی روانیمین

بہار روی پر افشان مہ جبیہر دکھلادی
کرین گی پہر نہ ذرہ وہم تامل جانفشانیمین

نظر آتی نہین جاڑ مین بہی شالی قبا والی
یہہ کیسا قحط سال آیا آتہی اس گرانی مین

لکھا کرتا ہون دن بہر وصف ان زرین لباسونکی
ڈبو دیتا ہون مین دیوان کو سونیکی پانیمین

ضعیفی نی کیا ڈرپوک ہمکو ای ہتو ورنہ
خدا کا خوف کس کافر کو تہا عہد جوانیمین

تمہاری زیر پا ٹکی بہی نقشی بگڑتی ہین
چلی کی ایک دن جوتی بہم بہزاد و مانیمین

تجلی دیکھہ کر کہتا ہون دیپک کوئی گاتا ہی

ترانی کی اپج ای فیض سوجہی لن ترانہین

تمہاری خم مین پیچ اونچ جو جو آتی جاتی ہین
زمین و آسمان کی پیٹہی قلابی ملاتی ہین

اندہیری منہ مری خورشید و گہر لپٹی جاتی ہین
گجر کیا جلد یہہ کمبخت گہڑیالی بجاتی ہین

وہ سب کو دیکہتی ہین کب کسیکو منہ بتاتی ہین
قسم اُس غیب دانکی ہی اوپ لحن لگاتی ہین

خطا شانیکی سر ثابت تو کردو زلف مشکین کی
ابہی ہم اُسکی مشکین باندہکر کوڑی لگاتی ہین

کسیکا نام تک لیتی نہین ہین دیر و کعبہ مین
تمہاری لعف رُخ کی نام پر ہم مانگ کہاتی ہین

ذرا سی گذر جانی تو دی اک ہاتہہ بہر پانی
تری تلوار کی پانیمین ہم غوطی لگاتی ہین

بہت ہی خوف ہین اللہ اکبر سب حرم والی
خدا کی گہر مین بہی یہہ لوگ صلوتین سناتی ہین

نظاری دور ہی سی خوب ہین ان ماہرویونکی
یہہ تاری ہین فلک کی کب کسیکی ہاتہہ آتی ہین

دل کلخوردہ عاشق کا جو لیلوا ونی پوچہا
تو ہم بہی درہم داغ دل سوزان جُہناتی ہین

ہوی وہ بن سنور کر جلوہ گر بازار مین جیسی
جناب یوسف مصری دکان اپنی بڑہاتی ہین

طلائی حسن والی بہی زیارت کی لئی آئی
ہوی پر یار میری قبر پر سونا چڑہاتی ہین

کیا ہی ہمنی رام اُس بتکو اپنی دلکی مندر مین
برہمن دیر مین بیٹہی ہوئی گہنٹا بلاتی ہین

ذرا ٹہہری تو دو قرآن تم ا نتم سکارہی تک
وہ تفسیر نشاپور مین کیا کیا فیل لاتی ہین

ذرا ہونی تو دو اُنکی خط و لب سی کہین رستہ

مسیح و خضر کو ای فیض ہم رستہ بتاتی ہین

کہتی ہین خال رخ سی منہ دیکہہ آرسی مین — تیرا سا رنگ روغن تل بھر نہین کسی مین

آتی ہی یاد ہمکو کعبہ مین چشم مے گون — مینا لگی ہین مے ہم بہر بہر کی زمزمی مین

مژگان خونچکا پہر کہتی ہین ہاتہہ دہر کر — پھیرون لگی پہ کسکی کچہہ دم نہین چہری مین

یوسف ہی اک نہین کچہہ کہتی ہین سب حسین ہی — ہین سب مین باش آپ ہی اس تیرہوین صدی مین

دامان کوہ کی ہی لتی لئی ہین کیا کیا — ہی دست وحشت اپنا استاد ہتبلی مین

برگشتہ طالعی پر یارب عضون کہ روؤن — نیکی مین جنکی ہون مین وہ ہین میری بدی مین

بی وجہ زرگری مین کرتی نہین ہو باتین — کہینچو گی اک نہ اک دن تم ہمکو جنتری مین

دیکہی اگر مہ نو حلقہ بگوش ہووی — وہ حسن ہی تمہاری پاپوش کی انی مین

عکس اپنا دیکہتی ہی کہتی لگی جہجک کی — یہہ کون ہین کہان سی آئی ہین آرسی مین

جی گدگدا رہا ہی کیجئی ردیف ہمکو — گہوڑی اڑا رہی ہو کیا بہیمرا تھلی مین

رفتار کو وہ بہولی ہم آپ ہی کو بہولی — یہہ بہول چوک کب ہی ہرنونکی چوکڑی مین

مصحف رخون کی باتین جی چاہتا ہی سنئی — ہین محو اس لئی ہم دیوان مصحفی مین

موباف نقرئی مین دیکہی جو اپنی چوٹی — گہبرا کی بولی مار و کالا ہی کیچلی مین

کیا کام ہی صبا کا ستہرائی پہبتیکو — رہتی ہین تنکی چہنتی منہ دہا تیری گلی مین

غزل

کٹاری تک نہین رکھتی کہان تلوار رکھتی ہین
وہ اپنی عاشقون کو جہانولی سی مار رکھتی ہین

نہ مونس پاس رکھتی ہین نہ ہم غمخوار رکھتی ہین
کھلی رہتی ہین آنکھین حسرت دیدار رکھتی ہین

ضرور آنکھون مین پیاری چاہیی تحریر سرمہ کی
گلی مین نیل کا گنڈہ سبہی بیمار رکھتی ہین

بھری مجلس مین آرسی ہاتھون سی مشاطہ لیتا ہون
اگرچہ ہیچ مجھ سی ابروی خمدار رکھتی ہین

بہت ہم ناتوان ہین کس وش سی پہاند کر جاوین
وہ چوگرد اپنی مشتاقون کی اک دیوار رکھتی ہین

خیال خال وابرو دل سی کیونکر دور رکھین ہم
سپاہی جو ہین پاس اپنی سپر تلوار رکھتی ہین

سمجھتی ہی نہین عاشق کو پتھر کی برابر بھی
بتان سنگدل مغرور کا پندار رکھتی ہین

جلا دین روئی کی گالی کی مانند آسمانونکو
نہان سینہ مین وہ ہم آہ آتشبار رکھتی ہین

رخ وگیسونی کیا پٹی پڑہائی ہی خدا جانی
جو باہم بغض للہ کافر و دیندار رکھتی ہین

موی لیکن ہوا زایل نہ سودا خط وگیسو کا
لحد مین ساتھ اپنی ہم بہی مور و مار رکھتی ہین

اگر یوسف کہا تمکو سیکا ہمین کیا نقصان
عداوت ہم سی ناحق مردم بازار رکھتی ہین

کبھی دم بھر تو ای آئینہ رو صورت بتا انکو
مرض سکتی کا تیری طالب دیدار رکھتی ہین

عمل کرتی نہین ہو تم کبھو آتوا انکو رہ پر
بہت ہم آرزوی دولت دیدار رکھتی ہین

ٹھکانی پہ نہین اوسان اچھی جیوتون کی ہی
سنی جب سی خبر وہ سان پر تلوار رکھتی ہین

یہی گو یہی یہی میدان ہماری روبرو آوین ... ارادہ اور کچھہ دل مین اگر اغیار رکھتی ہین

جنہین ای **فیض** صاحب صلح کل ہی کفرو اسلامی
کبھو وہ سبحہ رکھتی ہین کبھو زنار رکھتی ہین

جب سی جناب عشق خضر اور سفر مین ہین ... دنیا کی ہین نہ دین کی ہین ہم ادہر مین ہین

رہتی بلند و پست سب اپنی نظر مین ہین ... مصروف جیسی بام کی وہ چڑہ اتر مین ہین

ہم سیر بحر مین نہ کبھی سیر بر مین ہین ... خشک و تر زمانہ سب اپنی نظر مین ہین

الیاس و خضر جن کی لئی بحر و بر مین ہین ... ذرات جلوہ گر وہ مری چشم تر مین ہین

جو آگیا لپیٹ مین اُن کی وہین رہا ... کیا کیا بلا کی پیچ تمہاری کمر مین ہین

اوصاف ناف کیا کرین اُس بحر حسن کی ... صدہا سفینہ غرق ہوئی اس بھنور مین ہین

جب سی وہ ساتھہ ساتھہ ہین ہر ہر مقام مین ... ہمکو وطن کی چین میسر سفر مین ہین

ای گردش نصیب وطن مین بہی روز و شب ... ہم مثل ریگ شیشۂ ساعت سفر مین ہین

کیون جاؤن جاؤن کرتی ہو بارا نہین ابھی ... باقی ابھی دو چار منٹ دوپہر مین ہین

پہر اُنکو شوق آنکھہ لڑانی کا ہو گیا ... رخنی نئی نئی کئی دیوار و در مین ہین

حیرت پرست جب سی رخ یار کی کیا ... آنکھون پہر ہم آئینہ کی شکل گھر مین ہین

پالا پڑا ہی جب سی کسی سرد مہر سی ... تاثیرین زمہریر کی آہ سحر مین ہین

ہون محو جب سی حسن طلائی کی وصف مین
اشعار میری ڈوبی ہوی آب زر مین ہین

کچھ پوچھیی نہ خاک نشینون کا حال آپ
افتادہ شکل نقش قدم رہگذر مین ہین

دیکھین تو لعل سنگ ہو اکسیر خاک ہو
کیا کیا کرامتین فقرا کی نظر مین ہین

کیا زرگری مین کرتی ہو باتین رقیب سی
سوراخ خنجری کی ہماری جگر مین ہین

بلبل غزل سرائی مری آگی کیا کری
انسان کی کمال کہان جانور مین ہین

ہین واعظان شہر تذبذب مین مبتلا
گاہی رجا مین ہین کبھی خوف و خطر مین ہین

وحش و طیور مین ہین نہ غلمان و حور مین
جو جو کمال حق نی دیی ہر بشر مین ہین

نامی پہ نامی یار کی آتی لگی ہین فیض
گھر مین نہین ہم اپنی مگر ڈاک گھر مین ہین

میری مٹی صرف ہوگئی در و دیوار مین
راج درآی ہین ان روزن مزاج یار مین

ہوگیا ہی کچھ خلل پیدا دماغ یار مین
در پہ جا بیٹھا تو چنوا یا مجھی دیوار مین

زلزلی پیدا نہون یارب مکان یار مین
سیکڑون مضطر گڑی ہین پایۂ دیوار مین

جھوٹی جھگڑی پڑ رہی ہین کافر و دیندار مین
توڑتی ساجھی کی ہانڈی اکیدن بازار مین

کس لئی جاتا ہی ای سفاک تو گلزار مین
پھول پھل دونو ہی ہین تیری سپر تلوار مین

ہوگیا ہی سوکھ کر کانٹا تن لاغر مرا
پڑ گیا جس دن سی چھالا یار کی تلوار مین

بوسہ ابرو کی بیعانہ مین سر دیتی ہین یار
تیز ہی تلوار کا بازار شہر یار مین

گر کف پا مین نہوتی میری چھالونکی سبیل
تشنگی سی کانٹی پڑ جاتی زبان خار مین

پھر کی ٹھنڈی آہ بالین سی اٹھا کہکر مسیح
ہی دم آخر نہین دم دو دکھہ بیمار مین

جب وہ سورج کنڈ پر منہ دھوکی آئی سیر کو
ہوگئی سورج مکھی کی پھول سب گلزار مین

امتحاناً ابرون سی گر اشارہ ہی کرو
ای میان تیرینا ہی تلوار کی ہم دھار مین

جا نکلتا ہی کبھی گر والہ قامت جناب
کرتی ہین تعظیم لمبی سرو ہر گلزار مین

ترش ہو مجھہ سی جو ای شیرین دہن ہو جاو تم
کیون نہ بٹ جای مٹھائی خانۂ اغیار مین

غیر ہاتھون ہاتھہ لوٹین حسن کی دولت حضور
کچھہ مرا حصہ نہین ہی دولت دیدار مین

ہین تو کم سن پر کسی کی ہاتھہ لگتی ہین کہان
آپ کو لیجا کی وہ بیچ آئین گی بازار مین

یہہ صفائی دل کی آئینہ مین پیدا ہوگئی
آپ کو ہم دیکھہ لیتی ہین در و دیوار مین

سرخرو ہوتا ہون سب کرنی لگین گی مان پان
دیجیی بندہ کو بیڑا وہ جو ہی تلوار مین

پاس اشراف اسکی پھر کوئی پھٹکنی کا نہین
گر ہی تو تان رہی چندی زبان یار مین

جب کلان ہین سی کمر دیکھی نظر آئی فیض
ہان مگر اک موی وہمی ہی میان یار مین

پھرتا ہی بنکی ادو بچی وہ داد گہات مین
یک روز موت ہی مری قاتل کی ہات مین

ہین داو گھات سیکڑون ایک ایک بات مین
تمسا نہین ہی پانچ کوی شش جہات مین

ہوتا ہون گلخفا انسی خفا ہون کہ خوش رہین
کرتی ہین چبینہ مجہہ سی وہ اب بات بات مین

بی عیب ذات اُس گل شیرین دہن کی ہی
لاکہون ہی شاخ شانی ہین شاخ نبات مین

لکھتا ہون گوری گوری حسینون کی صفت مین
ہوجائیگی سفید سیاہی دوات مین

للہ کر تو فکر شراب و کباب کی
ای شیخ کچہہ مزہ نہین صوم و صلوات مین

و پردہ جہانک تانک سی گر شوق نہین نہین
پہر آج ہہید کس نی کئی ہین قنات مین

منکر رہین اپنی دہونڈا اُسی ای برہمن بجا
جز رام نام کچہہ نہین رامنات مین

[illegible]

مرتا ہون فیض ہجر مین جیتا ہون وصل مین
ہی اختیار مجہہ کو حیات و ممات مین

[illegible]

عاشق چہرۂ جانان ہون مین
للہ الحمد مسلمان ہون مین

محو یاد رخ جانان ہون مین
بخدا حافظ قرآن ہون مین

کالی کوسون پہ گئی صبح وطن
ظلمت شام غریبان ہون مین

گرد رہتی ہین پریزاد مری
وقت کا اپنی سلیمان ہون مین

بدر خلقت سی ہی وحشت ہمرہ
شکل گل چاک گریبان ہون مین

کام جمعیت خاطر سی نہین
ای صبا زلف پریشان ہون مین

کب تک تو نہ مسحور ہوگا | ای پریزاد پریخوان ہونہیں
کبھی روتا ہون کبھی ہنستا ہون | چشم گریان لب خندان ہونہیں
کون پامال مجھی کرتا ہی | سبزۂ عارض جانان ہونہیں
نکرونگا سجدا سجدہ تہین | ای بتو مرد مسلمان ہونہیں
دہن یار کی جب سی دہن ہی | غنچہ سان سر گریبان ہونہیں
شخص اور عکس کو پہچانون کیا | صورت آئینہ حیران ہونہیں
جب سی ہون مو کمرونکا والہ | نظر خلق سی پنہان ہونہیں
طوطی ہند کا ہی ناطقہ بند | اس چمن مین وہ خوش الحان ہونہیں

جسکو ہو آنکھہ وہ دیکھی ای فیض
مردم عین ہون انسان ہونہیں

مرید مُغ ہون مجہی کیف کم سی کام نہین | مرا کلام ہی یہہ فلسفی کلام نہین
کلام ہی تو وجود و عدم کی باب مین ہی | آبحیات مین اصلا مجہی کلام نہین
ہمین اشارۂ چشم بتان سی مطلب ہی | ابوعلی کی اشارات سی ہی کام نہین
دسون مقولہ سی باہر ہی یہہ مقولۂ حسن | مقام عشق سی بالا کوئی مقام نہین
دہن کا راز نہ پوچہونگا فخر رازی سی | وہ مقتدی ہی نہین میرا کوئی امام نہین

مطالعہ بہت ہی تجرید کی جو عاشق وضع | زبان پہ کلی و جزئی کا اسکی نام نہیں

وہان تنگ پہ کہتی ہین پہیلیان حکما | یہہ نقطہ قابل تقسیم و انقسام نہیں

وہ کیا بیان کرین کی نتایج تصدیق | جنہین تصور ساذج مین دخل تام نہیں

ہم اپنی قول پہ برہان سلمی لاتی | مگر وہ شوخ مہندس قرار یا نام نہیں

ہی جزو لایتجزی تمہاری آگی دہن | ہمین تو اسکی تجزی مین کچھہ کلام نہیں

اشارہ سی آنکھون سی کرتی ہین ثابت و سیارہ | بلند بام سی انکی فلک کا بام نہیں

گواہ ہین دہن دعوی کی جملہ آفاقی | بیاض صبح ہی انکی چہرہ مین شام نہیں

بیان کس سی کرین خط جام کی تشریح | ہماری میکدہ مین مولوی جام نہیں

وہ ہنس کی کہتی ہین کبک دری سی چلتی ہی | یہہ خاصہ نہین قطعی عرض و عام نہیں

ہر ایک نوع سی ہی فوق جنس کا رتبہ | وہ خاص ہی نہیں جو خاص تحت عام نہیں

فروغ داغ جگر شمس بازغہ ہی کہان | خلاف اسمین نہین ہی کچھہ اتہام نہیں

رکھی مسلم ارسطو دلایل سلم | ہمین خیال رخ و زلف بام شام نہیں

ہی انقلاب سی کون و فساد کی پیدا | قیام دہر کو اک حال پر دوام نہیں

کرین نہ بحث عقول و نفوس اشراقین | ہمین جواہر و اعراض سی تو کام نہیں

مباحثہ سی ہی کیا فعل و انفعال کی کام | مقام وصل ہی یہہ بحث کا مقام نہیں

مسائل حکمیہ کا ہو رہا ہی تذکرہ
ہنوز سدرہ پڑہی یارنی تمام نہین

کلام آپ کا معقول ہی مگر ای فیض ق
سمجھہ لی ہر کوی شاعر یہہ وہ کلام نہین

مشاعرہ کی موافق ہی یہہ غزل ارشاد
حضور آپ کو کیا خاطر عوام نہین

در مغان ہی تکلف کا یہہ مقام نہین
پیین کی او کسی ہی غم نہین جو جام نہین

کلام لا من ہی الا من کچھہ کلام ہی
خدا سی کام ہی ہمکو بتون سی کام نہین

کلام کس سی کری بندہ ہو قصور معاف
سوا جناب کی یہان کوئی ہمکلام نہین

دکھا دو مصحف رخ تیغ کھینچتی کیون ہو
مہ رجب ہی یہہ ابرو مہ صیام نہین

جناب قبلہ و کعبہ یہہ مرثیہ سنیئی
دو چار دن سی انہون نی لیا سلام نہین

شبیہ قامت موزون سی ہی سہی لیکن
تری لٹک نہین شمشاد مین خرام نہین

خلال دو اُسی حکمیہ دیا تھا کل جس نی
شریک گنجفہ مین آج یہہ غلام نہین

سوار کی وہ رہی اختیار مین کیونکر
سمند عمر روان کی لئی لگام نہین

عبث جناب ثواب و خطا کی فکر مین ہین
یہہ شعر ہین مری منطق نہین کلام نہین

کریگا قتل جہان کب تک ای فلک لشکر
دیار ہند ہی یہہ کچھہ سواد شام نہین

طلب کرون دیت ای بی نیاز مین کس سی
قتیل ہون مجھی قاتل کا یاد نام نہین

شراب پینی سی کیون منع کرتی ہو مجھکو
جناب رند ہون مین اتقا سی کام نہین

ق

در مغان سی جو بیت الحرام کو جاؤن
خطیب شہر نہین مین کوئی امام نہین

کلام انکی کمر مین ہی لا کلام ای فیض
دہان تنگ مین انکی مجھی کلام نہین

کوہکن کی وضع پر آوارہ کہسار ونہین ہین
ہم لب پرشور شیرین کی نمکخوار ونہین ہین

مشکین باندہو کوڑی مارو ہمکو جو چاہو کرو
قیدی زلف مسلسل ہین گرفتار ونہین ہین

بیجہت شیخ و برہمن کیون کہنچی رہنی لگی
عاشق اپنی ہم ہین کافر ہین نہ دیندار ونہین ہین

رستی والون سی اگر آنکہین لڑاتی وہ نہین
سیکڑون رخنی پڑی کیون انکی دیوار ونہین ہین

منقطع کیونکر نہ ہوجای امید عاشقان
آپ مستغنی زمانی کی طرحدار ونہین ہین

گر کہین بیٹی کنہیا کی خفا ہرگز نہ ہو
پرتہی سب جانتی ہی آپ اوتار ونہین ہین

ای بتو ہرگز خدا لگتی نہین کہتا کوئی
مفلسون مین ہم ہین مشہور آپ زردار ونہین ہین

کیا سراہین تیغ ابرو کو نہین ادسان کچھہ
جوہر اسکی خنجرون مین ہین نہ تلوار ونہین ہین

کون کہتا ہی خبر انکو نہین ای نامہ بر
پرچی لکہی اپنی رسوائی کی اخبار ونہین ہین

کیون تن گل کہا کہا کی سینہ کو بنائین رشک باغ
ای نسیم اک غنچہ لب کی ہم ہوادار ونہین ہین

کیا بیان تمسی کرین معنی جبر و اختیار
ہم نہ مجبور ونہین ہین قبلہ نہ مختار ونہین ہین

ہیئتی بہی کہتی ہین کچہہ انکی افشان کی پہین
ثابتو نہین ہین یہہ جلوی اور نہ سیارہ زمین ہین

جب سی وحشت ان سیہ چشمون کی دامنگیر ہی
چوکڑی بہولی ہوی ہرنونکی ہم واڑ زمین ہین

ہی خدای بی نیاز ای برہمن اسکا گواہ
ہم ازل سی ان بتونکی ناز بردار زمین ہین

ابرون کی گرد افشان یار مہوش نی کہینچی
دو ہلال عید باہم جلوہ گر تا زمین ہین

گہر مین ذکر انکا ہوا تو کفر کیا اسمین ہوا
تذکری خال وخط وگیسوی سرکار زمین ہین

اُس شہ لولاک کی ہم نعت کس منہ سی کرین
حضرت روح القدس جس شہ کی کاہر زمین ہین

آپ ہی آتی نظر ہین دیکہتی ہین جس طرف
نصب آئینی ہماری گہر کی دیوار زمین ہین

ای سکندر بال آئینو نہین آئی ہین کہان
موی مژگان عکس افگن انکی رخسار زمین ہین

باغبان بی رحم ہی کرتا ہی کون اپنا علاج
ای مسیحا ہم بہی نرگس ار بیمار زمین ہین

کشف کیونکر ہو نجای حال فرش وعرش کا
فیض ابراہیم کی ہم کفش بردار زمین ہین

زلف ورخ سی عشق ای جانی نہین
شوق حیرانی پریشانی نہین

تہا وہی ہر نا ہیس مین ہر زمین
صورت اسکی تمہی پہچانی نہین

چہو بہی چاہ ذقن سی کس طرح
اس کنوئین مین بوند بہر پانی نہین

کیا نہین افسانۂ زلف دراز
ای خضر عمر اپنی طولانی نہین

زرق برق افشانکی ذرہ مین جو ہی
کوکب ایسا کوئی نورانی نہین

روز اول سی یہی ہم کہتی ہین
توہی لاثانی ترا ثانی نہین

پوچہتی ترکیب عشق وحسن کی
مدرسہ مین شیخ جرجانی نہین

ناتوان عشق پہنچی کس طرح
منہ پر آیا اب تلک پانی نہین

اپنی رب کی قدر کیا جانیگا وہ
قدر جس نی نفس کی جانی نہین

کب تلک ای مہ خیال خال رخ
کیا کوئی ستارہ ظلمانی نہین

اک پری کی ذکر مین ہین محوہم
فکر تسبیح سلیمانی نہین

کیا سنائین تمکو حال سرنوشت
ہمکو علم خط پیشانی نہین

کہہ نہین سکتا ہون ای آئینہ رو
کونسا دن ہی جو حیرانی نہین

آپ ہی فرمائی پہر کون ہی
کفر و دین کا عشق اگر بانی نہین

جب سی ہون نوکر بت کافر کا ہی
کچہہ مجہی پاس مسلمانی نہین

کہائی منہ کی مغبچون کی دین مین
بات ناصح نی مری مانی نہین

تم جو دل لیتی ہو پہر دیتی نہین
عین دانائی ہی نادانی نہین

جس قدر پوشیدہ ہی سر کمر
کوئی ایسا راز پنہانی نہین

جب سی مجہہ کو نیاز اُس بت سی ساتھہ
ایک ہی نذر خدا مانی نہین

شیخ صاحب جب گیا وسی نفاق	ق	دین تب پہر دجہ حیرانی نہین
صاف رکہنا دلکو آئینہ کی شکل		کیا یہہ آئین مسلمانی نہین
صلح کل کو جب سی ہم نی [illegible]		کوئی اپنا دشمن جانی نہین
جانتا ہی ہر کلان و خورد ہی	ق	تم جو کہتی ہو ہم ایرانی نہین
بحث ہر مجلس مین کرنی سبکی ساتہہ		کہتی کب ہی اگر [illegible] نہین

وصل روحانی تو ہی فیض انکی ساتہہ
غم نہین گر وصل جسمانی نہین

عشق ابرو سی کر کی بیٹہی ہین		سر تہ تیغ دہر کی بیٹہی ہین
بی نقاب آئی نہ محفل مین		لوگ ادہر اور ادہر کی بیٹہی ہین
شام کو جاتی ہین کہین نہ کہین		صبح سی وہ نکہر کی بیٹہی ہین
نہین پکڑا گیا ہی دزد حنا		ہاتہہ ہم دلپہ دہر کی بیٹہی ہین
پانون پہیلا کی لیٹو شوق سی ہم		فرق سی ہاتہہ بہر کی بیٹہی ہین
غیب کی سیر دیکہتی ہین جسم		پاس اک مو کمر کی بیٹہی ہین
گہر مین قاتل کی جا نہین سکتی	ق	خط لنی پاس در کی بیٹہی ہین
رعب اسکا یہہ ہی کہ نامہ رسان		پس دیوار ڈر کی بیٹہی ہین

سیکڑون نامی یارنی بہیجی | ق | سبکو ہم جمع کر کی بیٹھی ہین
نہین اپنی مکان مین لیکن | | صحن ہین ڈاک گھر کی بیٹھی ہین

بولتی چالتی نہین ہین وہ **فیض**
گہنگنیان منہ مین بہر کی بیٹھی ہین

جب ہم اُنکی اداسی لڑتی ہین | جانتی ہین قضاسی لڑتی ہین
جب ہی گیسو کی پیچ مین ہین ہم | رات بہر کالکاسی لڑتی ہین
نہین جاتی ہین کفر و دینکی تیرین | ہم صواب وخطاسی لڑتی ہین
کشمکش ہی لحد مین لف کی ساتھ | غار مین اژدہاسی لڑتی ہین
گیسو رخسار و نپر نہ آنی دو | ہندو اہل صفاسی لڑتی ہین
وحشی زلف ہین وہ زور آور | آہوان خطاسی لڑتی ہین
عشق مین ہم یہہ بدحواس ہوی | بیٹھی بیٹھی ہواسی لڑتی ہین
غل ہی زندان مین لف کی وحشی | اپنی زنجیر پاسی لڑتی ہین
مرض عشق عین صحت ہی | ہم دوا سی شفاسی لڑتی ہین
ہم ہین بیگانی پوچھتا ہی کون | وہ ہراک آشناسی لڑتی ہین
پاؤن جبسی جنون نی پہیلائی | ہاتھہ اپنی قباسی لڑتی ہین

موت آتی نہین شب فرقت
کشتیان ہم قضا سی لڑتی ہین

ہین جو قایل وجود مطلق کی
ق
کب وہ ماو شما سی لڑتی ہین

صلح کل ہی ہر ایک جزو کی ساتھ
ہم کہان ماسوا سی لڑتی ہین

بندہ ہی **فیض** کس حساب مین ہی
یہہ وحدت ہین خدا سی لڑتی ہین

جو کچھہ ہون کدورت سی صفا ہون
آئینۂ حق نما بنا ہون

اپنی ہی جو گرد گہو متا ہون
انسان تو نہین ہون آسیا ہون

کیا تمسی کرون بیان کیا ہون
مرآت صفات و ذات کا ہون

ہر شام و صباح گہل رہا ہون
عاشق تو نہین مگر دوا ہون

ہوتی ہی بسر جو پیچ مین عمر
سنبل ہون کہ گیسوی دوتا ہون

کرتا حرکت نہین مکان سی
ہون قطب مگر چہپا ہوا ہون

زمزم نہ پیا کبہی بجز می
وہ بادہ کشون مین پارسا ہون

موقوف نہین ہی آپ پر ہی
ہوتا ہی عدو جسبی مین جدا ہون

ہر ایک سی پر لیا ہی دشمن
کیا زلف کدا کی مین بلا ہون

معلوم نہین ہی مجہکو اب تک
مین کون ہون العزیز کیا ہون

ہو خلق کو شور حشر کا وہم — ای درد جگر اگر کراہون
مطلب ہی نہین خدا سی مجھکو — مین نقش و نگار بوریا ہون
گیسو کا ہوا ہی جب سی سودا — کالی کوسون پہ جا رہا ہون
دیتا ہی مرا کریم مجھکو — جو چیز مین اُس سی مانگتا ہون

اس آئینہ خانہ مین جہان کی
مین انکو **فیض** دیکھتا ہون

انکی رخسار پہ کاجل کی جو ہین تل دونون — نظر آتی ہین مجھی خلق کی قاتل دونون
قتل کی میری گواہی تری آنکھین کیا دین — مست و مخمور ہین یہہ شاہد عادل دونون
یار سفاک نی جس روز پڑہی بسم اللہ — للہ الحمد دل و جان ہوی بسمل دونون
ایک کی منہ پہ نہین ناک نظر کرتو ہی — مہر و مہ کیا ہون تری رخ کی مقابل دونون
رکہہ حفاظت سی انہین سینہ مین ایجان عزیز — نذر محبوب کرونگا جگر و دل دونون
حق پہ تہی وامق و فرہاد مگر حسن یہہ ہی — ہوگئی محکمہ عشق مین باطل دونون
مہر و مہ کو نہین گر کوچہ جانان کی تلاش — روز و شب کرتی ہین کیون قطع منازل دونون
خون ناحق نہین اچہا ہی سنا دی انکو — تری ابرو ہین مری قتل پہ مائل دونون
مہر و مہ جسکی ہی ناقص نہ کامل پیاری — تری رخسار ہین وہ حسن مین کامل دونون

نیک و بد کی نہین کچھہ عشق کو اس یار تمیز
تجھپہ جی دیتی ہین اشراف و اراذل دونون

کب سیہ دیو شب ہجر کا ہی خوف مجھی
خال و گیسو ہین تری ہند مین حامل دونون

غیر کی واسطی جان بخش تری لب ہین مگر
دینگی اک روز مجھی زہر ہلاہل دونون

گھر ترا خلد ہی جانی مجھی دیتی نہین
سگ و دربان تری اسی حور شمایل دونون

جب سی ہون عاشق رخسار سہی قامت مین
مری دشمن ہین قمارسی و عنادل دونون

طوق منت کا ابھی سلسلہ باقی ہی وہان
چاہیی میری لئی طوق و سلاسل دونون

ہم تو انگلی نہ چھووین تیری یہی ہی انصاف
غیر کی ہاتہہ ہون گردن مین حمایل دونون

دیر و کعبہ میں ہین برسون ہی سی لیکن ابتک
آپ سی برہمن و شیخ ہین غافل دونون

پشت خار آپ نی کیون مول لیا پھر میری
دل جگر ناخن حسرت سی گئی چھل دونون

دق اب انکو کرای لیلی شیرین حرکات
قیس و فرہاد ہین بیمار دق و سل دونون

پاؤن پڑتا ہون کہین چھوڑ ہی دو منہ پہ نقاب
شمع و پروانہ گئی جل سر محفل دونون

جب سی ہان نامہ برون کی لگی پر زری ہونی
ہمسی موقوف ہوی رسل و رسایل دونون

غیر سی وہ نہ ملین مجھہ سی ہی کہین اخلاص
فیض آسان نہین یہہ کام ہین مشکل دونون

ایک ہی چیز ہین مشغول ہی شاغل دونون
دیکھہ لین آئینہ کو رکھہ کی مقابل دونون

ذکر مشغول بخود شیخ و برہمن سی نکر
سنگ اور خشت مین ہوتی ہین شاغل دونون

حشر تک حل نہون ارباب ظواہر سی کبہی
جبر اور قدر کی ہین مسئلہ مشکل دونون

گہ نہین ایسی خدائی مین انہین ہین ابر
مری آنکہین ہین تری رہنی کی قابل دونون

جب سی ہین یہین اس سیر گہ کثرت کی
آپ کو بہول گئی غافل و عاقل دونون

کس کی شرح خاتمہ مومن و کافر بخبیر
راہ حق چہوڑ چلی ہین رہ باطل دونون

دولت دیدہ نہو پاس تو کیا اس سی حصول
دین و دنیا ہی ہون بالفرض جو حاصل دونون

کام فرما نہ کبہی بی ادبی کو ای فیض
مظہر ذات ہین یہہ ناقص و کامل دونون

شخص اور عکس ہین یہہ ظاہر و باطن دونون
کیون جہگڑتی ہین بہلا کافر و مومن دونون

دیکہہ لی دیدۂ حق بین سی اگر شک ہی تجہی
عین ہین غیر نہین واجب و ممکن دونون

لڑ گئی آنکہہ کسی اہل نظر سی جس دن
آپ ہم ایک ہی ہین پہر تو اسی دن دونون

مجہہ سی کچہہ نہ مفسر نہ محدث ہرگز
بخدا سمجہین اگر مطلب احسن دونون

کس کو چہوڑا کہون ای فیض کہون کسکو برا
کفر و دین ہین مری واسطی محسن دونون

نفع آہ و اشک سی کیا ہو مری آزار کو
ہی مضر آب و ہوا اس شہر کی بیمار کو

چشم قاتل نے کیا مسموم جان زار کو | مار ڈالا مردم بیمار نے بیمار کو

ہے مساوی اپنے یہان پست و بلند روزگار | کر دیا ہموار ہمنے راہ ناہموار کو

موجب آزار ہے آہن دلون کی پیروی | تشنہ لب پیکان رکھتا ہے لب سوفار کو

حلقۂ کاکل سے باہر پاؤن رکھہ سکتا نہین | دل نے خلوتخانہ سمجھا ہے دہان ملد کو

کر علاج روزن دل تا نہ افشا ہووے راز | ہے مناسب بند کرنا رخنۂ دیوار کو

کچھہ نہ پوچھو مجھہ سے حال ہوے مژگان سفید | اپنی آنکھون پر رکھا مین نے کفن کی تار کو

پیچ قسمت کا ہوا زائل نہ بعد مرگ بھی | باندھتے ہین ہمنشین سر سے مری دستار کو

نیل کی دھاگی سے باندھے شیشہ کی مینے ہر | دیکھکر شانہ مین الجھا تار زلف یار کو

چال وہ حیوان کی ہے چال ہے انسانکی | کبک کی رفتار کب پہونچی تری رفتار کو

کوچۂ خونخوار مین جاتے ہوے لگتا ہے ڈر | شیر کا سمجھا ہون میدہ روزن دیوار کو

بدلی گنبد کی مری تربت پہ مہتابی بنے | مر مٹا ہون دیکھکر محبوب مہ رخسار کو

کب تلک لیتے رہو گے ان قفسونسے خلال | کر دیا کاہش نے تنکا میری جسم زار کو

یاد اک زرگر پسر آیا دم گریہ مجھے | تار مین سونیکا سمجھا آنسوؤن کی تار کو

تو نے جب تلوار کھینچی ہوگئی تسخیر خلق | اس لئے ہم کہتے ہین سیفی تری تلوار کو

جس سے تو نے بات کی پڑہنے لگا کلمہ ترا | معجزہ کہتے ہے خلق اللہ تری گفتار کو

کب دہن کی دھن مین گہڑیون گم رہا کرتا ہون مین
دیکہتا رہتا ہون پہر بہی غیب کی اسرار کو

رونق ابرو ہوی زایل نمود خط سی فیض
رفتہ رفتہ کہا گیا ہی مورچہ تلوار کا

کیون نہ وہ غنچہ دہن ٹہہلای پاس اغیار کو
گل کی پہلو مین جگہ دیتی ہی خدائی خار کو

دوکہتی ہین ناکس وکس خال دیار کو
کر دیا کافر اسی ہندو نی ہر دیندار کو

زہر مہری ہو رہی ہین قل کی گٹہلی قبر مین
یاد کرتا ہون لحد مین چشم و زلف یار کو

ساکنان مصر یوسف کی خریداری کرین
یار کی پاپوش بہی جاتی نہین بازار کو

آتش رخسار پر آغاز سبزہ ہو چکا
آج کل بجلی جلا دیتی ہی ریحان زار کو

سورہ جن اسی پری پڑہ پڑہ کی مین کرتا ہون دم
چہوڑتا دن بہر نہین سایہ تری دیوار کو

خط مین حال خود فراموشی کا مضمون ہی رقم
بہول جای کیون نہ قاصد کوچہ دلدار کو

ہی لبون پر ذکر حق کا دل مین ہی فکر بتان
رکہتی ہین پوشیدہ ہم تسبیح مین زنار کو

مشک سارا اسمین اور زہر ہلاہل اسمین ہی
زلف کی حلقہ سی کیا نسبت دہان مار کو

ہاتہ اٹہا کر رو بروی بت دعا کرتی ہین لوگ
سمجہی ہین طاق عبادت ابروی خمدار کو

بوسگاہ عاشقان ہی لب کعبہ کی قسم
سنگ اسود کہتی سنگ آستان یار کو

شیوہ استادگی ہمنی سکہایا ہی اسی
خاکساری یاد تہی کب سایہ دیوار کو

زلف کا سودا ہی کیا تعویذ کو دہو کر پیون
باندہ دو سر سی مری تم نقش پای یار کو

دور چشم مست ساقی کم نہین اعجاز سی
محتسب بہی ڈہونڈتی ہین خانۂ خمار کو

رہتی ہی پیش نظر برہان تصدیق عدم
جب سی لکہتا ہون تصور مین دہان یار کو

وجہ کاوش کچہ یہی ہی میری ساتہہ ای مہوش
دشمنون نی خار سمجہا مری جسم زار کو

گرد میری ڈہیر کی تیار اک جالی ہی ہو
گور مین جاتا ہون لیکر حسرت دیدار کو

نسخہ اکسیر اعظم **فیض** ہر ہر شعر ہی
آب زر سی لوگ لکہتی ہین مری اشعار کو

شکل گو ترک فلک پہینکی ہی یہان وہان مجہکو
قد خم گشتہ ہوا شیب مین چوگان مجہکو

فکر کیا لائین نہ خاطر مین جو حیران مجہکو
ہین جو انسان سمجہتی ہین وہ انسان مجہکو

آب ہو جای نہ کیون دیکہہ کی نیسان مجہکو
دی ہی اللہ نی چشم گہر افشان مجہکو

کیا کرون اس دہن تنگ کی اوصاف بیان
بات کرنی نہین دیتی ہین سخندان مجہکو

زہر کا دانت ہی کنگہی کا ہر اک دندانہ
سانپ آتا ہی نظر گیسوی پیچان مجہکو

کچہہ نہ کچہہ تمکو پڑہایا ہی سبق لوگون نی
اندنون خط جو لکہا کرتی ہو گنجان مجہکو

دی ہی جان مین تنی خط و لب کی تصور مین کہین
خضر وفائین لب چشمۂ حیوان مجہکو

آنکہہ لڑتی ہی مرا طایر دل صید ہوا
چنگل باز ہوا پنجۂ مژگان مجہکو

سبزۂ گور پہ ہوتا ہی گمان طوبیٰ کا
یاد آتا ہی لحد مین قد جانان مجھکو

سر برہنہ ہین ہون آفاق مین انگشت نما
ہی بشکل مہ نو فکر لب نان مجھکو

دلکو وحشت نی لیا اوسنی جو پہنی پوشاک
حلقۂ طوق ہوا حلقۂ دامان مجھکو

راکب دوش صبا خاک ہوی ہی پس مرگ
زیست مین تہی ہوس تخت سلیمان مجھکو

افعی زلف تصور مین جب آجاتا ہی
کاٹی کھاتا ہی مار کلبۂ احزان مجھکو

کوئی خطاط نہ سرسبز ہو میری آگی
خط عارض سی ہی مشق خط ریحان مجھکو

دلکی داغونپہ گمان چشم نکیرین کا ہی
کم نہین گور کی شب سی شب ہجران مجھکو

کفر و دین کی ہی دو آبی مین روان کشتی عمر
ناخدا جانتی ہین گبر و مسلمان مجھکو

مین بہی مرجاون ابہی یوسف مصر کی طرح
وہ سونگہا دیوین اگر سیب زنخدان مجھکو

حامل وحی ہی ای **فیض** رسول جانان
خط محبوب ہوا ہی خط قرآن مجھکو

بہول جائیگا جو وہ رشک گلستان مجھکو
بوستان یاد رہی گی نہ گلستان مجھکو

چاہتا جب سی ہی اوسکا سگ دربان مجھکو
دیکھہ کر بہاگتی ہین شیر نیستان مجھکو

اک سرمو نہین فکر سر و سامان مجھکو
کردیا زلف پریشان نی پریشان مجھکو

عالم ہی مین تب فرقت کی پہکا جاتا ہون
جب سی آیا ہی نظر عارض جانان مجھکو

مصحف رخ کی تلاوت مین شب و روز ہون محو
للہ الحمد بہت ضبط ہی قرآن مجھکو

اثر عشق کمر دل مین ہوا ہی پیدا
چشم عالم سی کیا ضعف نی پنہان مجھکو

حکم اغیار کو دامن کی اٹھانیکا ندو
مار ڈالیگا گلا گھونٹ گریبان مجھکو

نظر آتی ہین توحش مین برابر دن رات
برج میزان ہوا خانۂ زندان مجھکو

خال ہندو کی پرستش مین سدا کرتا ہون
پاس آنی نہین دیتی ہین مسلمان مجھکو

جگمگاتا ہی ہر اک داغ جگر زیر کفن
مہر محشر ہی چراغ تۂ دامان مجھکو

مردنی چھا گئی صورت پہ بری صورت سی
ہی شب گور سی بدتر شب ہجران مجھکو

گوی بازی نظر آتا ہی سر شوریدہ
خم شمشیر ہی تیرا خم چوگان مجھکو

شکر ای قاتل پر رحم جو تو آ پہونچا
مشکل نزع بہت ہوگئی آسان مجھکو

گرد و پیش اپنی پریزاد ہین کیسی کیسی
ہوگیا داغ جگر مہر سلیمان مجھکو

زلف آشفتہ رخ یار پہ لہراتی ہی
خواب دن کو نظر آتی ہین پریشان مجھکو

دل مین مدت سی تمنای قدمبوسی ہی
قتل ٹھوکر سی کرای سرو خرامان مجھکو

عہد پیری مین سیہ کار کیا زلفون نی
ہوگئی صبح وطن شام غریبان مجھکو

کیون نہ کترا کی چلا جاون تری کوچہ سی
روزن در ہی ترا دیدۂ دربان مجھکو

کوی کہتا ہی دہن ہی کوی کہتا ہی نہین
منہ سی کچھہ آپ ہی فرماتین نہین ہان مجھکو

شکوهٔ زلف کرون یا گلهٔ رخ ای فیض
اسنی حیران کیا اُسنی پریشان مجھکو

بدو طفلی سی ہی عشق رخ و گیسو مجھکو
کوئی کہتا ہی مسلمان کوئی ہندو مجھکو

تل جو کاجل کی دیئی تمنی رخ گلگون پر
نظر آئی لگی فردوس مین ہندو مجھکو

گور مین جاتی ہی مینی بہی کمر سیدہی کی
یاد آیا پس مرون قد دلجو مجھکو

کس صورت سی مضامین غزل لکہتا ہین
وہ دکہاتی نہین آئینہ زانو مجھکو

ٹہٹہی کرتی ہوی کبک چلین نعش کی ساتھ
قتل کرتا ہی کوئی شاہد مہرو مجھکو

منحنی بی جہتہ ای یار نہین قد میرا
ہی بڑہاپی مین بہی عشق خم ابرو مجھکو

سامری آنکہہ چراتا ہی مجہی دیکہتی ہی
تری آنکہون نی سکہایا ہی وہ جادو مجھکو

صدمی فرقت کی اٹہانی ہین مری قسمت مین
نہ مرون زہر ہلاہل ہی جو دی تو مجھکو

مقتدی ہوی مژہ مردمک چشم امام
بس ہی طاعت کی لئی قبلہ ابرو مجھکو

مستوی کوچہ محبوب نظر آتا ہی
ہو گیا دیدہ پرآب ترازو مجھکو

پہلوان کوئی ملا ای نہ مری ہاتہہ سی ہاتہہ
درجانانکا نظر آی جو بازو مجھکو

شہر کنعان ہوا کوچہ یوسف طلعت
گرگ بن بن کی ڈراتی ہین سگ کو مجھکو

کسطرح آنکہہ سی مین آنکہہ ملاؤن اسکی
نہ تو کرتوت ہی آتا ہی نہ جادو مجھکو

لو مبارک ہو تمہارا ہی برا آیا چہیتا
چوکڑی بھول گئی دیکھہ کی آہو مجہکو

زندگی تلخ مری ای بت شیرین ہوگی
دی نہ دشنام کبھی ہو کی ترش رو مجہکو

آتشین رخ پہ عیان خال سیہ ہین جیسی
جلتی دوزخ مین نظر آتی ہین ہندو مجہکو

ڈر اگر ہی تو یہی ڈر ہی شب ہجر مین فیض
اژدہا بنکی نگلجای نہ گیسو مجہکو

سر موافق کاکل سی نہین ڈر مجہکو
یاد ہین سیکڑون ہی سانپ کی منتر مجہکو

دہنی دہنی نظر آنی لگی اجگر مجہکو
کاٹی کھاتا ہی شب ہجر مرا گھر مجہکو

دامن دشت مین کیون گھیر کی لاتا ہی جنون
جامہ زیبون نی کیا جامہ سی باہر مجہکو

تری انکہون کی تصور مین گیا چوکڑی بھول
مرگ چہالا شب فرقت مین ہی بستر مجہکو

شوق پہر گنجفہ بازیکا ہوا سنتا ہون
نذر پہر یار کو کرنا ہی پڑا سر مجہکو

کرون اوصاف رقم رنگ طلائی کا تری
بدلی کاغذ کی ملی گر ورق زر مجہکو

عشق گیسوی مسلسل مین کہان ہی آرام
کالی ڈستی ہی رہا کرتی ہین شب بہر مجہکو

کیون نہ تعظیم کرین میری جناب حافظ
یار کا مصحف رخسار ہی ازبر مجہکو

کہیل موقوف گھروندیکا نہین کرتی وہ
کردیا عشق نی مٹی کی برابر مجہکو

کیا مسیحا سی کرون حال نقاہت کا بیان
بات کرنی ہی شب ہجر مین دوبہر مجہکو

غم مین اک نخل جواہر کی ہوا ہون یہہ زرد
کان سونی کی سمجھنی لگی زرگر مجھکو

تختۂ نرد آئینہ رو کھیلتی ہین غیر کی ساتھ
کردیا اونکی شش و پنج نی ششدر مجھکو

ہچکیان جیب کی مانند اڑاؤن اوسکی
نظر آجای اگر دامن محشر مجھکو

طوق گردن ہی نہین حلقۂ زلف پیچان
عشق گیسو ہی ہوا پاونکا لنگر مجھکو

خاک ڈالون نہ کبھی مین حجرالاسود پر
نظر آئی جو در یار کا پتھر مجھکو

جب سی مداح ہو نمین خال کتابی رو کا
نقطہ چین کہنی لگی یار ہی اکثر مجھکو

وہ تو ہفتہ مین بھی اکبار نہین آتی ہین
راتدن گھیری ہی رہتا ہی سنیچر مجھکو

میٹھی میٹھی جو کلام اُس بت شیرین نے کہی
کڑوی نظرون سی لگی بہانی آذر مجھکو

نامہ اس چاند کی ٹکڑی کو لکھون مین ای فیض
چاند نا ہاتھ جو لگجای کبوتر مجھکو

نخ پرکنا اڑا رہی ہو
نخری تلی دکھا رہی ہو

کیا کیا نقری بنا رہی ہو
سوتی مردی جگا رہی ہو

افشان رخ پر جما رہی ہو
تاری دن کو دکھا رہی ہو

گیسو عارض دکھا رہی ہو
کافر مومن بنا رہی ہو

گلنی دیتی ہو دال کس کی
ٹگی اپنی لگا رہی ہو

کعبے مین گہ کلیسا مین ق لگا ہر جا لگا رہی ہو

نچلی بیٹھو کہین تو پیاری او دہم کیسی مچا رہی ہو

عاشق ہوتی ہین پاو بارا جو پڑ کیسی بچھا رہی ہو

حلقی آنکھون مین پڑ رہی ہین اب کیا بالی بتا رہی ہو

اس قرب پہ آہ کیا کہین ہم ق جلوی سب کو دکھا رہی ہو

ابتک ہمنی کبھی نہ دیکھا ہر چند آنکھون مین آ رہی ہو

فتنہ کا عطر ملتی ہو کب بیٹھی فتنی اٹھا رہی ہو

دھڑیون لوٹین گی پہر مری ہم پہر تم مستی لگا رہی ہو

ہون جب سی مشتری لبون کا ق قیمت اپنی بڑہا رہی ہو

بنیا کہاتا ہی گر چہپا کی تم بیٹھی جان کھا رہی ہو

کرتی ہو خون پھر کسیکا لاکھا لب پر جما رہی ہو

کاتی باندہی نہین ہوبی جو جہہ پھر کچھ ہمسی چھپا رہی ہو

سرکوشی زلف سی کہان ہی اولٹی پٹی پڑہا رہی ہو

چہیڑی دیتی ہو بیٹھی بیٹھی کیسی طوفان اٹھا رہی ہو

انسان ہون اشک تو نہین ہون نظرون سی کیون گرا رہی ہو

دیوانی ہو رہی ہو کس کی | ق | پھرون جو غل مچا رہی ہو

تمکو ای فیض ہو گیا کیا
سر پر گھر کو اٹھا رہی ہو

مہندی تو کہان لگا رہی ہو | کچھہ اور ہی رنگ لا رہی ہو
کیا رخ سی نقاب اٹھا رہی ہو | گھر آئینہ کو بٹھا رہی ہو
کرتی ہو اریب ہی کی باتین | کترا کی جو ہمسی جا رہی ہو
لٹ جائینگی ہم دیکھی ڈھرکی | ہونٹو نپہ دھڑی جما رہی ہو
لہجی سی جناب پاگئی ہم | باتون مین ہمین اڑا رہی ہو
کیون آگ بنی ہو شرہی کیسا | کیون جان مری جلا رہی ہو
ای ناصحو دال فی کہین ہو | کیون مغز مرا اپکا رہی ہو
کیسا یہہ چلن ہی چال کیسی | گھر کہج مرا مٹا رہی ہو
چھیڑا نہ چہوا ابہی کسی نی | پھر کس لئی کسمسا رہی ہو
مشہور مثل ہی کوڑہ مین کھاج | جلتی ہی کو جلا رہی ہو
پھر پیچ مین لاتی ہو کسیکو | حق کی دمونمین آ رہی ہو

ای فیض مزی مین آن لیونگی

گپ چپ کی مٹھائی کھا رہی ہو

گرم رو کا پست ہمت سی بر آمد کا رہو
دھوپ مین آرام زیر سایۂ دیوار ہو

منفعت ہو کب ملایم طبع سی خونخوار کو
مندمل مرہم سی کب چاک لب سوفار ہو

ہی پریشان خاطرون کو رتبۂ عالی نصیب
غنچہ جب گل ہو تو زیب گوشۂ دستار ہو

اہل عصمت خاکسارونسی کبھی لیتی ہین کام
عینک خانہ نشینان روزن دیوار ہو

ثمرۂ عشرت سی ہین محروم خونخواران دہر
سبز کب باد بہاریسی درخت دار ہو

ہی وبال جان کمال وحشت پیمای جنون
نافہ آخر آہوون کو موجب آزار ہو

ہی خلش سی نیش غم کی بی خطر کا فر مزاج
نوک سی نشتر کی مستغنی رگ زنار ہو

اہل دنیا منصب عالی سی کب رکہتی ہین کام
مرغ باز و بند کو پرواز سی کیا کار ہو

کچھہ غرض شب زندہ دارونکو نہین قاتل کی ساتھہ
مرغ شپرہ چنگل شاہین سی کیونکر یار ہو

خاکسارون سی نہین کچھہ سربلندونکو غرض
کحل کی طالب نہ چشم کوکب سیار ہو

عاشقی کا مرحلہ طی کب معلد سی ہو **فیض**
قطع منزل پای چوبی سی بہت دشوار ہو

دیکہہ لین گر بی نقاب اوس کی رخ پرنور کو
سمجہین موسیٰ کرمک شب تاب برق طور کو

خط کی ہر ہر سطر مین ہی لطف موج سلسبیل
نامہ کرتا ہون رقم مین اک بہشتی حور کو

مشرق صبح قیامت ہی مرا چاک جگر
صبح محشر جانتا ہون مرہم کافور کو

روزن دل سی عدم والی نظر آنی لگی
دور بین سی دیکھتا ہون رفتگان دور کو

کعبۂ دل ہوگیا ہی ان دنون مین سومنات
ہمنی دی ڈالا خدا کا گھر بت مغرور کو

سیر ہفت اقلیم مجھکو عالم مستی مین ہی
جانتا ہون جام جم حباب می انگور کو

صندلی ملبوس کی وہان فکر دامنگیر ہی
درد سر یہان ہو رہا ہی عاشق مہجور کو

یاد مین چاہ ذقن کی چکر آیا بزم مین
کاسۂ گرداب جانا ساغر بلور کو

خاک ہی مین ہوگیا لیکن ہی وحشت میری ساتھ
چشم آہو مین نی جانا ہی چراغ گور کو

ہی ارباب صفا محتاج آرایش نہین
کام کیا کنگھی سی موی چینی فغفور کو

جان دی مین نی کسی عیسی نفس کی عشق مین
زہر قاتل ہوگیا آب بقا رنجور کو

مصحف رخ کی تلاوت وقت زاری ہی مجھی
کر دیا ماہ رجب ہمنی مہ عاشور کو

بر مین یک فرعون وش کی آسمانی ہی لباس
غرق رود نیل کرتا ہون دل مغفور کو

موجب تکلیف اسباب تکلف ہوگیا
ہم وبال جان ہی سمجھی مسند سمور کو

عشق یوسف مین زلیخا کی ہوئین زلفین سفید
روز روشن کر دیا غم نی شب دیجور کو

حامل بار امانت مبتلای رنج ہی
کام سی فرصت نہین دم بھر بھی اس مزدور کو

صحن بزم عیش و عشرت عرصۂ محشر ہوا
نغمۂ طنبور سمجھی ہم صدای صور کو

راستی ہی موت کا سامان اگر حق پوچھیی | یار لوگون نی کیا باطل حق منصور کو

دل پھنسا ہی غرفہ سی آتا ہی نظر بھی زلف
فیض مین سمجہا ہون بانہی وزن تا سحر کو

دکھلائیین نہ وہ جو خال رخ برق تاب کو | ہندو نہ پوجین ہند مین پہر آفتاب کو
کاجل کا تل عذار مصفا پہ تم نہ دو | لگ جائیگا کلنک ابہی ماہتاب کو
ساقی کی چہرۂ نمکین کا پڑا ہی عکس | پیتا ہون مین حلال سمجہکر شراب کو
مطرب نی لی جو تان مرا دم نکل گیا | سمجہا ہون سحر نغمۂ چنگ و رباب کو
زلفون کا سایہ کرتی مری خاک پر نہ دو | مٹی مین کیون ملاتی ہو تم مشک ناب کو
ہی عمر خضر عمر شہیدان دشت کی | آب بقا سمجہتی ہین خنجر کی آب کو
سنبل چمن مین کہائی سنبل سی ہی خوف | دکھلاو تم نہ گیسوی پر پیچ و تاب کو
بی اوٹ آفتاب کی جھکتی نہین ہی دید | ای رشک مہر چھوڑ دی منہ پر نقاب کو
احرام باندہ کی جاتا ہون دیر مین | کعبہ بنا دیا ہون کنشت خراب کو
یہان ہو چکا سوال نکیرین کا جواب | آب تک لکہا نہ یار نی خط کی جواب کو
دید جمال یار کا یہہ انتظار ہی | آنکہی خیال مین نہین دیتا ہون خواب کو
اسمین بہرا ہی آب اور اسمین بہری ہی آگ | نسبت نہین ہی دیدہ و جگر سی سحاب کو

ہوتا نہ ہمپہ عشق مین یون خواب و خور حرام
رہتا اگر خیال ہمارا جناب کو

باران رحمت اشک کو کیونکر کہون نہ فیض
کہتی ہین لوگ برق مری اضطراب کو

پیاسی آتی ہین لہو کی نظر آئی یار ابرو
قتل کرتی ہین مجھی تیری کماندار ابرو

بخدا ہمنی بنایا ہی سپاہی انکو
تیرانداز مژہ ہین نہ کماندار ابرو

اجتک ایک ہی عاشق کی نہ کاٹی گردن
نظر آتا ہی مجھی کاٹ کی تلوار ابرو

ہی تمنا ہی اس یار ہلال ابرو سی
ہر مہینی مین دکھای مجھی اک بار ابرو

لب جانبخش کو اللہ سلامت رکھی
غم نہین قتل کری گر ہمین سو بار ابرو

کوئی بیمار گلا کاٹ کی مرتا نہ کبھی
چشم قاتل کا نہ ہوتا جو مددگار ابرو

کس قدر ظلم ہی سرکار بتان مین بخدا
قتل سو بار جو ہو دیکھی وہ اکبار ابرو

عارضی جسم پر اپنی وہ اکڑتا ہی بہت
مہ نو کو بھی دکھادو کبھی خمدار ابرو

منحنی پیر کی مانند جھکی جاتی ہین
نہ جوانون کو دکھایا کرو خمدار ابرو

خط پیشانی قاتل کا یہی ہی مضمون
سر عشاق سی رکھتی ہین سروکار ابرو

کیا صفائی ہی کہ رکھتا نہین تسمہ بھی لگا
اسکی دو ٹکڑی ہون جس پر کری یکبار ابرو

جب کہا قتل سی باز آ تو کہا کیا غم ہی
ہین تو ہوتا نہین ہوتا ہی گنہگار ابرو

کہدی قاصد یہہ زبانی سر بازار اُسی
سر بھی حاضر ہی جو ہین سر کی خریدار ابرو

جان کھنچی کی طرح اب نظر آتی ہی ہمین
بی طرح کاٹ پہ ہین اُنکی طرحدار ابرو

کیا کہون تفرقہ اندازی ابروی بتان
ایک کو دو کری اور دو کو کری چار ابرو

چشم قاتل یہی کرتی ہی اشارہ ہر پل
مرغ جان کی لیتی ہی ناخن شنقار ابرو

دیر و کعبہ مین کبھی خم پی تسلیم نہون
دیکھہ لین یار اگر کافر و دیندار ابرو

قاب قوسین کا مضمون مری فہم مین آئی
گر کسی شب نظر آجائین وہ خمدار ابرو

دیکھہ کر آئینہ مین عکس سی کہتی ہین وہ فیض
یہہ بھی اک شعبدہ ہی دو کی ہوی چار ابرو

کیا کشش و پیچ مین ہو سیر و تماشا دیکھو
آؤ دو چار گھڑی اٹھو نکا میلا دیکھو

چھیڑتی لڑ نیکو لب بحر تو جاتی ہو مگر
آشنا پھر کوی دیکھا ہی نہ چھپا دیکھو

کب تلک جوڑ رقیبونکی چلین گی اکڑن
ہم بھی گھڑتی ہین نیا اور ہی فقرا دیکھو

کشمکش مین ہون کبھی اور کبھی پیچین ہون
زلف کی عشق مین الجھیری ہین کیا کیا دیکھو

راہ اس کوچہ کی ہی بھول بھلیان ای خضر
ساتھہ میری نہ چلو آپ کا رستا دیکھو

نیم کی تنکی بھلا رکھتی ہو کیون کانون مین
تن مرا سوکھہ کی ہو جائیگا تنکا دیکھو

رخ پہ پر نور ہی کر اٹھہ [?] تماتی
آئینہ کو کہین ہو جای نہ سکتا دیکھو

دور ہو حضرت دل بزم سے چشمون سے — ق — ہو نہ جاسی کہین پہر چل چہٹا دیکہو

کچہہ نہ کچہہ راہ نکل آئیگی سپر ٹہو کی — سر تو اس یار کی دیوار سی ٹکرا دیکہو

زندگی فرقت جانان مین وبال جان ہی — زلف کی پہندی مین تم ہی تو کبہی آ دیکہو

دی ہی ترغیب پہر اُس شوخ کو اک ہچکی کی — باندہنو اور ہی کچہہ یارون نی باندہا دیکہو

رازہی ہر کس و ناکس سی بیان کرتا ہی — ساقی بزم ہی کیا پیٹ کا ہلکا دیکہو

سیر ہوتا ہون کہین حسن بتان سی بخدا — ہی مجہی نعمت دیدار کا ہوکا دیکہو

دہری رہجائیگی سب آپ کی بہلمنسائی — مجہہ سی ہر بات مین اچہا نہین ٹہٹہا دیکہو

ہی کسی غنچہ دہن کو ہوس گلبازی — پہولتا ہی کوئی پہر تازہ شگوفا دیکہو

شمع کی روشنی محفل مین بہت مدہم ہی — استخوان عاشق جانسوز کی جلوا دیکہو

جاو بیمار محبت کی عیادت کی لئی — رہ نجائی کہین سرکار پہ چہدا دیکہو

آگی آسید ہی مری گہر تک وہ پلٹ جاتی ہین — کیا نصیبا مرا ازروزون ہی الٹا دیکہو

فیض موقوف کر آٹہہ پہر کا رونا
کر گیا ہی ورم ایک ایک پپوٹا دیکہو

دماغ کب کرے آگی تری چمن کی بو — قبا ہی گل مین ہی تیری ہی پیرہن کی بو

نسیم لاسی جو اُس غنچہ لب کی تن کی بو — برنگ رنگ رخ گل اُڑی ہی چمن کی بو

نہ تخلخی کی ہوس ہی نہ مشک کی پروا
دماغ مین ہی مری زلف پرشکن کی بو

کلام کرتی ہو جب منہ سی پہول جہڑتی ہین
کہین ہی عطر سی خوش آپکی دہن کی بو

یہ معجزی تری دندان لب کی باغمین ہین
نہ برگ گل کی یہ بو ہی نہ یاسمن کی بو

ہوا ہون عشق مین اک رشک گل کی دیوانہ
فضای باغ سی آتی ہی مجہکو بن کی بو

رکہی نہ پاٴون کہی عندلیب گلشن مین
نجای باغمین گر تری انجمن کی بو

چلی ہین آپ کدہر ملکی عطر فتنہ کا
حواس باختہ ہو جائیگی چمن کی بو

بجای چہکی جو وہ غنچہ لب تفنن سی
تو کونی کونی چہپی فیض ہر چمن کی بو

دیکہون جب چاند سی خسارونکو
صدقی افشان پہ کرون تارونکو

بارہ کیون رہتی ہو تلوارونکو
ذبح کر ڈالو گنہگارونکو

کالی زہریلی ہین دونون گیسو
ہمسی کلوایئی ان مارونکو

آگی کوٹہی پہ شب مہ آسی
ثابتی کر دیئی سیارونکو

ساتہہ شانی کی رہین آرسی بھی
پہیر دو سر پہ مری آرونکو

انتظاری ہین کسی ماہ کی ہم
رات بہر گنتی رہی تارونکو

خلد مین دخل شیاطین کا نہین
گہر مین آنی دو نہ اغیارونکو

توڑی کیا یاد کیا او ساقی — ہچکیاں لگ گئیں میخوارونکو

نقشا مین بھی ہی خیال تعظیم — سجدی ہم کرتی ہین کلوارونکو

دیکھہ لین گر نمک روی بتان — مرچین لگجائینگی دیندارونکو

یاد آتی ہی چھٹی کی مجھی رات — آپ جب دیکھتی ہین تارونکو

جب نہ تب ہوتی ہین میری حائل — ڈہائیی باغ کی دیوارون کو

طائر دل کو دلاسا بس ہی — رکھو نوکر نہ چڑی مارونکو

تم وہ او تار ہو گنگا کی قسم — گھاٹ پر لاؤ گی اوتارونکو

مال مارا فقرا نی تو نہین — مجھہ سی کیون بغض ہی زردارونکو

مرگئی چشم کی بیمار افسوس — نفع تھا شہر کی عطارونکو

انگی مچلائی کا ہی خط مین گلہ — ڈاک لگ جائیگی ہرکارونکو

سبزہ نکلا ہی لب شیرین پر — لیچلی خضر شکر پارونکو

ہم تیونکی نہ پہنسی پہندیمین — دہا گی دیتی رہی زنارونکو

خبط ہی محتسبون کو ای فیض
ڈہونڈہتی پہرتی ہین میخوارونکو

دیکھہ لی گر یار کی روی وقد آزاد کو — گل کو بلبل چہوڑدی اور فاختہ شمشاد کو

اى تو چهوڑدو خدا كى واسطى بيداد كو — شيخ وراهب دير وكعبى مين چلى فرياد كو

مار ڈالا بى جهت جو بلبل ناشاد كو — هوگيا كيسا يهه ماليخوليا صياد كو

جو ندى تعظيم لبى قامت آزاد كو — گاڑدينگى كهود كر مٹى مين هم شمشاد كو

آسمان سنتا هى اونچائى ان نادان خموش — ضبط كر اك چپ دآه وناله وفرياد كو

پهر هوا ى سير گلشن اس سهى قد كو هوى — باغ مين رهنا بهت مشكل هوا شمشاد كو

وه بلا گرمى هى ميرى خون مين هنگام ذبح — پانى پانى كر ديا هى خنجر جلاد كو

بيستون غم پر اى شيرين اگر كهينچى هى — دوده ياد آئى چهٹى كا يك پك فرهاد كو

هم تو قسام ازل كى رتبه دانى پر هين غش — كوه غم همكو ملا هى بيستون فرهاد كو

ان بتان سنگدل كا هوگيا دل آب آب — كرديا هى موم نالون نى مرى فولاد كو

گر ركهى پر قينچ يا توڑى وسوكها پر كبهى — هم نه توڑينگى كسى دن خاطر صياد كو

ميرى نالون نى كيا پيدا هى ديپك كا اثر — آگ لگ جائيگى اك دن خانهٔ صياد كو

سو كهه كر كانٹا هوا هى شك سى اى قمرى تو — ديكهه كر سرو گلستان قامت آزاد كو

تيرى آنكهون سى جو چشمك كرى نرگس كبهى — باغ مين رهنى نه دون اُس كور مادرزاد كو

روند ڈالى هين نى كوه ودشت كى كانٹى تمام — روح قيس وكوهكن آى مباركباد كو

امت موزون كا سايه ديكهكر كهتا هى وه — ٹهيك يهه مصرع پهونچا مصرع شمشاد كو

ذکر اُس شیرین دہن کا گر سر بازار ہو
کوہی کوڑی کو نہ پوچھی کوئی فساد کو

کربلا کا واقعہ درپیش ہو گا ایک دن
وہ حسین جانی لگا ہی پہر حسین آباد کو

تیری دیوانی ہین دیوانی مقرر ای پری
بیڑیان بہی ہوی ڈہونڈا کئی حداد کو

ای پریزاد جو تو ن تان ہم سی پہر گئی لگی
ایسا ویسا تمنی کیا سمجہا ہی آدم زاد کو

ہر نشیمن پر گمان باتی کا مجہکو ہو گیا
اژدہا سمجہا فراق یار مین شمشاد کو

کان ہمسایہ کی بہری کر دیی ہین چیخ چیخ
جیمین ہی سی ڈالیی اک شب لب فریاد کو

سیکڑون نشتر لگی شریان پر نکلا نہ خون
غرق دریا سی ندامت مین کیا فصاد کو

یہہ دل دیوانہ کس سی بیڑیان بنوائیگا
ذکر سی فرصت مری دم بہر نہین حداد کو

او سہی قد منحصر کچہہ تیری قامت پر نہین
جو الف ہی ہی الف اللہ کا آزاد کو

بی دہن ای **فیض** باتین مجہہ سی جب کرنی لگا
وحی جانا مین نی اُس محبوب کی ارشاد کو

سمجہتی مد بسم اللہ ہین ہم مد ابرو کو
کہین پہر مصحف ناطق نہ کیونکر کعبہ رو کو

خدائی کہتی ہی ای قبلہ کعبہ مصحف رو کو
خطا کیا کر کہون بیت المقدس بیت ابرو کو

لگاتی ہین گلی سی اپنی ہم شوق شہادت مین
ہلال عید قربان جانتی ہین اُنکی ابرو کو

مین مُنہ آ دہون جاتا ہون جب گلزار عالم مین
سمجہتا ہون الف اللہ کا سرو لب جو کو

جناب آداب لیجی باادب کب تک رہی بندہ
دبا کر غیر بیٹہین بزم مین پہلو سی پہلو کو

نکیرین اسکو دیکہین نقش دیوار لحد ہوتی
چڑہا دو تم جو تربت پر مری تعویذ بازو کو

نہوگا بال بیکا گر کوی سونگہی اُسی کالا
جو کوی سونگہہ لیگا آپ کی اک تار گیسو کو

کری گر ہمسری اُنکی قد موزون سی قمری
کہڑی قد گاڑ دین مٹی مین ہم سرو لب جو کو

نڈالو ناک مین تنکا مرا دم ناک مین آیا
کیا شلکا غم وحسرت نی میری دست وبازو کو

گیا گذرا دل سوزان مگر اک آبلہ سا ہی
دکہاوینگی اُنہین ہم چیر کر اک روز پہلو کو

اڑی چہو قتل مین ہی نامناسب ای بت قاتل
تری تلوار کا پانی بجہائیگا مری چہو کو

رہین گی کہیت اک دن کہیت مین تلوار کی ہم بہی
دیا کرتی ہین باڑہ انجیار سفاک جوش ابرو کو

تجلی طور کی پہر دیکہہ لین گی موسی عمران
برآمد بام پر ہو نی تو دو محبوب مہ رو کو

کری تو جس سی باتین پہر وہ تیرا ہی پڑہی کلمہ
تری باتون سی لگا معجزی کہنی جادو کو

اگر مین چشم دریا بار کو دون رخصت گریہ
تو ذوق اشک کر دون ہاتہین گر ہنگی ٹاپو کو

ہلال عید کی ہوتی ہین منہ پر بہتان کیا کیا
برستی ہین شگون چہرہ دکہلائین ہمین سرکار ابرو کو

نہ اٹہونگا سر بالین کری گر شور محشر بہی
مری سر کی تلی رکہدین اگر وہ اپنی زانو کو

لب شیرین کی عاشق اسکو مکہی چپس کہتی ہین
دیا دل جس مسلمان نی تمہاری خال ہندو کو

فراق یار مین رونا نہین آتا سبب ہی یہ
نہو ہی فاش دلکا راز بچاتا ہون آنسو کو

کیا کرتا ہون پھرون صورت معنی کا نظارہ
سمجھتا ہون دم فکر آئینہ ای **فیض** زانو کو

مرض ہو گیا عشق کا آپ کو
اثر کیا کری گی دوا آپ کو

کرو طوف اگر کعبۂ دل کا شیخ
دکھا دون مقام صفا آپ کو

دو آبی مین ہون خیر و شر کی حضور
بھلا جانون یا مین برا آپ کو

کرین پیشہ خاکساری کی گر
اگر چاہئی کیمیا آپ کو

گرفتار زلف معنبر ہو **فیض**
نہ سونگھی کہین اژدہا آپ کو

کہون قبلہ و کعبہ کیا آپ کو
سلامت ہی رکھی خدا آپ کو

کسی نو طبیہ سی مجھی بھیجئی
جو منظور ہو طوطیا آپ کو

ہر اک مشکل خلق آسان ہوی
کہون کیون نہ مشکل کشا آپ کو

پہنئی مری خون مین رنگ کر
بہت زیب دی گی قبا آپ کو

بتو اس پہ نازل ہو قہر خدا
کیا جسنی مجھپر خفا آپ کو

پھلا سی ہوی گل سی پٹھی ہا گول
لگی اس چمن کی ہوا آپ کو

ہوی خوب تقسیم روز ازل
ملا عشق مجھکو حیا آپ کو

نقاب اپنی رخ سی الٹ دو اگر
رہی دنگ دیکھہ آئینہ آپ کو

رہا کرتی ہو آئینہ خانہ میں
نہین کچھہ بھی شرم و حیا آپ کو

بجا ہی سمین کیا کفر کیا شرک ہی
اگر مین نی سجدہ کیا آپ کو

مری بندگی کا اثر ہی یہہ فیض
سمجھنی لگی بت خدا آپ کو

کام کیا پاس ہو یا ہو گئی منزل کعبہ
دل ہی اک کعبہ ہی ای قبلہ برب الکعبہ

اپنی جامہ سی وہ باہر نکل آتا بخدا
دیکھتا گر تجھی ای حور شمایل کعبہ

تجھکو اللہ نی دی اسی آنکھہ نہین
کیا ہی منہ ہو جو تری رخ کی مقابل کعبہ

کیون نہ لبیک الک احمد و ظیفہ ہو مرا
نظر آتی ہی مجھی یار کی محفل کعبہ

شعرا دیتی ہین تشبیہ رخ جانان سی
فیض اسی وجہ پرستش کی ہی قابل کعبہ

کہتی ہین لب کو وہ بات ہی یہہ
واہ واہ کیا خضر کی بات ہی یہہ

نہ حقارت سی دیکھہ انسان کو
جلوہ گاہ صفات و ذات ہی یہہ

مرض عشق کا علاج نہین
روگ وہ ہی کہ جی کی ساتھہ ہی یہہ

یون تو کرنی کی ہین بہت باتین
ق
ایک سرمایہ نجات ہی یہہ

دل کسی کا کبھی نکرو ہ بات | کام کی بات ہی تو بات ہی یہ
زندگی کا کچھہ اعتبار نہین | ق | بی قیام اور بی ثبات ہی یہ

کس توقع پہ دل کسیکو دین
فیض اپنی تو کائنات ہی یہ

آگئی تیغ اگر قاتل خونخوار کی ہاتھہ | پیر کٹجائینگی دو چار کی دو چار کی ہاتھہ
کسطرح مجھہ سی رکین قاتل خونخوار کی ہاتھہ | دو مری ہاتھہ ہین اور سیکڑون تلوار کی ہاتھہ
چشم و ابرو و ادا غمزہ جنہین کہتی ہین | چار بگڑی ہین مری دلکی انہین چار کی ہاتھہ
چمن عشق مین ہمرتبۂ یوسف ہوتا | نہ لگا سیب ذقن عاشق بیمار کی ہاتھہ
باغ ایجاد مین جھک جای قدمبوسی کو | شاخ گل دیکھی جو اس غیرت گلزار کی ہاتھہ
خون عشاق کا ناحق ہی گمان عاشق کو | لال قدرت سی ہین محبوب طرحدار کی ہاتھہ
اب تو وہ پانون بھی چھونی نہین دیتی اپنی | وعدہ کرتی تھی مری ہاتھہ پہ جو یار کی ہاتھہ
صحبت یار سی پرہیز نہین کرتا ہی | ناک مین دم ہی مرا اس دل بیمار کی ہاتھہ
کام اخلاص کی بن بنکی بگڑ جاتی ہین | سخت ناچار ہون مین اس دل ناچار کی ہاتھہ
تو کسی وقت اگر مصر کی بازار مین جای | سوی یوسف نہ ٹہرین ایک خریدار کی ہاتھہ
کیون ہلالی نہ بنا یاد رخ خوش ابرو کو | جی مین ہی کاٹئی تلوار سی معمار کی ہاتھہ

کف افسوس لگا ملنی کو ہشیاری مین
خواب مین یاد جو آی مجہی دلدار کی ہاتھہ

دل لگی جب سی ہوی شاہد بازاریسی
سخت رسوا ہوی ہم ہردم بازار کی ہاتھہ

پانون پڑتا ہون مداوا کی نہ کیجو تکلیف
چور زخمون مین ہین یکدست گنہگار کی ہاتھہ

سرخرو کوی شہیدون مین نہین مجہہ سا
منہ پہ میری جو لگین ابروی خمدار کی ہاتھہ

کیون نہ اس رشک سی مین خاک پہ لوٹون اَی ظفر
دامن یار تک آنی لگی اغیار کی ہاتھہ

جلاتی ہی مجہی کرتی ہی کیا آنکھہ
غضب ہی قہر کی بجلی ہی یا آنکھہ

تلی اوپر مرا دم ہو رہا ہی
ذرا نیچی سی تو اوپر اُٹھا آنکھہ

پہپولی پڑ رہی ہین میری دلمین
نہ اتنا گرم تو ہو کر دکھا آنکھہ

نظر آتا ہی اُسکو غیب کا حال
خدا نی ان بتونکو دی ہی کیا آنکھہ

کنوان ہی وہ ذقن سمجہی ہی جسکو
تجہی کیا کچہہ نہین ہی سوجہتا آنکھہ

خدا پہر جائیگا مجہہ سی اوسیوقت
پہرائی تو نی گر ای بیوفا آنکھہ

اگرچہ تشنۂ خون وہ بہی ہی لیک
نظر ابرو سی آتی ہی سوا آنکھہ

وہ آئینہ مین کہتی عکس سی ہین
کہان ہی کوئی ایسی لائیگا آنکھہ

تری آنکہون نی پر چکڈی اسی وجہ
لڑاتا مجہہ سی ہی ہر مبتلا آنکھہ

نظر آئی ہماری موت ہمکو
دکھائی تمنی جب ہو کر خفا آنکھہ

بھری ہی ہجر کی آتش مہتا منہ
نہ پڑی پر میری کیہہ ای ہما آنکھہ

بھلا کس رنگ ون نرگس سی نسبت
جدا وہ آنکھہ ہی تیری جدا آنکھہ

اگر لوگون مین آتی ہی تجہی شرم
کبہی در پردہ ہی تجہہ سی لڑا آنکھہ

دکھاوینگی تماشا ہم بہی اک دن
کریگی ہمیہ گریان ہی جفا آنکھہ

مری نظرون مین وہ پانی کی ہی لٹو
جسی کہتا ہی تو آتی آشنا آنکھہ

نہ لی وہ سانس باقی ہی نہ ناگی
نکالی جسپہ تو ہو کر خفا آنکھہ

مری ہر زخم نی پانی چرایا
خدا کی واسطی تو مت چرا آنکھہ

نہ بہجای پہل کر وہ کہین تخلص
رہی ہی بلی طرح اب ڈبڈبا آنکھہ

زلف ہی یہہ یا کہ کالا ہی
نہین معلوم کیا بلا ہی یہہ

دل مین رہتی لگا خیال بتان
پہلی کعبہ تہا اب گیا ہی یہہ

کیا کہون حال زلف ومولی زلف
ہی وہ ناگن سپولیا ہی یہہ

قصر دل کو نہ ڈہاؤ بات سنو
ای بتو خانہ خدا ہی یہہ

کہتی ہین جسکو ای مسیحا عشق
درد مہلک ہی لا دوا ہی یہہ

... دل کیون نہ ہمکو ای ہمدم
کہین آئینہ سی صفا ہی یہہ

ہی جو مشہور قصۂ طوفان
مری آنکھون کا ماجرا ہی یہہ

تو نہ دل غیر کا مرا لو دل
ہی وہ ناکارہ کام کا ہی یہہ

کب کیا مین نی ترک عشق بتان
صرف تہمت ہی افترا ہی یہہ

دل جو حیران ہی شکل آئینہ
کسی صورت کا آشنا ہی یہہ

قسمتون کو ہم اپنی روتی ہین
لوگ ہنستی ہین کیا مزا ہی یہہ

پانون پڑتا ہون نام شانہ لو
ان دنون انکی سر چڑھا ہی یہہ

ہی کہان دوزخ اور کدہر ہی بہشت
واعظونکا ڈھکوسلا ہی یہہ

غنچہ لب سی چٹک گئی دم صبح
آج پہر تازہ گل کھلا ہی یہہ

کیون نہ دیوانہ دل ہمارا ہو
اک پریوش کا مبتلا ہی یہہ

کیون نہ گیسو قریب رخ کی رہی
گنج وہ ہی تو اژدہا ہی یہہ

دل جو دیتی ہو زلف مشکین کو
فیض صاحب بڑی خطا ہی یہہ

کری بجلی کو شرمندہ کناری جسکی دامانکی
ہلال عید کو سمجھی ہی وہ کترن گریبان کی

فصاحت سی بیان کرتا ہون معنی وصل جانانکی
مطول ہوگئی مجھکو درازی شام ہجرانکی

جنون مین بھی حمایت ہی ہماری جسم عریانکی / قبا خار مغیلان سیتی ہین صحرا کی دامانکی

ہمیشہ استخوان عاشقان چن چنکی کھاتی ہین / مگر نیت نہین بہرتی سگان کوی جانانکی

ہماری قبر یارون نی بنائی کالی کوسون پر / تعدی تا نظاہر ہو کسی پر زلف پیچانکی

نظر آتا ہی مجھکو خرمن مہ سانپ کی کنڈلی / شب غم مین بری لگتی ہی صورت ماہ تابانکی

نمایان مصحف رخسار پر خط ہو چکا انکی / یہی ہی وجہ جو پڑہتی ہین وہ تفسیر قرآنکی

کرامت پنجہ رنگین کی انکی ہو گئی ظاہر / دم تحریر ہو جاتا ہی خامہ شاخ مرجانکی

پڑی پہرتی ہین ڈانوان ڈول ایسی ہی سکہی آنکہی / جہکاتی ہی کنوین کتنی ہمین چاہ زنخدانکی

خط شب رنگ ہی تفسیر عباسی مگر جانان / تمہارا رخ بہی مصحف ہی قسم کھاتا ہون قرآنکی

تصدق گھر پہ ہوتی ہین ہزارون جہنڈ پریکی / تمہارا حلقہ در ہی مگر خاتم سلیمانکی

فراق یار مین مرنی سی پہلی مر چلی ہین ہم / تن زندہ کی صورت ہو رہی ہی جسم بیجانکی

ق

یہی چرچا سحر سی شام تک ہی دیر و کعبہ مین / رخ و گیسو نی کہو دی عقل ہندو و مسلمانکی

وہ کچھہ کہتا ہی پہر وہ یہہ کچھہ کہتا ہی لا یعنی / خبر دونون حقیقت سی نہین ہین کفر و ایمانکی

تری چاہ ذقن کی عشق مین ڈوبی زلیخا بھی / کنوئین مین ڈال دی تصویر لیکر ماہ کنعانکی

نظر آتا ہی جب ہوتا ہی عزرائیل کا دہڑکا / خدا صورت نہ دکہلائی کبہی جانانکی دربانکی

تری اعضا سی نسبت حور کی اعضا نہین رکھتی / سراپا اشرف الخلقت ہی جانان خلقت انسانکی

کراماً کاتبین غیرت کی ماری لکھہ نہین سکتی
سحر سی شام تک کچھہ حد نہین ہی میری عصیان کی

شب فرقت مین کوسون بھاگتی ہین مجھسی ہمسائی
مرا نالہ مگر چنگھاڑ ہی شیر نیستان کی

قدم انکی مین کہتی ہی نہین پھولی سماتا ہون
ہلال عید ہی مجھکو ہلالی تیوری والانکی

جناب موسی عمران سی تا آنکھین نہون پہنچی
جہلک اکدن دکھا دو تم ہمین بہی اوس حسینانکی

کناری ہمکو موتی جھیل کی فرحت کرتی ہین
موئی پربھی ہی اپنی ساتھہ حسرت انکی دندانکی

ہوا ہی بسکہ گاہ زلف مشکین شیفتہ رخ انکا
جو ہندو ہین کرینگی وہ بھی اب تعظیم قرآن کی

جلانا مارنا عاشق کا اپنی اونکو یکسان ہی
نگہ مین زہر قاتل ہی لبون مین آبحیوان ہی

یہی نزاکت عارض سی کلام زلف جانان ہی
کہین ہون برہم ہندو کا تو ایمان مسلمان ہی

موئی پربھی تکلف کا ہی خواہان کشتۂ گیسو
لحد پر شامیانہ دی رہی شام غریبان ہی

شب غم مین نکلجاتی ہی تن سی جان گھبرا کر
مرا نالہ ہی یا چنگھاڑتا شیر نیستان ہی

کہین گر حور ہم تجھکو ہمین کچھہ قصور اپنا
گلی تیری بہشت خلد ہی دربان رضوان ہی

جدا ہی کبک کی رفتار الگ رفتار ہی انکی
بہلا کس طور دون نسبت انسان ہی حیران ہی

ہزارون العطش کہہ کہکی جی دیتی ہین سو آکی
جسی نظارہ کنوان کہتی ہین وہ چاہ زنخدان ہی

دری انکھو مین جب سی گھر کیا ہی یار مہوش نی
کرن خورشید محشر کی بنا ہر موی مژگان ہی

فقط ہی دیکھنی ہی کا ہین قابل ہی چکھنی کی — پہل اندراین کا سچ مچ آپکا سیب زنخدان ہی

تمہاری منہ پہ کیا کیا پہبتیان ہوتی ہین عالم مین — کوئی کہتا ہی پوتہی ہی کوئی کہتا ہی قرآن ہی

خدای غیب دان پر آشکارا حال ہی سبکا — کری وصف دہن کیا کوئی وہ یک نقد پنہان ہی

شب مہتاب مین چٹکی نہین ہی وقعۂ تاری — مہ پہہرنی چہڑکی رخ روشن پہ افشان ہی

تجاہل سی جو پوچہا نام گیسو کا تو فرمایا — ستم ہی قہر ہی کالی بلا ہی آفت جان ہی

دوشالہ اوڑہ لوکہری مین کیا آرام کرتی ہو — مسہری مین لپیٹ کر سو رہین ہم تم زمستان ہی

قدمبوس ای پری ہین جمع انسان عہد پیری مین — قد خم گشتہ اپنا حلقۂ مہر سلیمان ہی

خدا کی واسطی منہ پر نقاب اپنی نہ رکہو تم — نہ برقع رخ روشن چراغ زیر دامان ہی

شب فرقت مین سایہ کا گمان ہوتا ہی سایہ پر — چراغ خانہ اپنا دیدۂ غول بیابان ہی

کسی صورت نہین ممکن رسائی انکی قدمون تک — برنگ ماہ کوسون دور وہ خورشید تابان ہی

بیان ہوتی ہین اعجاز لب جانبخش جانانکی — یہی ہی وجہ جو پانی سی پتلا آبحیوان ہی

شب غم مین یہہ رویا خون یا لعل نگین مین — مرا انگہونکا ڈہیلا ہوگیا لعل بدخشان ہی

نچہوڑا ساتہہ وحشت نی ہمارا لله المنہ — پس مردن لحد مین بہی ہماری نعش عریان ہی

مسن ہوکر ہوا ہی فیض عاشق یار کم سن کا
دل دانا ہمارا ہوگیا پیری مین نادان ہی

کیا ہی ایک اگر وعدہ تو برسون جسنی ٹالا ہی
پڑا پھر دن وہ نو نہین اُس کٹر سی ہمکو پالا ہی

خیال خط و گیسو نی کسیکی مار ڈالا ہی
ہماری گور کا سبزہ بعینہ کوڑیالا ہی

کہی جاتی نہین یہہ رمز شان حق تعالی ہی
ہوی ہین اسکی عاشق ہم جسی دیکھا نہ بھالا ہی

نہین اسمین کوئی انداز قد یار کا لیکن
چمن مین سرو نی اک اونٹ کا سا قد نکالا ہی

رخ محبوب سارو ی مہ کامل تو ہی چوڑا
ولیکن فرق ہی اتنا وہ گورا ہی یہہ کالا ہی

کرون تعریف کس کس خرکی ای مائیہ خوبی
تری ہر عضو کو اللہ نی سانچی مین ڈھالا ہی

کہینگی ہم بہی پہتی آسمان کی تیری کوٹھی پر
مہ کامل ہی تو اور حلقہ احباب ہالا ہی

نہین ہوتا ہی جب وہ ستمین فاقو نسی مرتا ہون
نوالا زہر کا فرقت مین سونیکا نوالا ہی

تمہاری ہم ہین عاشق کفر و دین سی وہ رہتی ہین
نہین معلوم مسجد کس کی ہی کس کا شوالا ہی

تصور دونون گیسو کا موی سر پر ہی ہا باقی
لحد مین ہمنی جوڑا سانپ کا ای فیض پالا ہی

نظر مین ناہی بی پایہ جہان کا کارخانا ہی
عمارت کیا بنائین اکدن مٹی مین جانا ہی

مرا اور طائر تصویر کا یک ہی فسانا ہی
نہ فکر آب و دانہ ہی نہ فکر آشیانا ہی

ہر ایک شیخ و برہمن گروہ مین ہی جسکی آو رہ
نہ ٹھور اسکا کلیسا مین نہ کعبہ مین ٹھکانا ہی

نہین ہوتا ہی یہہ بگاڑ مراد لف مسلسل سی
خدا ہی جانی کہانتک قسمتون مین پیچ کھانا ہی

رگڑتا ہون جبین اپنی بتون کی آستانہ پر | ابھی منظور قسمت کی نوشتہ کو مٹانا ہی
کہان باریک ہی اسکی کمر قدرت ہی باریکی | کرین وصف میان کیا ہم بہت نازک زمانا ہی
نکر اگی مری اوصاف واعظ صبح جنت کے | فضا ہی خلد سی اس حور کا نکہت ہنانا ہی
کبہو کر دہن ہین ہین کبہو فکر کمر مین ہین | یہی کم ہی کہ ہمکو شغل پہرون غاسبانا ہی
حق و ناحق ستانا کیا ہو چھپ چھپ کر پس پردہ | دکھا دو قامت اپنا تم جو سولی پر چڑھانا ہی
ارادہ ہی بہت کرتا نہین کو رغریبانکا | مسیحا کو مری منظور ہر دو ہم جلانا ہی
کرون کیا اکر زاری سی ہی مطلب بن نہین آتا | بہانا آنسوونکا یار کی آگی بہانا ہی
نہ کرتی ہین اُسی خصت نہ دیتی ہین جواب خط | انہین منظور قاصد کا مگر پرزی اُڑانا ہی
ہم اپنی زندگی کو موت سی بدتر سمجہتی ہین | فراق یار مین تریاق کہانا زہر کہانا ہی
جدہر مین دیکہتا ہون صورت آتی ہی نظر میری | جہات ستہ میری واسطی آئینہ خانا ہی
تہی دستی کا وقت مرگ ہرگز کر نہ اندیشہ | بہت سا جمع زیر خاک قارونکا خزانا ہی

اُلٹ دی ہی نقاب اسنی فیض روی روشن سی
مہ و خورشید کو عالم کی نظرونسی گرانا ہی

باغ پہولا ہی گلستان کی ہوا بدلی ہی | تو بہی پوشاک بدل گل نی قبا بدلی ہی
یار نی ہم سی رہ و رسم وفا بدلی ہی | اسپہ کیا دوس زمانیکی ہوا بدلی ہی

ہی مری تن پہ وہی خلعت خلقی اب تک ۔ نہ قبا بدلی ہی مین نی نہ عبا بدلی ہی

ڈر یہی ہی کہ جناب آپ بدلین مجھہ سی ۔ خوش رہی گھر مین اگر خلق خدا بدلی ہی

ہی نگہبان خدا سبب دشمن کا اُن کی ۔ لی ہی طرح نیت یاران ریا بدلی ہی

ہنستی ہنستی ہی وہ لاتا ہی مجھی وہ محبوب ۔ وضع بدلی نہین پر طرز جفا بدلی ہی

کوئی صورت نظر آتی نہین بچنی کی مجھی ۔ وہ ہی بدلی ہین نظر اُنکی جدا بدلی ہی

چھوڑ دی منہ پہ نقاب ایسی خوبی چندی ۔ رونق چہرۂ ارباب صفا بدلی ہی

دیر کیون کرتی ہو پہانسی مجھی دیدو جلدی ۔ جان حاضر ہی اگر زلف دوتا بدلی ہی

مر چلا ہون مرض عشق کی ہاتھون ای فیض
فائدہ کیا جو مسیحا نی دوا بدلی ہی

مار ڈالا مجھی فرقت نی قضا سی پہلی ۔ ہو گیا کام ادا اُن کی ادا سی پہلی

زہر تجویز کیا غم نی دوا سی پہلی ۔ مر چلی چشم کی بیمار شفا سی پہلی

رکھہ دیا کاٹ کی سر کر قدم قاتل پر ۔ کی نماز اپنی ادا ہمنی قضا سی پہلی

عمر سی خضر کی بڑھ کر ہی مری عمر کہین ۔ لب تری خلق ہوی آب بقا سی پہلی

سبقت احسان کو ہی اُنکی مری عصیان پر ۔ عفو کرتی ہین خطا کو وہ خطا سی پہلی

اُس حیا دوست کا مسجد مین تصور جو بندھا ۔ مین نی منہ ڈھانپ لیا دست دعا سی پہلی

وصف خط لب جان بخش کرین بعد شروع
منہ تو دہوائین خضر آب بقا سی پہلی

ہمنی سکہلای ہین انداز وفا و اخلاص
آگہی کب تہی انہین رسم وفا سی پہلی

کعبہ پر چہائین ہی ای قبلہ تمہاری رخ کی
خلق ابرو ہوی محراب دعا سی پہلی

طرز بلبل نی اڑائی ہی مری نالی کی
چاک چیکن ہی مری گل کی قبا سی پہلی

کیون نہ تقدیم مری کفر کو اسلام پہ ہو
بت کلیسا مین نظر آی خدا سی پہلی

استخوان فیض کی پہکواو کسی کو چہین
کی ہی دعوت سگ جانان کی ہما سی پہلی

ہر برہمن بہی دید کا مشتاق ہی سو ہی
اس بت کو پاس خاطر عشاق ہی سو ہی

مستور سو حجاب مین اسکا ہی رخ مگر
حسن و جمال شہرۂ آفاق ہی سو ہی

ہر چند ناخوش اسکو رکھا ہمنی عمر بھر
تسپر بہی خوش ہی یار خوش اخلاق ہی سو ہی

گو شاعران دہر غلو صدق پر کرین
ہمکو پسند صنعت اغراق ہی سو ہی

کعبی مین ہم گئی نہ جہکا سر پی سجود
ابرو کا پیش چشم یہان طاق ہی سو ہی

لیلی کی عشق سی نہوی مفر بہی حصول
مجنون کا جسم زار و ہی قاق ہی سو ہی

سو طرح کی رنج ہمین ہجر مین ہین لیک
مشتاق وصل یہہ دل مشتاق ہی سو ہی

آنی سی خط کی حسن کا جاتا رہا غرور
پر یار جور و ظلم کا مشتاق ہی سو ہی

پیش نگاہ مجمع تقیید ہی تو کیا
دل کو خیال عالم اطلاق ہی ہوی

مارا ہوا ہون افعی گیسوی یار کا
زیر زمین ہی خواہش تریاق ہی سوی

ہم دیر مین رہین کہ حرم مین کرین مقام
دونون مکانکا ایک ہی رزاق ہی سوی

بزم جہان مین زلف سی اندہیر ہوگیا
پر شمع نور یار تری ساق ہی سوی

ماضی ہون فیض اس بت بقول کی قرین
عالم تمام مصدر اشفاق ہی سوی

لڑرہی ہی انکھہ میری اک بہشتی حور سی
دیکھتا رہتا ہون جنت کا تماشا دور سی

مشتعل آتش ہوی دامان کوہ طور سی
بجلیان تمنی گرائین عارض پرنور سی

ہوگئی ہی اور ہی صورت فراق یار مین
بھاگتی ہی موت مجھکو دیکھتی ہی دور سی

دو قدم چلتی ہی اُس کی مردنی ندہی گئی
کم نہین غلغال کی آواز بانگ صور سی

آتش غم نی جھلس ڈالا تن مجروح کو
ہوگئی کافور سردی مرہم نشتر سی

چار دن جینا اگر ہی فکر مرہم کر دلا
دم نکلجائیگا اک دن روزن ناسور سی

ساز عشرت ہجر مین سامان ایذا ہی مجھی
درد سر پیدا ہوا ہی نغمۂ طنبور سی

تاک کی سائیمین ہمسائی نی دفنایا ہمین
زندگی مین تہی محبت ساقی مخمور سی

گر نہین نزدیک میری دور ہین کچھہ غم نہین
دیکھتا ہون اُس جہان کو روزن ناسور سی

رند مے کش مقتدی ہین ساقی مخمور امام
فرض ہی مجھپر وضو کرنا مے انگور سے

کیا بری دن ہجر کی ہین بہاگتی ہین سب رفیق
چاہتی ہی جان بہی رخصت تن مہجور سے

جنت الاموات شان موت ہی کیا ہوگئی
بے اجل ہم مرچلی خوف بت مغرور سے

ساتھہ ہی اُسکی نکلجائیگی جان ناتوان
کہینچ لین ہی اگر ہم روزن ناسور سے

حکم چلمن کی اٹھانیکا نہ دو بیٹھی رہو
نور چہن چہن کر برستا ہی رخ پرنور سے

مرغ شہپر آفتاب حشر ہی پیش نظر
کم نہین روز سیہ اپنا شب دیجور سے

سامنی اُس شعلہ رو کی **فیض** صاحب دفعتاً
آگ کپڑون کو لگ اُٹھی گی تن محرور سے

یوسف کا اپنی شہر مین کیا ذکر چہیڑ لی
آتی ہین بہار کہانی کو جنگل سی بہیڑ لی

انگشت ہوی ہی ہاہر در دولت پہ بہیڑ بہاڑ
ڈیوڑہی مین بت کی بیٹھی دروازہ بہیڑ لی

کرتا ہی آپ کی قد موزون سی ہمسری
چلئیے چمن مین سرو کو جڑ سی اُکہیڑ لی

منہ پر جناب بہوک سنا دینگی آپ کی
بہو کی جو ہین جمال کی اُنکو نہ چہیڑ لی

رند ولسی ڈر ہی صوفی پشمینہ پوش کو
معلوم ہو چکا کہ وہ ہین گرگ بہیڑ لی

سینہ اُبھار پر ہی کہین ٹوٹ جائینگی
محرم کی بند دیکہیئی ٹانکی اُدہیڑ لی

اے **فیض** ہار جیت مین فرمائیے نہ کچھہ

کرتی ہین کہیل بسنت ہمارا کہیٹری

جب سی پیش نظر اُس یار کی پیشانی ہی
صورت آئینہ حاصل مجہی حیرانی ہی

اشک غم دیدۂ فرقت کی یہہ طغیانی ہی
کشتی عمر مری کشتی طوفانی ہی

خلعت بادشہی خلعت عریانی ہی
سر و سامان مرا بی سر و سامانی ہی

سحر و شام وظیفہ ہی رخ و گیسو کا
یہہ ہی یکرنگ کی تسبیح سلیمانی ہی

پڑ گئی جسپہ نظر چور ہوا زخمون مین
سرمۂ چشم بتان تیغ صفاہانی ہی

جب سی ہم مکتب خیاط پسر ہون عشق
خامہ مخیاط ہی جزدان تلیدانی ہی

ہی پس مرگ بہی یک غیرت بلقیس کی یاد
سنگ تربت بہی مرا سنگ سلیمانی ہی

گرد اپنی ہی رہی گہومتی ہم شکل محیط
خط پرکار ہمارا خط پیشانی ہی

خاکساری کسی کہتی ہین کوئی کیا جانی
ہمنی مٹی تری کوچہ کی بہت چہانی ہی

شب غم عشق کمر نی یہہ رُلایا مجہکو
تا کمر کوچۂ قاتل مین کہڑا پانی ہی

کیون نہ وحشت کو لئی جاؤن لحد مین ہمراہ
مجہکو منظور پس مرگ بہی عریانی ہی

نغمہ سنجی تری اعجاز ہی ای غنچہ دہن
مرغ تصویر ہر ایک مرغ گلستانی ہی

ساتہہ اورون کی تبرا ہی تولا مجہہ سی
جسپہ ہم غش ہین کوئی شاہد ایرانی ہی

قتل کرتا ہی کوئی غنچہ دہن گل رخسار
عرصۂ قتل فضای چمنستانی ہی

بخدا مصحف رخ سی یہہ سمجھہ مین آیا
جسنی حمام مین دیکھا تجھی مارہی گیا
کچھہ تعجب ہی نہین ہی جو خدا عاشق ہو
منہ لگاتی ہی نہین ہای حسینان جوان
زلف والون کی محلہ مین ہوی ہم مدفون
اسکی حلت مین نہین شبہہ کچھہ ای ہاوہ کشو
ٹل گئی کل تو بلا سر سی بلا کہنی سکے
ہین وہ استاد ہون کچھوائی معنی کی شبیہ

مدّ ابروی بتان آیت قرآنی ہی
تیغ عریان سی نہین کم تری عریانی ہی
تو وہ بت ہی کہ خدائی تری دیوانی ہی
زندگی موسم پیری مین پشیمانی ہی
مرگئی پر بہی نصیبون مین پریشانی ہی
کہتی ہین جس کو می ناب وہ اک پانی ہی
دیکھیئی آج بلا کون سی پیش آئی ہی
فن تصویر مین شاگرد مرا مانی ہی

بھاگ کر صید مضامین کہان جاتی ہین
قلم ای **فیض** مرا شیر نیستانی ہی

زخمی ہر ایک گل جو چمن کی فضا مین ہی
بعد فنا ہوای شہی سر مین بہر گئی
کیا دیکھتا ہی نقش و نگار حریر کو
سوتا ہی ایک دن تجہی آغوش گو مین

تاثیر تیغ موجۂ باد صبا مین ہی
تربت ہی اپنی سایۂ بال ہما مین ہی
مضمون کچھہ اور سطر خطا کو بیا مین ہی
ای مشت خاک کیا ہوس کیمیا مین ہی

بوسہ لب مخطط جانا نگا لو نہ **فیض**

مخلوط زہر چشمہ آب بقا میں ہے

فراق یار مین زاری جو آگی تہی سو اب بہی ہی
مجہی جینی سی بیزاری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

سوی پر بہی نچہوٹی قید سی زلف مسلسل کی
نصیبونکی گرفتاری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

نقاہت کی بدولت اپنی گہر بیٹہا ہون مین لیکن
تلاش حسن بازاری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

پڑا رہتا ہون بستر پر برنگ نقش قالین مین
تری فرقت مین بیکاری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

چہپا کر منہ کو بالونمین شب وصلت وہ کہتی ہین
تری قسمت کی اندہیاری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

ہوا ہون پیر فانی رو سپیدی کا نہین کچہہ غم
مجہی فکر سیہ کاری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

شب غم کی وہ تنہائی نہ خواب آیا نہ موت آئی
وہ بدخوابی وہ بیداری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

گیا موسم جوانیکا ہوی بوڑہی بہی ہم لیکن
وہ رندی اور میخواری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

چہوٹی سب اپنی بیگانی ہتون کی پاس آئی ہی
وہی ذلت وہی خواری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

غم آئینہ رویون مین چمک پیدا لگی ہونی
دل حیران کو بیماری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

زمانہ ہوگیا آخر ولیکن نام ہی روشن
کرامت فیض کی جاری جو آگی تہی سو اب بہی ہی

مری وحشت مین جذب کہربا ہی
تن کا ہیدہ تنکا ہو رہا ہی

نظر مین اک بت کا فرادا ہی
نمازا پنی لگی ہوئی قضا ہی

خیال زلف پیر مین بند ہا ہی
عصا ہاتہون مین اپنی اژدہا ہی

کہان آنکہو نین انکی تو تیا ہی
ہماری قتل کا یہہ تو طیا ہی

جہان ذکر اسکی قامت کا چلا ہی
قیامت کا سا ایک ہلڑ مچا ہی

برابر ہین شب و روز جدائی
فراق یار خط استوا ہی

بتون کی نام پر دیتا ہون مین جان
خدا جانی مجہی کیا ہو گیا ہی

جو دیکہین خاک کو ہو جای سونا
ہماری خاکساری کیمیا ہے

تپ غم کی کرون تدبیر کیا مین
مرا تعویذ تیرا نقش پا ہی

نہین جز خاکساری کچہہ ہمین کام
خط تقدیر خط بوریا ہی

ہر ایک محرم کا محرم ہو گیا شاہ
تیری انگیا کی چڑیا ہی ہما ہی

نہ کیجی تذکرہ اُن کی مژہ کا
مجہی کانٹون پہ کوئی کہینچتا ہی

بگاڑین ان تبون سی کسطرح ہم
تلی پتہر کی ہاتہہ اب آگیا ہی

کرو گی شانہ کبتک گیسوؤن مین
ہماری سر پر آرا چل رہا ہی

موی پر بہی ہمین گردش نی پیسا
لحد کا سنگ سنگ آسیا ہی

دل بیتاب کا ہی ناک مین دم
تمہاری کان کی بجلی بلا ہی

مواہی العطش کہہ کہہ کی عالم
ترا چاہ ذقن اندہا کنوان ہی

بتون نی گھر کیا دل مین خدایا | جو کعبہ تہا وہ ان روزون گیا ہی

وہ آئی لٹ پٹی دستار باندہی | یہہ ادہر ہی باندہنو باندہا گیا ہی

اُسی مین نیا ہی پہانسی حلقۂ زلف | جو بوسہ گیسوؤنسی مانگتا ہی

نہ لو اُس لب کا بوسہ غیظ کی وقت | اثر آب بقا مین زہر کا ہی

ہر ایک نقش قدم ہی نقش حُب کا | نیا نقشہ تمہاری چال کا ہی

کرین وہ روزن در جلد مسدود | ہماری کام مین رخنہ پڑا ہی

مری آنکہون مین آ بیٹہو کوئی پل | تماشا پتلیون کا ہو رہا ہی

نہ آئی وہ کبہی نیچ اونچ کو پاس | تلی اوپر ہرادم ہو رہا ہی

رہا کرتی ہین ہم فکر کلم مین | ملا ہمکو خزانہ غیب کا ہی

صفائی کس طرح ہمسی کری وہ | جو آئینہ کی صورت سی خفا ہی

چلا جاؤن بتونکی ساتہہ اے **فیض**
خدا کی گہر کا سیدہا راستا ہی

گرد اُس عارض روشن کی جو افشان ہووی | چاندسی حسن رخ یار دو چندان ہووی

خط کی آنی سی مکدر نہوائی غیرت باغ | کام کی بات ہی گر شرح گلستان ہووی

غش فرشتی ہین تری حسن پرائی مہرجبین | چاہ بابل نہ کہین چاہ زنخدان ہووی

داغ والونکی پہونچ جائین اگر کوٹھے پر
شب معراج ہماری شب ہجران ہوجای

بحر مین آی جو اُس غیرت یوسف کا خیال
دہن گور دہان چہ کنعان ہوجای

بات اُنکی لب رنگین کی چلی ہی لیکن
لال تپہر نہ کہین لعل بدخشان ہوجای

وہ زخود رفتہ ہون چہو جائے جو دامن کو مری
صاف دیوانہ سگ کوچہ جانان ہوجای

دہن یار کا افسانہ کبہی ہم جو سنین
حجرۂ تنگ شب ہجر مین دالان ہوجای

چشم ساقی کا تصور جو پس مرگ بنا ہی
گورستان مری نظرون مین خمستان ہوجای

خط کسی غیرت بلقیس کو مین لکہتا ہون
نامہ بر کیون نہ مرا مرغ سلیمان ہوجای

وصف شور لب پرشور یہی رکہتا ہی نمک
کیا عجب ہی جو قلمدان نمکدان ہوجای

آہ سرد آی جو لب تک دل سوزان سی مری
فصل گرمی کی ابہی فصل زمستان ہوجای

نظر آجای جو اُسکا لب جانبخش ای خضر
چشم انسان ابہی چشمۂ حیوان ہوجای

مین وہ دیوانہ ہون گر جاؤن کسی مشہد پر
تو ہر یک مردہ کفن پہینک کی عریان ہوجای

گو ہین مطلق و ناطق سی خبر مین لیکن
پاس بیٹہی مری حیوان تو انسان ہوجای

خاک پر یار کجا چاک گریبانون کی
مجہکو ڈر ہی نہ کوی دست بدامان ہوجای

ہی یہہ تاثیر خط یار پس مرگ ای **فیض**
گل جو بوئین مری تربت پہ تو ریحان ہوجای

بت غنچہ لب پہر ہنسا چاہتا ہی | خدا جانی کیا گل کہلا چاہتا ہی

کسی بت سی دل کچہہ کہا چاہتا ہی | خدا جانی کیا کیا سنا چاہتا ہی

ارادہ ہی خوش قامتونکا مری گہر | قیامت کا رستہ پڑا چاہتا ہی

چمکتا ہی داغ کہن پہر سر نو | مرا نام روشن ہوا چاہتا ہی

نہین فرق کچہہ دیر مین اور حرم مین | جو بت چاہتی ہین خدا چاہتا ہی

نہ اُٹھو مری پاس بیٹھی رہو تم | جو بیٹھا ہی فتنہ اٹھا چاہتا ہی

وہ دیتا ہی صندل کا قشقہ جبین پر | مرا آج پہر سر دکھا چاہتا ہی

گلستان ہی انکو سنی جسکی مرادل | وہ مجہسی گلستان پڑہا چاہتا ہی

لگا دل مین رہنی بتون کا تصوّر | یہہ کعبہ کلیسا ہوا چاہتا ہی

ٹپکتا ہی آنسو اُبلتا ہی سینہ | ہر اک قطرہ دریا بنا چاہتا ہی

خدا جانی کیا پیچ پڑتا ہی دل مین | پتنگ آج اُنکا اڑا چاہتا ہی

تقاضا دیت کا نکر شیض اُس سی
خدا سی کوی خونبہا چاہتا ہی

مرغ روح عاشقان کو خواہش پرواز ہی | پنجۂ مژگان قاتل چنگل شہباز ہی

آبشار صحن گلشن کو زکام آغاز ہی | آب ناکارہ ہی یہانتک اور ہوا ناساز ہی

گلشن عالم کلیسا ہی مری مذہب مین ۔ بانگ مرغان چمن ناقوس کی آواز ہی

ذی تلون اوج مقصد تک پہونچ سکتا نہین ۔ اس گلستان کا ہر اک طاؤس کم پرواز ہی

گر بزرگی کی ہوس ہی کر نہ منت خلق کی ۔ موجب عزت جہان مین ترک حرص و آز ہی

خاکساری پیشہ کر تا خلق آنکھو مین رکھی ۔ طور کی سرمہ کا عالم مین بہت اعزاز ہی

ہی تصور مین مری رفتار جانان بعد مرگ ۔ پایمال کبک خاک عاشق جانباز ہی

خط رخسار ملیحان دیدنی ہی دیکھیے ۔ سبزہ روی گلشن فردوس پر آغاز ہی

مجھکو وحشت نی کیا ہی بیشعوری کا ہدف ۔ جانب دیوانہ ہر یک طفل سنگ انداز ہی

جلوہ فرما یار خوش رفتار مرقد پر ہوا
فیض مٹی اپنی پامال خرام ناز ہی

مری تن پہ وحشت مین کیا خاک ہی ۔ غبار رہ یار پوشاک ہی

جو اُس رخ کی ہو روبرو ای فلک ۔ کہان منہ پہ خورشید کی ناک ہی

جنون ہی مرا دل ہی جب پھٹ گیا ۔ قباحت ہی کیا گر قبا چاک ہی

خط شوق بال کبوتر ہوا ۔ ہمین غم ہی کیا بند اگر ڈاک ہی

ہوی سوزش ہجر ہی می مجھی ۔ ہر اک آبلہ دانۂ تاک ہی

لحد مین بھی ہی سرد مہری کی یاد ۔ زمین اپنی مدفن کی نمناک ہی

تنا ہی پھر ہی نی زخمی کیا
جو لکھتا ہی وصف ابرو یار کا
ہر الف اس کا تیغ سفاک ہی
قلم بھی ہمارا کہ مسواک ہی

کسی خال پر غش ہین پھر مین فیض
بڑا ہائی ہین کیا شوق تریاک ہی

سنگدل ارباب صفا کا وطن آہن مین ہی
غرق جون آئینہ فولاد تن آہن مین ہی
حلقۂ زنجیر سی کہتی ہین قیدی زلف کی
شوخ چشمی غزالان ختن آہن مین ہی
زخم پیکان مندمل نوک سنان سی ہوگیا
اندمال زخم ناسور کہن آہن سی ہی
جس جگہ ناوک لگا اک داغ پیدا ہوگیا
واہ کس کس رنگ سی پہولا چمن آہن مین ہی
عہد مین اس تیغ افگن کی لباس مصقلہ
غرق سر سی پاؤن تک ہی تن آہن مین ہی
مین نی پوچھا حال خط تیغ غصہ سی کہا
ہین کہان تلوار مین تا پین شکن آہن مین ہی
گاہ پیکان قضا بنتا ہی گہ تیر اجل
کس قدر موجود خونریز یکافن آہن مین ہی
زخم تیغ یار کھا تی ہی جو مین اف کہہ اٹھا
عقرب جرارہ شاید نیش زن آہن مین ہی

منہ تو دیکھو آئینہ کا یہہ صفائی لا اسکی
فیض اسکندر مگر پرتو فگن آہن مین ہی

برنگ برق کوئی ہوگیا ہی صحن گلشن سی کہا
بیجا ہی بو لکتا ہی دہان کچھ گل کی خوشبو سی

ضرر کیا طبع روشن کو فریب خصم و دشمن سی
چراغ ماہ کو پہونچی کہاں آسیب دامن سی

دل یابس چمک پیدا کری صہبای روشن سی
فتیلہ نور ہو جاتا ہی آخر فیض روغن سی

لبون پر وہ مسی ملکر بجا ہی صحن گلشن سی
زبان کمبخت سوسن کی ہی کالی ڈرہی سوسن سی

بسان شمع ہر دم جلوہ بخش بزم قاتل ہون
ترقی رشتہ جان کو ہی میری قطع گردن سی

تعلق باعث پستی اہل اوج ہی نادان
عیان ہی حال معراج مسیحا چشم سوزن سی

تصور مین مین کس کی چشم کی رویا شب ہجران
کہ بو ہی خون چلی آتی ہی اب تک ہی شیون سی

مجھکو وہ چھائی تہا وان مایہ نور اسکے ہی
تصور ہو رہا ہی آئینہ اُس رخ روشن سی

ب اسکی کانکا دُر جب تہ برق چمکتا تھا
ستاری منہ چھپاتی تہی چراغ زیر دامن سی

تہی جذبہ الفت ہی کس کی دام کا تنا
اڑی جاتی ہین مرغان چمن شاخ نشیمن سی

نشان مغفرت خاک شہیدان خدا ہی قیس
بجای سبزہ بال حور اوگی ہی میری مدفن سی

ہو رہی ہین بتون کی دیوانی
کیا ہمین ہو گیا خدا جانی

رخ پہ اُس ماہ نی چُنی افشان
دن کو تاری لگی نظر آنی

ہمنی کیا کیا نہ تیری لئی
خلق کیون کی بت ہوی خدا جانی

ق

وجہ تخلیق زلف و مژگان کی
ہین نی پوچہی تہی ... زمانی

کہ پچہنی کو ہوی ہی شدگان خلق | زلف پیدا ہوی ہی سرکہانی

پہر چڑہی مار کر دیا ای فیض
کسی محرم کی مجہکو چڑیا نی

ہجر کی شب آگ برساتی ہی مجہپر چاندنی | دہوپ ہو جاتی ہی میری گہر مین آکر چاندنی
بی نقاب او طور کی شعلہ نہ آ محفل مین تو | سوزنی ہو جائیگی حسرت سی جل کر چاندنی
سر سی پا تک نور کا تڑکا ہی ای محبوب تو | ہو سکی کب تیری ناخن کی برابر چاندنی
دہوپ دن کو سر پٹکتی ہی در و دیوار سی | ٹوہ مین تیری پڑی پہرتی ہی شب بہر چاندنی
کیا صباحت سی تری نسبت ہی اُسکی حسن کو | تو ہی یکا نور کا کوڑہن سراسر چاندنی
یہہ اثر او چاند کی نگری تری جلوہ کا ہی | گہر سی تیری جا نہین سکتی ہی باہر چاندنی
جب سی ہی برقع کی جالی مُنہ پر اُس کی پڑی | ہر در و دیوار پر گرتی ہی چہنکر چاندنی
کوی سہ رویان مین شاید خاک اُڑاتا ہی کہین | شام سی تا صبح رہتی ہی مکدر چاندنی

زلف بکہری پردہ بکہرا ہی سوتی ہین فیض
آج کی شب جہلملی ہوگی مقرر چاندنی

آہ سی ایل ہوی وقت دل پر نور کی | گل ہوا سی ہوگئی بتی چراغ طور کی
جا سی عبرت ہی پی یک کاسہ چینی یہان | ہڈیان تحفہ ہہ آ ہین سر فغفور کی

بی نقابی کا ہوا ہی اُس رخ روشن کو شوق
خرمن سجادہ پر گرتی ہی بجلی طور کی

دیکھتی کیا ہو سوی چاک گریبان کفن
دیکھکر زخم جگر پھٹتی ہی چھاتی گور کی

وقت مردن استخوان کو سوز غم نی آگ دی
بعد مدت شمع بالین روشن ہوی کافور کی

عشق کا لقمہ نہایت گرم ہی پچتا نہین
ای ہما ہڈی نہ کھا میری تن محرور کی

کشمکش لازم نہین جراح جینی دی مجھی
ہی طناب زندگی بتی مری ناسور کی

ناتوان اس موکمرنی کر دیا ہی اس قدر
کام لیتی ہین عصا کا ہم مژہ سی مور کی

عکس افگن جیسی کاکل ہی بسیط خاک پر
ہی بساط خانہ پیہان کھلی شب دیجور کی

ہوا انا الحق کی چراغ فیض سی آئی مجھی
اس فتیلہ مین نہان تہی رگ مگر منصور کی

پس فنا بہی ہمین عشق زلف پیچان ہی
دہان گور لعینہ دہان ثعبان ہی

موی کی بعد بہی دیوانہ پن ہی ساتھ اپنی
جو گفتگو ہی تکمہ مین سی پریشان ہی

خیال بادہ کشی ہی لحد مین بہی ہمکو
مزار اپنی تہ سایۂ مغیلان ہی

سحر اپنی پر پڑا دہن ضعیفی مین
قد خمیدہ مگر خاتم سلیمان ہی

فراق یار کو مین جانتا ہون موت ای فیض
سپید دیو مری حق مین روز ہجران ہی

ہو گیا جب سی ہمین سودائی زلف و شانہ ہی
شب کو سر مین درد ہی اور دن کو دردِ شانہ ہی

جب سی نورِ چشم کو اُس زلف سی یارانہ ہی
مردمک مشاطۂ کاکل ہی مژگان شانہ ہی

غفلتِ معشوق ذکرِ عاشقِ دیوانہ ہی
خوابِ شیرین کا سبب فرہاد کا افسانہ ہی

تیرہ دل کو دل جلی سی کس قدر یارانہ ہی
زلف دود شمع کا شانہ پر پروانہ ہی

ہوش کی باتین نکر مجنون سی گر یارانہ ہی
ذکر فرزانہ غبار خاطر دیوانہ ہی

عز ح دنیا مین بی افتادگی کب ہو عروج
خاکساری باعث نشو و نمای دانہ ہی

کوہکن کی ہوش آئی سنکر ہماری واردات
نشۂ دیوانگان کیفیت فرزانہ ہی

حسرت دیوانگی کہتی ہین میخوارانِ بزم
حلقۂ چشم پری زادان خط پیمانہ ہی

جان کی جاتی ہی بی رونق تنِ خاکی ہوا
شمع کشتہ موجب تاریکی کاشانہ ہی

اہل غم کو کس قدر ہی فکر سامان معاش
اشک کی قطری کی مٹھی مین بھی آب و دانہ ہی

جز مضرت کچھہ نہین حاصل چمن پرورد کو
پایمال خلق آخر سبزۂ بیگانہ ہی

دیدنی ہی سیر سرو و گل کی اس گلزار مین
قمری و بلبل کا وہ شیشہ ہی یہہ پیمانہ ہی

ذکر اہل فقر سی ہوتا ہی اک نوعی سرور
دلق درویشی مین بوی خلعت شاہانہ ہی

دیکھکر نقشہ مرا ہوتی ہی وحشت خلق کو
گردِ تصویر مین خاک رہ ویرانہ ہی

جب سی طفل اشک کا مکتب ہوا ہی چشم تر
مردمک کا ہر سخن ارشاد استادانہ ہی

رتبۂ معراج پاتا ہی غبار ناتوان
خاکساری پیشہ کر اپنا اگر فرزانہ ہی

عارض گلگون پر اُس کی خط ابھی نکلا نہین
دور باغ بی خزان سی سبزہ بیگانہ ہی

خال عاشق سی نشان رنگ مسکن ہی عیان
چہرۂ مجنون پہ ظاہر وحشت ویرانہ ہی

گر تجھی کچھہ عقل ہی رکھہ اہل وحشت سی گریز
کام اہل ہوش کا غمخواری دیوانہ ہی

مسکن یاران آہن دل ہوا ہی دل مرا
سنگ مقناطیس سی شاید بنا یہہ خانہ ہی

بہرہ ور ہین مجھہ سی غواصان دریای سخن
ساحل بحر فصاحت پر مرا کاشانہ ہی

سرکشی سی ہین ہمیشہ دور اہل آبرو
قوت نامیہ سی محفوظ ہر در دانہ ہی

ذکر سی میری ہوا اک حشر برپا خلق مین
بعد مردن بھی قیامت زا مرا افسانہ ہی

رونق روشن بیان ہی تفتہ جان بعد وفات
غازہ روی شمع کا خاکستر پروانہ ہی

سطر زلف یار کا مضمون سمجھہ مین آگیا
ہم گرفتارون کو بھی تحصیل علم شانہ ہی

عمر صرف اپنی سلیمان کی دُہائی مین ہوی
نیش عقرب یار کی کنگھی کا ہر دندانہ ہی

قامت ساقی سی آثار قیامت ہی عیان
آفتاب حشر اپنی بزم کا پیمانہ ہی

دیدۂ بی ہوش مین اہل کدورت کی ہی جای
کحل چشم بادہ کش خاک رہ میخانہ ہی

نام روشن ہوگیا ہی گوشہ گیری مین جو فیض
دیدۂ عنقا مگر اپنا چراغ خانہ ہی

مبتلا لرزی کی بیماریمین ہر فوارہ ہی
کس قدر آب وہوا اس باغ کی ناکارہ ہی

بی شعوروں کو ہی راحت بیقراری حسن دل
باعث آرام طفلان جنبش گہوارہ ہی

ہی مرا سرکش کی پامالی سی نقصان نگاہ
خارمین تاثیر نیش عقرب جرارہ ہی

گر صفت پیدا اگر منظور ہی سیر جہان
ہی بصارت جب تلک کیفیت نظارہ ہی

دل کو جمعیت ہی جب سی مین اسیر زلف ہون
بادشاہ ملک وحشت ہون مزاج آوارہ ہی

حال اہل عرش کا ہی ہمپہ ہر شب منکشف
لیلۃ المعراج زلف دلبر مہپارہ ہی

فایدہ کیا گر میسر ہی ہوا آب حیات
موت کی آگی نہین چلتا کسی کا چارہ ہی

مٹ نہین سکتی مٹای سی خدایا سرنوشت
لوح پیشانی ہماری لوح سنگ خارہ ہی

گر نخواہش ارتقا کی تا نہو گردش نصیب
آسمان باوصف رفعت چرخ مین آوارہ ہی

ہی بدام ارباب رفعت کا تجلی زار دل
رات دن روشن چراغ کوکب سیارہ ہی

طالع شہرت ہوی مجھکو جو خط اُسکو لکھا
فیض کوی یار مین عنقا مرا ہرکارہ ہی

جب تلک جیتی ہین می ہی کام ہی
سرنوشت اپنی بخط جام ہی

گلشن ایجاد ہی ماتم سرا
بانگ بلبل مجھکو اذن عام ہی

دیکھتی ہی بت کو یاد آیا خدا
کفر اپنا باعث اسلام ہی

ذوق لعل یار مین بیہوش ہین
آبحیوان بادۂ گلفام ہی

روسفیدی کا ہی سبب [illegible]
صبح رحلت میری حق مین شام ہی

می کی پینی سی ہوا رطب اللسان
بادہ مجھکو روغن بادام ہی

اشتیاق وصل نی مارا مجھی
ہجر جانان موت کا پیغام ہی

مرگیا مین چشم ساقی دیکھکر
ساغر سم مجھکو می کا جام ہی

کم نہین روی بتان خورشید سی
چرخ چارم اُس پریکا بام ہی

ہی کمر کہنی کو پر ہی بی نشان
گم ہی وہ مشہور جس کا نام ہی

ہی کمال زندگی آخر زوال
یان ہر اک آغاز کا انجام ہی

بحر دین مین پختہ کاری کی ہوس
خواب مین ہم کو خیال خام ہی

مرغ معنی صید ہوتی ہین مدام
طبع عالی پر گمان دام ہی

طوف کوی کعبہ رو یعنی ہی حج
خرقہ اپنا جامۂ احرام ہی

غفلت اپنی مایۂ راحت ہی فیض
سو ہی رہتی مین بہت آرام ہی

دیر و کعبہ مین یہ ہون کیا خاک مین آرام سی
کام ڈالا ہی خدائی اک بت خودکام سی

کام پورا ہوگیا چشم بت خودکام سی
غسل دین میت کو میری روغن باد[illegible]

یاد ابرو مین خیال آتا ہی چشم مست کا
جا کی مسجد مین وضو کرتا ہون مے کی جام سی

پنجگانہ صحن میخانہ مین پڑہتا ہون نماز
کیون نہ سجادہ کرون رنگین مے گلفام سی

مے کشی مین کعبہ روی بتان آتا ہی یاد
کم نہین ہی نیت بتخانہ بہی احرام سی

دور چشم یار مین ہم کشتہ ابرو ہوی
کم نہین ہی موج مے بہی تیغ خون آشام سی

چاندنی کو سونپتی کیا ہو خدا کو سونپ دو
ہو گیا مجروح مین تیغ بت خودکام سی

دیکہیی ارشاد چشم مست کیا کرتی ہی کل
آج مین نی کی ہی بیعت مولوی جام سی

میری بیداری خیال روی و زلف یار ہی
صبح تک خواب پریشان دیکہتا ہون شام سی

کعبہ رویون کی تصور نی کیا مجہکو شہید
کم نہین لبیک کی آواز اذن عام سی

گر کوی کنجشک آ بیٹہی ہما ہو جای یہان
فخر ہی اوج سعادت کو ہماری بام سی

قاف شہرت مین کیا اللہ نی عنقا ہمین
کون ہی وہ جو نہین واقف ہماری نام سی

سیکڑون ہی طایر مضمون ہوتی ہین شکار
رشتہ مسطر ہی اپنا رشتہای دام سی

ہی چراغ خانہ اپنا آفتاب داغ دل
صبح کچہہ نسبت نہین رکہتی ہماری شام سی

ایک کی ایک کر دکہلاونگا سبکو ہلال
آج وہ ناخن ترشواتی ہین پہر حجام سی

اضطراب دل نی مجہکو کر دیا پست و بلند
صحن مین آتا ہون سو سو بار اتر کر بام سی

ذکر چشم مست کا کرتی ہین اہل خانقاہ
بوی مے آتی ہی مجہکو جبہ اسلام سی

اُس لب میگون کی جنبش نی کئی زایل حرس
نشا مجھکو ہوگیا ہی وصل کی پیغام سی

بادشاہی کی تصور مین نظر آتی ہین جن
ہی ہما کا سایہ بہی آسیب کی اقسام سی

کیون نہ ہمسایہ مین جا کر زلف والونکی رہون
ہی شہادت کی توقع مجھکو اہل شام سی

داستان زلف و مژگان موجب غفلت ہی فیض
رات کانٹون پر مجھی نیند آ گئی آرام سی

یہان کعبۂ مقصود رخ غنچہ دہن ہی
لبیک مجھی نالۂ مرغان چمن ہی

ہی گہر ہی مجھی گو تصور مین بتونکی
زنار کا ہر تار مگر تار کفن ہی

ہی لحد مین بہی یاد سر کاکل مشکین
مٹی مری پامال غزالان ختن ہی

جز رنج نہین باغ رخ یار سی حاصل
آسیب مری حق مین ہوا سیب ذقن ہی

زلفونکی تصور مین رخ یار کو دیکھا
غربت کی مجھی شام ہوی صبح وطن ہی

کیا اُس لب رنگین کا رقم وصف کرون مین
گو لعل ہی ہی سرخ مگر سنگ یمن ہی

کہتا ہون اگر حق تو چھٹاتی ہی مجھی خلق
دنیا بہی مری حق مین اک دار محن ہی

انکا رخ روشن جو نہان ہی تہ گیسو
ای فیض شب وصل مین کیا چاند گہن ہی

جی گور مین ہی کاکل گل پیرہن مین ہی
بو ری گلاب و مشک ہماری کفن مین ہی

ہرگز نہین مباحثہ کچہہ منطقی کی ساتھہ
مجہکو اگر کلام ہی اُنکی دہن مین ہی

کیا ہو علاج عقرب گیسو کی زہر کا
پیوست نیش غم مری ہر جزو تن مین ہی

یاد کمر مین گم ہون مگر گوشہ گیر ہون
عنقا کا آشیان مری بیت الحزن مین ہی

ہی صبح و شام اک مہ پیمہر کی تلاش
مانند آسمان سفر اپنا وطن مین ہی

مین اُنسی ہمکلام ہوا کٹ گئی رقیب
تاثیر تیغ تیز مری ہر سخن مین ہی

وہ رشک مہر زخم جگر دیکہتا ہی آج
تحویل آفتاب کی داغ کہن مین ہی

مانند کبک یار ہین مصروف قاہ قاہ
مہ طلعتون کا ذکر مری انجمن مین ہی

دیر و حرم مین ہی اُسی اک نور کا ظہور
ناحق ہی رنج شیخ مین اور برہمن مین ہی

بد وا زل سی ہو نہین ہوا خواہ گلرخان
مدت سی بو د و باش مری اس چمن مین ہی

اِی فیض مرگ و زیست کا کچہہ پوچہی نہ حال
وہ فکر پیرہن مین یہہ فکر کفن مین ہی

عاشق کہین دنیا مین کوی شاد نہین ہی
کہہ عہد مین تیری کوی آباد نہین ہی

مقتل مین کہڑا ہون ستم ایجاد نہین ہی
موجود ہون سر دینی کو جلاد نہین ہی

دفنائین جہان چاہین مری لاش کو احباب
قاتل کا ٹہکانہ ہی مجہی یاد نہین ہی

تصویر کا عالم ہی تو ای یار سہی قد
خاکا تری قد کا ہی یہہ شمشاد نہین ہی

ہم چار ہین دیوانی جو کہلائین تمہاری	کیا کوی زمانہ مین پریزاد نہین ہی
شیرین دہنو نکا جو کرون وصف تم ہن	خامہ ہی مرا تیشۂ فرہاد نہین ہی
چشم و قد موزون پہ تمہاری جو مرین ہم	کیا باغ مین نرگس نہین شمشاد نہین ہی
ای دل ہوس تخت سلیمان ہی بیجا	انسان ہی مرا یار پریزاد نہین ہی
خلقت ہی وہ عالم کی ہم خانۂ دل مین	ایسا کوی گہر خلق مین آباد نہین ہی
کافر کوی سمجہی کہ مسلمان کوی جانی	جز مصحف رخ کچہہ بہی مجہی یاد نہین ہی
حلقہ کو نہ گیسو کی سمجہہ دام کا حلقہ	ای طائر دل یار ہی صیاد نہین ہی
کرتا ہون شبیہ انکی رقم صفحۂ دل پر	اگلی مری کچہہ غیرت بہزاد نہین ہی
میری لئی جراح کو بلواتی ہین کیون آپ	کیا موی مژہ نشتر فصاد نہین ہی
آیا نہ پی فاتحہ محبوب سہی قد	تربت پہ مری سایۂ شمشاد نہین ہی
چاہا جسی اس عشق نی شاگرد بنایا	آفاق مین ایسا کوی استاد نہین ہی
دربان ملک الموت ہوا ہی مری حق مین	کوچہ ہی ترا گلشن شداد نہین ہی
کیا چشم کرم ان سی رکہون عمر ہی گذری	عرضی پہ مری آج تلک صاد نہین ہی

وحشت کی دن آی ہین خدا خیر کری قیس

ہمسایہ مین اپنی کوی جلاد نہین ہی

زلف کا بعد فنا ہی ہی بندھا تار مجھی
دہن گور ہوا ہی دہن مار مجھے

وصف سی زلف کی رہتا ہی سرو کار مجھی
ہی ہر اک مصرعۂ اشعار مرا مار مجھی

زیست ہی فرقت محبوب مین دشوار مجھی
نظر آتی ہین مری موت کی آثار مجھی

آرزو دید کی ہی لگ گئین چھت کو آنکھین
مرض موت ہوا عشق کا آزار مجھی

بندۂ بت ہون نہین کام خدا سی بخدا
بدلی تسبیح کی درکار ہی زنار مجھی

نہ چھٹا قید غم عشق سی بھی پیری مین
قد خم گشتہ ہوا طوق گرانبار مجھی

دھجیان جیب کی ای دشت جنون کرتی ہین
بس ہی پوشش کی لئی دامن کہسار مجھی

کوچہ گردی مین بہی ہی شکل بتان پیش نظر
گردش بخت ہوی گردش پرکار مجھی

رات دن ضد ہی مری ساتھ انہین رہتی ہی
مرگ ہی سہل بہت زیست ہی دشوار مجھی

پیچ مین گردش قسمت کی پڑا پہرتا ہون
یاد آتی ہی تری بندش دستار مجھی

غرق بس چاہ ندامت مین رہا کرتا ہون
بدو طفلی سی ہی عشق ذقن یار مجھی

کوچۂ یار مین وہ خاک کا پیوند ہون مین
دیکھہ کر لوٹ گیا سایۂ دیوار مجھی

واہ وا ای اثر عشق رخ و کاکل یار
جانتا ہی کوی کافر کوی دیندار مجھی

جب سی مین انکی دہن اور کمر پر غش ہون
فیض آتی ہین نظر غیب کی اسرار مجھی

دل تنگ پڑی رہتی ہین کو نمین چمن کی
ہین ہم بہی ہوا خواہ کسی غنچہ دہن کی

ملبوس سی بیزار رہون مین نہ یر زمین بہی
ہین ساتھہ جنازی کی روان چور کفن کی

مارا ہی صباحت نی رخ یار کی مجہہ کو
دفناؤ مری نعش کو سایہ مین سمن کی

تلوی مری کہجلاتی ہین کرتا ہون سفر مین
ہی ناک مین دم ہاتھہ سی یاران وطن کی

رخسار تہ زلف کی جلوہ پہ رہا غش
لکہی گئی تقدیر مری دن مین گہن کی

وصف دہن یار کی ہی سب یہہ کرامات
شیرین ہین عسل سی ہی مزی پنی سخن کی

توقیر قد یار مین اشجار بہی ہین محو
تعظیم کو ہوتی ہین کہڑی سرو چمن کی

کیونکر نہ پہرون دشت مین ہون وحشی گیسو
ٹکڑی ہی مجہی ساتھہ غزالان ختن کی

کرتا ہون ابہی سرو کو سیدہا تری آگی
دو چار قدم چل تو سہی باغ مین تنکی

ہوی کمر یار کی لکہتا ہون صفت فیض
مضمون ہین باریک مری شعر و سخن کی

بی ٹہکا[illegible]رہم کہان گہر ہی مجہی
گہر شب فرقت مین باہر ہی مجہی

اسکی ہما کا اسر [illegible] ڈر ہی مجہی
زلف کی پرچہائین اژدر ہی مجہی

خط کو اسکی جا[illegible]از وصل حی مین
قاصد جانان پیمبر ہی مجہی

وقت ذبح [illegible] اُن لبون پہ ہو نظر
آب خنجر آب کوثر ہی مجہی

گور مین بهی وهی صاف آتا هی یاد
سنگ تربت سنگ مرمر هی مجهی

عهد پیری مین هوا طاقت کو زوال
روسپیدی شیر مادر هی مجهی

حق تو یهه هی باغ مین بی قد یار
دار هر سرو صنوبر هی مجهی

هی تصور ساقی مخمور کا
سرگری پڑتا هی چکر هی مجهی

مرنی جینی کا نهین غم عشق مین
نیستی هستی برابر هی مجهی

باغ وحشت مین هون نخل باردار
مارتا هر کوی پتهر هی مجهی

تخت شاهی تخته تابوت هی
خاک مین بهی فکر افسر هی مجهی

عزم هی اک مهربان کی بام کا
کام ان روزون فلک پر هی مجهی

ذکر با هر زلف پیچان کا کرو
کاٹ کهانی پر مرا گهر هی مجهی

مرتی مرتی جی گیا مین روبرو
زهر قاتل تنگ شکر هی مجهی

کعبه رویون نی کیا مجهکو شهید
آب زمزم آب خنجر هی مجهی

آستان یار پر وحشت هوی
چهٹ گیا هون الٹ گهر هی مجهی

روتی روتی هو گئین آنکهین سفید
عشق بهی الی نور کا نت بر هی مجهی

بیستون عشق کا فرهاد هون
کوهکن یعنی ساحر الله هی مجهی

فیض زیر خاک بهی هی باغ باغ

داغ تن پهولون کی چادر هی مجهی

عاشقی هی که هاتا پائی هی ۔ بوسه مانگا تو مُنه کی کهائی هی

هوگیا هی چراغ دل روشن ۔ آه سوزان دیا سلائی هی

اُڑ گئی میری مغز کی کهپڑی ۔ دل نی او دهم بهت مچائی هی

مرگئی هوتی پیاس کی ماری ۔ دیدهٔ تر نی چهو بجهائی هی

هی اُس آئینه رو کا مدهم ٹهاٹهه ۔ کب کسی سی اُسی صفائی هی

هی تصور نشیلی آنکهون کا ۔ آج همنی هوا منائی هی

هونٹهه اپنی ملین نه کیونکر هم ۔ پهر دهڑی آپ نی جمائی هی

جس نی دهاگی کهلاڑیونکو دئی ۔ نکل آج اُسنی پهر چڑهائی هی

گهومتی هی جو گرد گوش اُنکی ۔ زلف هی یا یهه کن سلائی هی

کهتی هو جسکو چور مهندی کا ۔ عقل اُسی نی مری چُرائی هی

رکهی مرهم کهان کهان جرّاح ۔ هوگیا جسم رائی کائی هی

بات کا اُس کی اعتبار نهین ۔ کهین سائی کهین بدهائی هی

کیا چهپی راز وصل کی شب کا ۔ بولتی اُنکی چارپائی هی

سبزهٔ آغاز اُن لبونپه هوا ۔ آگئی آب بقا په کائی هی

پہلی ہی پانسی تین کا ٹی ہین | اُسنی چوسر عجب بچہائی ہی

فیض ہمنی ہی دہن مین خال کی آج
تل برابر افیم کھائی ہی

بیہ عاشقی تو نہین صرف بی حیائی ہی | جو ایک بوسہ پہ سو بار مُنہ کی کہائی ہی
بجز فسانہ مژگان کبہی نہ سوئی چشم | جب آئی ہی ہمین کانٹونپہ نیند آئی ہی
خفا ہو شوق سی دو چار گالیان ہی دو | لڑائی مین نہین ہٹتی کہین مٹہائی ہی
نکالین کیون نہ بڑی بات چہوٹی مُنہ سی وہ | زبان کی آگی نہ خندق ہی ورنہ کھائی ہی
یہی ہی فکر مجہی نیند آئیگی کیونکر | کہان لحد مین نہالی کدہر رضائی ہی
قدم قدم پہ گرائیگا آج کل بجلی | وہ زرق برق کی پیرونین بر پائی ہی
سوای بوسی کی کرتا نہین ہی بات وہ بت | کسی نی اور ہی تختی اُسی پڑہائی ہی
ہین مثل آئینہ کچہہ مُنہ پہ پیٹ پیچہی کچہہ | کدورت اُنکو ہی مجہہ سی کہان صفائی ہی
اُسی کی باندہ کی مشکین لگائی کوڑی | تمہاری گیسوؤن کی جس نی مار کھائی ہی
رقیب کور ہوا دیکہہ کر نوشت مری | قلم نہین ہی مرا نیل کی سلائی ہی
حضور کعبہ کی تکلیف سی معاف رکہین | بتو نہ اب تو ہماری طبیعت آئی ہی

کرو نہ تکیہ عناصر پہ عہد پیری مین

بہت پرانی ہیولی فیض چاپائی ہی

ہماری خاک ہی ریگ روان بیابان کی
دم خرام کرو احتیاط دامان کی

صدای شیر ہوی مجھکو بانگ دربانکی
چلی ہی کوی صنم مین ہوا نیستان کی

پڑی ہی چھاون گلستان پہ زلف پیچانکی
چڑہی ہی بیل منڈہی آج عشق پیچانکی

ہوا ہی گرد رخ رشک باغ خط پیدا
کتاب خوب محشی بنی گلستان کی

کیا ہی عشق نی اک حور وش کی حد بیمار
نہ آئی راس ہوا مجھکو باغ رضوان کی

خبر نہین ہون ماہ کی اونچ نیچ سی لیک
کنوین جھکائیگی چاہت مجھی زنخدانکی

پتنگ اُڑا رہی لو چھٹ پٹی کا وقت آیا
اور آئین ہمنی یہان دہجیان گریبانکی

نہ دو مسیح علیہ السلام کو تکلیف
مریض عشق ہون کیا احتیاج درمان کی

نقاط در ہوی قلم ہنس کی بنی منقار
صفت جو مجھ سی رقم ہوی اُنکی دندانکی

اور آئین مصر مین خاکا جناب یوسف ہی
تشبیہ دیکھین اگر میری ماہ کنعان کی

وہ مجھکو روتی ہین مین جنکی ساتھ ہنستا تھا
موی کی بعد ہی ہوتی ہی قدر انسان کی

دکھا خدا کی لئی تو رخ مخطط کو
ضرور لکھنی ہی تفسیر مجھکو قرآن کی

ہر ایک قطرہ مرا ہوی مصرعہ موزون
لکھون جو شعر مین تعریف انکی دندانکی

فراق مین رہتی ہی لو خطوط کج کی تلاش
مفید ہی مجھی تبرید تخم ریحان کی

ہواسی مین تڑپ کر مُوا ہون جو مین فیض
مری مزار بنی چھاؤن مین مغیلان کی

خط ہم اُس مہرو کو لکھوانی لگی — دور کی مضمون پاس آنی لگی
کہچ رہی وہ چہت برسون تلک — ہم شبیہ اُنکی جو کہچوانی لگی
یوسفؑ مصر کی قیمت گہٹ گئے — جب سی وہ بازار مین جانی لگی
دو ہی دن مین اُنکی قلعی کہل گئی — آئینہ رو ہمکو چمکانی لگی
بہیجتی ہین لکہہ کی پرچہ گاہ گاہ — اسطرح وہ ہمکو پرچانی لگی
زیست کا عرصہ نہایت تنگ تہا — گور مین ہم پاؤن پہیلانی لگی
کچہ نہ کچہ شی دی کسی کمبخت نی — اس لئی وہ ہمسی کنیانی لگی
ہی لحد مین بہی خیال سلطنت — استخوان میری ہما کہانی لگی
رخصت ای صبح وطن وشب ہوئی — شام سی پہر تلوی کہجلانی لگی
آگ تلوون سی رقیبون کی لگی — ہم جو تلوی اُنکی سہلانی لگی
ان دنون حالت ہماری غیر ہی — پاس وہ غیرونکو بٹہلانی لگی
ضعف مین کسدرجہ ہمکو بہوک ہی — ہر قدم پر ٹہوکرین کہانی لگی
ہو گئی تیر بلا کی ہم ہدف — پہر کمان ابرو کی پیک آنی لگی

وہ جو دیوار اپنی ہنوانی لگی	مین نی اپنی کو ملایا خاک مین

تا کجا ای فیض جرم و معصیت
کاتب اعمال شرمانی لگی

جلوۂ خورشید محشر دیکھیی	عارض رخشان دلبر دیکھیی
کشتیان دو ایک لنگر دیکھیی	خط قسمت ابروون پر دیکھیی
اپنی دل پر ہاتھہ رکھکر دیکھیی	دل کسیکو دی کی میرا حال دل
کیون نکر اُسکو آنکہہ بہر کر دیکھیی	ذرہ افشان ہی جسکا آفتاب
چار دن اس گہر مین رہکر دیکھیی	قصر دل سا قصر دنیا مین نہین
چاہتا ہی جی کہ دن بہر دیکھیی	منہ ہی اُسکا آفتاب اوج حسن
رخ سی پہر مقنع اُلٹ کر دیکھیی	ماہ مقنع ہی بہت سرگرم لاف
کب پلٹتا ہی کبوتر دیکھیی	اس کہلا رکھو لکہا ہی مین نی خط
اضطراب جان مضطر دیکھیی	کیا تڑپ ہی ماہی بی آب کی
غور سی ای بندہ پرور دیکھیی	ہی خدا موجود ہر موجود مین
کسکر اُسکو اُسکو بسکو دیکھیی	ہی یہہ پہچانت زر و انسان کی
وہ نہو گہر مین تو باہر دیکھیی	قصد کعبہ کا عبث ہی ای جناب

سورۂ واللیل کا مضمون یہہ ہے
اس چمن کا سرو نا مطبوع ہے
دیکی دو بوسی لبونکی کہتی ہین
گور کی صورت دکھائی مونے نے
جلوہ گاہ یار ہین دونون مکان
مجھکو بازو پر نہ ٹھہلائین اگر
خط لب شیرین پہ نکلا عاقبت
ہی یہی رونا جو ہجر یار مین

صورت زلف معنبر دیکھیی
قامت موزون دلبر دیکھیی
لذت قند مکرر دیکھیی
آرزو تھی یار کا گھر دیکھیی
دیر و کعبہ کو برابر دیکھیی
جان دونگا انکی در پر دیکھیی
ملگئی طوطی کو شکر دیکھیی
خشک ہونگی دیدۂ تر دیکھیی

رشک ارباب حسد نی دل کی فیض
کردیی ٹکڑی بہتر دیکھیی

لو لگ رہی ہی دل مین جناب امیر کی
ہوتی ہین نخل طور کی قامت پہ پہتیان
کہینچی جو مینے آہ وہ گرما کی بول اٹھی
کیا سادہونڈہونگی آدہہگت سی غرض مجھی
درویش کوسی عشق کو چہیڑا نہ کیجیی

ساقی شراب دی مجھی خم غدیر کی
رگ رگ مین شر ہی خیر نہین کس نیتر کی
ٹھنڈی ہوا چلی گرہ زمہریر کی
سیدہی مجھہ مین آگئی الٹی کبیر کی
نام خدا جوان ہو دعا لو فقیر کی

ہی بحر معرفت مین وان ایک پار کر | محتاج ناخدا نہین کشتی فقیر کی
ہین ہم فقیر وضع ولیکن ہین رہ نما | کوڑی کو مول لین امارت امیر کی
ہلکا نہی کا رتبہ ہی درویش کپ سی | بہاری ہی شال سی کہین گدڑی فقیر کی
کیجی بغور قبلۂ عالم مطالعہ | ق | معنی ہین کائنات کی صورت فقیر کی
یا ایہا المرید ادب سی نگاہ کر | صورت ہر ایک شی سی نمایان ہی پیر کی
حال ان ہتوںکی دلکا خدا پر ہی منکشف | اصلا مجہی خبر نہین ما فی الضمیر کی
چٹکین گلونکی باغمین بیقدر ہو گئی | اُس غنچہ لب نی پہنی ہی اچکن حریر کی
دو دون بہار ہی تو ہوعیش باغمین | میان دوست خوش رہو یہہ دعا ہی فقیر کی

خلوت نشین گوشۂ وحدت ہین فیض ہم
کثرت سی کام کیا ہمین جم غفیر کی

انوکہی وضع ہی اُس مہربانکی | چلن کسال ہا ہر چال بانکی
کمر موہی نہ عنقا ہی میان کی | یہہ سب جہوٹی ہین باتین مینا کی
بہٹا جاتا ہی عشق ما رو مین | مرا تن ہی کہ چٹکن ہی کتانکی
خدا لگتی نہین کہتا ہی کوئی | شکایت کیا کرون جور بتان کی
ہما نام ہی جس کی کمر کا | دہن انکا ہی معنی چیستان کی

ابھی ہوجاؤنگا جامہ سی باہر — نہ پہنو تم قبا آب روان کی

سندیسا پوچھتی ہو کیا کمر کا — یہہ قدرت ہی خدای غیب دانکی

بناتا ہی تبنگڑ بات کا وہ — کہی دیتی ہی اُسکی وضع بانکی

نہین چھٹتا خیال زلف مجھہ سی — لگی ہی یہہ بلا پیچھی کہان کی

کیا ہی آدھموا عشق کمر نی — یہہ حالت ہی تمہاری نیم جانکی

رہا گر ہم سبق چندی وہ خیاط — تلیدانی بنی گی جزو دانکی

ہوائی اوڑ گئی غنچون کی مُنہ پر — نکل آئی جو بات اُنکی دہانکی

سنو گی انگہرت ہم سی ہی قبلہ — کسیدن زرگرمین گز زبانکی

کہٹائیمین پڑی ہین سب مری کام — ترشروئی سی اس شیرین دہانکی

تری میری بنی ای فیض کیسی
زمین کی ہین کہون تو آسمان کی

بہت حیران عقل نکتہ دان ہی — دہان یار ہی یا چیستان ہی

کرون کیا انکی رخسارونکی تعریف — گلستان ایک ہی اک بوستان ہی

ہزارون تشنہ لب پاتی ہین دہوکا — ترا چاہ ذقن اندہا کنوان ہی

کمر دیکھی ہی کس بندہ نی آنکی — مگر آگہ خدای غیب دان ہی

کدہر بہاگون جو بہاگون ای غم یار
تلی اوپر زمین و آسمان ہی

یہہ ہی اعجاز خال عارض یار
ہراک ہندو بچہ قرآن خوان ہی

ہوا حمام مین عریان کوی یار
عیان عالم مین اسرار نہان ہی

رقم ہنس ہنس کی کرتی ہین غزال ہم
قلم ہاتہو مین شاخ زعفران ہی

نہین غنچہ کو نسبت تیری منہ سی
دہن رکہتا ہی پر گویا کہان ہی

غزل پڑہ کر مری کہتا ہی ای **فیض**
یہہ کس کا خط ہی اور کس کی زبان ہی

کعبہ سی کبہی قصد کلیسا نکرین گی
ای بت بخدا ہم تجہی سجدا نکرین گی

ہم درد محبت کا مداوا نکرین گے
نسخہ کوی تجویز مسیحا نکرین گی

ہم آگی ہی کہہ دیتی ہین جاتی ہی چلی جای
ای عمر گریزان ترا پیچہا نکرینگی

مضمون محبت کا ہی منظور نہین افشا
جب خط وہ لکہین گی تو لفافا نکرینگی

بی فتنہ اٹہائی نہین پڑتی ہی کبہی کل
ہم آج سی پاس آکی بیٹہا نکرینگی

منظور اگر قتل ہی کیجی نہ تامل
ہم تمسی مروت کا بہی تقاضا نکرین گی

فقری ہی گہڑا کرتی ہین بیٹہی ہوی گہر مین
پرچا بہی کوی ہمکو وہ لکہا نکرین گی

رسوائی کہنہ کرتی ہی بازار کی خلقت
زلفون سی تری ہم کبہی سودا نکرین گی

رشتہ ہی مین بیٹھین گی جما سی ہوی سبز
جب تک وہ ہمارا کوی رستا نکرینگی

در پردہ ہم اس رشک سی کرجائینگی پردہ
گر بزم مین وہ غیر سی پردا نکرینگی

یکسوی کی رشتہ سی بری سوزن غم ہا
ہم چاک کبھی اپنا انگرکھا نکرینگی

وعدہ نہین جہل کرتی ہین دل دونہ انہین فیض
وہ ایک ہی وعدہ کبھی ایفا نکرینگی

کون ہون کیا ہون مجھی آپ نی سمجھا کیا ہی
کہئی اس خاک کی پتلی مین بہلا کیا ہی

تم ہو مختار جو کچھہ چاہتی ہو کرتی ہو
مین ہون مجبور مری ہاتھہ سی ہوتا کیا ہی

ہو کہین شخص کہین عکس کہین آئینہ
سب کچھہ آتا ہی تمہین بندہ کو آتا کیا ہی

مین نی کی اپنی تلاش آپ کو پایا ہمین
ہی یہہ کچھہ اور ہی شی خاک کا پتلا کیا ہی

تمہی سب جا سی ظہور اپنا کیا خوب کیا
سیر کثرت مین ہی وحدت مین تماشا کیا ہی

ق

یہہ سمجھتی نہین یاران مجازی اصلا
ہی بجا آپ جو فرماتی ہین بیجا کیا ہی

ہی حقیقت مین انا الحق ہی ہو الحق ایک ہی
لیکن ای حضرت منصور یہہ دعوی کیا ہی

کل پہ موقوف نرکھہ آج ہی کرلی سب کچھہ
زیست کہتی ہین جسی اسکا بھروسا کیا ہی

ہون تو مخلوق مگر آئینۂ خالق ہون
مجھکو ای فیض بھی آپنی دیکھا کیا ہی

مجھی کیا کام کوچہ سی فنا کی — محلہ مین ہون ارباب بقا کی

کیا کیا تو نی اس عالم مین آگی — سمجھہ جا اب ہی او بندی خدا کی

دیا ہی ہوش گوش اللہ نی ایک — نہین ہم آشنا اتنک صدا کی

نہین آتی ہین بندہ کی سمجھہ مین — عجب کچھہ کارخانی ہین خدا کی

اسی مُن ن سی گرفتار بلا ہین — مقرر جس روز سی ہم ہین بلی کی

نہین معلوم مستثنی ہی یہان کون — ق — کہ ہین ہم متصل غیر آشنا کی

کرین کیا ہم تمیز حال مستوع — بہت وز رونسی تابع ہین قضا کی

بتاوین مرشدونکا نام کیا ہم — ق — مرید وطین ہین ارباب صفا کی

فنا فی اللہ کا رستہ ہی کچھہ اور — نظر مین کب جمی ہر یک گدا کی

ہمین اس رہ پہ لایا جسنی ای فیض — تصدق جائیی اُس رہنما کی

ہی وہ تو پاس کہتی ہی تو جس کو دور ہی — ای عقل بیخبر تجھی کچھہ بہی شعور ہی

جب ٹھیری یہہ کہ سہو و خطا ہی سرشت مین — ہمسی اگر قصور ہی ہو کیا قصور ہی

نوفصل ہی جبسی وہ رخ روشن ہی جلوہ گر — دل کو مری سرور ہی آنکھونکو نور ہی

یہہ طمطراق کہتی زندگی مستعار پہ — ای مشت خاک تجھکو ہی کتنا غرور ہی

کس طرح امتیاز بد و نیک سمجھیے
تحقیق علم حق مین کچھ اسکو نہین ہی شک
کیا غیب کیا حضور ادب فرض ہی تجھی
جس جا کہ دیکھیی تو اسیکا ظہور ہے
عین الیقین کی علم پہ جسکو عبور ہی
ق
ہر یک فقیر صدر نشین حضور ہی

کی اغنیا کی ہمنی تو برسون ہی بندگی
ای فیض خدمت فقرا ہی ضرور ہی

بحر مواج ہر حباب مین ہی
عین بی پردگی نقاب مین ہی
ہین محیط و محاط دونون ایک
آب گوہر مین گوہر آب مین ہی
اپنی غفلت ہی عین بیداری
آپ ہی کا خیال خواب مین ہی
سب سی اٹھتا ہی بی حجاب آنکھ
باوجود دیکہ وہ حجاب مین ہی
نشۂ بیخودی ہی بی کم و کیف
کیف کم نشۂ شراب مین ہی
رنگ و بحر و حباب و موج و صفا
ہین یہہ سب ایک تو سراب مین ہی
آپ کو ڈھونڈہ پائیگا اسکو
ایک ہی شی سراب و آب مین ہی
ہی وہی ایک لاکھہ مون کہ ہزار
ماسوا کون کس حساب مین ہی

ہو سما وی کتاب یا ارضی
مطلب فیض ہر کتاب مین ہی

بتون کی دل مین کی ہی راہ مین نے
کیا کیا کام خوب اللہ مین نی
پڑھا کلمہ بتون نی جو پڑھایا
نہ بولا منہ سی الا اللہ مین نی
درازی لف کی پوچھو نہ مجھہ سی
یہہ قصہ ہی کیا کوتاہ مین نی
ذقن کی چاہ مین ڈوبی ہزارون
مگر لی اس کنوین کی تھاہ مین نی
دیا کلمہ کا بوسہ اُس نی جون ہین
کھا وون ہین جزاک اللہ مین نی

لی ہی فیض جب سی دولت فقر
نہ کی اللہ کی پرواہ مین نی

صورت اُنکی سورۂ قرآن ہی
ہی وہ میرا دین یہہ ایمان ہی
وصف عارض کون کرسکتا ہی اب
دنگ مین ہون آئینہ حیران ہی
کیون نہ رکہی خلق آنکھون مین سے تجھے
جان من تو اور ہی انسان ہی
تم ہو مسجود ہم ساجد بنین
ای بتو یہہ بھی خدا کی شان ہی
بدر کو نسبت ہی کیا رخ سی تری
ناک ہی منہ پر نہ اُسکی کان ہی
کرتی ہو اک آن مین لاکھون ہی خون
ناز کیسا ہی یہہ کیسی آن ہی
وصل کی شب ہی مچائین غل نہ آپ
چارپائی کی لئی بہی کان ہی
خلق کہتی ہی تمہین یوسفؑ جمال
حیدر آباد دکن کنعان ہی

دل پہ رفعت آستان یار کے | عرش اعظم کرسی دالان ہی
لوئی گردون کی جہکی چہت گئی | واہ وا کیا گکڑی کیا تان ہی

وہ خدا کو ہی نہین دیتا دیت
قائل اپنا فیض ہی نادان ہی

دل مین اشکون نی آگ ڈالی ہی | مینہہ برستا ہی خشک سالی ہی
عید کا چاند عاشقون کی لئی | انکی دالان کی ہلالی ہی
پہر ملاتا ہی خاک مین ہمکو | ریزہ پہر اُسنی گہر کی ڈالی ہی
وصف لکہتی ہین مہوشونکا ہم | اوج پر اپنی طبع عالی ہی
ہر قدم پر بپا ہی فتنۂ حشر | انکی رفتار کچہہ نرالی ہی
سر کو دہنتا ہی سنکی میری غزل | ہر شجر اس چمن مین حالی ہی
تن خاکی فنا ہوا تو ہوا | باقی اپنا تن مثالی ہی
آج تجہکو میسر ای منعم | ق | بالش پر ہی اونہالی ہی
سوئیگا کس طرح مزار مین کل | چاندنی ہی نہ فرش قالی ہی
کیا کہون کیا ہین انکی رخسارے | اک جمالی ہی اک جلالی ہی

فیض کچہہ ذکر معصیت کیکا

اسکی درگاہ لاؤ بالی ہی

جب سی نزدیک انکی ہم رہنی لگی
دور ہمسی رنج وغم رہنی لگی

ہم بہت رسوا ہوی جن کی لئی
وہ ہماری پاس کم رہنی لگی

ہی خدا کا شکر اک مدت کی بعد
مل کی اب وہ ہم بہم رہنی لگی

ذکر سی ابروول کی ہم ہین خوش
دل پر اب نقش درم رہنی لگی

متقی ہی عاشق بت ہو گئی
دیر مین اہل حرم رہنی لگی

گہر خدا کا جسکو ہم سمجہی تہی فیض
اب تو اس گہر مین صنم رہتی لگی

کفر اور دین سی خبر اصلا نہ تہی مجہی
بتلائی زلف ورخ نی رہ عاشقی مجہی

ہالہ نظر مین شعلۂ جوالہ بن گیا
فرقت کی رات دہوپ ہوی چاندنی مجہی

آیا ہی دہکدہکی مین دم واپسین مرا
اب تو دکھا خدا کی لئی دہکدہکی مجہی

بیٹھی ہین وہ جو غیر کی سنتی ہین بہلی
لگتی ہی اب تو انکی بہلی ہی بری مجہی

ساقی ہون مست کعبۂ رخسار حور وش
بوتل کی بدلی چاہئی یک زمزمی مجہی

مطلب نہ لاٹ سی نہ غرض کمپنی سی کچہہ
منظور صاحب آپکی ہی اردلی مجہی

آٹھون پہر لڑاتی ہی آنکھین جناب سی
آتی ہی دہو یا دیدہ نظر آرسی مجہی

پھرتی ہین وہ جو سونیکی پہنی ہوی کڑی — کرنی لگی ہین رات سی باتین کڑی سی مجھی

خاطر سی تیری مین نی پیا بادہ ساقیا — پہنی کی اوک سی کبہی عادت نتہی مجھی

سہلادون تلوی ایسی کہ لگجای انکی انکھ — سونیکا حکم دین جو کبہی پاینتی مجھی

ایک دم ہزار امید کی مشہور ہی مثل — تم گہر سی کیون نکالتی ہو جیتی جی مجھی

تلوار پھینک دانتون مین تنکا اٹھا لیا — دیکہا کسی رقیب نی جب دیجی مجھی

کرتی ہو خون رات کو مین بہی سمجھ گیا — دکھلاتی ہو جو پان چبا کر دہڑی مجھی

انصاف سی جو دیکھیی رونی کا ہی مقام — آتی ہی قسمتون کی لکھی پر ہنسی مجھی

لاکہون ہی اسنی شکوی سنائین ہین بی نقط — جسنی الف سی بی نہ لکھا تھا کبہی مجھی

زخمی ہون قیس سنکی اٹھاتی ہو منہ نقاب
ڈرہی نہ مار جای کہین چاند نی مجھی

دل کو پھر اضطراب ہوتا ہی — دہر مین انقلاب ہوتا ہی

جب وہ مست شراب ہوتا ہی — اک زمانہ خراب ہوتا ہی

ایک تیری نہونی سی مجھپر — سو طرح کا عذاب ہوتا ہی

تم جو رخ سی نقاب اٹھا دو — گم ابہی آفتاب ہوتا ہی

وہان الجھتی ہین لف شانہ ہین — یہان ہمین پیچ و تاب ہوتا ہی

آنسی کرتا تو ہون سوال وصال
دیکھی کیا جواب ہوتا ہی

ایسی باتین چلی ہنسی نکرو
دل کسیکا کباب ہوتا ہی

مری رونی کا یہہ اثر ہی کہ آج
پانی پانی سحاب ہوتا ہی

فیض رومال رکھو آنکھونپر
ذکر چشم پرآب ہوتا ہی

روز الست کس کی مجھی بد دعا لگی
جون ہین بنی کہا مری جی ہی بلا لگی

لو سوز غم کی آج ہی اس دلمین کیا لگی
یہہ گہر وہ ہی کہ آگ جسی بارہا لگی

ہو جائیگا کبھی نہ کبھی کام ادا مرا
رہتی ہی داو گھات مین انکی ادا لگی

یاران ہمسفر کو یقین موت کا ہوا
اس قافلہ مین آنکھہ جو میری ذرا لگی

چلمن کی اوٹ بیٹھہ کی چخ کرتی ہو مگر
تکی چبھوگی میری اگر بد دعا لگی

شرمندہ ہو رہا ہون سگ کوی یار سی
چاٹ استخوانکی میری جو تجہکو ہما لگی

محجوب نیر رشک نی تو لیا ہاتھہ اپنا کہینچ
کیسی بجھی گی دل کی مری اے حنا لگی

سچ یہہ مثل ہی کرتی ہی صحبت ہی کچھہ اثر
ساتھہ اس مریض عشق کی گھلنی دوا لگی

کرتی نہین وہ رنجہ قدم گہر تلک مری
ان روزون انکی پانو مین شاید حنا لگی

جب سی تصور رخ محبوب ہی مجھی
صورت کبھی نہ آئینہ کی خوشنما لگی

آتا ہی کون کون خدا جانی بیچ مین | پہر کرتی کشمکش تری زلف دوتا لگی
چڑہنا پڑیگا ہمکو بہی جہنڈی پہ ایکدن | رہتی ہی دل مین یاد قد دلربا لگی
قاتل کا دل کبہی نہ پسیجا ہزار حیف | میری تڑپ کو دیکہہ تڑپنی قضا لگی
کیا غم ہی چل بسی اگر آگی یہانسی ہم | پہرتی ہی پیچہا پیچہی سبہونکی قضا لگی
ابر بہار پر ہی گمان ابر مردہ کا | ق | بی یار جی کو میری گہٹا نی گہٹا لگی
پانی کی بوند ہجر مین بوندی کٹاری ہی | تلوار بن کی کاٹنی موج ہوا لگی

کرتی ہو جب سی فکر کسی خوش ادا کا قبض
ہر ہر نماز ہونی ہماری قضا لگے

ہم کب آتی ہین بلاتی ہو کسی | کون منتا ہی مناتی ہو کسی
گل سی چلمن مین برآمد ہوکر | آج چہپ کر تکی چہپاتی ہو کسی
جب نہ تب آتی ہو کوٹہی پہ نکل | کہدو جہنڈی پہ چڑہاتی ہو کسی
پیٹ کی ہلکی ہین مینا و سبو | منہ سی تم اپنی لگاتی ہو کسی
گل سی اورونکو بٹہاتی ہو جو پاس | آج دنیا سی اٹہاتی ہو کسی
رات سی میری کمر بیٹہہ گئی | دن کو کمری مین بلاتی ہو کسی
بحث اسمای اشارہ چہوڑ دو | پاس اشارہ سی بلاتی ہو کسی

گاہ عیسیٰ ہو گہی عزرائیل
مارتی کسکو جلاتی ہو کسی

حال دل ہمنی سنا یا تو کہی
مرثیہ آپ سناتی ہو کسی

اب زبان تالوسی لگتی نہین
غل مچاتی ہو بلاتی ہو کسی

دید کا **فیض** نہ دیدہ تو نہین
ہو خفا آنکہین دکہاتی ہو کسی

وہ پری مجہکو جو خلوت مین بلاتی ہوتی
گل کی بگڑی ہوئی بات آج بن آئی ہوتی

صورت اُس مہ نی ہمین گر نہ دکہائی ہوتی
رات بہر ایک پلک نیند نہ آئی ہوتی

ڈور ہوجاتی ہزارون ہی کہلاڑی تمپر
ڈور تکل کی اگر تمنی بڑہائی ہوتی

کہدو قاتل سی اُرنچہو یہہ رہیگی کب تک
آپ ہی تیغ کی چہچہ میری بجہائی ہوتی

جمکی بیٹہا نہ در یار پہ جون نقش قدم
کچہہ نہ کچہہ راہ دہی بہی نکل آئی ہوتی

شیخ کعبی نہ شوالی مین برہمن جاتی
اپنی پرچہائین اگر اُسنی دکہائی ہوتی

رتی چمکی نہ مری آہ شرر افشان کی
فرش سی عرش تلک آگ لگائی ہوتی

کوئی لبیک حرم پر نہ کبہی رکہتا کان
اپنی آواز اگر تمنی سنائی ہوتی

کیہان نہ دکہلا یا دہن آپ نی اور نکیطرح
کچہہ نہ کچہہ ہمنی ہی یک بات بنائی ہوتی

عاشق زلف موی جون کی روش رنگتی ہین
کاش کا کل تلک انکی ہی رسائی ہوتی

شکوہ ساقی کا نکیرین سی کرتا نہ کبھی
کوئی بوتل مری تربت پہ چڑھائی ہوتی

چوٹ کی باہر کوئی دم وہ جو برآمد ہوتی
دل مضطر نی مری چیخ نہ مچائی ہوتی

آنکھ بہچی مری چشمون سی ہوتی نہ کبھی
غیر سی آنکھ جو اُس نی نہ لڑائی ہوتی

چار دن اور بھی جی جاتی بہر صورت ہم
صورت اپنی جو کبھی تمنی دکھائی ہوتی

آپ کی قدمون کا ہوتا جو سہارا نہ اُسی
یون حنا ہم سی کبھی رنگ نہ لائی ہوتی

نقش حب کا ترسی ہوتا نہ اگر میری پاس
چشم جادو نی ابھی موٹ چلائی ہوتی

بھول ہی جاتی سبھی کبک ٹھسک کر چلنا
تو نی رفتار کی گر بات چلائی ہوتی

یا رب صنعت تعطیل سمجھتی اوسکو
بی نقط تو نی اگر مجھکو سنائی ہوتی

اعتبار اس بت ترسا کا نکرتا مین کبھی
اس نی انجیل بھی گر سر پہ اٹھائی ہوتی

کھینچتا پھر نہ کبھی شکل عروس اقلیدس
اُس مہندس نی جو شکل اپنی دکھائی ہوتی

ہار پھولونکا جو غیرون سی نہ گندھواتی آپ
جان تن مین مری پھولی نہ سمائی ہوتی

منہ چڑھا رہتا نہ آئینہ اگر اٹھہ پہر
مری اور اُنکی کسی دن تو صفائی ہوتی

یون خراب اُسکی نہ مٹی کبھی ہونی پاتی
نعش عاشق کی اگر تو نی اُٹھائی ہوتی

پھبتی چہالی کی ہوتی ہی کبھی جہل جہل کی
شیخ نی ریش مخضب نہ بڑھائی ہوتی

منہ کو اغیار کی مین لال ابھی کرتا فیض

اُسکی محفل مین گلوری جو چبائی ہوتی

حال ظاہر کیا کرین ماہ و شما کی سامنی
بت کی بندہ ہین کہین گی ہم خدا کی سامنی

مارڈالا ہی مجھی عشق لب جانبخش نی
لاشہ دفنا دو مرا دار الشفا کی سامنی

دل کو پھر میلان گیسوی مسلسل ہوگیا
لی چلی ہی موت مجھکو اژدہا کی سامنی

مرگئی پر بھی ہوس ہی بادشاہی کی مجھی
استخوان رکھا گیا میرا ہما کی سامنی

لال تیئر سی بھی کم ہین سمجھین اُسی ای فیض ہم
لعل اگر آجای لعل دلربا کی سامنی

آئی نزدیک سنی دو کی
رخ تمہارا ہی تجلی طور کی

بس ہی بالا کان کانت کیا ضرور
ہوگئی ہی ناک نیچی حور کی

ہون ندامت سی عرق مین غرق مین
یار نی پہنی قبا سمور کی

پھک رہا ہی جسم زار و ناتوان
بھاپ لگتی ہی دل محرور کی

ہوگیا گرم دو نیم ذرہ آفتاب
بات نکلی ہی رخ پر نور کی

ای مسیحا جلد کوٹھی سی اُتر
چھت کو آنکھین لگ گئین رنجور کی

خاک مین ہی مست چشم یار ہون
ہی کفن مین بو مئی انگور کی

قلقل مینا انا الحق ہی مجھی
ناک کا ریشہ ہی رگ منصور کی

کچھ شب غم شمع کی پروا نہین
جان جلتی ہی کسی مہجور کی

زلف کو سرکا ئی رخ پرسی آپ
دن کو دیکھی ہین نی شب دیجور کی

نشا مین ہی عیب چینی کا خیال
جام می ہی کہو پری فغفور کی

گفتگو مین قتل ہی کرتا ہی **فیض**
تیغ ہی بات اس بت مغرور کی

کیون نہ بدنام جان من ہوگی
لی جہت ہم کو تم جو کوسوگے

خوش رہو گی اگر خفا ہوگی
منہ کہان ہی جو ہمسی بولوگی

نام تو انکا لی نہین سکتی
ہی کہان منہ جو بوسی تم لوگی

اور ہی گل کہیلی گا غنچہ لبو
یون ہی ہر بات مین جو چٹکوگی

آج چھاجون برس رہی ہو جو تم
دیدۂ زار کل نہ برسوگے

سچ تو کہدو مری لہو کی قسم
جان لوگی تو کیا مجھی دوگی

طفل نادان نسی دل لگاتی ہو
جان پر ایک روز کہیلوگی

جان جاتی رہیگی چھوڑ بھی دو
فیض اس عاشقی کا کیا لوگی

مجھکو یاد ابروی خمدار کی ہی
موت تقدیر مین تلوار کی ہی

جان آنکھوں مین دل زار کی ہی
آرزو دولت دیدار کی ہی

سیر اک سبزۂ رخسار کی ہی
مشق ہمکو خط گلزار کی ہی

بن گیا کبک ہر اک نقش قدم
یہہ کرامت تری رفتار کی ہی

گھر سہانا نظر آتا ہی مجھے
برکت یہہ قدم یار کی ہی

ہاتھ کھینچین گی مداوا سی مسیح
نبض ساقط تری بیمار کی ہی

ہمکو امید نہین جینی کی
لو خدا سی تری بیمار کی ہی

لن ترانی نکرین گی موسیٰ
وہ تجلی تری رخسار کی ہی

در کی رخنی نہین کرتی وہ بند
آنکھہ یہہ روزن دیوار کی ہی

ہر قدم پر کئی سر کٹتی ہین
چال رفتار مین تلوار کی ہی

دل بیمار کا ہی ناک مین دم
چاہ سیب ذقن یار کی ہی

باندہتی باندہو کیا کیا ہم ہین
زور بندش تری دستار کی ہی

کس حلاوت سی گلی کٹتی ہین
آب میٹھی تری تلوار کی ہی

سامنا موت سی ہی آج اپنا
آنکھہ بدلی ہوی اس یار کی ہی

قند کا بھول گیا مجھکو مزا
یاد لذت تری گفتار کی ہی

ہی مری اشک کا قطرہ انمول
آب اسمین در شہوار کی ہی

هرچین لگ جائین گی اغیارکو
بات ایسی ہی غمخوار کی ہی

یاد آتی ہی نشئی وہ آنکھہ
کرنی منت مجھی گلوار کی ہی

اسی تو مجھپہ نہین قرض نکوہ
پاس دولت مری دیدار کی ہی

فیض راز کمرافشا نکرو
بات یہہ غیب کی اسرار کی ہی

دم مین آجاؤ نہ تلوارونکی
خون لو سرپہ نہ غمخوارون کی

اسی پری جو گئی دیوانی ہوئی
جن ہین سایی تری دیوارونکی

اوپچی نبکی جو آئی وہ مست
نشا کافور ہوا مینخوارونکی

شرم ہوتی نہین دادوسی ہی
دل وہ ہین سخت دل آزارونکی

بس کہ ای پنجۂ وحشت لیکر
نکڑی دامن ہوئی کہسارونکی

دیر سی بت جو گیا کعبی تک
دین بگڑی گئی دیندارونکی

اٹھی مسجد سی بہار آئی ہی
گھر مین جابیٹھی گلوارونکی

بیٹھی بیٹھی ہوئی انا للہ
لاشی اٹھوائی بیمارونکی

رخنہ انداز نظر آتی ہین
رخنی سرکار کی دیوارونکی

جی تو چاہی ہی مرین یادومین
تیری گھاٹ پہ تلوارونکی

ہی ارادہ جو ہوا کھانیکا
پیٹھہ جائیگی کمر یارونکی

آئی گھر مین ہوا دارونکی
جاو کمری مین نہ اغیارونکی

فیض ہین کشتۂ ابروی قاتل
گاڑدی کھیت مین تلوارون کی

ہین سیہ مست جو سرمہ کی لگانی والی — ہین وہی لوگ مرا حلق دبانی والی
اشتہار آج بتون نی یہہ دیا ہی بخدا — دیر مین آکی بسین کعبہ کی جانی والی
کیون نہ سمجھین وہ تری مصحف رخکو تورات — امت زلف ہین موسیٰ کی زمانی والی
ٹانگی ڈھیلی ابہی سوجاتی ہی انکی ہوجائین — دیکھین گر زخم مری ٹانکی لگانی والی
وہ جو بیٹھی ہوئی ہین غنچہ دہن غنچہ ہین — ہین ہراک گلکو وہ کھلی مین اڑانی والی
ڈاب ہین ذیب کمر جن کی ہی ابری تیغہ — ہین مری دل کی لگی کو وہ بجھانی والی
غمزہ و عشوہ و انداز و ادا آٹھہ پھر — ہین یہہ دو چار مری جان جلانی والی
ہاتھا پائی پہ مری ساتھہ ہی آجاتی ہین — ہین جو خدام تری پانون دبانی والی
منہ کہان غیر کو غم کا جو کسا لا کھینچی — ہین ہمین جانپہ جو کھونکی اٹھانی والی
پانی پی پی کی کسی کو ستی ہو خیر تو ہی — مر چلی تہی جو غم و غصہ کی کھانی والی
جلتوا سی مری اور یار مین ڈالی ناحق — جائین دوزخ مین جو ہین آگ لگانی والی

کہدو رندونسی کہ مسجد کی طرف مُنہ نکرین — واعظ شہر ہین صلواتین سنانی والی

پیچ کی باتین نکر عقل کی ناخون لی — ہم نہین گیسو نپر مونڈ مونڈھانی والی

کیون نہ اودجائی رہی ہاتہونکی طوطی ہی قیض — خال رخ اُنکی ہین چہری کی لگانی والی

چشم دریابار کا افضال ہی — ابر کا چہالا مرا رومال ہی

کیا فقط گیسو ترا اجنجال ہی — جنبش ابرو بہی اک بہونچال ہی

ہون اسیر زلف بعد مرگ بہی — قبر کی جالی العبیسنہ جال ہی

اک بت کشمیرزا کا ہون قتیل — نعش پر بدلی کفن کی شال ہی

لڑگئی کس موکمر سی آنکہ بہی — اپنی آنکہونمین کہٹکتا بال ہی

یار گندم گون نظر آتی نہین — کیا حسینونکا دکن مین کال ہی

ہوگیا کہوٹا کہرا معلوم سب — گور کہتی ہین جسی ٹکسال ہی

کیا کہین دم مارنی کی جا نہین — اُن لبونسی لب بلب مُہنال ہی

غیرسی لیتی ہین وہ خط کی صلاح — اندنون اپنا شکستہ حال ہی

ہون شہید تیغ ابروہمدمو — مجہکو وہان [illegible] حسن جاٹ وبال ہی

جوگیا عاشق قلندر ہوگیا — کوچہ اُس محبوب کا کرنال ہی

ہین یہ داغ کاری سب ستارے پیدا کہان
آسمان پر ہو رہا وبال ہی

خلقت کہتی ہی جنازہ ہی یہ **فیض**
وہ جاتی ہی سکھپال ہی

دل کو شب وصال کا بیجا خیال ہی
ہین سہل خورد دیدہ مرا خوردسال ہی

زیر زمین بھی ہی کمر یار کا خیال
یارب مرا کفن ہی کہ چیتی کی کھال ہی

ہو کیون نہ پیشکش نگار داغ آسمان پہ
مے آفتاب ہی خط ساغر ہلال ہی

خط وقت نزع یار کا آیا ہزار حیف
پیک اجل ہی ہمکو جواب و سوال ہی

کوٹھی کو اُسکی کیون نہ کہین آسمان ہم
رخسار یار بدر ہی ابرو ہلال ہی

عرصہ نہین کچھ اُسکی طلوع و غروب مین
کیا آفتاب عمر سریع الزوال ہی

نسبت ہلال کو نہین ابروی یار سی
یہ ابروی جوان ہی وہ ابروی [illegible]

مصروف راگ رنگ مین ہو ہو رہی ہو چکی
انجام کا بھی **فیض** تمہین کچھ خیال ہی

گھبرا کی اُٹھہ کھڑی ہوتی مردی قبور کی
نالون نی مری کام کئی نفخ صور کی

روزن نہ بند کیجی دل ناصبور کی
اس در مین سی ہوتی ہین نظاری دور کی

مشہد مین چھوڑیی نہ تپنچی قبور کی
اٹھین گی چیختی ہوئی مردی قبور کی

مٹجائین کیون نہ غلغلے یوم النشور کی
نالی بلند ہون جو دل ناصبور کی

ظاہر ہین اسکی پنجۂ رنگین کی معجزی
مرجان کی ڈالی بن گئی ڈالی بلور کی

ہی بحر اشک تا بفلک موج زن مرا
جہالی سحاب کی ہوی بحر بہور کی

جو کفر و دین کی تختۂ ہستی پہ ہین نقوش
ہین کٹ کٹنی کئی ہوی ساری حضور کی

یک مہروش کی سمت لگائی ہی ٹکٹکی
باندہی ہی مین نی شست نشانہ پہ دور کی

جس دن تپ فراق چڑہی ہی آکی صبح و شام
دکھائی ہین بہپارہی بدلی بخور کی

اک روز منہ کی کھائیگا کہتا ہون منہ پہ صاف
آئینہ دیکہتا ہی تمہین گھور گھور کی

کشتہ ہون مین صباحت رخسار صاف کا
مرقد کی گرد جہاڑ ہین صدہا بلور کی

کیا ای صبا ہین بلبل نرگس کے پہول آج
روتی ہی آبشار چمن منہ بسور کی

بہتی کہی ہی مین نے بہی چشمان مست پر
ساغر بہری ہوی ہین شراب طہور کی

کعبی سی کم نہین بخدا خانۂ بتان
دن رات جگمگاتی ہین اناث و ذکور کی

جو جو کئی گناہ ہوی عفو سب کی سب
حورین ملی ہین بدلی مین ہمکو قصور کی

گہر سی زیادہ گور مین ہی چین بعد مرگ
پہیلای پانون سوتی ہین مردی قبور کی

جہوٹا لپاٹیا کہین واعظ کو کیون نہ لوگ
جس سی کئی کلام کئی اُس نی زور کی

باندی سی کام ہی ہمین کچہہ نہ غلام سی
واعظ سنائین قصی نہ غلمان و حور کی

کچھ خوف سرد مہری جانان نہین ہمین
ہین بخت تیرہ اپنی لبادی سمور کی

ساقی بزم جب سی مرا رشک حور ہی
کنٹر بھری ہوی ہین شراب طہور کی

کسطرح نیند آئیگی مٹی کی فرش پر
ای **فیض** گور مین نہین گدّی سمور کی

سوتی ہین وہ کوٹھی پہ لپٹ کر کسی دنسی
ہین اوج پر اپنی ہی مقدر کسی دنسی

رکھا نہ قدم دیر کی اندر کسی دنسی
اسواسطی آزردہ ہین آذر کسی دنسی

پتھر پڑین اس آرزوی دید بتان پر
وہ تیلی مری آنکھون کی ہین پتھر کسی دنسی

معلوم نہین کیا ہی رقیبونکا ارادہ
آواز ہی کسا کرتی ہین ہمپر کسی دنسی

آآکی اڑاتی ہی کبوتر جو مری ساتھ
لیجاتی ہین وہ دل کو اڑا کر کسی دنسی

کس شکل سی اس مردمک چشم کو دیکھون
ہی گھر مین نکلتا نہین باہر کسی دنسی

فکر انکی کہین گور گڑہی کی کرین جلد آپ
کوچہ مین پڑی ہین تن بی سر کسی دنسی

ہی چھین بہت آئینہ سی پوچھیی کس وجہ
مین دنگ ہون اور وہ ہی ہین ششدر کسی دنسی

چھوڑو رخ روشن پہ نقاب اتنو کہین آپ
ہی جامہ سی ہر آئینہ باہر کسی دنسی

کچھ فکر معیشت کی نہین مجھکو خدایا
رکھا ہی تہون نی مجھی نوکر کسی دنسی

دم ناک مین آیا نہین کچھ آج ہی پر
جینا شب فرقت مین ہی دوبھر کسی دنسی

کیون تمنی قدم قبض رکھا کوئی تنا نہین
ٹہوکر یہ لگا کرتی ہی ٹہوکر کئی لنبی

کلمہ اپنا تمہو پڑھاؤ مجھی | اب تو راہ خدا بتاؤ مجھی
عید ہی اپنی گھر بلاؤ مجھی | بات مانو گلی لگاؤ مجھی
نیم بسمل ہین کبتلک تڑپھون | گھر تو جاتی ہو مار جاؤ مجھی
قیمت بوسہ تم ہی ٹھیراؤ | نرخ معلوم ہی نہ بتاؤ مجھی
باقی قسمہ رہی نہ گردنکا | ہاتھہ اک اور بہی لگاؤ مجھی
باتین تم اپنی ڈہب کی مجھسی سنو | میری مطلب کی تم سناؤ مجھی
دل لیا چاہتی ہو دم دیکر | یاد ہین ایسی داؤ کھاؤ مجھی
کیا لگا لگاؤن کوٹہی پر | نظر آتا نہین لگاؤ مجھی
سیدہی ہو جاؤ ٹھسری ہو نہ کبھی | راستی پر کبہی تو لاؤ مجھی
بیٹھہ جاؤ اٹھو نکھر کی تم | دیکہنی دیجیتی بناؤ مجھی
تلوی سہلاتی تو کہتی ہین | تلوو سر کو نہ گدگداؤ مجھی
جو نہین ہین کہین نہ وال چپی | لام کاف اب تو مت سناؤ مجھی
ق حرم و دیر کی دوراہی کو | دیکھتا ہون نہ تم دکھاؤ مجھی

نہ بتوں نے دکھائی جلوہ — نہ خدا سے کبھو ملاؤ مجھے

آپ تک جس سے میں پہنچ جاؤں
فیض وہ راستہ بتاؤ مجھے

یہہ ٹھنڈی مری دست و پا ہو گئی — حواس مسیحا ہوا ہو گئی

کھیا تمنے کھاری پہر اسی حلال — حقوق نمک سب ادا ہو گئی

ہٹی زیر پائی سبھی آپ نے — جو دشمن تھی سب زیر پا ہو گئی

نمازیں پڑہیں ہمنے میخانہ میں — مگر چند روزی قضا ہو گئی

بری وقت میں کون دیتا ہے تن — جو تھی دوست نا آشنا ہو گئی

لکھی ہیں جو خط اُس شہ ناز کو — کبوتر ہماری ہما ہو گئی

چھپاؤ ذرا منہ کو آنچل میں تم — مہ و مہر دونو سہا ہو گئی

کنہیا کہڑا ہے مری روبرو — یہہ دیدی جو تھی دوارکا ہو گئی

کہان ہے قضا اور کدہر ہے اجل — ادا تمنی کی ہم ادا ہو گئی

لگی لینی سجدی خدائی سی وہ — یہہ پتھر کی بت ہے خدا ہو گئی

یہی ہے سبب پستی ہو جو ہم — ہم انسان تہیں ہیں حنا ہو گئی

تو اک گل کو روتی ہے کیا عندلیب — چمن کیسی کیسی ہوا ہو گئی

یہہ جلیتی ہی جی کی تملق ہین سب | ق | رہو گہر مین خوش گر خفا ہوگئی

موی پر نپوچہا کسی نی ہہی فیض
کہان ہین وہ ہی کون کیا ہوگئی

چہرۂ یار پہ خط حسن زبس دیتا ہی
جلد آتش کو ترقی پر خس دیتا ہی

سخت دل بی مدد غیر کرین کیونکہ سخن
ناقہ چلتا ہی تو آواز جرس دیتا ہی

خاکساری پہ طمعدار مری جاتی ہین
جان اکسیر پہ ہر اہل ہوس دیتا ہی

تیرہ بختی سبب قوت ہر موذی ہی
رات کی وقت مرض رنج سمر دیتا ہی

بی تشد دلب شیرین سی نہ حاصل ہو مزہ
نیشکر دانت کی تکلیف سی رس دیتا ہی

نرم مضمون سی ملی کیونکہ شگاف سینہ
جای مرہم کو کہان چاک قفس دیتا ہی

عقل گم کردہ گرفتار بلا کیون نہ ہین
ہر قدح نوش کو تعذیر عسس دیتا ہی

پست ہمت ہین یہان قاتل ارباب ہوس
عنکبوتون کو مزہ خون مگس دیتا ہی

حسن دیتا ہی جو ہو کام کوی موقع کا
زیب دروازۂ مسجد کو کلس دیتا ہی

رخ پہ کس برق تجلی نی چہپی ہی افشان
دل میرا جب اسکو جوز غیب قبس دیتا ہی

شکوہ اشک کرون یا گلہ لخت جگر
ایک سی ایک مجہی رنج سرس دیتا ہی

نقد دل عشق کی کر نذر ای صاحب عقل | مایۂ زیست کوئی غیر کی بس دیتا ہی

ہون مین اس بزم خرابات مین دُرد خوار درون | ہر قدح نوش مجھی بادۂ خس دیتا ہی

قصہ کوتہ نکرو تذکرۂ زلف دراز | درد شانہ مجھی تکلیف نفس دیتا ہی

ہین وہ آفت زدۂ شہر بتان ہون بخدا | رو مری حال پہ ہر ناکس و کس دیتا ہی

تل ہی چسپان نہین اسکی لب شیرین پہ فقط | جان اس شہد پہ ہر اہل ہوس دیتا ہی

حیف ای قافلہ سالار نہین رحم تجھی | میری فریاد پہ آواز جرس دیتا ہی

سرخ مو بات سی اس جعد کی ڈرہی ای فیض
یہہ وہ شعلہ ہی کہ دل ہی کو جھلس دیتا ہی

تیر غم پیوست ہی دل مین ہر اک نخچیر کی | گر نہین باور تو دکھلا دون کلیجا چیر کی

لگ گئی آتش سراپا دل مین ہر نخچیر کی | شعلہای شمع تہی پیکان تمہاری تیر کی

تذکری سن سنکی اس رخسار پر تنویر کی | ہمنی گہر باندہا محلہ مین صفا تخمیر کی

کس ہوا دالو جہ نی چہیڑا ہی قصہ زلف کا | شب سی ہم بہی آگئی ہین پیچ مین تقدیر کی

یک قلم زخمی ہوی کام و زبان و لب مری | ہین اثر وصف نگاہ یار مین شمشیر کی

قید کثرت سی ترا وارستہ نکل سکتا نہین | خلق نی گہیرا جو مین نکلا گریبان چیر کی

قاف شہرت کوچہ جانان ہی ای مانی مرا | خون سی عنقا کی لکہہ نقشی مری تصویر کی

کس کی ابرو و مژہ کا آگیا دل مین خیال
سوجہتی ہین بیشتر مضمون کمان و تیر کی

دشمنون کی کہنی سنی پر نکر تو مجہکو قتل
حوصلی مین فرق ہی یاران بی تدبیر کی

کون سی خورشید رو نی تیغ کہینچی وقت ذبح
چرخ چارم تک گئی نعری مری تکبیر کی

دیکہتی کیا ہو مرقع مین نگاہ قہر سی
رنگ اُڑ جاتا ہی چہرسی مری تصویر کی

حب سی ہین ہی اس مہ بی مہر کا وصاف ہون
آسمانی بن گئی کاغذ مری تحریر کی

شقۂ پیکان قاتل سی ہوا مین سرفراز
تہی نوشت سر مری شاید قلم سی تیر کی

فیض ذکر ترکش مژگان ہوش اڑ نکر
تیر لگتی ہین جگر پر عاشق دلگیر کی

کیون نہ ہم قایل ہون دام زلف کے تاثیر کی
مشک کی بو ہی گ و ریشہ مین ہر نخچیر کی

داغ تازہ پڑ گئی ہین دل مین ہر نخچیر کی
تہی پر طاوس شاید پر تمہاری تیر کے

آبلون نی سر اُٹھایا ہی دل دلگیر کے
کام ناخن سی مجہی لینی پڑی شمشیر کی

مغز یاران محبت کا معطر ہو گیا
حلقہای زلف تہی حلقی مری زنجیر کی

کس ہوس کی ہوس نی مجہکو کشتہ کر دیا
میری مٹی سی نکل آتی ہین کام اکسیر کی

سوز پنہان تپ غم سی کلیجی پک گئی
آفتاب حشر ہین داغ اس دل دلگیر کی

کم نہین ہی آب تیغ ناز آب خضر سی
زندۂ جاوید ہین کشتی تری شمشیر کی

چشم ساقی کا تصور عبث پیری مین ہی بنا
ذائقہ میکا ملا مجھکو مزی مین شیر کی

تازہ تم اپنی رخ روشن سی ہو دہو ڈالو کہین
آگئی دل مین کدورت ہر صفحہ تحریر کی

جب سی وہ تصویر اپنی کہتی ہین نقش گر
مل رہی ہین خاک مین خاکی مری تصویر کی

کردیا شیرین کی غم نی کوہکن کا خون بتیشہ
جوی خون آنکھون سی بہاتی ہین پیا شیر کی

صحن کعبہ مین کیا ترسا بچون نی مجھکو قتل
نالۂ ناقوس ہین نالی مری تکبیر کی

ہون ازل سی مین اسیر زلف یار مو کمر
بال سی باریک خط ہین خط مری تقدیر کی

فیض جز یاد رخ جانان نکیجی ذکر خط
حافظ قرآن ہو حافظ نہین تفسیر کی

گور مین بھی قد جانان یاد ہی
سبزۂ تربت مرا شمشاد ہی

قد ہی تیرا غیرت سرو سہی
نالۂ قمری مری فریاد ہی

کعبۂ دل سی گیا شوق بتان
دیر ہی ویران حرم آباد ہی

لحن داؤدی مرا نالہ ہوا
غم نہین گر دل ترا فولاد ہی

دل مین تصویر بتان ہی روز و شب
گہر خدا کا خانۂ بہزاد ہی

خسرو شیرین بیان کہتی ہی خلق
خامہ اپنا تیشۂ فرہاد ہی

محو کر اپنی کو ثابت کر اسی
خود فراموشی خدا کی یاد ہی

در پہ اُسکی جان مشتاقون فی دی | باغ جانان گلشن شدادہی

کام ہی وصف لب شیرین سی فیض
مُنہ ہمارا کوزہ قنّادہی

ان بتون کی میری دلمین یادہی | دیر والون سی حرم آبادہی
ساقی شیرین ادا کرتا ہی قتل | شیشہ مجھکو تیشہ فرہادہی
اس چمن مین رنج و راحت ہی بہم | قید مین قمری ہی سرو آزادہی
ہون سی آلودہ لب کا مین قتیل | برگ سوسن خنجر فولادہی
خوش ہون عریانی مین ایجان پدر | بی لباسی حسن مادرزادہی
گلشن ابداع ہی ماتم سرا | نغمہ بلبل مجھی فریادہی
وصل ساقی کیا حلاوت بخش ہی | مجھکو مینا کوزۂ قنادہی
دلمین کھٹکی جب قد موزون یار | خار صحرا آنکھ مین شمشادہی
جسنی دیکھا ہوگیا خود رفتہ وہ | سحر مطلق حسن آدم زادہی

فیض ہی موجود یار ہو کر
غم نہین معدوم اگر ایجادہی

مطلع لکھتا ہون بت جلاد کی | ہی قلم میرا چھری فولاد کی

غش ہون پیری مین ہی قد یار پر — ہی عصا میرا چھڑی شمشاد کی

دل ہی ویران اس کمر کی یاد مین — سیر کرتا ہون عدم آباد کی

زخم ہر مقتول پر قمری ہی غش — تیغ قاتل شاخ ہی شمشاد کی

خامۂ شیرین زبان تیشہ ہوا — داستان لکھنی پڑی فرہاد کی

کیا چھری کی احتیاج ای صفیر — تیز ہی تیغ نظر صیاد کی

اف بی تاثیر شبیہ دی یار — شمع ہر انگشت ہی بہزاد کی

جس تجلی پر کیا موسی نی غش — آہ سوزان ہی کسی ناشاد کی

ذکر وحشت شغل میرا ہو گیا — فکر مین ہون اندنون حداد کی

داغ دل شمع کلیسا ہو گیا — لو لگی ہی دل کو ترسازاد کی

صاف سفاک محفل مین نہین — موج بادہ تیغ ہی بیداد کی

سایہ اٹھہ سکتا نہین ہی خاک سی — بات نکلی ہی مری افتاد کی

تیغ ابروسی کسی کی ڈر نہین
فیض چھائی ہی مری فولاد کی

ہون می پرست خضر سی مطلب ہی کیا مجھی — ہی جام بادہ چشمۂ آب بقا مجھی

آتا ہی یاد شاہد زرین قبا مجھی — پھر اندنون ہوی ہوس کیمیا مجھی

کیا غم جو ہجر مین نہین ملتی غذا مجھی
ہر صبح لخت دل ہی مرا ناشتا مجھی

پی یار مین شہید ہوا صحن باغ مین
خنجر ہوا ہی موجۂ باد صبا مجھی

دیوانہ مین تصور شاہی مین ہوگیا
سایہ ہی جنکا سایۂ بال ہما مجھی

وحشت مین ہی خیال رخ رشک خلد ہی
صحرا مین ہی نصیب چمن کی فضا مجھی

عیسی قدم نہ رنجہ کرین میری خاک پر
کرتی ہی زندہ یار کی آواز پا مجھی

بیمار چشم حور وشان ہو رہا ہون مین
ناساز ہی بہشت کی آب و ہوا مجھی

زخمون مین چور موسم پیری نی کر دیا
خم تیغ کا ہوا ہی مرا انحنا مجھی

ہون مست چشم مست کا بیمار ہون تو کیا
جام شراب ناب ہی جام دوا مجھی

محفل مین یاد آگئی یاران ہمسفر
آواز ارغنون ہوی بانگ درا مجھی

بی یار بزم خلق مین روتا ہون زار زار
عشرت سرای دہر ہی ماتم سرا مجھی

سودائی زلف یار نی درویش کر دیا
کہنی لگی ہی خلق خدا مانگتا مجھی

چنواتی ہین ہر اک سی وہ تنکی خلال کی
پیدا خدا نی کیون نہین تنکا کیا مجھی

ای فیض آشنای فلک سی نہین گلہ
ہی گردش نصیب مری آشنا مجھی

کیسا یہہ روگ عشق کا یارب ہوا مجھی
کرتی اثر نہین ہی کسیکی دوا مجھی

کرتا ہی دفن شاہد زرین قبا مجھی | جب خاک مین ہوا تو ملی کیمیا مجھی

کعبی گیا کنشت گیا کیا ملا مجھی | جب آپ سی ملا تو ملا ہی خدا مجھی

وہ ناتوان عشق کمر نی کیا مجھی | دینی لگی جواب مری سُست و پا مجھی

دیکھا فلک کو جو بین جب جھٹ پٹی کی وقت | آیا ہلال عید نظر ناخنا مجھی

منت کشی مسیح کی میری بلا کری | دو ایک بوسہ لب معجز نما مجھی

دانتون پر اپنی کب تئین منجن ملوگی تم | غمنی جلا جلا کی کیا کویلا مجھی

یہہ عرض ہی جو بوسہ عارض حضور دین | تا حشر پہر نہ ہوی کوئی عارضا مجھی

اخوان دہر کرتی ہین یوسف کا میری ذکر | ڈر ہی نہ پھاڑ کھای کوئی بھیڑیا مجھی

موزون جو ہان یار کی اوصاف مین کرن | ملجای تنگ کوئی اگر قافیا مجھی

ای خضر مجھکو کام کسی گھاٹ سی نہین | پانی ملی جو یار کی تلوار کا مجھی

جب سی سُنی صدای الست بزم | اُس روز سی لپٹ گئی آکر بلا مجھی

ماہ رجب کو کہتی ہی خلقت خدا کا چاند | نسبت آپکا ہی خوبی مین اُس سی سوا مجھی

مین وہ سیاہ کار ہون سر کار زلف [illegible] | [illegible] ہی و کیمہ دیکھہ کی گہریون تو مجھی

کر رکھون اپنی گور کا تعویذ اسکو [illegible] | [illegible] آپکا جو [illegible] نقش پا مجھی

لایا خدا نی گہر مری اس بت کو [illegible] | [illegible] جنت شہر [illegible] ہوا ہی جگا مجھی

کرتی شب وصال ششدر پنج پھر پتا — ہوتا جو تختۂ نرد مین کچھ ہٹ کھنڈا مجھے

کرتی ہین میرا آہ بھگت گیسوی صنم
ڈھونڈوت کیون نہ فیض کری کالا لگا مجھے

منت اعجاز موسی سی ہی استغنا مجھے — ہی مرا چھالا ہتیلی کا ید بیضا مجھے

خط و زلف یار کا پہر ہو گیا سودا مجھے — خضر دکھلانی لگی ظلمات کا رستا مجھے

ہون قناعت دوست نعمت سی ہی استغنا مجھے — نان بی منت غریبی مین ہی من وسلوی مجھے

آسمان پرواز عنقا سی طبیعت ہو گیا — قاف شہرت مین ملا ہی مسکن و ماوا مجھے

لعل ساقی کی تصور نی کئی زایل حواس — حاصل آب خضر سی ہی نشۂ صہبا مجھے

بادشاہی کا تصور گوشہ گیر مین بندہا — آشیانی تک ہما کی ہو گیا عنقا مجھے

ذکر حق جمعیت اسباب کا باعث ہوا — دین مین حاصل ہوئی ہی دولت دنیا مجھے

گلشن عالم مین ہون ہین فری تلونسی بعید — اس گلستان کا نہین بہاتا گل رعنا مجھے

ہی دل محرور کو ان سرد مہرو نکا خیال — فصل تابستان ہوئی ہی موسم سرما مجھے

گلشن ایجاد ہی میری نظر مین میکدہ — قلقل مینا ہی بانگ بلبل شیدا مجھے

باعث زہد ریائی خلق مین مشہور ہون — کر دیا ہی صاحبان شرع نی رسوا مجھے

تیرہ بختی مین ہی اسکی گوشوارے کا خیال — شام ہی آتا نظر ہی صبح کا تارا مجھے

صحبت اہل علایق سی ہوئی وحشت فزون — گلشن عالم نظر آنی لگا صحرا مجھی

پائمال آئینہ رویان رہا ہون عمر بھر — خاک حیرت سی کیا اللہ نی پیدا مجھی

جزو سی ماہیت کل اگئی فہمید مین — قطرۂ شبنم نظر آنی لگا دریا مجھی

عشق کی مکتب مین شاگردی مری مجنون کری
یاد سبحان الذی ہی **فیض** تا لیلا مجھی

لب کسیکی پیش یہان تقریر ہی — رخ ترا مصحف ہی خط تفسیر ہی

موت بھی ہمکو نہ آئی ہجر مین — زہر مین تریاق کی تاثیر ہی

ہین بڑہاپی مین کسی شیرین پہ غش — رو سپیدی اپنی جوی شیر ہی

کشتۂ نیرنگ طبع یار ہون — مور کا ناخن مجھی شمشیر ہی

سو گرہ پڑ جای دلمین غم نہین — یاد ابرو ناخن تدبیر ہی

ہی گل حکمت مری خاک ہنر — کیا عدم مین خواہش اکسیر ہی

کم نہین ہی میکدہ بھی قید سی — موج آب می مجھی زنجیر ہی

خط جو اقلیدس سی پڑہتا ہین وہ — کیا ہماری ہندسی تحریر ہی

شاہباز فکر کی شہرت ہی **فیض**
اندنون عنقا مرا نخچیر ہی

رفتگان نے جو لگائی دیر ہی
کیا عدم کی راستے میں پھیر ہی

زندگی سے دل ہمارا سیر ہی
کیون فراق یار اب کیا دیر ہی

چھپ رہا ہی جب سے میرا آفتاب
خلق میں چارون طرف اندھیر ہی

مجھکو آب اشک گنگا جل ہوا
کوچہ اُس بت کا نگر نادیر ہی

ظلم پھیر ہو رہا ہی ومن ہی
زلف کی سرکار مین اندھیر ہی

کردیا زخمی حنا م یار نی
کبک کا ناخن بھی شمشیر ہی

ہی تصور مین لب جانبخش یار
آنکھون سے مرا جی سیر ہی

نقشہ دل ہوگیا شکل معین
حیدرآباد دکن اجمیر ہی

فرش جانانسی بہت ڈرتا ہون مین
شیر قالین میری حق مین شیر ہی

فیض منہ پھیری ہوئی بیٹھی ہین وہ
یہہ بھی اپنی قسمتون کا پھیر ہی

صرف وصف یار خوش رفتار ہی
خامہ اپنا کبک کی منقار ہی

جب سے محو مدح زلف یار ہی
نوک خامی کی زبان مار ہی

ہین برنگ گل ہماری تن کی زخم
ناخن بلبل تری تلوار ہی

نام سنتا ہون نشان پاتا نہین
تم سے کاہیدہ یہہ جسم زار ہی

عہد پیری مین ہی شمع آہ کا
ناتوان ہون نہین عصا درکار ہی

اشک کی بدلی نکلتی ہین شرار
ابر گوہر بار آتش بار ہی

چشم ساقی سی نہ کہا جا ناکرہ
مست ہی ہرکس نہ ہشیار ہی

نالہ کرتی ہی لگی گلشن کو آگ
بانگ بلبل صوت صور ہی

جہوٹ اگر بولون تو دوزخ ہو نصیب
کوی جنت کوچہ دلدار ہی

کوہکن مقتول شیرین ہی تو کیا
قاتل اپنا ہی ستم گفتار ہی

ہو گئی وحشت پہنتی ہی قبا
دامن اپنا دامن کہسار ہی

کیا کری بیماری دل کا علاج
چشم جانان آپ ہی بیمار ہی

چہوڑ دو ای **فیض** لفظونکا خیال
سانپ کی جوڑلیسی جی بیزار ہی

شیخ کعبی گیا چلون مین در چشم یار ہی
میری قسمت مین طواف خانہ خمار ہی

وجد کی حالت ہر اک سرو چمن پہ بار ہی
نالۂ قمری مگر آواز موسیقار ہی

جانی والونپر عدم کی ناتوانی بار ہی
نقشہ لکہتا ہون کمر کا موقلم درکار ہی

کس طرح تشبیہ دون ہونٹونسی اُسکی لعل کو
گو ہی وہ رنگین مگر اک بات کی تکرار ہی

قتل میرا کیون نہو ہی باعث عمر ابد
موج آب خضر مجکو یار کی تلوار ہی

دیر کا مردود کب مقبول کعبہ ہو سکی
جو بتون سی پہر گیا اُس پر خدا کی مار ہی

ان بتون کی عشق مین آتا ہی مرنیکا خیال
رشتۂ زنار مین شاید کفن کا تار ہی

وصف آب تیغ ابرو مین چلی کیونکر زبان
دہار پر تلوار کی چلنا بہت دشوار ہی

زلف کا مارا ہوا ہون سیر دریا کیا کرون
موج کی رفتار مجھکو سانپ کی رفتار ہی

ہنس ہی دیتا ہی جو آتا ہی عیادت کی لئی
زعفرانی یہان تپ غم سی یہہ جسم زار ہی

گور کی تنگی نی مجھکو تنگ کر رکھا ہی بس
مرگئی پر بہی تصور مین دہان یار ہی

آشیانہ عندلیبونکا مرا گھر ہو گیا
میری ہمسایہ مین جب سی یار گلرخسار ہی

راست وضع دہر ہل سکتا نہین ہی جا بجا
اس چمن کا سرو چلنی سی بہت ناچار ہی

سیر قاتل کی گلی کی طوف کعبہ ہی مجھی
آب زمزم مجھکو آب خنجر خونخوار ہی

جب سی اس نوخط کی مین شمشیر کا مجروح ہون
زخم دل مین نگ و بوی مرہم زنگار ہی

پشت پر لکھتا ہون مضمون دل پر داغ مین
میری لکہنی کا قلم طاوس کی منقار ہی

باعث شہرت خراش دل ہی عزلت گیر کو
ناخن عنقا مرا خار سر دیوار ہی

فیض گھر کی فکر کیا کرتا ہی فکر گور کر
پیرہن سینی کو عرصہ ہی کفن تیار ہی

قیامت مین ہی دامنگیر نیکی و بدی
بجای نامہ اپنی ہاتھ مین طاوس کا پر ہی

بہ صرصری سینہ کو عجب راحت میسر ہی
کنار چشم طفل اشک کو آغوش مادر ہی

قیامت گرمی داغ جگر ہی عہد پیری مین
چراغ خانہ اپنا آفتاب صبح محشر ہی

وفا طینت کو سختی یار کی ہی مایۂ راحت
تہ سر اپنی سنگ کوی جانان بالش پر ہی

رخ روشن کا نظارہ نصیب تیرہ دل کب ہو
حضور مہر معذور البصارت مرغ شپر ہی

تجلی زار دل ہی خاکساران محبت کا
صفا کہتا ہی باطن کی جو ظاہر مین مکدر ہی

پس مردن صفای سینہ بت ہی تصور مین
موی پر بہی مری چہاتی پہ لوح سنگ مرمر ہی

غبار راہ الفت ہو ہوس ہی گر ترقی کی
دماغ خاکساران محبت آسمان پر ہی

قیامت مین بہی ہمپر ہی نگاہ پرورش اسکی
بیاض صبح محشر اپنی حق مین شیر مادر ہی

مریض اپنی کو اکثر خواب مین دیکہی ہی صحت سے
دو روزہ زندگی سی عاشقون کو موت بہتر ہی

مساوی جانتا ہی گرم طینت ثقل و خفت کو
حضور آتش کی رتبہ رطب و یابس کا برابر ہی

لحاظ گردش تقدیر ہی عالی دماغون کو
خیال بندش دستار ہی جبتک ملا سر ہی

محبت پیشہ کر آسان ہو تا سختی زمانی کی
کہ آگہی کوہ کن کی موم سی بہی نرم پتہر ہی

مری گریہ سی حاصل ہی طراوت اہل تقوی کو
نصیب صاحبان شرع آب جوی کوثر ہی

خموشی ہی سبب جمعیت اسباب عشرت کا
برنگ غنچہ مٹہی مین ہماری خوردہ زر ہی

غزل دیگر

پس مردن بہی عشق قامت بالائی دلبر ہی — بجای سبزہ ہر قبر سی عرعر پیدا صنوبر ہی

زہی قسمت جو یہان محبوس گیسوی معنبر ہی — اسیر زلف کی قدمون کی مٹی بہی معنبر ہی

دماغ عندلیب گلشن معنی معطر ہی — ورق ہر اک مری دیوان کا برگ گل تر ہی

ہماری خاک پردہ تند رفتار آج نکلا — غبار ناتوان عاشقان پامال صرصر ہی

مجہی عزلت نشینی مین شہا دیتا ملا منصب — پر پرواز عنقا مین مگر تاثیر خنجر ہی

بزرگون کی نشانی موجب ہیبت ہی عالم مین — عصائی دست موسی ساحرون کی چشم مین اژدر ہی

خیال کار خود بینی مین ہین مشغول ذی ثروت — ہمیشہ مشتغل آئینہ سازی مین سکندر ہی

نہین کچہ منفعت اہل غرض کو صاف طینت سی — نصیب تشنہ کامان جہان کب آب گوہر ہی

تصور خاکساری کا ہی صاحب کمالون کو — یہان پامال ارباب کدورت اہل جوہر ہی

تجرد پیشگی باعث ہی اپنی زندگانی کا — حصول نشۂ وحدت شراب روح پرور ہی

دل مغرور ڈوبا ڈہل گیا جب نیل آنکہون سی — پی فرعون رود نیل اپنا دیدۂ تر ہی

اسیر خانۂ خمارستان سبوکش مین — برای بادہ نوشان طوق گردن خط ساغر ہی

اطاعت شمع روکی کم نہین آتش پرستی سی — پر پروانہ آتش زدہ بال سمندر ہی

حصول عیش موذی قتل مین ہی بیگناہون کی — شراب زندگی شاہین کو خون کبوتر ہی

سفیدی آچکی کرتی ہین منت اہل دولت کی | دم رخصت ہوی ہمکو ہوای تخت افسر ہی

خیال بادشاہی مین خلش دل پر لگی ہوتی
ہماری حق مین منقار ہمای **فیض** نشتر ہی

عیش باغ اپنی دل گل خوردہ کی تحصیل ہی | چشم گوہر بار سی اب آب موتی جھیل ہی
دونون رخسار دنپر اسکی غش ہین ترسا و یہود | ایک توریت مقدس دوسرا انجیل ہی
جی اٹھی مردی شب فرقت جو ماری مینی چیخ | نالہ شبگیر بانگ صور اسرافیل ہی
اس بت کافر سی کس کو دوسری کی امید ہی | ایک ہی بوسہ کی دینی مین لگائی ڈھیل ہی
ای صبا کس نی کیا ذکر دہان روی شوخ | رنگ روی غنچہ وگل ہو رہا تبدیل ہی
دیدۂ مکحول جانانکی رقم کرتا ہون وصف | خامہ تحریر پر مجھکو گمان میل ہی
سامنا جس سی ہوا ہی مارہی ڈالا اُسی | عرف جسکا عشق ہی نام اُسکا عزرائیل ہی
عاشقون کی سر پر آتی ہی بلا روتی ہین خون | سر پر اُس محبوب نی رنگین سجی مندیل ہی
اُسکی آتی ہی دگرگون حال ہوتا ہی مرا | قاصد محبوب مین ہی شوکت جبریل ہی
ہر جہت مین ذات اُسکی جلوہ گر ہی واعظا | ثُم وجہ اللہ مین بیجا تری تاویل ہی
آگیا دل مین خیال عارض رخشان یار | گھر مین اپنی آفتاب حشر کی تحویل ہی
اک بت فرعون وش کی ہجر مین ہون زار زار | اشک چشم زار اپنا رشک رود نیل ہی

اسکی سایہ مین اثر ظل ہما کا ہو گیا
چھٹ گئی صدقی مین اس محبوب کی جو چیل ہی

عشق کی مکتب مین چھٹی ملتی ہی مرنی کی بعد
زندگی بہر اس دبستان مین نہین تعطیل ہی

آتی ہین بہر عیادت نزع مین محبوب مصر
ڈھل چلا ہی نیل آنکھون سی کہ رود نیل ہی

بی تعطش جب وہ ساقی ہین تو مین کرتا ہون عرض
واہ وا کیا خوب موزون صنعت تعطیل ہی

ہو گیا چنگھاڑ پر اُسکی گمان بانگ صور
فیل جانا مین شکوہ و شان اسرافیل ہی

مہربان ہم پر ہوا ہی کہتی ہین چرخ کبود
یہہ بناوٹ ہی کسیکی یا تو بگڑا نیل ہی

عاشقون مین چہرہ لکھوایا نہین گر آپ نی
رنگ روغن ہو رہا کیون چہرہ کا تبدیل ہی

کعبۂ دل کا ہمارا ہی خدا حافظ ہی فیض
غم نہین گر وہ بت کافر سوار فیل ہی

مردیٔ ندی ہو نہین کیا ڈھیل ہی
نالہ اپنا صور اسرافیل ہی

گردش قسمت کو سمجھا منطقہ
علم ہیئت کی مجھی تحصیل ہی

ڈول سی طوبی کی توبہ ہمنی کی
واہ کیا موزون تمہارا ڈیل ہی

عیسوی ہی غش ہین وہی یار پر
مصحف رخ ناسخ انجیل ہی

یار اگر فرعون ہی کچھ غم نہین
چشم دریا بار رود نیل ہی

نامہ وحی آسمانی ہی مجھی
قاصد اس محبوب کا جبریل ہی

گھر مری آتا ہی وہ بت کہتی ہین — کیا کہین بگڑا خدا یا نیل ہی

وہ اڑاتی ہین تپنگ اغیار سی — موت کی آئی مین اب کیا ڈھیل ہی

بادشاہت کم نحوست سی نہین — میری نظرون مین ہما اک چیل ہی

پس ڈالا چرخ نی سرمہ کی طرح — یار ہم سی اب تو لاکھون میل ہی

ذکر عارض دن کو شب کو یاد زلف — یہہ مری تسبیح وہ تہلیل ہی

مار ڈالا بی جہت ہابیل کو — کیا ہی نا قابل ہوا قابیل ہی

کیا برا ہی روگ جان زار کو — جسم اپنا ہو رہا تحلیل ہی

فیض کیونکر دیکھین سیر عرش باغ
ہم سی کوسون دور موتی جھیل ہی

ہی وقت شب کا لیٹیی آرام پائیی — سویا ہوا ہی فتنۂ محشر جگائیی

خلوت سی باہر آئیی پردہ اٹھائیی — اکچند آئینہ کی تئین گھر بٹھائیی

دریا کی سیر کیجیی مینڈ ہی اڑائیی — یہ شرط ہی کہ ہمسی مگر لطف نہ لائیی

ہم روی اپنی جان کو وہ رک کی بول اٹھی — مجلس مین آپ آکی نہ ٹسوی بہائیی

مدت سی عشق ہی در گوشش حضور کا — ق — باور اگر نہو تو کبھی آزمائیی

امکان کیا ڈرون جو جدائی سی آپکی — لکھ لکھ کی لو اور کسیکو ڈرائیی

مرجاؤنگا جناب لہو تہوک تہوک کر | غیرونکی ہاتھہ کی نہ گلوری چبائیی
دل لیچکی ہو ناچ نچاتی ہو کس لئی | پہلو مین میری بیٹھہی نعلین بجائیی
دیکھین نہ آنکھہ اٹھا کی اگر جام جم بہی ہو | کم ظرف کو نہ آپ کبھی مُنہ لگائیی
باتین ادریب کی نہین آتی ہین کام پر | ہمسی کبھی نہ راہ مین کترا کی جائیی
خدمت مین عرض ہی یہہ لڑکپن سی آجتک | چڑیا کی بند ہی تو کسی دن چھڑائیی
ڈالا ہی تیل کانون مین گیسوی آپ کی | کس کو شب فراق کا قصہ سنائیی
گنتی ہین ہم تو اڑتی ہوی جانور کی پر | ہر وقت اڑان کھائیی نہ ہمکو بتائیی
اپنا بہی ان دنون ہوا پر دماغ ہی | رخ باؤ کا حضور نہ ہمکو بتائیی

عاشق ہی فیض امام نہین مقتدی نہین
صلواتین آپ اور کسیکو سنائیی

کعبی مین جائیی نہ شوالی مین جائیی | مولی الگ تہلک کوئی تکیہ بنائیی
ڈنکا بجائیی نہ ستاری بجائیی | بی پردہ ہو کی بیٹھہی پردہ اُٹھائیی
رخ پر ہی اپنی گیسوی مشکین اٹھائیی | اہل صفا کی مُنہ کو نہ کالک لگائیی
تر کی بہار شام و شفق کی دکھائیی | مسی لبون پہ ملئی لکہوٹا جمائیی
ہین ہون قتیل دیدۂ مخموری پرست | تربت پہ میری پہول کی بوتل چڑہائیی

کرنا کرشمہ کام نہین ہی یہہ تمکنت
ہی تمکنت جو بات کسی کی اٹھائی

یوسف جمال کہتی ہین کوڑیکی تین تین
بازار مصر مین کبھی تشریف لائی

اوجانی والی سینہ کو اپنی ابہار کی
محرم کی خیر کچہہ تو ہمین بھی دکھائی

باہر تو آچکی ہو بکف خنجر ای میان
اک باہرہ کا ہاتھہ ادہر بھی لگائی

دکھلائی نہ سبزہ خط کی ہمین بہار
یہہ سبز باغ اور کسیکو دکھائی

ق

کعبہ وبہہ زاہدان شریعت پناہ سی
اک دن قمار خانہ الفت مین آئی

جلوی وہ ہم دکھائین تمہین کعبتین کی
بہولی ہی قبلہ پہر کبھی کعبہ نجائی

گردن پر اس قتیل کی خنجر کا دانت ہی
سرکار بھی زبان کسی دن بڑہائی

وقت خرام ناز جو زنجیر پا بنی
اتنا بھی گیسؤنکو نہ پیاری بڑہائی

بزم نشاط ہی نہ بڑا بول پہر کہی
آتا ہی جی مین ملسی کی منہ پر لگائی

پیچھی پڑا ہی عشق بتان ہاتھہ دہو کی شیخ
بچ جای اب کی جان تو گنگا نہائی

مزدوربنی خلق کا بوجہا اٹھائی
احسان مگر نہ سر پہ کسیکا اٹھائی

بازار گرم ہی لب جانبخش یار کا
اعجاز کی دکان مسیحا اٹھائی

تاب وتوان نہ ہم مین نہ جوبن ہی آپ مین
تا چند کبھی غمزہ بیجا اٹھائی

زلفوں کا جلوہ شام کو عارض کا صبح کو ‌ ‌ ‌ کس کس کا ایک جی پہ تقاضا اٹھاہی

چٹھا ہمنشیں خیال ہیں اک چشم مست کی ‌ ‌ ‌ پہلو سی میری ساغر صہبا اٹھاہی

رخصت کا پاندان تو یارو نکو مل چکا ‌ ‌ ‌ سرکار میری قتل پہ بیڑا اٹھاہی

خط انکی مصحف رخ روشن پہ آچکا ‌ ‌ ‌ تفسیر اپنی قاضی بیضا اٹھاہی

معراج عاشقی کی تمنا بہت سی تھی ‌ ‌ ‌ کاندہی پہ عاشقونکا جنازا اٹھاہی

بوٹا سا قد ہی آپ کا اک جڑ ہی فتنہ کی ‌ ‌ ‌ کہتا ہی کون آپ کو فتنہ اٹھاہی

کیا کیا تڑپ رہی ہین تہ قصر بیحجان ‌ ‌ ‌ کوٹھی پر آکی لطف تماشا اٹھاہی

کچھ عشق زلف ورخ میں نہیں فایدہ مگر ‌ ‌ ‌ دن رات اپنی جان پر ایذا اٹھاہی

دعوی مصوری کا اگر ہی تو ای جناب ‌ ‌ ‌ اس خاکسار کا کوی خاکا اٹھاہی

اللہ نی گل تو خیر کی کچھ گل نہ کھل سکا ‌ ‌ ‌ پھر آج کوئی تازہ شگوفا اٹھاہی

آنکھوں نی انکی سبکا خرابہ تو کر دیا ‌ ‌ ‌ کیا احتیاج می ہی فتورا اٹھاہی

آہ شرر فشاں کی ہی اک دن چڑہیگی بارہ ‌ ‌ ‌ ہم پر نہ بار بار تپنچا اٹھاہی

گھر میں خدا کی بیٹھی پکار کب تلک ‌ ‌ ‌ چلئی گیا میں نازبتونکا اٹھاہی

مہر اعمل ہی مصحف رخسار یار پر ‌ ‌ ‌ انجیل اپنی حضرت عیسی اٹھاہی

آجا ہی ہاتھ گو ہر مقصد مگر جناب ‌ ‌ ‌ جب سو طرح سی آفت دریا اٹھاہی

بیٹھی ہین کس ادا سی وہ مسجد مین آکی فیض
پڑھی قضا نماز مصلا اٹھا ئی

بات کرنا کمال دقت ہی | مجھکو انکی دہن مین حجت ہی
ہی کسی مو کمر کو شوق سماع | وقت نازک ہی بات بیگت ہی
نالہ اپنا ہی صور اسرافیل | شب فرقت شب قیامت ہی
ہم سی تم سنگدل ہوا سدرجی | ای بتو یہہ خدا کی قدرت ہی
سوئیگا کس طرح سی ای منعم | چاندنی ہی لحد مین نی چہت ہی
بحث ہوتی ہی وہان ہیولی کی | یہان ہماری کچہہ اور صورت ہی
ہم سی منہ جوڑتی نہین بخدا | ان بتون کی کچہہ اور خلقت ہی
نہین پست الخلا سی کم دنیا | ہر کسی کو اسی سی حاجت ہی
کرو یا سخت مجہہ سی دل کو ہری | کیا بری ان بتون کی سنگت ہی
ہم دعا دیوین گا لیان تم دو | یہہ بہی اک دل لگی کی صورت ہی
بنتھہ پہن کر کیا مرادم بند | کس قدر یار کو رعونت ہی
حسن سیارہ ثابتہ ہی عشق | یہہ تری عاشقون کی ہیئت ہی
کلمہ پڑھو کسی حسین کا تو | عاشقی بہترین ملت ہی

مطلب ان پست فطرتون سی نہین
فیض اپنی بلند ہمت ہی

انکھہ بچی نہ کیجی غیرت سی
لو ہری دیدی الگ گئی چہیت سی

انکی دل کا بخار اب نکلا
تپ مجہی آ گئی ہی شدت سی

یہہ جہ میگوئیان ہماری ساتھہ
باز آی ہم ایسی الفت سی

منہ کو انکی ہین چار چاند لگی
دیکہی آئینہ کیون نہ حیرت سی

کسی الہڑ سی پڑ گیا ہی کام
زندگی کٹتی ہی مصیبت سی

پانی پی پی کی کوستی کیا ہو
حال پتلا مرا ہی فرقت سی

کس کی پہٹکار لگ گئی ہی مجہی
بہاگتی ہین وہ میری صحبت سی

ہر کسی کی پہٹی مین پاون دہی
واعظا کیا تجہی نصیحت سی

کانپرا ونکی جون نہین چلتی
پیچ ہون مین زلف کی محبت سی

جسکو چاہو کرو ندیم اسکو
مرچلی ہم تو اس ندامت سی

انکھہ نیچی مری خدا سی ہی
الامان ان بتون کی سنگت سی

تجہکو جہنڈی پہ ہم چڑہاوینگی
ہمسری کر نہ سرو قامت سی

ایک بوسہ پہ لاکہہ نکتو ڑی
ہی بعید آپ کی مروت سی

پہنچی ہوتی ہی اُنپہ موسیٰ کی
بات کرتی ہین جب وہ لکنت سی

نہین رہتا کہین فراقین دل
سخت ناچار ہون طبیعت سی

اس محاسب پسر پہ کیا ہی دہن
ضرب کہائی ہی مینی قسمت سی

آتی ہین وہ کڑی کڑی مہری
سخت نیچ ہون تیونکی سنگت سی

کان اُنکی کبہی کہڑی نہوی
ناک مین دم ہی جنکی فرقت سی

ہر قدم پر بہر ہری لیتی ہین
راہ چلتی ہین جب نزاکت سی

جب سی چاٹ ان لبونکی پائی ہی
ہوگیا جی اوچاٹ قسمت سی

لاغری کا سبب نہو جیہ ای قیص
لٹ گیا ہون کمر کی فرقت سی

تذکری ہو رہی ہین حجامت کی
دن قریب آگئی قیامت کی

فصد دل دی دیا ہی بی مانگی
وہ بہی قائل ہین میری ہمت کی

پابزنجیر ہوگئی آزاد
اس نی پہنی ہین طوق منت کی

بت کرین دعوی انا اللّٰہی
کہیل ہین یہہ خدا کی قدرت کی

ہون قتیل تجلی رخ یار
سنگ موسی ہین سنگ تربت کی

کچھہ ہیولی سا ہی مزاج قیص
ہی قصور مین کس کی صورت کی

عاشق اک گل کی ہم ہین از روز ازل
اور ہی رنگ ہین طبیعت کی

دامن و جیب کی خبر ہی نہین
ہتی پر چڑھ گئی ہین وحشت کی

زلف سر کی نظر پڑا عارض
دن ہوی پھورا اپنی شامت کی

ہجر شیرین مین ہمکو ای فرہاد
زہر قاتل ہین گھونٹ شربت کے

صرفہ تیغ نگاہ کا نہ کرو
ہم بہی مشتاق ہین شہادت کے

ہی خدا شاہد ای عزیز اُسکا
شعر سب خوب ہین غنیمت کی

زلف کی ایر پھیر ہی مین رہی
نہ کھلی پیچ اپنی قسمت کی

فیض دیکھا جو ہمنی جلوہ مجاز
زینی آی نظر حقیقت کی

اختلاف مظاہر کثرت
سب کی سب آئینہ ہین کثرت کی

ملا ہی ایک بوسہ منہ کی جب سو بار کھائی ہی
بڑی نذر و ونسی ہاتھہ آئی ہیہ کب جیب کی مٹھائی ہی

بنات النعش موتی کی بعینہ چار پائی ہی
شب فرقت نہین آئی ہماری موت آئی ہی

کبھی بہولی نہ لونگا بوسہ خال لب شیرین
کسی نی جیتی مکھی دیدہ و دانستہ کھائی ہی

چڑھا ہی نشہ مجھکو سبزہ خط کی تصور مین
جناب خضر فرماتی ہین تونی بھنگ کھائی ہی

چمن مین جب گیا خال دہان تنگ کی دہن مین
چٹک کر باغمین غنچہ نی اک گولی لگائی ہی

لکھا جب وصف مین نے تاش کی انگیا کا یہہ جانا
نصیبون سے مری سونے کی چڑیا ہاتھ آئی ہے

نکالو روئی کانون سے سنو یہہ بھی کہے مین نے
تمہاری کان مین بالا نہین ہے کن سلائی ہے

اگر صانع کوئی دیکھے تو اُسکی ٹانکی ڈھیلی ہون
مرصع کار پیرون مین وہ انکی زیر پائی ہے

تمہارا کھیل ہوگا ایک دن میری قضا کھو
گھروندا کیا بنایا ہے مری تربت بنائی ہے

کہے دیتی ہین ڈوری نشّا کی اب کیا اُڑاتی ہو
نہین تکل چڑھائی آپنی بوتل چڑھائی ہے

دکھایا ہے کبھی تو صاف چہرہ تمنے یا مولا
ہر اک آزاد نے لی چار ابرو کی صفائی ہے

جلی دلکی پھپولی پھوڑتی ہین وہ ادہر ہم ہے
کسی نے جھلکی فیما مین ڈالی جلتوائی ہے

اشارے ہو رہے ہین دائین بائین تیغ ابرو کی
کسی یہہ تیغ دو دونون ہاگون جب تمنے کسائی ہے

فلک بیٹھا رہے چپکا ہمارا منہ نہ کھلوائے
کسی سے کب وہ اٹھے ہے جو گٹھری اٹھائی ہے

تمہارا ہے کھنڈا اے ماہ رو کس سے بیان ہووے
کئی بار آسمان کو پھاڑ کر تھگلی لگائی ہے

پڑے ہین تین کانے ہمنے جب پھینکا ہے پوبارا
کیا ہے تین تیرا تمنے جب چوسر بچھائی ہے

دل دیوانہ میرا دیکھتی ہے لوٹ جاتا ہے
پری کرتی وہ جالی لوٹ کی تو نے بنائی ہے

مریض عشق کا تو ناک پکڑی دم نکلتا ہے
نقاحت ہے یہہ کیسی کیسی بیماری یہہ آئی ہے

ادہر دیکھو سنو اک چیستان **فیض** پوچھو تو
وہ نقطہ کیا ہے جس مین دونو عالم کی سمائی ہے

نہ فکر گور گدائی ہی نہ ذکر بادشاہی ہی
ہماری گوشۂ وحدت مین کثرت کی مناہی ہی

یہہ کیسا اختلاف ای **فیض** کیا سر الٰہی ہی
شوالی کوئی جاتا ہی کوئی کعبی کو راہی ہی

نہین کھٹکا عدم کی راہ مین فضل الٰہی ہی
چلا جا بیچ کر آنکھون کو دہرا بادشاہی ہی

کبھی صرف اوامر ہی کبھی محو نواہی ہی
مزاج واعظان شہر کیا واہی تباہی ہی

فقرہ ہو گئی سب امتحان کا وقت جب آیا
تمہاری دوستی میری سوا کسنی نباہی ہی

طلب چاہ ذقن کا بوسہ کرتا ہون نہین ملتا
خدائی ای بتو دیتی ہی جو چیز اُس سی چاہی ہی

کبھی گرداب غم مین ہی کبھی موج حوادث مین
ہماری کشتی عمر روان کی یہہ تباہی ہی

کہان ہمسی خراباتی نظر مین انکی پھرتی ہین
جناب شیخ صاحب کو غرور بی گناہی ہی

تری موی کمر نی پیچ مین رکھا ہی عالم کو
کسی سی کب یہہ عقدہ حل ہوا راز الٰہی ہی

خدا جانی تماشا کیا ہی جو اقلیم ہستی سی
جسی ہم دیکھتی ہین وہ عدم کی سمت راہی ہی

ہما کھوما کیا کرتی ہین پہرون گرد مرقد کی
موی پر بھی لحد مین ہمکو فکر بادشاہی ہی

تری بازو کی مچھلی کی کھٹک دلسی نہین جاتی
نہین ہی استخوان پہلو مین اپنی خار ماہی ہی

نہ آئیگا کوئی مینخوار ای واعظ قیامت تک
جو تیری بزم مین معشوقہ دمی کی مناہی ہی

لباس مغفرت سی عور ہی رکھتا ہی انسانکو
جہان مین بدترین شغل بی گناہی ہی

دیار عشق مین لوٹا ہی مجھکو ان حسینون نی
جناب عشق کا ہر داغ دل مہر گواہی ہی

نہ بہول اس طمطراق ہستی موہوم پر منعم
سلاطین سلف کی سن حقیقت جو کہا ہی ہی

پڑی ہین خاک پر منہ کو لپیٹی کنج مرقد مین
فقط اک بی کسی ہی ساتھ شاہی بی کلاہی ہی

نہین خالی لغت سی کوئی فقرہ کوئی لفظ اسکا
مگر دربان جانان کا ابو نصر فراہی ہی

کسی تدبیر سی ای نامہ برہم پڑہ نہین سکتی
خط اُس محبوب کا ہی خط تقدیر الٰہی ہی

ق

یہہ سن لی محتسب ہمسی مغان سی ہی جو بیعت
اسی مینخانی کی معلوم کیفیت کما ہی ہی

بجز ذکر می و معشوق بزم بادہ نوشان مین
نہ ذکر توبہ آتا ہی نہ فکر عذر خواہی ہی

نہین فرق اک سر مو کا تمہاری دونون ابرو مین
جو وہ ماہ ہلالی ہی تو یہہ ماہ الٰہی ہی

خضر ہی مردمک اب ہی آب اشکونکا
نہین ظلمات سی کم فیض آنکھونکی سیاہی ہی

جی اٹھی لاکھہ بار ہم مرکی
معجزی ہین یہہ انکی ٹھوکر کی

نرد کی طرح جی اٹھی مرکے
گھر ہماری ہی گھر ہین چوسر کی

کچھہ نہین ہی تصور قاتل کا
آگیا مین دمون مین خنجر کی

آسمانی کتاب ہی رخ یار
ڈہنگ قاصد مین ہین پیمبر کی

زلف کی آگی دم تو مار سکی
چھیڑ ڈالونگا جبڑی اژدر کی

دل نی گل کھای تب کھلا یہہ گل
تھی وہ خواہان گلی کبوتر کی

ہفت قلزم جو شش جہت مین ہی — ہوتی سوتی ہین دیدۂ تر کی

موت کھا جائیگی مجھی کچا — پاس سی جان جان اگر سر کی

مجھہ سی بنواتی ہین گھروندی موم — ساری یہہ کھیل ہین مقدر کی

جب تلک حسن ہی جوانی ہی — ہین الٹی تلٹی دلبر کی

کچھہ نہ پوچھو سبب فقیری کا — عاشقون مین ہون اک تونگر کی

جان بلب ہون پسیجتی ہی نہین — ان بتون کی جگر مین پتھر کی

زلف پیچان کا ساتھہ وی نہ دلا — یاد آتی راستی ہین چکر کی

لیگئی دلکو وہ تو ہاتھون ہاتھہ — ہاتھہ پر ہاتھہ بیٹھی ہین دہر کی

کس طرح آلیسی نباؤ بہنی — گوری کی ہوی نہ ہم گھر کی

ق

شیخ و راہب سی جہین ہی کہدو — سنئی ہین یہہ کلام ہمبر کی

جس طرف جائین ہی اُسیکا گھر — سیکڑون راستی ہین اک گھر کی

رنگ اُس غنچہ لب کا لای اگر — تہوکدون مُنہہ پہ مین گل تر کی

کالی کوسون پہ ہی مکان خلیل — دن قریب آی حج اکبر کی

بندگی ہی تہو لنسی ہمای شیخ
پڑہیئی گہر مین نماز آذر کی

غفلت اپنی اجل سی بہتر ہی | سچ ہی سویا موا برابر ہی

کب ہی آیینہ رو کو فکر معاش | آب و نان ہر کہین میسر ہی

ہی لحد مین بہی انتظار ترا | شمع گور اپنی چشم عبہر ہی

عین آفت مین ہی تصور حور | سیل اشک اپنی جوی کوثر ہی

محو آتش رخان ہی آٹھہ پہر | دل ہمارا مگر سمندر ہی

مری گریہ نی مجہکو قتل کیا | دہار پانی کی آب خنجر ہی

دیکہہ جانی ندی نہین آنسو | آبرو جو ہی آب گوہر ہی

حال باطن ہی قال سی ظاہر | راز دل کا مری زبان پر ہی

خواب شیرین ہی مجہکو تلخی موت | گور سمجہا ہون جسکو وہ گہر ہی

تخت ہی مجہکو تختۂ تابوت | موی پر بہی ہوای افسر ہی

دوست دشمن سی گیا گلا ای فیض
ہی پہنچتا جو کچہہ مقدر ہی

بادل برس گئی مژۂ اشکبار کی | ای برق آہ کوند دن آئی بہار کی

لکہتا ہون وصف نکہت گیسوی یار کی | ہین ٹہوکرون مین خلق کی نافی تتار کی

اکتا کی ہم بہی کعبہ سی اک بت کی واسطی | میلی مین جا کی بیٹہہ رہی ہردوار کی

مارا ہی مجھکو شوخی آہو خصال نی — ہرنون کی ڈار گرد رہینگی مزار کی

نازان ہی رنگ و بو پہ بہت اپنی آجکل — چلنی چمن مین تہو کئی منہ پر بہار کی

جامہ کا ہی بھرم نہو باور جو ای حباب — دکھلادون حال اپنا انگرکھا اتار کی

گو رل رہا ہون خاک مین پر ہی یہہ آرزو — جی بہر کی چوم لون مین کف پا کو یار کی

مختار ہین جناب جو چاہین سو کہہ لین آپ — مجبور ہم ہین مسئلہ مین اختیار کی

مہنال کو نصیب ہوی بوسہای لب — ہم مر گئی جناب کا دم مار مار کی

بی وصل یار کچھ نہین اسکا معالجہ — حد ناتوان ہون روگ سی مین ہجر یار کی

کبتک زبان خلق پہ جاری رہیگا نام — مٹ جائینگی نشان تلک ہی مزار کی

پہنچای اپنی خاک کو دامان یار تک — ایسی کہان نصیب ہین اس خاکسار کی

پڑہتی تہی کل جو ناد علی فیض آج وہ
کام ابرو نبی لینی لگی ذو الفقار کی

لگجای گر جھڑی مژہ اشکبار کی — جھڑ جای شیخی ناک سی ابر بہار کی

درپردہ فکر صید ہی خاطر مین یار کی — منہ پر نقاب ہو گئی ٹٹی شکار کی

آیا کسیکا رنگ طلائی لحد مین یاد — سونی کی مٹی ہو گئی مٹی مزار کی

سر پر اٹھا کی لیچلین عاشق جہان چلین — کیا احتیاج انکی پینس کو کہار کی

ای رشک باغ چہوڑدی منہ پر نقاب کو ۔ صورت اتررہی ہی عروس بہار کی

کسطرحل ہون عقدۂ لاحل حساب کی ۔ کہلتی کبہی گرہ نہین ابروی یار کی

قرض ابرون کی تیغ کا مژگانکو ہی وصول ۔ باقی مری طرف نہین کوڑی کٹار کی

کنگا جل آب اشک فراق بتا نہین ہی ۔ تیر تجہ سی کام مجہکو نہین ذوالفقار کی

ہون بلکی پلکی مانی و بہزاد دیکہکر ۔ اللہ نی وہ بنائی ہی تصویر یار کی

گہڑیال بولتا ہی نہ مرغ سحر کوئی ۔ کٹتی کسطرح نہین رات انتظار کی

پہرتا ہی بن مین ناقۂ لیلی کی دشت دشت ۔ پہنچتی ہی قیس پر شتری مہار کی

پروا نہین پتنگ کی جلتی ہین سیکڑون ۔ آنکہون مین چربی چہائی ہی شمع مزار کی

کہٹکا گیا نہ کاوش مژگان کا بعد مرگ ۔ تربت پہ چہاؤن ہی شجر خاردار کی

دیوانہ کوئی کہتا ہی واہی کوئی ہمین ۔ کیا کیا ملی خطاب محبت مین یار کی

ہوجائین چہہ حواس ہر اک شیر مست کی ۔ صورت مہیب ہی وہ سگ کوہسار کی

وہ فاتحہ تو پڑہ گئی بیٹہا ہی جم کی غیر ۔ بس اک دہری ہی چہاتی پر اس خاکسار کی

کیون چہر چہر نہ ساتہ مین ای فاتل آج ہون ۔ میت نی تو پی نہین کبہی تلوار کی

اگر جناب موسی عمران بہی غش کرین ۔ بجلی ہی برق طور چراغ مزار کی

چشم پر آب فیض مین ہی مردمک کمان

پانی پر اس نی کھینچی ہی تصویر یار کی

دیکھی وحشت کدھر لیجائی ہی | آج پھر تو ادھر اچھلائی ہی
صورت دلدار دیکھون کیونکر مین | آنکھہ اچھی چیز پر جھپلائی ہی
لہر کس کی خط کی آئی بعد مرگ | سبزۂ تربت مرا لہرائی ہی
شوق اُسکو ہی کمان و تیر کا | دل مرا گوشہ ہی مین چلائی ہی
مین نی جسکی بارہا کاٹی پتنگ | اب وہ مجھکو دیکھکر کنیائی ہی
روز دوڑ آتا تھا میری گھر جو وہ | اب تو کوسون ہی مجھی دوڑائی ہی
چشم فتان بتان سی شکوہ کیا | دیکھتی ہین جو خدا دکھلائی ہی
حیرتی ہون جب سی شکل یار کا | مجھکو ہر آئینہ رو چمکائی ہی
دیکھئی کل بیخودی کرتی ہی کیا | خود بخود دیکھہ آج دل گھبرائی ہی
ہی خدا حافظ دل بیمار کا | رات سی چھاتی مری بھر آئی ہی
مین شہ اقلیم وحشت ہون جنون | استخوان میری ہما کیون کھائی ہی
بال اپنی سر کی تم بھی کھول دو | دستۂ سنبل بہت بل کھائی ہی
ہون وہ دیوانہ کہ مجنون دیکھکر | بید مجنون کی طرح تہرائی ہی
ذکر یاران ہوس طینت نکر | کہیون سی جی مرا ہٹائی ہی

جو کوئی جاتا ہی **فیض** آتا نہین
کیا عدم ہی دل لگی کی جای ہی

سخت جان ہر گدا پر بادشا کا دانت ہی
استخوان پر اپنی مدت سی ہما کا دانت ہی

تا کجا اُس کی قفس مین تنگی ہوی احتیاط
مرغ جان پر اپنی شاہین قضا کا دانت ہی

بعد مردن بہی نہین مٹی کو راحت یا نصیب
اپنی مشت خاک پر باد صبا کا دانت ہی

پائمال اک روز چشم یار کا ہو جائیگا
مرغزار دل پر آہوی خطا کا دانت ہی

جی کی جی مین رہ گئی کچہہ بہی نہ کہنی پای ہم
حلق پر شاید کہ چشم سرمہ سا کا دانت ہی

کیون نہون سیب ذقن پر زاہدان شہر عش
میوۂ جنت پہ ہر یک پارسا کا دانت ہی

کہینچ کر مجہہ ناتوان کو لیگیا جذب وفا
برگ کاہ خشک پر یہان کہربا کا دانت ہی

دشمن دندان جانان صرف گوہر ہی نہین
اُسکی ہونٹھون پر بہی لعل بی بہا کا دانت ہی

پیستا ہی صبح سی تا شام چرخ مستدیر
مجہہ سی دانا ی وفا پر آسیا کا دانت ہی

دشمن جان قناعت دوست ہی اہل ہوس
نان بی منت پہ یاران ریا کا دانت ہی

ہی بتون کو جلبسی دریای غم عاشق پسند
زورق دل پر ہماری ناخدا کا دانت ہی

دیکہنی والا ہون کس آئینہ رو کی حسن کا
فیض صاحب مجہہ پر ارباب صفا کا دانت ہی

رخ انکا زیر زلف سیہ فام دیکھئی
نکلا ہی آفتاب سر شام دیکھئی

ہین کوڑہ مغز دیتی ہین تشبیہ انسی جو
آنکھون کو انکی دیکھئی بادام دیکھئی

یا ابروؤن کو دیکھتی ہین آئینہ مین آپ
چندی ہلال کو بہی لب بام دیکھئی

زلفون مین اسنی عارض روشن چھپالیا
پنہان ہوا ہی کفر مین اسلام دیکھئی

ی صبر و ہوش خیر ہی اس دل پہ مضطرب
دم بہر تو راہ آمد پیغام دیکھئی

و بات زر کا جعد سی باہم ہوا نہین
بجلی چمک رہی ہی سر شام دیکھئی

شیخ حرم بہی زلف کا سودائی ہوگیا
ہی تار تار جامۂ احرام دیکھئی

رتا ہون کنکری کہین تلوؤن مین چپ نجائین
یہہ پہر دیکھئی لب بام دست کھبی

زلفون کو رخ پہ چہوڑ کی وہ مجھہ سی کہتی ہین
اکھٹی ہین ایک جا سحر و شام دیکھئی

لف رسائی یار کمر سے گذر گئی
عنقائی مغربی ہی تہ دام دیکھئی

ہ جانفشانیان مری اک بوسہ خیر ہی
اجرت یہہ دیکھئی یہہ مرا کام دیکھئی

دشت مین جیسی دوست سگ کوی یار ہی
دشمن مری ہوی ہین وہ دو دام دیکھئی

تمکو مری لہو کی قسم بادہ کش نہو
لب اپنی دیکھئی یہہ لب جام دیکھئی

ای فیض بوسہ لب شیرین تو لو وہ پہر
کس کس مزی سی دیتی ہین دشنام دیکھئی

قدرت ہی خدا کی جو دل اُس بت کا صفا ہی ۔ پتھر مری تقدیر سی آئینہ بنا ہی

مجھکو بھی تمنا ای شہی بعد فنا ہے ۔ سبزہ مری تربت کا پر و بال ہما ہی

لبیک حرم نالۂ ناقوس ہوا ہی ۔ محراب کلیسا مجھی محراب دعا ہی

ہی گور مین بھی دھیان مجھی شعلہ رخون کا ۔ مدفن بھی مرا بعد فنا گرم ہوا ہی

مین عاشق جانسوز ہون اک حور منش کا ۔ باغ دل پر داغ مین جنت کی ہوا ہی

مارا ہی مجھی عشق نی اک غنچہ دہن کی ۔ تربت مین نکیرین نی بھی تنگ کیا ہی

ٹھکرا دی مری لاش کو اس جان دو عالم ۔ اعجاز مسیحا تری قدمون سی لگا ہی

معدوم ہون عنقا کی طرح چشم جہان سی ۔ شوق کمر یار مین یہہ حال ہوا ہی

کچھہ خضر سی مطلب نہ مسیحا سی مجھی کام ۔ باغ رخ جانان کی ہو آب بقا ہی

کو سعی صفا فرض ہی ای شیخ حرم لیک ۔ واجب تجھی تعظیم دل اہل صفا ہی

صحت نہوئی نرگس بیمار چمن کو ۔ اس باغ کی ناکارہ مگر آب و ہوا ہی

بی خضر سوی منزل مقصود چلا جا ۔ نقش قدم راہروان راہ نما ہی

لکھہ ہی گریبان کا خورشید جہانتاب ۔ جامہ کو مری سوزن عیسی نی سیا ہی

لکھتی ہو مضامین ہی پیری کی ہمیشہ
ای فیض قلمدان مین قلم ہی کہ عصا ہی

کیا کرون جا کر حرم مین دیر ہی بس ہی مجھی ‏ ‏ بیت ابروی بتان بیت المقدس ہی مجھی

غم مین یک ہندو کی آنکھین صاف گنگا ہو گئین ‏ ‏ ہجر مین دن رات گہر میرا بنارس ہی مجھی

ہون شہ ملک قناعت مسند جم کیا کرون ‏ ‏ بوریا ہی بس ہی کیا درکار اطلس ہی مجھی

ڈھیر میرا ہو گیا تیر ملامت کا ہدف ‏ ‏ لحد مین بھی عشق ابروی مقوس ہی مجھی

خاک راہ عشق رکھتی ہی اثر اکسیر کا ‏ ‏ صحبت آہن دلان و ہیر پارس ہی مجھی

جام کی خواہش نہین جمشید عالی ظرف سی ‏ ‏ چار عنصر کی جو ہی ترکیب چوسر ہی مجھی

قصہ بلبل جو مین اس گل سی کہتا ہون کبھی ‏ ‏ علم کچھ اتنا نہین ہی لیک کنرس ہی مجھی

ناتوان عشق کو مطلب تکلف سی نہین ‏ ‏ چارپائی بس ہی کب منظور پینس ہی مجھی

جب سی اس طفل مہندس کو مثلث کا ہی شوق
شش جہت ای **فیض** یک شکل مسدس ہی مجھی

دل تب غم سی ہمارا شہر ہی ‏ ‏ چشم گریان ماوراء النہر ہی

کوہکن کا نام رضوان مین ہی کہون ‏ ‏ جوی شیرین شیر کی گر نہر ہی

زہر مار زلف سی ڈرتا نہین ‏ ‏ دل کو اپنی آ گئی کیا لہر ہی

ذکر جانان ہی مجھی ذکر خفی ‏ ‏ بس یہی میری نماز جہر ہی

ہی موافق مجھسی وہ یکتا ہی جو ‏ ‏ غم نہین ہی گر مخالف دہر ہی

دون جو مین سرمایۂ جان عشق کو | کچھہ عوض حسن کا حق مہر ہی

انکی گیسو ڈسی کیا غم ہی **فیض**
زہر میری واسطی پا زہر ہی

کام ناخن سی کا لی تیشۂ فرہاد کی | بیستون والی ہی قایل ہین مری ایجاد کی
ہین ہمین مشتاق پیکان ستم ایجاد کی | ہرکسی سی چپ نہین سکتی چہنی فولاد کی
بی تمیزی باعث آرام تہی ای ہمصفیر | آشیانہ تہا ہمارا ہاتھہ پر صیاد کی
مرتبہ سی نور کی عالی ہی منصب خاک کا | کب پہنچتی ہین ملک رتبہ کو آدم زاد کی
ہو سو ہو سوی مژہ سطر رگ جان ہم آج | شکوہ لکہتی ہین قلم سی نشتر فصاد کی
عرض جوہر باعث نقصان اہل دید ہی | ہی مضرت بخش زنگ آئینہ کو فولاد کی
مرہم تحسین عالم کی کہانتک منتین | مندمل ہوتی نہین زخم اس لب فریاد کی
خاکسار کوچۂ آئینہ رو ہون جسبی ہین | تذکری ہر ہر قدم پر ہین مری افتاد کی
آب شیرین سی وضو کرتا ہون جوی شیر پر | فاتحہ دینا ہی مجہکو ڈہیر پر فرہاد کی
نقشہ کہینچا اس لب وندانگا وہ ہمنی کہ آج | تہوکتی ہین لوگ مُنہ پر مانی و بہزاد کی
دانت ہی میرا بہی اس کی لعل شکر بار پر | جس کی لب نی دانت کہٹی کردیئی قنّاد کی
قامت خم گشتۂ شکل طوق آتا ہی نظر | کام ہین نی عہد پیری لیتی حداد کی

آہ کی ساتھہ استخوان تک فیض اپنی پس گئی
سنگ مرقد تھی مگر سنگ آسیای باد کی

جو شکل تیری نگار مین نی دیکھی
تو زیست تک نہ بہار مین نی دیکھی

بہار صبح بہار مین نی دیکھی
تجلی رخ یار مین نی دیکھی

جو زلف و رخ پہ نظر پڑی کسو کی
بہار لیل و نہار مین نی دیکھی

تو اپنی جعد ذرا بھی دکھا دی
کبھی نہ صورت مار مین نی دیکھی

تری مژہ کی وہ نوک ہی کہ ظالم
ہر ایک سینہ کی پار مین نی دیکھی

رقیب کٹ گئی صاف دلمین اپنی
جو تیغ ابروی یار مین نی دیکھی

ہوی حنا سی جو ہاتھہ اُسکی رنگین
بہار برگ چنار مین نی دیکھی

کچھہ اور ہو گئی یار میری صورت
جو صورت دل زار مین نی دیکھی

خیال زلف و عذار کی بدولت
قرین مہ شب تار مین نی دیکھی

جو کچھہ ترشح اشک ہو رہا ہی
نہ ایسی پڑتی پھوار مین نی دیکھی

وہ رشک گل جو چمن سی فیض نکلا
نکلتی جان ہزار مین نی دیکھی

جئی کیا خاک جو بیمار غم ہی
لبوں پر جان ہی آنکھوں مین دم ہی

خدا ہی دل مین آنکھون مین پنہان ہی ۔ دل و دیدہ مرا دیر و حرم ہی

ترا وصف کمر مجھکو اہم ہی ۔ بہت باریک لکھنی کا قلم ہی

تعب ہی رنج ہی غم ہی الم ہی ۔ فراق یار مین سب کچھ بہم ہی

مزا ایسی ہجر مین کیا کام ہمکو ۔ لہو پینی کو ہی کہانیکو غم ہی

پڑی جسپر نظر مرہی گیا وہ ۔ تمہاری چتون آفت ہی ستم ہی

ہوا اشکونکا پانی سر سی اونچا ۔ ارادہ اور کیا ای چشم نم ہی

لب جانبخش کی بوسہ نی مارا ۔ جسی شربت سمجھتا تہا وہ سم ہی

اسی نی مجھکو دم دیکر جلایا ۔ طلب حق کی جسکو دم بدم ہی

خدائیکا تماشا دل مین دیکھا ۔ مرا جام صفا بین جام جم ہی

چلی جائین گی اٹھتی بیٹھتی ہم ۔ بلند و پست گو راہ عدم ہی

کسی نی کل ملا ہی عطر صندل ۔ ہمارا درد سر جو آج کم ہی

خجل ہی مطلع ابرو بتون کا ۔ مری بیت الغزل بیت الصنم ہی

کرونگا مصحف رخ کی تلاوت ۔ مجھی سیپارۂ دل کی قسم ہی

لکھا کرتی ہین وصف زلف پیچان ۔ قلم اپنا شبیہ مو قلم ہی

بتون کی عشق مین پایا خدا کو ۔ زمین دیر میدان حرم ہی

نہین ہی گنج قارون کی تمنا
مرا ہر ایک داغ دل درم ہی

خیال زلف مین پایا کمر کو
لی ظلمات مین راہ عدم ہی

کسیکی انتظار خط مین ای قیض
تن لاغر مرا نال قلم ہی

تری دل جلونکی جو گہر جائیگی
زبان کہینچکر شمع مرجائیگی

کسی شربت وصل کی ہی طلب
چڑہی ہی تب ہجر اتر جائیگی

تڑپنا نہ خنجر ای دل تو
لہو مین قبا انکی بہر جائیگی

چڑہی ہی تو کچہہ غم نہین ایکدن
کمان ابروونکی اتر جائیگی

اگر مشک افشان ہو زلف ای صبا
زمانی سی قدر اگر جائیگی

اٹہاؤ نہ گل دست رنگین سی تم
کلائی ہی نازک اتر جائیگی

دل اسکا جو پتہر ہی کچہہ غم نہین
مری آہ تاثیر کر جائیگی

جو پہر مستار زلف کامین ہوا
ابہی کالی کوسون خبر جائیگی

جہان جاؤنگا مین وہان ای میان
مری ساتہہ فکر کمر جائیگی

جو آجائیگا وہ مسیحا ای وہر
یہ بگڑی طبیعت سدہر جائیگی

جو بالغرض دیر اسنی آنیمین کی
ق
مداوا مرا موت کر جائیگی

یہی فتنہ گر ہی چہپو چہپا یگا کون
اگر سو کہہ یہہ چشم تر جایگی

جو وصف انکی بجلی کا لکہونگا مین
یہ اخبار ابہی تار پر جایگی

کرون ذکر دندان و لب کا اگر
ابہی آب لعل و گہر جایگی

ق

یہ عمامہ والون کی میخانہ مین
قضارا سواری اگر جایگی

کرامت سی رندان بیباک کی
گناہون کی گٹہری اُتر جایگی

یونہین عیش و عشرت مین عمر اپنی فیض
جو باقی ہی وہ بہی گذر جایگی

موج زن اشکونکی جو نالی ہوی
پتلی پانی سی بہی پنسالی ہوی

بلبلون کی گرم جب نالی ہوی
برگ گل آتش کی پرکالی ہوی

زلف مین موتی پروتی یار تہی
کوڑیالی ہند کی کالی ہوی

ان لبونکا ذکر آیا باغ مین
چشمہ آب بقا تہالی ہوی

ہون کسیکی خوبروئی کا شہید
قل کی ڈہیلی روئی گالی ہوی

سرسی پاتک جملہ اعضا یار کی
قدرتی سانچی مین ہین ڈہالی ہوی

یاد دندان مین لب دریا بہی
گوہر شہوار تہنالی ہوی

انکی سونگہی ہم کبہی مرتی نہین
دونو گیسو ناگ ہین پالی ہوی

دیکھکر اس غنچہ لب کی گل سی گال ‏ گل گریبان مین ہین منہ ڈالی ہوی

شوق ہیئت ماہ رویون کو ہوا ‏ آسمانی منطقے ہالی ہوی

یہان مری گردن کی سنگی ڈہل گئی ‏ جب وہان سیب گلو مالی ہوی

عشق گلرو موت کا سامان ہی ‏ دل لگی مین جان کی لالی ہوی

کہل کی باتین مجہہ سی کرتی ہین کب ‏ پیچ گیسو کی ہین ڈالی ہوی

سرد و گرم دہر سی محفوظ ہون ‏ چار عنصر مجھکو چوپالی ہوی

ہین کہان اب درد رنج ہجر و غم ‏ وصل کی شب سب کی منہ کالی ہوی

دشت گردی کب تلک ای وحشت کرون ‏ ہر رگ چہالی پاون کی چہالی ہوی

نیش نیش عقرب ابروی یار ‏ ڈنک جراری ہین سب ڈالی ہوی

ق

ہی کرامت سر پہ اک اک تینگ ‏ ڈور جسپر دیکھنی والی ہوی

اسنی جب کتری ہین اپنی ہاتہہ سی ‏ طرہ کی تقیشو نکی چہالی ہوی

چاہ مین جنکی ہی ڈانوان ڈول خلق ‏ ہم بہی انکی چاہنی والی ہوی

فیض دانتو نپر مسی اسنی مل ‏ سورتی سوتی بہی اب کالی ہوی

ان تو ہنگی سا ہا جی ... رہ گئی ‏ ہمسی یہان تک ہوگی تعمیر کلیسا رہ گئی

طالع شہرت کی عزلت مین تنہا رہ گئی
دل مین برسون تک ہوای بال عنقا رہ گئی

بعد دفع سرکشان رہتا ہی کچھہ باقی نشان
خار نکلا پانون سی پر یاد ایذا رہ گئی

ہو گئی جاتی سی ہوا اسباب شاہی کا عروج
بعد مردن طاق مین پوشاک دیبا رہ گئی

کام یاران صفا پرور سی کچھ رد کو ہین
مصقلہ سی دور تیغ موج دریا رہ گئی

اٹھہ گئی میخوار پر ساقی کی ہمین باہی
بزم برہم ہو گئی شیشہ مین صہبا رہ گئی

نا توان کب چھوڑتی ہین صحبت ارباب عج
سوزن آخر زیر دامان مسیحا رہ گئی

آسیا سا میری گذری ہی سفر مین زندگی
سخت جانون کو وطن والونکی پروا رہ گئی

فرع کی جلوہ سی کم ہوتی ہی رونق اصل کے
ہوا روشن تجلی سو یدا رہ گئی

بعد شہرت کی میسر خواب راحت ہی کہان
نام جب روشن ہوا چشم نگین وا رہ گئی

صاحب عصمت سر بازار آتی ہین نکل
دل کی بات آخر لب اظہار پر آ رہ گئی

ہمسی دل ہرگز نہ پگھلا ان بتان سخت کا
سالہا فکر گداز سنگ خارا رہ گئی

اہل غفلت ہی رفیق ای فیض جب تک گہر مین تہا
گور تک تبہی مین نہ پہنچا تھا کہ دنیا رہ گئی

خاک وا فلاک چشم تر مین ہی
پست و بالا مری نظر مین ہی

سیر کیا خاک بحر و بر مین ہی
خشک و تر سب مری نظر مین ہی

صورت یار چشم تر مین ہی — قبلہ کعبہ مری نظر مین ہی

رخ روشن سی ہین مدون تشبیہ — عیب رخسارۂ قمر مین ہی

باغ جنت ہی چاک جیب اپنا — جیب سی وہ حور زاد بر مین ہی

زلف و رخ کی سراغ مین آنسو — شام سی صبح تک سفر مین ہی

کسنی باندہا ہی کہینچ کر جوڑا — درد میری تمام سر مین ہی

روؤن یاران رفتگانکو جو مین — اتنی طاقت کہان جگر مین ہی

عقل جاتی رہی زلیخا کے — حسن یوسف ہر اک بشر مین ہی

غم مین اس حور کی ہین جاری اشک — نہر جنت کی اپنی گہر مین ہی

کردیا مجھکو بال سی باریک — یہ اثر وصف مو کمر مین ہی

خندہ زن ہی ثبات پر میری — بی ثباتی جو کچھ شرر مین ہی

شیخ کر اختیار مذہب عشق — نفع نقصان خیر و شر مین ہی

وصف لب مین ہوی مری لب بند — بات ایسی کہان شکر مین ہی

ایک اُف مین مجہی کو پہونک دیا — یہ اثر آہ بی اثر مین ہی

ہون سیہ کار صبح پیری مین — تیرگی شام کی سحر مین ہی

بحر دنیا سی ہم گئی اُس پار

فیض ابھی تو اگر مگر مین ہی

گرہ جو اُن کی ابرو مین پڑی ہی — مہ نو سی مگر چشمک چھڑی ہی

بجای مور خرمن مین ہماری — بجای دانہ چنگاری پڑی ہی

لکھا ہی یہہ فراز گور جمشید — غنیمت ہی خوشی کی جو گھڑی ہی

سمجھہ کر زیر گردون کر گذارا — بلای آسمانی ہی کھڑی ہی

صبا خاک گلستان کر نہ برباد — چمن مین لاش بلبل کی گڑی ہی

کیا دنیا و مافیہا سی انکار — فقیرون کی ہی کیا ہمت بڑی ہی

کہون کیا اس مسی آلودہ لب کی — کل سوسن کی گویا پنکھڑی ہی

نمک پاشی کا وہان موقع ہی ای فیض
جہان تیغ اسنی ہنس ہنس کی جڑی ہی

دل سی آیا جو مری دیدۂ تر تک پانی — ہوگیا ہی غم جانان سی جگر تک پانی

ابر مژگان سی غم زلف و رخ مہوشین — شام سی لیکی برستا ہی سحر تک پانی

اشک کی سیل کا یہہ جوش ہوا روز فراق — لی گیا مجھکو بہا یار کی گہر تک پانی

گرمی عشق بتان سی جو مرا دل ہو گداز — جای بتخانہ سی اللہ کی گہر تک پانی

آبرو اشک کی جاتی ہی رہیگی شب وصل — یار کی جای اگر بالش پر تک پانی

کونسا آبلہ پا دشت سی گذرا ہی کہ آج
نظر آتا ہی مجھی تہ نظر تک پانی

اُسکی دندان کی تصور مین جو ہم روئین یہان
ہوئی نیسان سی لگا سلک گہر تک پانی

گہر یار کی فرقت مین یہ رویا شب غم
آگیا میری گہر آنگن مین کمر تک پانی

صبح سی صبح تلک وہ جو نہین آئی نظر
جاری چشمون سی رہا آٹھہ پہر تک پانی

پہوٹ جائی جو مرا آبلہ دل ای **فیض**
موجزن ہوی ابہی بحر سی بر تک پانی

خواہان محبت ہون عداوت نہین آتی
آتا ہی مجہی شکر شکایت نہین آتی

ہان کام تو ہوتی ہین خوشامد سی برآمد
کیا فکر کرین ہمکو سماجت نہین آتی

اُس یار حیا دوست کی یہان جاتی ہین جبہی
پاس اپنی سب آتی ہین پہ غیرت نہین آتی

غیرونکی ضیافت مین ہا کرتی ہین مصروف
پاس اپنی کبہی یار کی دعوت نہین آتی

جب چاہتی ہو آگ لگاتی ہو دلون مین
پہر کہتی ہو کچہہ مجہکو شرارت نہین آتی

اس رشک مسیحا کو شب درد بلاتی
تب بہی تو کسی روز بشدت نہین آتی

کیا سختی طالع ہی کرون کس سی شکایت
کچہہ تمکو رہ و رسم مروت نہین آتی

آزار محبت کا مداوا نکر ای **فیض**
یہان کام پہ لقمان کی حکمت نہین آتی

کعبہ ہی دل سوختہ کعبہ کی قسم ہی
ہر آبلۂ تن مجھی قندیل حرم ہی

اس حور کی ہین وصف کا کیونکر نہ کرون قصد
لکھنی کو مری شہپر جبریل قلم ہی

جیتا ہون تصور مین دہن اور کمر کی
ہستی مری موجود میان دو عدم ہی

تحریر کرون کیا صفت ابروی قاتل
آواز قلم مین اثر تیغ دودم ہی

معشوق کی زینت ہی بلا ہی دل عاشق
ویان کان مین بالا ہی یہان کاکلین دم ہی

ہی تیرہ درون جلوہ دہ بزم سیہ بخت
داغ دل محرور چراغ شب غم ہی

ہون شیفتۂ شوخی آہو صفتان مین
معمورۂ عالم سی مری طبع کو رم ہی

ہم سنگ تری لب سی ہو کیا لعل بدخشان
یہ جنس ہی کچھ اور وہ کچھ اور رقم ہی

ہر داغ مین ہی جام جہان بین کا تماشا
کافور کا مرہم مجھی مغز سر جم ہی

ظلمتکدۂ دہر مین کھینچی نہ ای شمع
یک روز تری خاک تری زیر قدم ہی

دلسوز ہون مین اک بت شداد منش کا
داغ دل پر داغ مجھی باغ ارم ہی

مرجاؤن اگر تذکرۂ وصل کرون فیض
تریاق دم ہجر مری کام کو سم ہی

موت سی بدتر ہی جینا ہجر مین جانی مجھی
زہر کا ہی گھونٹ فرقت مین پیا پانی مجھی

چھو کبھی کھینی نہین بر ندی کناری سی میان
ایک چلو بھر تو دو تلوار کا پانی مجھی

دیکھتی ہی فرش قاتل ہوش ہوتی ہین ہرن
شیر قالین ہوگیا شیر نیستانی مجھی

کر نہین سکتی ہین عزرائیل اسکو مختصر
دی ہی عشق زلف نی وہ عمر طولانی مجھی

زہر قاتل عشق زلف آئینہ رخسار ہی
لاکھہ لیسوی مارہی ڈالیگی حیرانی مجھی

ٹوہ مین لغزش کی ہوگی ایکدن مٹی خراب
پھر زمین کا گز بناتی ہی پریشانی مجھی

دیکھتی ہی کعبہ یاد آتی لگا روی بتان
کفر کا رستہ بتاتی ہی مسلمانی مجھی

الفت چاہ ذقن مین دل ہی ڈانوان ڈول ہی
ایکدن بھرنا پڑا کچی گھڑون پانی مجھی

جھنڈ ہین پریون کی گرد مشت لاشہ کی جو فیض
تختۂ تابوت ہی تخت سلیمانی مجھی

تصویر یار کی جو کشاکش مین پڑگئی
نقشی بنی بنائی ہماری بگڑگئی

قربان اس اکڑ کی تصدق شباب کی
ٹھنڈی سی آہ مین نی بھری آپ اکڑگئی

آیا وہ جنگجو تو اڑنچھو ہوی حواس
کیا کیا رفیق وقت نہ ہمسی بچھڑگئی

بیٹھی ہوی ہین گال پھلائی وہ تنک گل
ہنسنی مین پھول تو نہین کچھ منہ کی جھڑگئی

پھبتی ہی آپ پر بزاخفش کی وہ غطو
کیڑی تمام مغز خلایق کی جھڑگئی

بگڑی ہوی الست کی ہین مست بادہ کش
کیا بن پڑی گی محتسب جب بگڑگئی

مین زیر بار منت ہر اد لیا ہوا
منت کی طوق جب سی گلی انکی پڑگئی

لی لیننگی پہر حضور نے سا بوسی کو جن گہر	جس روز آکی ہم در خلوت پہ اڑ گئی
حمام مین نہای جو غیرون کی ساتھ آپ	پانی کی سیکڑون ہی گہڑی ہمیپہ گئی
کل اکہڑت سناٹنگی اغیار بہی تمین	نقری نئی نئی وہ کئی آج گہڑ گئی
ای سرو خوش خرام جو ٹہکرا کی تو چلا	کیا کیا نہال صحن چمن سی اکہڑ گئی
شیرین زبان جتنی ہین لڈو ہین تو کی	سب کام کاج اپنی کہٹائی مین پڑ گئی
کچہہ غم نہین جو ہند کا تختہ الٹ گیا	ق کیا کیا نفیس شہر بسی اور اُجڑ گئی
ہاتہون سی تیری ای فلک طفل خودم	لاکہون گہروندوی ایسی بنی اور بگڑ گئی
کچہہ ہاتہہ پانون کام کی قابل رہی نہین	پالا جو گیسون سی پڑا ہم اکڑ گئی
مٹی جو اُسنی کشتو نکو دی اپنی ہاتہہ سی	ہم جیتی جی غبار ندامت مین گڑ گئی
دکہلا کی آپ نی رخ و گیسو غضب کیا	دیر و حرم سی گبر و مسلمان بگڑ گئی

ای فیض کس بساط پہ ہین نرد بسی عشق
تہی چار بیسی پاس تو وہ بہی نبٹ گئی

غلط ہم کہتی ہین کالا لون سی	ہمی چہپا جاتی ہین پکہا لون سی
کم نہین انکی گیسو جالون سی	جہجہایان کہہ رہی ہین بالون سی
زندگی ہجر مین ہوی جنجال	اگئی پیچ گیسو والون سی

منہ سی مستون کی خم بڑھا ساقی
کہین چھکتی ہین یہہ پیالونسی

سرد مہری وہ ہمسی کیون نہ کرین
گرم اخلاص ہی دوشالونسی

انکی خوبوسی خوب واقف ہون
رکتی ہین بوسہ کی سوالونسی

گنجفہ مست غلام سی کہیلو
تنگ ہوجاوگی خیالونسی

کیجیی بند رخنۂ دیوار
آنکہین لڑتی ہین سی والونسی

بٹا لگجائیگا بزرگی کو
عشق کیجی نہ خردسالونسی

بیٹہی بار غم کی خفت و ثقل
پوچہیی ناز اٹہانی والونسی

کیسا اندہیرون دہاڑی ہی
منہ چھپاو نہ سر کی بالونسی

ہی مرا بال بال بہی دشمن
شانی الجہی ہین زلف والونسی

ساتھ لگ چلتی ہو پیادونکی
مات ہوگی تم ایسی چالونسی

گاگئی عندلیب نہیا او گل
بیخبر ہی سُرونسی تالونسی

پانی پانی ہی ابر کا زہرہ
مری آہون سی ہیر نالونسی

فیض وہ کعبہ رو جب آئیگا
بت نکلجائینگی شوالونسی

بوٹی بوٹی مین اسکی چہل بل ہی
ایسی اٹہتی ہوئی وہ کونپل ہی

پاس ہین پر نظر نہین آتی	انکھہ اوجہل پہاڑ اوجہل ہی
کشمکش کیا کرون نبل ہو نہین	زلف کی بال بال مین بل ہی
کوی قائل ہین ہی چمن کی سیر	ڈہال کا پہول تیغ کا پہل ہی
کون ہی پاس اُنکی چار پہر	کنگہی چوٹی ہی مسی کاجل ہی
کہتی ہین دیکہکر وہ دود آہ	کیا ڈرانا سیاہ بادل ہی
جان شیرین ہی جس کی ہجر مین تلخ	نہین سیب ذقن وہ حنظل ہی
وہ بہی ہین ساتھہ صحرا مین	ہمکو جنگل مین روز منگل ہی
کہہ رہی ہین وہ حال استقبال	واعظون کا کلام مُہمل ہی
محتسب ڈرکی آ نہین سکتا	در میخانہ پر یہ دلدل ہی

فیض کیونکر دبائین اُنکو ہم
زور بل ہی نہ ہم مین زر بل ہی

وہ جو اٹھلاتی ہوی باغ کی اندر آئی	کبک کہوئی ہوی رفتار کو باہر آئی
سنتی ہی شور و فغان گہر سی وہ باہر آئی	راہ پر اب تو ہماری بہی مقدر آئی
دل ہو پامال نہ کیون راست روی پہ ٹھٹکی	غیر کی گہر نہ گئی سیدہی مری گہر آئی
ہو قیامت مین بہی اک اور قیامت برپا	اتفاقاً جو مرا فتنۂ محشر آئی

تذکری ہین یہی پورب سی لگا پچھم تک — ڈھونڈتی آپ کو کہن سی ہم اُترائی

جن کی فرقت مین کئی ہیر کی کھائی ہینی — پھر رہ پہنی ہوی الماس کا زیور آئی

بخدا تو ہی وہ بت ہی کہ پرستش کو تری — دوڑی دوڑی کئی دن گھر مری آذر آئی

کوئی ممنون کسیکا نہین انصاف ہی شرط — مین بہی گھر اُنکی گیا وہ بہی مری گہر آئی

خال رخسار کا تل بھر نہ کیا مین نی قصور — چہرہ سی کیون آپ طپنچہ مین ہین بہر کر آئی

عشق نی سیب ذقن کی جو کیا دیوانہ — ڈھوی لی لی کی مری واسطی سکر آئی

جھوٹ کچھ اسمین نہین عرض ہی یہہ خادم مین — آپ سچی ہوی وعدہ کی برابر آئی

منتظر چشم مین تھی آپ نظر ہی پڑی — حرم و دیر مین ہم یار کی چکر آئی

آہو گیری سی رہی بار نہ سہ چشم بتان — جلد یارب کہین چھپتا یہہ مرا بر آئی

ایک آئینہ پہ موقوف نہین اسکا یہ — جو جو گھر اُنکی گئی ہو ہو کی ششدر آئی

جہت عشق بتان اسکی جہت تہی ورنہ — ششجہت سی مری گھر کس لئی پتھر آئی

عذر با اخلاص اسی کہتی ہین مری ہونٹ مین — وہ بہی دوڑی ہوی پہلکاری کی چادر آئی

دل کو خالی نہ کرین گی تری گہر جا کی بہی — تھا مقدر کا جو پھرنا سو وہ ہم پھر آئی

سب کی سب ہو کی بہک آئی رفو چاک مین — زخم سینی کو جگر کی جو رفو گر آئے

رخ پہ انوار پڑا ای فیض ہوا سبزہ نمود

چاندنی چوک مین ہی خضر عمر آئی

سینہ مین پنہان دل کیا ہوا ہی	دشمن بغل مین پیدا ہوا ہی
دو ابرؤن سی وسمہ ہوا ہی	تلوار نکلی قصہ ہوا ہی
انکی دہن کا چرچا ہوا ہی	ہر ایک غنچہ پہولا ہوا ہی
جب انکی قد کا چرچا ہوا ہی	سرو اس چمن سی لمبا ہوا ہی
گیسو سی اُنکی ڈرتی نہین ہم	یہہ ناگ کالا کیلا ہوا ہی
وحدت سی جلوہ کثرت نی پایا	قطرہ سی دریا پیدا ہوا ہی
کاہیدہ غم سی یہانتک ہوا ہون	ہر جزو تن کا تنکا ہوا ہی
اعجاز عیسی ہی چال اُنکی	ٹہوکر سی مردہ زندا ہوا ہی
دہ سو کمر ہی پہر جلوہ فرما	آباد اپنا گہرا ہوا ہی
سوی عدم ہم جاتی ہین تنہا	رستہ یہہ اپنا دیکہا ہوا ہی
ای دیدۂ تر کب تک بہوگی	پانی سی پتلا دریا ہوا ہی
فرقت کی شب کی ہین یہہ چراغ	منہ کا مزہ تک بگڑا ہوا ہی
کیا رہنمائی ہوگی خضر سی	وہ آپ رستا بہولا ہوا ہی
ساقی بہرا دی منہ سی خم می	ان روز دن مجہکو ہوکا ہوا ہی

دل مین کیا گہر ترسا وشون نی — کعبہ ہمارا گرا دیا ہوا ہی

پہر بہت بلی سی دست جنونکی — ٹکڑی انگرکھا اپنا ہوا ہی

تیر اُس مژہ کا پہنچا فلک پر — جلاد گردون سہما ہوا ہی

جب صاف صورت دیکہی تمہاری — آئینہ گر کو سکتا ہوا ہی

جب جل گئی ہم آتش سی غم کی — دل دوستونکا تہنڈا ہوا ہی

کہٹکا مژہ کا ہی جب سی دلمین — ہر ایک رگ و جان کانٹا ہوا ہی

حاسد نی میری جب ہمسری کی — پائی ہی ذلت رسوا ہوا ہی

کیا نسبت اسکو تیری قبا سی — گل کا اٹنگا انگا ہوا ہی

ہنستی ہی خلقت دیتی ہین جب ہم — جینا ہمارا ٹہٹہا ہوا ہی

ملتا نہین ہی ڈہونڈہی جہانمین — انسان کامل عنقا ہوا ہی

حیرت کی جا ہی صورت سی میری — وہ آئینہ رو چمکا ہوا ہی

جب سی کسیکی عاشق ہوی ہین — ق کیا تمسی بولین کیا کیا ہوا ہی

بد نقشیان ہین رسوائیان ہین — ایسا ہمارا نقشا ہوا ہی

پہنی ہو جب تم کانون مین پتہ — بجلی کا ہمسر صدہا ہوا ہی

فیض اپنی دیوان ہی لغونکی دولت

چھپ سا ہوا ہے بستر سا اکھڑا ہوا ہے

ہو جاؤ صاف دل سے تو پھر کدورت نکال کے
ہم دب گئے غبار میں رنج و ملال کے

اعجاز کیا ہے بات کریں خط و خال کے
خضر آ کے پاس بیٹھ گئے [illegible] کے

صدقے ہم اس کلام کے اس بول چال کے
لیکن حضور بات کریں منہ سنبھال کے

دیکھیں جو پتلیوں کا تماشا شب وصال
رکھدونگا میں حضور میں آنکھیں نکال کے

سرکار رحمت فعل سے اس ہاتھ دھوئیے
دریا میں غرق ہوں عرق انفعال کے

ہر ہر قدم پہ چلتی ہے تلوار دمبدم
بگڑے ہیں اندنوں میں چلن انکی چال کے

یہ پھل ملا ہے کشتۂ ابرو کو بعد مرگ
مرقد پہ لوگ رکھنے لگے پھول ڈھال کے

پہونچی خطا سے لیکے ختن تک شمیم زلف
کوڑی کے تین تین ہیں نافے غزال کے

بچھوں جو آئے مدرسۂ حسن و عشق میں
قابل کہاں یہ منہ ہے جواب و سوال کے

اٹھیں گے ہم جب آپ اٹھائیں گے خاک سے
بیٹھے رہیں فرشتے جواب و سوال کے

وحشت ہوئی یہ گھر میں شب ہجر دفعتاً
شعلے بنے چراغ کے دیدے غزال کے

روشن ہوا ہے نام بزرگان عشق کا
پھر ہم فریفتہ ہوئے اک خردسال کے

اے محتسب وہ رند سیہ مست ہم ہی ہیں
گھر میں شراب جا کے پئیں کوتوال کے

کچھ غم نہیں جو آپ نہ لیں مال ضیں دل
کاٹک ہزار دن بار میں مفلس کی ٹال کے

دندان یار کی یہہ کرامت تو دیکھیئی
سونی کی تار بن گیئی تنکی خلال کی

کیا کیا وہ راگ لاتی ہین در پردہ دیکھیئی
پٹھا ہوا ہون تار مین جنکی خیال کی

بوڑھی ہوی شباب گیا اب تو فیض
رہنی کا لطف اب نہین گھر مین کلال کی

جو تمہارا تبو کھا نکری
کبھی اس کا خدا بھلا نکری

مری عزت کری وہ یا نکری
بت سی پہر جاون یہ خدا نکری

دل مرا ڈور پھر کسی پہ ہی
ڈہیل آئی مین اب قضا نکری

اس مرض کا مریض مین ہون جو
جس مرض کی کوئی دوا نکری

ہووی دنیا اگر ادھر کی ادھر
بت کو سجدہ مری بلا نکری

ای کمان دار میری آہ سی ڈر
تیر یہہ وہ ہی جو خطا نکری

ہم بہی اوصاف اُس دہن کی کہین
تنگی اپنا جو حوصلا نکری

وہ قضا را جو آئین مسجد مین
کوئی اپنی نماز ادا نکری

کیا کرین شکوہ جفائی فلک
عمر اپنی ہی جب وفا نکری

وہ ہجہی پردہ آئین محفل مین
پھر کوئی قصد انزوا نکری

ق

ہم ترا نام تک نہ لین ای شیخ
حد سی اپنی کوئی بڑھا نکری

جسکو اللہ نی سمجھ دی ہی ‏ — اتقا پر وہ اتکا نہ کری

وہ بلا نی سلوک مجھہ سی کیا — کام ایسا کوئی بلا نکری

ای بتو آن بان والا ہون — مین خوشامد کرون خدا نکری

جب یہہ ٹھہری حضور تم ہو غفور — کون ایسا ہی جو خطا نکری

دل کو خالی کیا کرین ہم بہی — زلف کان انکی جو بہرا نکری

قدم یار پر جو رکھہ دون سر — درد سر یہ مجھی ہوا نکری

تم جو بیٹھی رہو بغل مین جان — درد دل مین کبھو اٹھا نکری

جب حجاب تعینات اٹھہ جائین — یار ہمسی کبھی چھپا نکری

پاس آ بیٹھتا ہی انکی رقیب — پھر کوئی افترا ایسا نکری

دیکھکر آئینہ کو شرم آئی — اتنی بہی آدمی حیا نکری

منہ کی کھائیگا ایکدن ای فیض
آئینہ انکی منہ چڑھا نکری

اون کی اگر دہان و کمر کا پتا ملی — ہستی مین بھی عدم کا ہمین راستا ملی

جینی کا ہمکو لطف ملی کچھہ مزا ملی — بوسہ جو آپ کی لب پر شور کا ملی

گھر مین خدا کی جب وہ بت خوش ادا ملی — بیشک مجھے ثواب نماز قضا ملی

لکھا ہی یون تو ہر کوئی وصف دہان یار
کچھہ ہم بھی لکھین تنگ اگر قافیا ملی

راحت نہو جو عشق مین تو رنج ہی سہی
گیسو ملی نہ ملی اژدھا ملی

پڑہیک سی اسکی بار فی لاکھون کئی ہین خون
پلسونگا خوب ہی جو کسیدن حنا ملی

منت کبھی اٹھائی نہ مین نی مسیح کی
جو جو مرض ملی وہ مجھی لا دوا ملی

الٹی کبیر کی مری قسمت ہی اند لون
یوسف کی جستجو جو کرون بھیڑیا ملی

حاضر ہون اب بھی دینی کو مین نقد جان تلک
گون کا مری جو کوئی کہین دلربا ملی

سمجھی اسی مشجر و کمخواب ہر گدا
بی مانگی آسمان سی اگر چیتھڑا ملی

جانا یہ مین نی اوج پہ میری ستارہ ہین
جس رات چاند گنج مین وہ مہ لقا ملی

میٹھا کرونگا مین بھی اسی دُرمنہ سا
ای برہمن جو وہ بت شیرین ادا ملی

وہ پھول وہ چڑہا جو گئی آ کی گور پر
مجھکو ہزار مین چمن دلکشا ملی

آغاز خط سبز ہوا پشت لب پہ فیض
مدت کی بعد خضر مسیحا سی آملی

جب یہ ٹھہری کہ ایک ہستی ہی
بت پرستی ہی حق پرستی ہی

زلف کی یہ دراز دستی ہی
مشکین سودائیونکی بستی ہی

عرش اور فرش کی جو بستی ہی — وہ ہماری ہی دم سی بستی ہی

ہم وہ میکش ہین فصل بارش مین — بدلی پانی کی می برستی ہی

ای مہوس ہو خاک گر تجھکو — ہوس کیمیای ہستی ہی

کیا کہون بادۂ الست کا حال — بھری اسمین بلا کی مستی ہی

گبر و مومن عبث جھگڑتی ہین — ہی جو ہستی اوسکی ہستی ہی

کیا کرون جا کی ہجر مین لب بحر — سانپ بن بن کی موج ڈستی ہی

رحم ہی شرط ای حرارت عشق — جان تن مین پڑی جھلستی ہی

جب سی مطرب اپسر کی عاشق ہین — خلق آوازی ہمیہ کستی ہی

چشم ترسی نکلتی ہین شعلی — ابر سی آگ یہ برستی ہی

کام فیصل ہی شیخ و راہب کا — تیغ ابرو دو باگ کستی ہی

آپ کو بت خدا سمجھتی ہین — بادۂ حسن کی یہہ مستی ہی

ق کشت امید خاکسارون کی — بوند بوند آب کو ترستی ہی

کبھی سر سبز کسطرح سی ہو — خاک افلاک سی برستی ہی

پھر نکالی جنون نی پیٹ سی پاون — پھر ہماری قبا کستی ہی

جب سی منڈھوا یا تمنی سبزۂ خط — اجڑی ہندوستان کی بستی ہی

آسمان پر بھی ہی غم و شادی
ابر روتا ہی برق ہنستی ہی

ذکر سی اُسکی یار ڈرتی ہین
کیا ڈرانی عدم کی بستی ہی

ہی شراب طہور جسکا نام
ق ایک ہی بہا دمہنگی سستی ہی

فیض اس میکدہ مین وحدت کی
ہم ہین اور بیخودی ہی مستی ہی

جو تذکرے دہن و لب کی اے صبا ہوتی
چمن سی غنچہ و گل یک قلم ہوا ہوتی

فراق مین ہی نہ منت کش قضا ہوتی
ادا سی آپ جو آتی تو ہم ادا ہوتی

نفاق و کفر مین انسان مبتلا ہوتی
ہزارون دین بگڑتی جو بت خدا ہوتی

کھلا نہ عقدۂ گیسوی عنبرین ورنہ
جہان کی ٹھوکرون مین نافۂ خطا ہوتی

رہا کدر نہ ہوا صاف دل کا آئینہ
قسم خدا کی بتو ہم خدا نما ہوتی

اسیر دام مین عنقا سی مغربی ہوتا
کمر تلک جو رسا گیسوی دوتا ہوتی

ہماری بخت سیہ دیکھکر وہ کہتی ہین
سیاہ ایسی نہین گیسوی رسا ہوتی

جو دیتی وہ لب پر شور کی ہمین بوسی
تو کس مزی سی حقوق نمک ادا ہوتی

خدا نی منہ نہ کھایا ہمین جدائیکا
وگرنہ جسم کی اعضا جدا جدا ہوتی

مزا بتاتی جنون کی درازدستی کو
جو اختیار مین اپنی ہی دست و پا ہوتی

کچھہ اعتبار نہین قول و فعل کا انکی
بتان دہر کی وعدی نہین وفا ہوتی

بھلا ہوا جو رہی بت کی بت شوالی مین
غضب ہی ٹوٹتا ہمپر جو یہہ خدا ہوتی

وہ موہنی ہی مرا غنچہ لب اگر آتا
چمن مین سبزہ بیگانہ آشنا ہوتی

رقیب کو جو ہوا دار پر چڑھاتی آپ
دسوان حواس ہوا خواہ کی ہوا ہوتی

ق

مقیم خمکدہ ہوتی تو کچھہ گناہ نہ تھا
تمام بادہ پرستون کی مقتدا ہوتی

ادا نماز بجز کیف اپنی ہو جاتی
نہ صیام کی روزی مگر قضا ہوتی

تمہاری زلف بھی وہ کالکا بہوانی ہی
جو پوجتی اسی ہندو تو دیوتا ہوتی

جو ہوتی قبضہ قاتل مین تیغ عباسی
شہید لاکھون ہی سادات بارہا ہوتی

نہ الجھی رہتی اگر گیسوی پریشان مین
تمہاری زلف سی آشفتہ ہم سوا ہوتی

نہ آئی محفل رندان بادہ کش مین کبھی
مرید پیر خرابات پارسا ہوتی

جو عاشق انکی خط و لب کی فیض ہوتی آپ
مسیح و خضر ہماری بھی آشنا ہوتی

بیٹھین گی اس کمر کو بغل مین لئی ہوئی
اختر ہینگی داغ جگر کی دئی ہوئی

دوزخ کدھر بہشت کہان کیا ہی واہیات
اعمال آگی آئی ہین اپنی کئی ہوئی

ہم بھی خیال یار مین جاتی ہین گاہ گاہ
پھرتی ہین جیسی خواب مین مردی جئی ہوئی

جب دیکھتی ہین روپ نیا ہیں ہی نیا
معشوق آپ کیا ہوی کچھ روٹھی ہوی

میدان عشق مین وہ ربط ہی کہ انجام
یہان اچھی اچھی منگری ہی ٹھہر جٹی ہوی

حالت ہی اضطرار کی ہو کی ہین دید کی
بیٹھی ہین در پہ آنکی ٹھری ہم دیئی ہی

پروا نہین ہی کچھ ہمین شمع چراغ کی
کنج لحد مین داغ جگر کی دئیی ہوی

پھرتی ہین خاک چھانتی گلیون مین صبح و شام
عاشق تو کا ہی کو ہوی ہم بیاری ہی

اتنی سکت کہان ہی کہ نقد دل وہ لین
پوچھی تو مجھسی لی نہین سکتی دئیی ہوی

ارشاد ہو تو عرض کرین حال جاکر دل
کبتک رہین حضور مین ہم منہ سیئی ہوی

ای محتسب نماز نہین فرض ابھی بہت
پلٹا دیئی انہون نی مصلی کئی ہی

لاتقربوا الصلوٰۃ پہ مستو نکا ہی عمل
دن رات میکدہ مین پڑھی ہین پی ہوی

تو ڑی جا خدا سی جو ڑی تو بسی ہی آج فیض
بیٹھی ہوی ہین دیر مین ٹیکا دئیی ہوی

کچھ اور ہی دلمین ٹھان ٹھی ہی
یہان جان پر اپنی آبنی ہی

دیکھا جو کوی ہوا وہ بندہوا
منکہ یار کا اپنی موہنی ہی

ہین کشتہ سوزن مژہ ہون
مرقد کا غلاف سوزنی ہی

ہنڈ وا او نہ خط روی روشن
چھٹی ہمہاری دہنی ہی

آنکہانی مجہی دو نہ زرگری مین / چہاتی مری جنتری بنی ہی

شیخ مجہہ سی پین کوری کو معشوق / بدلی ہین شخص کیسی ہم

ہاتہہ انکی حنا کی آگی نہ مولا پسا رہی / دنیا کی کاروبار پہ پاپوش مارئی

تعزیر کی لئی ہمین کسکو پکارئی / زلفونکا چور ہون مجہی کوڑی ہی مارئی

دیتی نہین جواب خدا جانی ہین کہان / یاران رفتگان کو کہانتک پکارئی

بیکار رقیب سی کبہی ہوگا نہ ایک بال / زلفون کو میری قتل پہ سرکار ابہارئی

تلوار تولتی ہوی پہرتی ہو کس لئی / یہان کام ہوچکا ہی گہر اپنی سدہارئی

کیسی بہار کی پاداشت نذر کہین / گل کی روش چمن مین نہ دامن پسارئی

ذکر آتی ہی ہلال کا جہنجلا کی بول اٹہی / پاپوش کی انی پہ مہ نو کو وارئی

کہتی ہین جسکو عشق وہ جن ہی چڑہا ہوا / شیشہ مین اے پری اُسی کیونکر اتارئی

ای قیس کچہہ نطول سی ہوگا نہ فایدہ / آئی ہی دلپہ چوٹ اسی اشکونسی دہارئی

ق

معلوم علم غیب ہی اللہ کو حضور / ہم عاشقون کی سامنی گپ شپ نمارئی

چاٹ احمقون کو دیجئی حور و قصور کی / شیخی ہماری آگی نہ جہوٹی بگہارئی

نقصان مال ہوی کہ نقصان جان ہو / جو ہو سو ہو پہ عشق مین ہمت نہ ہارئی

بگڑی کہ سدھ مری کوئی بلا سی جناب کی
گیسو کبھی چلی ہین انہین کو سنوارتی

چڑھتا ہی منہ پہ یار کی کیا دھو دیدہ ہاے
آتا ہی دل مین آئینہ کی منہ پہ مارتی

یا پیر جائیی اب تو کہین پور کو ضرور
دم آپ ہی کا مار رہی ہین مدارتی

جوبن کی خیر دیجیی اک بوسہ فیض کو
حاتم کی گور پر ہو کبھو لات مارتی

بزم سخن مین اپنی جب اغیار آگئی
چھکی ہی انکی چھوٹ گئی سٹ پٹا گئی

از خود حرم گئی نہ کبھی ہم گیا گئی
بندہ تھی عشق کی وہ جہان لیگیا گئی

شطرنج اپنی کھیلی کوئی کس لیا چلے
مہری کڑی کڑی وہ کئی بار آگئی

عقرب نی ڈنک ڈالدیا پیش ہر مژہ
کالی ہی دیکھ گیسوؤن کو دم دبا گئی

ای وصل یار اب تو ترحم ضروری
درد و غم فراق مری جان کھا گئی

دکھلاتی ہم سینہ مجروح کی بہار
کترا کی ہم سی اور ہی وہ راستا گئی

بوٹا سا اسکا قد ہی مگر ہین بکھیڑیی
جب آ کی بیٹھی بزم مین فتنی اٹھا گئی

پانی سی پتلی ہو گئی چھالی سحاب کی
رونی پہ ہم جب آگئی دریا بہا گئی

دل کو خال تہ زلف پھر ہوا
پھر پوچھنی کو ہند مین ہم کا لگا گئی

پوچھا جو ہمنی صنعت تعطیل کا بیان
فقری وہ بی نقط کئی ہمکو سنا گئی

جانا یہ ہمنی آب بقا کو لگائی آگ
ہونٹون پہ وہ جو پانکا لاکھا جما گئی

آیا جو زیر خاک خیال شہنشہی
مرقد کی گرد گھوم کی صد ہا ہما گئی

سو کھا ہمین اڑاتی ہین جو دمبدم حضور
اغیار کی دمون مین مگر آپ آگئی

معراج ہمکو ہجر تہ مہ طلعتان ہی فیض
نالی شب فراق مین فوق السما گئی

رہا جو توڑہ مین برسون قصہ اگر
بہت چوکا بڑی مین نی خطا کی

مری آنکھی ہوئین جب چار ان سے
ق حقیقت کھل گئی ماوشما کی

تماشا تھا ... ن کا مین نی دیکھا
نظر سب آگئی قدرت خدا کی

جو دیکھا دیدۂ حق بین سی ہر سو
ہوئی آئینہ معنی اینما کی

وجود غیر ہی صرف اعتباری
جو ہستی ہی وہ ہی ہستی خدا کی

رہا کوسون خدا سی ور فسوس
نکی مین نی تلاش اپنی خطا کی

نہین ہی غیر حق موجود کوئی
ق قسم مین کھا کی کہتا ہون خدا کی

سنی ہی جیسی چڑیا کی کہانی
حکایت ہی ہی ویسی ما سوا کی

گیا ایمان و دل عشق بتان مین
ق چھٹا کعبہ محبت مین گیا کی

خدا کی گھر مین بت آنی لگی یار
ہوا کعبہ مین آئی وار کا کی

یہی کہکر بلا میں پھنس گئی ہم	نہ سوچی ابتدا میں انتہا کی

مری آنکھوں سی کر نظارہ ای نقشیں
ہر اک صورت میں ہے یہ معنی خدا کی

ہر برہمن اسکو مانتا ہی	سرکار کی زلف کا لگا ہی
ذرات بتونکا جگمگاتا ہی	دل گھر ہی خدا کا پا گیا ہی
یا پیر جو کوئی بالکا ہے	زلفوں ہی کی گھر کا بنگا ہی
ارباب سیر فی بہی لکہا ہی	رخ آپکا روضۃ الصفا ہی
ہر روز ہی دہیان گیسوؤنکا	دنکو مری گہر میں رتجگا ہی
ہم آپ کی زلف عنبرین کو	گر مشک ختن کہیں خطا ہی
جاتا ہی وہ غنچہ لب چمن میں	کچھہ تازہ شگوفہ پہولتا ہی
رکہی گا مجہی دموں میں کب تک	دم ناک میں یار آ رہا ہی
ناصح کی سنی نکوئی گپ شپ	بی گہر طوطی یہہ بولتا ہی
منہ پر سی ہمیں اُتار دیگا	ہنتی پہ وہ غیر کی چڑہا ہی
مستونکا نہیں ہی پاس اُسی کچہہ	سر واعظ شہر کا پھرا ہی
جیتا ہی نکل رہا ہی مجہکو	گیسو ہی ترا کہ اژدہا ہے

عاشق قامت پہ دلربا کی
پھر کس لئی ہر نماز کی وقت
کعبہ کو چلین گی شیخ پھر ہم
آغاز میں کر لحاظ انجام

ق

گر شیخ حرم نہین ہوا ہی
قامت قامت پکارتا ہی
دل اتنو بتون پر آگیا ہی
آگی آتا و یا لیا ہی

درویش نہین غنی ہون ای فیض
سب کچھ اللہ نے دیا ہی

جلوہ یار تا مکرر ہے
فہم مین آئی کب وہ ذات محیط
کرنہ قصر بلند کی فکر آج
شرکت شیخ و برہمن کر ترک
یار کی جستجو کر اپنی مین
تا کجا ذکر و فکر شغل اشغال
جان میری جو ہی وہ تیری جان
یون تو اشیا ہین سب مظاہر حق

ق

ہر تجلی برنگ دیگر ہی
عقل کی دایرہ سی باہر ہی
کل یہہ سب خاک کی برابر ہی
طوف دل کر کہ حج اکبر ہی
دیر و کعبہ مین خاک پتھر ہی
دید وا دید یار بہتر ہی
دل جو میرا ہی وہ ترا گھر ہی
لیک انسان کچھہ اور مظہر ہی

دید سی ان بتون کی حاصل کیا

فیض اپنی نظر خدا پر ہی

زلف کا جب خیال آتا ہی | سانپ چھاتی پہ کھیل جاتا ہی

پھر گھروندا کوئی بناتا ہی | پھر ہمین خاک مین ملاتا ہی

تنکرا جگر ستون ڈراتا ہی | گھر شب غم مین کاٹی کھاتا ہی

ہین ہوا خواہ جب سی عبیر اُسکی | باد کا رخ ہمین بتاتا ہی

ہین وہ جب سی سوار توسن حسن | جی ہمارا بھی گدگداتا ہی

جبسی انکا لقب ہی غنچہ دہن | غنچہ پہولا نہین سماتا ہی

لاکھون ہی خون آجکل ہونگی | لب پہ لاکھا وہ پھر جماتا ہی

نہ کرو ذکر مار گیسو کا | سنبل باغ زہر کھاتا ہی

ہی وہ دمباز فیلسوف جہان | کب ہماری دمون مین آتا ہی

لیچلی دل تو کوڑیونکی مول | جان بھی لی ہی تو یہ کھاتا ہی

جبسی دانتون پہ انکی رکھا دانت | عمر بھر ہونٹ وہ چباتا ہی

دن کو ہوتا ہی خلق مین اندھیر | منہ کو زلفون مین وہ چھپاتا ہی

دو مٹا داغ عشق پیر مین | کون دن کو دیا جلاتا ہی

کل سی اسکو پتنگ کا ہی شوق | آج ٹکڑی مری اوڑاتا ہی

سیکڑون بہت کہنڈی ہین یاد اُنکو
کب ہماری وہ ہاتھہ آتا ہی

سر مین سودا ہوا ہی گیسو کا
پھر کوئی سانپ سونکہہ جاتا ہی

مُنہ پہ چڑہتا ہی بادہ خوار نکی
واعظ شہر مُنہ کی کہاتا ہی

اس سپنجی سرا مین سب ہین رفیق
گور مین کون ساتھہ جاتا ہی

ہی وہ بی دست و پاکا ہی رزاق
سچ ہی اجگر کا رام داتا ہی

آئینہ انکی مُنہ چڑہا ہی مگر
اک نہ اک روز مُنہ کی کہاتا ہی

کون کسکا ہی مرگئی جب آپ
جب تلک دم ہی رشتہ ناتا ہی

ق

چشم مخمور کا قتیل ہون فیض
جب زیارت کو ساقی آتا ہی

چادر گل کی بدلی تربت پر
پہول کی بوتلین پڑہاتا ہی

کیون نہ جہک کر ملون میخوارونسی
بندگی ہی مجہی کلوارونسی

راہ رکہنی ہی اگر یارون سی
ملا کیجئی اغیارونسی

شب فرقت مین فلک ہی تنور
تارسی کچہہ کم نہین انگارونسی

پھر کبہی نام نہ لون ابرو کا
تکڑی کرڈالئی تلوارونسی

حسن مین یکس ہو تم یاد رہی
پوچہہ یوسف کی خریدارونسی

مجھکو گھیری رہی ہر چند اگر — غم غلط ہو نہ سکا یارون سی

شب تصور جو بند ہا افشا انکا — الجھین لڑتی ہی رہین تارونسی

موت پاس انکی پھٹکتی ہی نہین — ڈرتی ہی آپ کی بیمارونسی

رنج جو جو ہین مجھی چارپہر — ق کیا کرون انکا بیان یارونسی

عشوہ و ناز و کرشمہ غمزہ — ناک مین دم ہی انہین چارونسی

خط لب پر مجھی پھبتی سوجھی — مورین لپٹی ہین شکرپارونسی

کیجئی کنگھی سی آراستہ زلف — چھیڑئی سیکڑون سرآرونسی

داغطون کی نہ بنین گی باتین — کام کیا ہمکو ریا کارونسی

دیکھتی ہی رخ صاف انکا فیض
لگ رہی آئینہ دیوارونسی

دو عالم مین وہ خود نما ایک ہے — نہین جھوٹ اسمین خدا ایک ہے

شب ہجر کالی بلا ایک ہے — تری کاکل اور کالکا ایک ہے

مصلی ہزارون ہی مرتی ہین پر — ادا آپ کی اور قضا ایک ہے

کہا کشتہ سیمین برون نی مجھی — مری خاک اور کیمیا ایک ہے

موحد ہون مین وحدہ ہی گواہ — مری پاس سب ماسوا ایک ہے

جسی چشم حق بین نہین حق کو دیکھا ۔ اُسی آئینہ ار تو اا ایک ہے

یہ کہتی ہی دیوار اس شاہ کی ۔ مرا سایہ ظل ا ایک ہے

بحمد اللہ کہتی ہین کاہن سبھی ۔ ستارہ مرا اُنکا ایک ہے

نہ اتنا ابھر چلیئی جوبن پر آپ ۔ زمانی مین کسی سوا ایک ہے

بہت خاک چھانی کھلا جب یہ گل ۔ تہ خاک شاہ و گدا ایک ہے

نہین نسبت اسفل کو اعلیٰ کی ساتھ ۔ کہان سحر ور معجزا ایک ہے

جو پیچ اہین مین اُسمین بہی ہین وہ پیچ ۔ مری آہ زلف دوتا ایک ہے

لگی رہتی شام و سحر کعبہ رو ۔ گہر اپنا مقام صفا ایک ہے

کف دست و پا کو لگا دیکہئی ۔ مرا خون رنگ حنا ایک ہے

شب و روز کہتی ہین خورشید و ماہ ۔ رخ و زلف صبح و مسا ایک ہے

تصور مین ہی جیسی جعد آپ کی ۔ پڑی ہی پیچہی اپنی بلا ایک ہے

بہت عشق گیسو مین ہی اختلاف ۔ غنی ایک ہی مانگتا ایک ہے

برابر کیا خاک کی عشق نی ۔ مرا نقشہ اور نقش پا ایک ہے

گہر اُس بت کا ہی آسمان جمال ۔ خط کہکشان گرد ہنا ایک ہے

کرون وصف کیا ابرو و زلف کا ۔ دو عقرب ہین اور اژدہا ایک ہے

نہ چڑہا منہ پر اپنی کوئی رقیب | جب سی گہر مین گہُسن اُتارا ہی
انکی نزدیک مین پہونچ نہ سکا | ق | دور ہی سی رہا نظارا ہی
کس طرح نامہ لیکی جائی کوئی | وہان کسیکا نہین گذارا ہی
بخدا کشتۂ بتان ہون مین | سنگ تربت کا سنگ خارا ہی
ملک الموت پر نہین کچہہ دوس | بی اجل مجہکو اُسنی مارا ہی
دانت کہٹی ہلال کی ہی ہوی | نہین ابرو ترا کٹارا ہی
پہستی ہمپہ جبسی دانت ہین وہ | چل رہا سر پر اپنی آرا ہی
مین نی دیکہی ہین آپ کی آنکہین | شیر آگی مری چکارا ہی
روبرو تیری ای مہ پیکر | چودہوین شب کا چاندتارا ہی
ذکر ہی علم و فضل کا شب و روز | گہر ہمارا ہی یا بخارا ہی
قایل وحدة الوجود ہون مین | رنج و راحت مجہی گوارا ہی
ہی عبث اسکی توڑ جوڑ کی فکر | ق | اس نی ہر بوالہوس کو مارا ہی
ہوس کیمیا نکر اس مین | جان کا مال لگا خسارا ہی
ہاتہہ آتی نہین ہی اسی نادان | پکی پیسی بیچہ خام پارا ہی

ایک بوسہ لبون کا فیض کو دو

بس یہی حسن کا اُتارا ہی

دیکھی جو شکل اس بت مانوس کی
بگڑی ہیئت صاف جالینوس کی

دست و پا ٹھنڈی مسیحا کی ہوی
نبض جو دیکھی تری مایوس کی

گبر و مومن کو سنا دیتا نہین
ہی اذان مجھکو صدا ناقوس کی

رنج تنہائی کہین ہمکو نہین
ساتھ ہی حسرت دل مایوس کی

جو مسافر آگیا مارا گیا
منزل دنیا ہی جا منحوس کی

کی جو دیر اُسنی خدا جانی وہان
گذری کیا کیا جان پر جاسوس کی

وہ مجھی بوسہ نہین دیتی آج
دیکھی صورت مین نی کس کنجوس کی

جب قدم رکھا دیار عشق مین
کس کو پروا ننگ اور ناموس کی

کرتی جاتی لوٹ کی پھبتین نہ آپ
پھبتیان ہوتی ہین جالینوس کی

ہوگا یوسف کا گمان یعقوبکو
وہ جو بو سونگھین تری ملبوس کی

ہوگئی مٹی ہماری بھی خراب
آرزو مین آپ کی پابوس کی

فیض بوسہ خال کا اُنکی نہ لو
صاف پھبتی ہوگی مکھی چوس کی

وصف گیسو کا اور کیا کیجیئی
دام اقبال کہ لکھا کیجیئی

حال جب اقتلم ہویدا ہی
کس سی تقدیر کا گلا کیجی

مرض عشق سی ہی ناک مین دم
ق
کب تلک منت شفا کیجی

اے طبیبو خدا پہ چھوڑ بہی دو
اب ہماری نہ کچھہ دوا کیجی

انکی دل مین اثر نہین کرتی
تا کجا نالی ای درا کیجی

چھیڑ کر خال عارض لب کو
بی نقط یار کی سنا کیجی

پیری آئی گئی جوانی بہی
جیمین ہی چندی اتقا کیجی

نقش دیوار بن کی بیٹھہ رہین
پوچھتی کیا ہو مجہہ سی کیا کیجی

اور ہی رنگ کا زمانہ ہی
اپنی پرچھائین سی ڈرا کیجی

دیر والی تو ہو چکی ہین ادا
چلئی مسجد مین ہی ادا کیجی

دین بدل ہجر کو جو وصل سی ہم
دل مین ہی چند کو ہما کیجی

ہین طرفدار مدعی کی جب آپ
کس سی اظہار مدعا کیجی

اسکا نام ہی رحیم و غفور
عفو بندی کی بہی خطا کیجی

ابہی آتی ہی صورت انکی نظر
دل کی آئینہ کو صفا کیجی

مین کسیکو نہ دیکھنی دونگا
آپ آنکھون ہی مین رہا کیجی

خلق روتی ہی بجلی گرتی ہی
آپ موقع ہی سی ہنسا کیجی

گر بگڑتی ہین وہ بگڑنی دو
رمضان جب تک ہین ہیاں فیض
ہی می ناب بہی وضو کی لئی
ق
کچہہ بن آتی نہین ہی کیا کیجی
آپ میخانی مین رہا کیجی
پنجگانہ نماز ادا کیجی

ہی یہی اشتہار پیر مغان
تیسون روزی مگر قضا کیجی

گم کردہ کاروان کی لئی رہنما ہنی
کیا عرض کیجی حضرت الشان کیا ہنی
ہم بہی وہ بادشاہ سعادت سپاہ ہین
لگی ہزارون زلف مسلسل کو پا ہنیا
طوفان حادثات سی کیا ڈر ہی ای تو
مروی کی سعی سی نہین ای شیخ کچہہ حصول
اللہ نی سلیقہ عطا وہ کیا ہی آج
باندہی ہی کعبہ رو نی کمر قتل پر مگر
رکہتا ہون دوست کاکل پیچان یار کو
معمار لم یزل ہی یہ ہی عرض تجہ مگر

اچہا ہوا جو ضعف سی ہم نقش پا ہنی
بگڑی تو بت ہنی جو بنی تو خدا ہنی
سایہ مین اپنی چند گدا ہی ہما ہنی
دیکہی جگت گرو تو ابہی بالکا ہنی
جب ناخدا جہاز کا اپنی خدا ہنی
جب تک نہ راہ کعبہ دل کی صفا ہنی
پاس اپنی آئی جو کوئی بگڑا ہوا ہنی
دڑ ہی کہین نہ صحن حرم کربلا ہنی
کچہہ غم نہین جو دشمن جان کا لگا ہنی
مٹی سی میری یار کی خلوت سرا ہنی

دیوانی ہم بھی ہوتی ہین لیکن یہ شرط ہی
زلف مسلسل آپ کی زنجیر پا بنی

وہ بیخبر ہون مجھکو نہین آجتک خبر
کس کام کی لئی یہ مری دست پا بنی

دست دعا اُٹھاتی ہین لوگ انکو دیکھکر
ابرو جناب آپ کی طاق دعا بنی

کس طرح بوسہ گیسوؤنکا لون خصوصاً جب
ہر مو سپولیا بنی زلف اژدہا بنی

انکی خطا نہین یہ سکندر کا ہی قصور
آئینہ دیکھہ کی وہ خودنما بنی

دن رات پیستی ہی رہا کرتی ہین ہمین
معشوق تو بنی نہین آپ آسیا بنی

اقلیم ہند ہی نہین اجڑی بسی ہوئی
بگڑی ہزار دن شہر جو تخت الثما بنی

صحت ہو کس طرح سی حصول ای مسیح وقت
ہوجائی زہر میری لئی جو دوا بنی

انکھیلیون کی چال سی ہرگز نہ باز آ
تیری بلا سی یار کوئی بگڑی یا بنی

لیتی نہین ہین نام بھی اب میکدہ کا فیض
بوڑھی ہوی شباب گیا پارسا بنی

مژگان کا اُسکی نام نہ تو بار بار لی
ایسا نہو چھری کوئی پہلو مین مار لی

یا آب تیغ تیری کمر مین ہی او میان
اس تشنہ لب کی قتل کو بوندی کٹار لی

دال اُسکی آگی رندون کی گلتی نہین کبھی
شیخ اپنی گھر مین بیٹھہ کی کھچڑی پکا لی

نذرین چڑھاؤنگا شہدا کی مزار پر
قاتل جو بار سر میری سر سی اتار لی

اس ناتوان سی کشمکش اے شانہ کیا ضرور
بکھری ہی زلف پہلی تو اسکو سنوار لی

دیتا ہون مفت وقت نہین مول تول کا
لالی کی بدلی وہ جو دل داغدار لی

منظور اسکو ہون جو کبھی موتی سوتی
ہنگام گریہ مجھہ سی وہ گوہر آبدار لی

رندون کی شگہجی ہوت چلی ہین جناب شیخ
ایسا نہو عمامہ کوئی پھر اُتار لی

مردار کو لی نبض دل مردہ سی نہین
سیدہی مول لی نہ جبی یہان چار لی

کہدو تمہو جو پاس اس ابرو کمان کی
دو چار تیر نالی کی ہمسی اُدہار لی

آجائین پھر عدم سی دیار وجود مین
یاران رفتہ کو جو کبھی وہ پکار لی

جو عاشق آئی معرکہ حسن و عشق مین
ابرو سی بڑہ کی زلف اسی پہلی مار لی

گر شوق ہو ستار کا بزم نشاط مین
سنسی وہ آج آنسوؤن کی ہمسی تار لی

تیر و کمان ضرور نہین اسکو چاہی جب
تیر نظر سی طائر سدرہ کو مار لی

کرتا نہین ہی سچی کبھی واعظ ایک بات
جب تک وہ چار لوگون مین گپ شپ مار لی

یہ اشتہار حسن ہی خون اُسکا ہی مباح
جو کوئی نام خنجر ابروی یار لی

فرہاد ایک حساب سی دس ور بیش آج
بتیس بوسہ لب شیرین یار لی

شیطان سر پہ کل سی چڑہا محتسب کی پھر
ای فیض گھر مین اپنی شراب آج اُتار لی

مشتعل اپنا تن محرور ہی | آہ آتش بار برق طور ہی
سر سی پا تک وہ پریوش حور ہی | دیکھی جسکو دیکھنا منظور ہی
متفق اس بات پر ہین جن و انس | وہ پری رشک بہشتی حور ہی
جو کوئی آیا خدا سی پھر گیا | ان بتون کی شہر کا دستور ہی
آپ ہین مختار جو چاہین کہین | ق | بندۂ درگاہ عاد محبوب ہی
فاعل ہر خیر و شر ہین آپ ہی | عرض کرنا یہہ ادب سی دور ہی
رکھہ ترقی و تنزل کا خیال | پا ی عالم مین سر فغفور ہی
ہی پس مردن بہی یاد روی یار | ● | قبر مین روشن چراغ طور ہی
دیکھی اعجاز چشم مست یار | محتسب بہی اب نشا مین چور ہی

منحصر کب ایک پر ہی یہ لقب
فیض جسنی حق کہا منصور ہی

حسن عکس روی روشن دیکھیی | دیکھیی سو بار درپن دیکھیی
آئینہ مین اپنا جوبن دیکھیی | دیکھیی ای مشفق من دیکھیی
گل کی انکھن کا بہت پہیکا ہی رنگ | آپ نرگسن اپنی چتون دیکھیی
عیب تر پر شاہون تو فرمائی پر | ہی کیہ تریہ بہی لوٹن دیکھیی

آج انھون نی ایک ہی بوسہ دیا | کرتی ہین کل کیا معین دیکھیی
کیا کہون ای جامہ زیب حال تن | ہو گیا ہی تار دامن دیکھیی
انکھین کس کس کی نکلواتا ہی آج | یار کی بدلی ہی چتون دیکھیی
دیکھکر رندون کو جلتی ہین ہم | ہین یہ واعظ کیا جلی تن دیکھیی
تنگی رندون کی کبھی جمتی نہ ہی | شیخ کا نکلا پلیتھن دیکھیی
نقد دل کہو نی تو دیجی ایکدن | انکسی مین لیتا ہون ناون دیکھیی
بی نقاب آئی جو تم ای رشک باغ | ہو گیا فق رنگ گلشن دیکھیی
پیچ مین زلفون کی ہم ہی آ گئی | کس طرح سلجھی یہ الجھن دیکھیی
اس مسی مالیدہ لب کی رشک سی | اوڑ چلا ہی رنگ سوسن دیکھیی
پاون پوجی دوستی کی آپ کی | ہو گئی ہین دوست دشمن دیکھیی
خال رخ کا وصف کیا کرتی ہین آپ | ہی کہان اس تل مین روغن دیکھیی
وہ گلا کاٹی کہ پھانسی دی مگر | ساقی قاتل کی گردن دیکھیی
منہ کو بالونمین چھپا کر کہتی ہین | زیر شب ہی روز روشن دیکھیی

فیض نی سہوا بپاس قدر یار
قافیہ باندھا ہی قدغن دیکھیی

مرضی جو ہوی ساقی گردون جناب کے — کعبہ مین ہم اتار چکے بہتی شراب کے

کعبہ مین یاد آئی جو صہبای ناب کی — لون زمزمی کو بیچ کی بوتل شراب کے

اعراب خط و خال ہین قرآن کی قسم — ساقی کی رخ پہ پہبتی ہی ام الکتاب کے

ہم وہ قتیل مست ہین تربت پہ بادہ نوش — گل کی عوض چڑہاتی ہین بوتل شراب کے

آتا ہی بحر پر خم ابرو کا جب خیال — تلوار بن کی کاٹتی ہی موج آب کے

عمامہ والونکا کوئی پوچھی نہ ہمسی حال — سر پر اٹھای پھرتی ہین گٹھری عذاب کے

شیخ حرم سی پوچھیی می ہی اگر حرام — بھر بین بہشت مین ہین وان کیون شراب کے

ہم پیتی ہین جو بادہ اگر وہ پئین کبھو — جاتی رہی گی عقل ہر اک شیخ و شاب کے

کوٹھی پہ رات دن نہ چڑہ اے رشک مہر و ماہ — صورت اتر رہی ہی مہ و آفتاب کے

وہ زور عشق ماہ رخان تن مین ہی مری — چٹکی سی چھیر تا ہون سپر آفتاب کے

رندان بادہ نوش کی محفل مین آئی گر — جہڑ جای سینگ شیخ مشیخت مآب کے

اچھا ہوا جو آگئی تو جلد اے اجل — مدت سی ہم بہی فکر مین تہی یا تراب کے

ساقی جو حکم دی تو شب ماہتاب مین — کہینچین گی چاندنی مین شراب آفتاب کے

ق

تم آسمان حسن ہو باندہا کرو جناب — شمشیر ماہ نو کی سپر آفتاب کے

ہرگز نہ باندہیی سپر و تیغ آہنی — خدمت مین اور عرض کرین کیا جناب کے

واعظ کی ہو آئی کہین عاقبت خراب
اس دیندار نی مری دنیا خراب کی

جلسی امام مسجد نی پیر مغان ہوا
جتنا ساغر وضو مجھی بوتل شراب کی

جب تک نہو گا نقطۂ موہوم منقسم
امید اس دہن سی نہین ہی جواب کی

عاشق ہین کفر و دین سی نہین راستہ کبھی
پوچھو نہ ہمسی راہ عذاب و ثواب کی

اکسیر کی ہوس نہ کرون ای جنہوسو
ہاتھہ آئی خاک اگر قدم بوتراب کی

کیا دوش ہی کسیپہ یہ ہی قسمتو کا پیچ
زلف انکی ہمسی باتین کری پیچ و تاب کی

جانی لگا ہی کوچہ سرکار زلف مین
شامت پھر آئی ہی دل خانہ خراب کی

بوڈھی ہوی حضور کرو ترک می کشی
ہین ناگوار شیب مین باتین شباب کی

جب سی ہمت ناز پہ ہوتا ہی وہ سوار
اپنا قد خمیدہ ہی صورت رکاب کی

ڈرسی خدا کی جائین ورد یہ پہ جو جسم
لائین کہان سی تاب بتونکی عتاب کی

جب ٹھہری یہ غفور وہی ہی وہی رحیم
ق کیا ہمکو فکر ہی گنہ بیحساب کی

کہدو اٹھا کی رکھین نکیرین طاق پہ
پاس انکی ہی جو فرد حساب و کتاب کی

ای فیض ہم وہ رند ہین میدان حشر مین
اٹھین گی لیکی ہاتھہ مین بوتل شراب کی

دیکھی جو ساحری تری آنکھون کی آن کی
چھٹ جائین چھکی شاعر جادو بیان کی

شایق ہین کیون محل اُس مہ نا مہربان کی
آتی ہین تارے ہاتھ کہین آسمان کی

اپنا دہن رہا نہین قابل بیان کی
پائی سخن مین چبہتی ہین کانٹی زبان کی

گر چاہتی ہو آپ کہ ہون جلد خوشنویس
قط زن بنائین آج مری استخوان کی

ہی خود بخود سفینۂ عمر روان روان
محتاج ہم ہوی نہ کبھی بادبان کی

عاشق ہون فکر رزق سی مطلب رہا نہین
کھائی ہن مین نی زخم کسیکی سنان کی

ای فیض جب سی اُس مہ بی مہر پر ہین غش
دن رات ہم ہین چرخ مین ساتھ آسمان کی

دل جو زخمی ہی مجھی کیا غم ہی
نرم گفتار تری مرہم ہی

وضع ساقی کا وہی عالم ہی
کیف آنکھون مین ہماری کم ہی

کام کیا حلت و حرمت سی مجھی
می و معشوق کا مجھکو غم ہی

حسن والون مین کیا عمر کو صرف
صیغۂ عشق سی جو محرم ہی

تم فنا جل کی دکھا دو صورت
دیر و کعبہ مین پڑی اودہم ہی

یہہ پہیلی تو بہلا بوجھی آپ
تم کسی کہتی ہو کیا شی ہم ہی

ہون ضعیفی مین سلیمان زمان
قد خمگشتہ مرا خاتم ہی

فرش کو بھی ہوا اطلس کا
بام جانان فلک اعظم ہی

انکی آنکھین ہین اشارا انکی شرح
لب سی قانون شفا باہم ہی

ہین تصور مین تضادا یا ذ سرات
انکی کوٹھی پہ دہری سلم ہی

کفر و اسلام کی عینک ای **فیض**
کیا کرون لیکی بہت مدہم ہی

انکو شوق ترانہ سازی ہی
نالہ سرگرم نی نوازی ہی

ایک ہی بوسہ دو لبونکی خیر
کار شاہان گدا نوازی ہی

جب سی ہون مقتدی نکتہ دہن
مجھسی راضی امام رازی ہی

کیون نہ حق بولین صورت منصور
ہمکو معراج دار بازی ہی

اونکی قد بلند سی ہی پست
گو تہی زلف کی درازی ہی

تیغ لا سی کری جو قتل دوئی
ہی موحد وہی وہ غازی ہی

پیچمین آگئی جو ہم ای **فیض**
صرف زلفونکی جعل سازی ہی

سینہ و دل غیرت گلشن بنی
رشک لالہ داغہای تن بنی

ای جنون دیکھین تری ہم ہٹ بلی
دھجیان کہسار کا دامن بنی

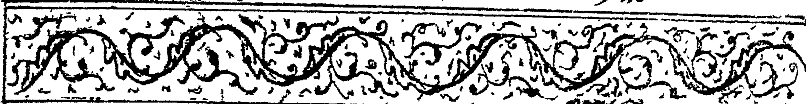
نالہ ہی الحان داؤدی ہرا
کیا عجب ہی موم اگر آہن بنی

صاف دیکھیں صورت اپنی آپ ہم | آئینہ جب وہ رخ روشن بنی
دونون دیدی ہجر مین ای آشنا | گہ بنی بہادون گہی ساون بنی
پائون پوجی ہم تری اخلاص کی | دوست تہی جتنی وہ سب دشمن بنی
ہی ہوا فق مجھسی اک یزدان پرست | غم نہین گر غیر آہرمن بنی
ٹکڑی ٹکڑی گل قبا اپنی کری | سرخ اگر اس شوخ کی چتکن بنی
دیکھی اس شیرین کی ثمر گانکو اگر | سینۂ پرویز پرویزن بنی
گر نکلجاوی خیال زلف مین | باغمین موج صبا ناگن بنی
کیون جماتی ہین ڈہری مسی کی آپ | غنچۂ گل غنچۂ سوسن بنی
جلوہ فرما ہو اگر وہ رشک حور | روضۂ فردوس گہر آنگن بنی
مارکر چہر سٹا جو وہ محفل مین آئی | پہبتیان ہونی لگین دلہن بنی
عشق نی خط کی ہمین غارت کیا | خضر راہ عشق مین رہزن بنی
یار کا یاقوت ہوجای غلام | استخوان سی میری گر قطازن بنی

فیض جب آنکھون سی آنکھین لڑ گئین
وہ ہماری آنکی ہمدم دشمن بنی

چھیڑ یار کی ذکر قد قیامت کی دن آئی | اشکر کری خبر قیامت کی دن آئی

کیا کام ہمین رنج سی راحت کی دن آئی | دکھہ درد کی راتین گئین صحت کی دن آئی
نزدیک مری گھر کی لیا یار نی گھر مول | تکلیف ہوئی دور فراغت کی دن آئی
کچھہ ہمسی بن آتی نہین بگڑا ہی وہ کافر | پھر جانکو تکلیف و مصیبت کی دن آئی
زنجیر کی ہی فکر کرائی لٹ مسلسل | غل چار طرف ہی مری وحشت کی دن آئی
زاری پہ مری یار نی کی آکی صفائی | معلوم ہوا رفع کدورت کی دن آئی
دربند سر شام سی وہ کرنی لگی پھر | دربان کی خوشامد کی سماجت کی دن آئی
تلوار کو وہ پاس سی کرتی ہی نہین دور | نزدیک ہماری ہی شہادت کی دن آئی
زلفون ہی کی الجھیڑی ہین جو صبح و مسا ہی | ای بخت سیہ کیا تری شامت کی دن آئی



شعبان ہی آخر ہوا سیحانی سی نکلو
توبہ کرو ای **فیض** عبادت کی دن آئی

جانتی ہین مجھی سب آپ کی محفل والی | اچھی اچھی جو سپاہی ہین بڑی دل والی
تنگ جینی سی ہی یون عاشق صادق تیرا | دق ہی ہوتی نہین ایسی مرض سل والی
ای نسیم سحری کھول اگر تجھسی کھلی | غنچہ سان ہم بھی ہین اک عقدۂ مشکل والی
دردسی زخم جگر کی جو مجھی غش آیا | رات گھبرا گئی ہمسایۂ قاتل والی

کبھو جو انکا نہین ملتا ہی شش و پنج مین ہون
گئی اللہ کدھر ساتھ کی منزل والی

نغمۂ جان حزین سنیئی کہ دل خوش ہی میرا
چھیڑی سنتی ہین کیا آپ عنادل والی

غرق گرداب فنا ہو جو میری کشتی عمر
موج سان سر کو پٹکتی رہین ساحل والی

چبھگئی قیس کی تلوی مین ہزارون کانٹی
کہین ناقی کو ذرا تھا ملی محمل والی

فکر مرہم نکرا ی فیض پر اُس مژگان سی
زخم سینی کی جو کاری ہین او نہین سلوالی

دھوم ہی نرگس شہلا کی خریدارونکی
دفن لاشی ہین جہان چشم کی بیمارونکی

شاخ سنبل کی اگر آپ کو منظور ہو سیر
قصد کیجئی کاکل کی گرفتارونکی

جب تلک جیتی ہین دیکھینگی ہم اس امر لین
کون لیتا ہی خبر ہمسی تہی کی بارونکی

بعد مردن بھی رہی گردش قسمت باقی
چاک پر خاک چڑہی ہی تیری آوارونکی

میری دل کی ہی خبر خوب اوسکی لیکو
دخل کرتا ہی جو محفل مین دل آزارونکی

اپنی چہرہ کی خدا جانئی کیا صورت ہو
کی ہی فہرست طلب یار نی تلوارونکی

فیض اس ترک ستمگار سی کر ملنا ترک
خیر اسی بات پہ مرضی ہی اگر یارونکی

کیا تیری ہی جا ہی لیلی کی تیرین ٹہوریسی ہی
غیرت اپنی بھی میان مجنون کہین ٹہولیسی ہی

ہم بہی دکہلاتی تمہین دل کی تڑپنی کی بہار
کوچۂ سفاک کی لیکن زمین تہوڑی سی ہی

کس طرح پہونچا وہی تیری بام پر اپنی کوڈ
طاقت بال و پر روح الامین تہوڑ لیسی ہی

تہا ارادہ دین جلا مینا ہی دل پر کیا کرین
جام ساقی مین شراب آتشین تہوڑ لیسی ہی

صبح کو آتا ہی وہ پر دیکہیی ہوتا ہی کیا
ہی شب ہجران بہت جان حزین ٹہوریسی ہی

ہم بہی اُس دست حنائی کو کہین کرتی خجل
تراہو سی لیکن اپنی آستین تہوڑ لیسی ہی

وصل کی دن فیض سی ہان لوگ کہتی ہین بہت
انگی ہونٹہو نپر مگر باقی نہین تہوڑ لیسی ہی

بسی ہمسایہ مین جس جنگجو کی
رہی ڈر بری ہی گرد اپنی لہو کی

بڑی چہاتی تہی اپنی زخم دل کی
ہوی ہرگز نہ منت کش رفو کی

پہران بادام چشمون سی جو ملتی
بزنگ سرمہ پستی ہم کبہو کی

عرق آلودہ ہوتی ہی وہ کاکل
ق
ہوی جب عطرافشان موکسو کی

غزالان ختن کا پیٹ چیرا
گرفتارون فی زلف مشکبو کی

پہلی پہولی گئی گذری چمن ہی
جو پودی تہی ہماری دبرو کی

نہ اترا زہر مار زلف اب سے جی
ہزارون ہی نسعون پڑہ پڑہ کی پہونکی

اُٹہی تعظیم دینی کو ہر اک سرو
جو بیٹہی دو کنارے آبجو کی

نہ دینا تھا دل اُسکو فیض صاحب
اگرچہ کی تو ہم اتنا ہی چوکی

دل تیونکا نرم ہی اس آہ آتش خا دسی — سخت پتھر پھوٹتی ہین تیشۂ فرہاد سی
ذکر خیر اُس کی مژہ کا جب لبو نپر آئیگا — خون ٹپکی گا زبان نشتر فصاد سی
ہر یکی بات مین ٹپکا ہی ناحق طفل اشک — زندگانی تلخ ہی اس نا خلف اولاد سی
کیا قیامت ہی جو تم نالی کو سمجھو بی اثر — بانگ صور حشر وابستہ ہی اس فریاد سی
بخیہ چاک جگر کا ہو جو اُس مژگان کو قصد — زخم پھر دہوتا ہون آب خنجر جلاد سی
پر کتر ڈالی کسی کمبخت نی بازو سمیت — ورنہ اُڑ جاتی کہین ہم خانۂ صیاد سی
آجکل تلوار پھر چلتی ہی ابروی بتان — پڑھ چکی شمشیر خامہ کا سبق استاد سی
پھوڑ ڈالی کان ہمسایہ کی چیخین مار کر — ناک مین دم ہی میرا یارب دل ناشاد سی
خاص بندون کو خدا کی جسنی مارا چل جب — چاہتا ہون داد یارب اُس بت بیداد سی
دیدۂ ساقی نہ دیکھون دیکھون نرگس کی طرف — کیا غرض مجھکو کسی اعمی مادرزاد سی

مدرسہ مین کس کی مژگان کا ہوا تھا ذکر فیض
مشق کرتی ہو جو دل پر خانۂ فولاد سی

جب سی یہ دریای محبت مین چلا ہی — مانند گہر اشک میرا آبلہ پا ہی

جس ذرّ سی ہوش اکی ضعف دل بیمار
تار نفس باز پسین چوب عصا ہی

دیوانہ بہت کون ہی الفت کو کبھی
دیکھا ہی مجھی آپ نی مجنونکو سنا ہی

کہتا ہی کوئی لعل اسی ور کوئی یاقوت
آنکھون سی ابہی لخت دل زار گرا ہی

صدمی تھی بہت ہمنی اٹھائی ہین پہر اگر
اللہ کو ہی علم کہ تقدیر مین کیا ہی

رکہہ پنبۂ مرہم نہ مری زخم کی سینہ پر
جراح اگر سودۂ الماس کی چاہی

پیوست ابہی تک نہوا گوشۂ دل مین
تیر نگہ یار مین شاید کہ خطا ہی

کرتا ہی خدا جانئی کیا شکوۂ قاتل
منہ زخم دل زار کا پہر آج کہلا ہی

کیا تمکو مضرت ہی سونکی خفگی سی
ہوتی ہو خفا کاہیکو ای فیض خلا ہی

رخصت طلب ہی جسم سی جان اس علیل کی
شاید مسیح وقت نی آنی مین ڈھیل کی

اس کاروانسرا مین اترنی ہی ہم نہ پائی
ہونی لگی بلند صدا الرحیل کی

صحن حرم کفاف کری کیا نماز کو
کثرت بہت ہی نعش پہ تیری قتیل کی

کہتی ہی خلق خشک مری چشم تر کو دیکھہ
کچھہ ان دنون مین آمد نی کم ہی جہیل کی

یک حور وش کی ہجر مین اے مرد مو مری
سیل سرشک نہر بنی سلسبیل کی

عرصہ جہانکا زیست تلک ہمپہ تنگ تہا
دنیا بھی گوئی گھر ہی شاید بخیل کی

ای بت ناز کعبۂ دل کو ہری توڑ کر
قدرت کو دیکھہ حضرت رب الجلیل کی

ق

کہتی ہین یک ضعیف ابابیل نی کہین
غارت کیا ہی فوج کو اصحاب فیل کی

تجھکو نہین شخص یک بت فرعون وضع کی
تحریر سرمہ موج ہی دریای نیل کی

دل کیون نہ اسکی ہجر مین رہی اشتیاق سی
ای میفروش ربط ہی شیشہ کو طاق سی

لیتی ہین ایک آن مین دونون جہان کو
یک دم اگر ہم آپ رہی اتفاق سی

کیا تمکو وصل و ہجر کا دکھلادین ہم حساب
کچھہ مطلع نہین ہین سیاق وسباق سی

مجنون لقب ہی شاید انہین پیرمرد کا
آئی تھی نجد مین جو نظر ہمکو قاق سی

کہتی ہین بعد مرگ میری لاش پہ وہ آہ
بارسی ہوئی نجات انہین ہی فراق سی

کرتا ہی چہیڑ جو غم شیرین سی ہر گہڑی
فرہاد کو بہی شوق ہی شاید مذاق سی

ایسا لکہا ہی طاق پہ نوشیروان کی
جیتا گیا نہ کوئی فلک کی رواق سی

ہونگی خفا تو دیر سی دینگی ہمین نکال
ڈرتا ہی کون ایسی بتون کی نفاق سی

ساتھہ اپنی موج اشک دما دم لئی ہوئی
آئی ہی فیض آج بڑی طمطراق سی

تمت تمام شد غزلیات

ختم غزلیات بر قصیدۂ نعتیہ

قبلہ و کعبۂ مقصود رخ احمد ہی
سین یسین ہی دندان مبارک کی شبیہ
آپ ہی است سہی ہی کہ گئی سارے رسل
نام اقدس جو کوئی بے ادبی سی لیگا

خال مشکین ہمیں حجر الاسود ہی
الف اللہ کا الا بیہ ہی کو تہ کیا
یہان رسول عربی کی خبر آہ ہی
بخدا وہ نہین مومن ہی کوئی کافر ہی

کیون نہ ہر ہر قدم قدس پہ مین سجدہ کرون
نقش پای نبوی فیض مرا معبد ہی

اشعار متفرق

افلاک پہ جلوہ ہی تری جلوہ گری کا
جب ہمکو تصور ہو تری خوش نظری کا
مطلق نہین ہین جزوی و کلی سی خبردار
تصدیق جنین ہی وہ سمجھتی ہین سبہ کی فصل

ہی مہر ستارہ تری پاپوش زری کا
حاصل ہو بدیہی سی نتیجہ نظری کا
در ذات تصور ہی مجھی بیخبری کا
کب جنس ہین ہو خاصہ نوع بشریکا

ایضاً

کیون نہ عالم کو گمان ہو گیسوؤن پر سانپ کا
تیری زلفونکا ہر اک حلقہ ہی اکپر سانپ کا

ولہ

تھا جو زاہد طرف روضۂ رضوان دوڑا | مین جو دوڑا تو سوی کوچۂ جانان دوڑا

ولہ

جب ہوا اُس خوش ادا کا سامنا | ہمنی جانا ہی قضا کا سامنا
فیض صاحب جیتے جی کرلی کہا | ایک دن ہوگا خدا کا سامنا

ولہ

درویش ملی گا نہ کوئی شاہ ملیگا | جب آپ ملینگی ہمین اللہ ملیگا

ولہ

وہ رشک مسیحا سر بالین ہمین تھا | [illegible] نفس بازپسین تھا
دنیا تھی کہ پہر اور کہان ساکن دنیا | تھا وہم ہمارا نہ مکان تھا نہ مکین تھا

ولہ

عجب کچھ رنگ ہی تختہ پر اُن یاروں کی لاشونکا | جو کرتی تہا ادا وہ تخت طاؤسی پہ بیٹھنیکا

ولہ

پختہ کاری پہ میری تو کا ہے کو اترا تا تھا | گر نہ پاتا تیری کہانی مین جو خام آتا
کاش بیمار کسی چشم کا ہوتا مین بہلا | تا [illegible] کو میری مولوی جام آتا
رخصت موت جو دیتا تو مجھے خلق کی صبح | مین بھی کعبہ مین تیری بادہ کی احرام آتا

ولہ

جب اشک موجزن ہو کسی ناتوانکا — ہو کشتی ہلال کو صدمہ تلاطمون کا
دو فاتحہ خدا کی لئی میری خاک پر — کشتہ ہون فیض یکجہتی ناٹھہرنکا

ولہ

وصل کی دن فیض صاحب انکو بہی — میری مرنیکا اچنبھا ہوگیا

ولہ

مے سر جب تلک آب دم خنجر نہوئیگا — گلو ئی خشک مشتاقان مژگان تر نہوئیگا
رہیگی طاق پہ کیفیت میخانہ ای ساقی — ہماری خاک سی تیار اگر ساغر نہوئیگا
رہیگی آمد و رفت نسیم صبح جبتک یہان — گذارا خاکسارونکا تیری در پر نہوئیگا
جو ہوگی سیل اشک جاری فیض آنکھون سی — گذر ہرگز کسیکا جانب کوثر نہوئیگا

ولہ

نمک چھڑکا کیا اچھا ہوا فیض — دہان زخم اب تک بی مزا تھا

ولہ

شام آتی ہین دم صبح چلی جاتی ہین — عدم و ہست کو یارون نی گہر انکا سمجھا
پست معمورہ پہ جب عیسئی مریم پہونچا — معنی مصرع برجستہ سوزن سمجھا

مصفقلہ لیکی مہ نو جو فلک پر آیا | کیا دل فیض کو آئینہ آہن سمجھا

ولہ

تھا بیابان خطر جس کو چمن جانا تھا | تھا سفر ہمنی یہان جسکو وطن جانا تھا
جب تلک چاہ زنخدان کی مجھی چاہت تہی | خال د کاکل کو تیری دلو ورسن جانا تھا

ولہ

پہوڑا جو دل کی پاس ہوا تھا وہ چہل گیا | اچھا ہوا جو گھر سی ہماری مخل گیا
دیکھا ہی مین نی مرقد جمشید پہ لکھا | آیا جو کوئی بزم جہان مین خجل گیا
جو ہو سوخدا کی ہی آگی کہونگا مین | سچو رہی تیون کی گھر مین مرا نقد دل گیا
آیا تھا زور شور سی پر چشم کی حضور | ابر مطیر ہو کی بہت منفعل گیا
کروٹ جو لی کسیکی دل بیقرار نی | ایک اک طبق زمین کا صدمہ سی ہل گیا
رہتی ہی گرد مرقد مجنون ہمیشہ گرد | کیا فن عشق خاک مین ای فیض مل گیا

ولہ

مانگ کا قصہ جو سر مینی سر شام کیا | نصف شب کو دل بیمار نی آرام کیا
چمن دہر مین غنچہ نی اٹھایا بیڑا | قتل بلبل پہ جو صبا دنی احکام کیا
جب مٹی مین ہاتھہ چڑہا آپ کی مانند نگین | ہمجد صبا ئی نی مجھی خلق مین بدنام کیا

جس روز اُسکو پان سی کا مزہ لگا ۔ شبخون جناب دل پہ کوئی مار جائیگا

جس دن شریف مکہ ہوا ای صبا ضعیف ۔ چوری عصای نرگس بیمار جائیگا

شان و شکوہ بام کسی اور سی کہو ۔ عرش برین سی نالہ مرا پار جائیگا

ولہ

ہوا چرچا جو تیری رنگ و بو کا ۔ ہزارون نی گلون کی مُنہ پہ تھوکا

گیا گذرا دل مرحوم جب سے ۔ میری گہر شعلہ ہی ہا و ہو کا

سنائی کیا ہو مجنون کی کہانی ۔ یہ قصہ ہی ہماری روبرو کا

چلی جاؤ کہین ای حضرت دل ۔ نظر آتا ہی یہان میدان ہو کا

نکر تا خواب غفلت او مسافر ۔ مثل مشہور ہی سویا سو چوکا

ولہ

جو کام ہی خوشی کا دنیا مین کم نہوگا ۔ جانی سی کچھ ہماری یارونکو غم نہوگا

کیون ای قضا ہمین تو تکلیف تھی یہی گر ۔ آباد ایک دم سی ملک عدم نہوگا

پھرتے ہین آج لیکر یہان سرنوشت ہمرہ ۔ کل اس زمین پر اپنا نقش قدم نہوگا

مرزا نکا فیض اپنی کچھ یار آشنا کو ۔ جو آج درد و غم ہی کل یہ الم نہوگا

ولہ

مردم چشم کو جب قبلہ نما سمجہا تہا / ابروی یار کو محراب دعا سمجہا تہا

مین بہی یک روز تصدق سی کسی ابرو کی / مطلب مصرع شمشیر قضا سمجہا تہا

روز میثاق کی یارون کی بلی کہتی ہی / دل نادان کو گرفتار بلا سمجہا تہا

بی اجل اسنی مجہی زہر پلا کر مارا / جس کی مین لب مین جو آب بقا سمجہا تہا

اور ہی امر تہی وہ اور ہی کچہہ بات تہی فیض / یار لوگون نی یہان جسکو خدا سمجہا تہا

ولہ

جو وقت خواب ابروی جفا جو کا خیال آیا / علم کر تیغہ اپنا مہر چرخ سر پہ ہلال آیا

ولہ

کچہہ پوچہیئی نہ درد سر عشق کا بیان / اب تک فراز گور پہ ہی صندل لگا ہوا

ای یار کشتگان کی چراغان نہ تہی جو آج / پہر کیون تری جبین پہ ہی صندل لگا ہوا

ولہ

ٹکڑی ٹکڑی گر نہوتا جام معکوس حباب / موج کیون سر کو ٹپکتی ہو کی افسوس حباب

خار غم سی دامن ذی آبرو ہی بی خطر / صدمۂ سوزن سی ہی محفوظ ملبوس حباب

دیکہتا ہی اوج موج بحر ناپیدا کنار / آشنائی کی ہوا جب تک ہی محبوس حباب

جلوہ فرما شب کو ہو نہی تو لب دریا اگر / ہو چراغ چشم ماہی زیب فانوس حباب

اہل رقت کا بکا ای شیفتہ محسوس ہی | نارسا ہی گوش تک آوازۂ کوس حباب

ولہ

کو صرف تیغ موج ہی ہوئی سر حباب | محتاج بخیہ دوز ہوا فرق حباب

کس آشنا کو بادہ کشی کی چڑھی ہی لہر | دریا کھڑا ہی لیکی بکف ساغر حباب

لیتی ہی ایک سانس بہ مین سرد ہو گیا | تھی زندگی بھی میری مگر ہمسر حباب

کب داستان بودہی اپنی شنیدنی | ہوتا ہی زیب گوش کہان گوہر حباب

پھرتا ہی جہانکتا جو کنوین ای منجمو | آیا ہی برج دلو مین کیا اختر حباب

وہ اپنی ہست کی نہ کری عرض آپ سی | دیکھی جو غور سی طرف جوہر حباب

ولہ

رخ و کاکل کی تصور مین ہین دن رات خراب | ہمی ہوتی ہین کہان خلق مین اوقات خراب

ولہ

خرمی جاتی رہی یون ہمی دلگیری سمیت | جس طرح جاتی جوانی موسم پیری سمیت

کیا وہ کاکل تہی عرق افشان کہ ماری شک کی | عطر عنبر آب ہی عطر ملاگیری سمیت

مصحف رخ پر تیری نی زیر و زبر افشان کی دیکھ | محو ہین اعراب لفظی آج تقدیری سمیت

صرف کی اس نحو جب تکرار ہو دی آپ سی | منفعل ہو سیبویہ اخفش سی تقریری سمیت

صرف کی اس نحو جب تکرار ہووی آپسے | منفعل ہو سیبویہ اخفش سنی تقریری ہمیت
سوز یا چین کو یلین کو کین اگر اس فصل مین | بہولجائین قص زہرہ جی تاریری ہمیت
گر نہین قتل جہان یکدست فیض اُسنی کیا | دست قاتل غرق خون کیون جہانگیری ہمیت

ولہ

تو نہووی جبتک ای تقدیر یار عنکبوت | ہو نہ یک مچہر قیامت تک شکار عنکبوت
ہاتہہ مل کر یہی کہتی ہین باہم مکہیان | ہی رگ زنجیر سی مضبوط تار عنکبوت
دیکہتا ہی جو کوئی شکل آپ کی کہتا ہی یون | ہو میان مجنون مقرر رشتہ دار عنکبوت

ولہ

چڑہی جو دست بت بی حجاب مین تلوار | اثر کری سپر آفتاب مین تلوار
ہوا جو غرکہ پہر اس آشنا کی ابرو کا | چلی گی خضر سی اہی فیض آب مین تلوار

ولہ

سراب و آب مین عالم کی امتیاز تو کر | حباب وار لب بحر چشم باز تو کر
کدہر چلا ہی صفین چہیر تا ہوا قاتل | جنازہ شہدا پر ادا نماز تو کر

ولہ

مثل تصویر کی خاموش ہی رہنا بہتر | بات کہنی کی بہی ہوی تو نہ کہنا بہتر

کام جو ہوتی ہین اُس سی نہین ہوتی اُس سی — اپنی نزدیک ہی بائین سی تو رہنا بہتر

ولہ

گرین مصحف رخون کی خط زر و گل قدر — ہی اُن کی زلف مشکین لیلۃ القدر

گرین کیا آہ و نالی اُن کی آگی — نہین رکہتا ہی اپنا شور و غل قدر

گرین معشوق کیا تو نسیم عاشق — نہین ہی بلبلون کی پیش گل قدر

ہوا ہی چشم میگون سی مشابہ — بڑہا ہی کیون نہ اپنی جام گل قدر

ولہ

عرش ہین آنکہین ہمرخ موباف بت مغرور کی — آشیان باندہا ہی مرغابی نی شاخ طور پر

ولہ

جیون گیا عشق کی بہین سرزمین پر — لگی ٹہوکر ہی گام اوّلین پر

خجل ہر موج ہمہ تی پر کرون کیا — ہوی تہی جمع کچہہ اشک آستین پر

دیار عشق مین گہر باندہی فیض — کہ قسّی ہین زمین کفر و دین پر

ولہ

گرد سی زمین پر آ کی پانی جو بہر گیا تہا — پہوڑی تہی آبلی کچہہ کانٹی چبہہ چبہہ کر

کہتی ہین گور جس کو آرام کی جگہہ ہی — جاگا نہ کوئی اب تک ایسی خوابگاہ مین سو کر

ولہ

گر پر مجروح کو جھٹکی گزند تار قفس ‌ شاخ نخل طور ہو جاوی ہر اک تار قفس

پہلی ہی پرواز مین جاتی رہی سوی عدم ‌ یا الٰہی ایک ہم ہی تھی کیا سزاوار قفس

صورت گل ہمنی دیکھی ہی نہین اے ہمصفیر ‌ آنکھہ کھلتی ہی ہوا محسوس دیدار قفس

کب تماشا کوچہ گل کا نظر آوی اسی ‌ جس کی قسمت مین لکھی ہو سیر بازار قفس

کھینچکر یک آہ آتشناک ٹھنڈا ہو گیا ‌ سست تھا دو تین دن سی جو ہوادار قفس

فیض ہم اڑتی سی سنکر گل کی بالا بی خبر ‌ رہ گئی بازو ہلا کر زیر دیوار قفس

ولہ

ای حباب بحر تیری قدر یہان کرتا ہی کون ‌ اس کنارے پر ہزارون آ گئی افسر شہان

ولہ

سر بازار یہہ کہتی ہین پشیمان صدف ‌ جنت خلد ہی گہوارۂ دامان صدف

دامن اہل تمول ہی بری زحمت سی ‌ قابل بخیہ نہین چاک گریبان صدف

دل جلون سی نہین کچھہ نیک گہر کو پروا ‌ طالب سرمہ نہین دیدۂ گریان صدف

کیون نہ عاشق کی ہون پیاسی یہ آنکھین نیچی ‌ زلف درسفتہ جانان پہ ہی حیران صدف

ولہ

آوارگی مین ہمسی بن آتی ہین کار عشق — ہی اپنی مشت خاک مین شاید غبار عشق

دیوانگی مین پہرتی ہین گرد دیار عشق — ڈالی ہی وحشیون نی بنای حصار عشق

یارب کہین مزاج ہما کا بدل نہ جای — میری ہر استخوان مین بہرا ہی بخار عشق

ای مست ناز پانون زمین پر سنبہل کی رکہہ — مٹی مین مل نہ جائین کہین خاکسار عشق

کہستی شہر گاہ سوی نجد ہی دوان — لیلی کا ناقہ ہی شتر بی مہار عشق

جاتا ہی دم کی ساتہہ ہی آزار دوستی — دشمن کو بہی نصیب نہو اضطرار عشق

ولہ

خاکسارون کو فیض کافی ہی — بستر خاک اور ردای فلک

ولہ

ذبح کر ڈال کہین شوق سی تلوار نکال — ہمپر آنکہین نہ مگر ای بت خونخوار نکال

نعش اٹہا لا کی تیری دروازہ پہ لی آئی ہین — تو نی محفل سی دیا جس کو کبہی بار نکال

ولہ

جو کہتی ہی ای نسیم سحر شمع زار گل — پر دل جلونکا ہو نہ چراغ مزار گل

بلبلونکو ہجر کی چوٹ سی جنکا عذار سرخ — فیض اُس پری کی گال پہ ہرگز نہ مار گل

ولہ

ولہ

آرام سی رہنی نہین پاتی ہین کبہی ہم — کیا یاد کرین گی تجہی ای چرخ [illegible] ہم
ہی آہ رسا زور یہ کچہہ اور بہی دم لی — پہر تجہکو ہلا دیتی ہین تا عرش [illegible] ہم
ای فیض اگر ساتہہ رہیگا دل نالان — آ جاوینگی [illegible]

ولہ

جب کرینگی ہمت سی غم و درد آبادہم — [illegible] گی تجہکو بہی ساتہہ ہی [illegible] ہم
خواہش استبرق و سندس کرین کس واسطی — خلعت عریانی تن رکہتی ہین مادرزاد ہم
لوح دل رکہتی ہی کب نوک قلم کی احتیاج — ہین خط ناخن کی کہنچنی مین بڑی استاد ہم

ولہ

[illegible] رہی جو پریشانیون مین ہم — [illegible] کی زندانیون مین ہم
ای چشم جب سی بوند سماتی ہی طفل اشک — ڈوبی آبرو مین شکر [illegible] نیون مین ہم
قیمت مین کچہہ بہی لب لعل نگار کی — کیا منہ بتائین جاکی بدخشانیون مین ہم

ولہ

اگر یون ہی رہیگا آہ آتشناک کا عالم — تو ہوگا عالم ارواح عالم خاک کا عالم
ہم دیکہین سیر جلوۂ برق تجلی کی — میری داغ جگر مین ہی چراغ طور کا عالم

کسیکی جنبش لب سی بہت نزدیک آ پہونچا
قیامت کو سمجھتا تھا کہ ہی کچھ دور کا عالم

ہمارا حال اگر ای دوستو پوچھی تو کہدینا
نصیب دشمنان ہووی نہ اس رنجور کا عالم

کہین سب اہل کشتی **فیض** بسم اللہ مجرہا
تموج پر ہی اپنی چشمۂ ناسور کا عالم

ولہ

نرکہ او مسافر اتنک کر قدم
چلا چل رہ عشق مین بھر کر قدم

یہ ر دیا غم رفتگان مین کہ بس
بہین پہوٹ آنکھین ہوی تر قدم

کرون قصد بیت الصنم خاک مین
ہوی ساتھ ارادہ کی پتھر قدم

ق
مصفا نہایت رہ عشق ہے
پڑتی ہین یارون کی اکثر قدم

رسائی ہی دشوار منزل تلک
نہوگا ترا جب تلک سر قدم

ق
وہی راہ ہی باب مقصود کی
چلا جا تو اٹھہ جا ہی جید ہر قدم

مگر یہ فقیرانہ ارشاد ہی
رہی ہوش بر دم نظر بر قدم

ق
دیا رنج ہمراہیون نی ہمین
رکہین کب تلک انکی قدم بہ قدم

ارادہ ہی ای **فیض** جون مرغ تک
نرکھی کبھی گھر سی باہر قدم

[illegible]

[illegible]

ولہ

خط جادہ ہون یا مین نقش پا ہون
غرض ارشاد کا تکا رہنما ہون

تامل شرط ہی اے اہل معنی ق کتاب فقر کا مین مدعا ہون
سمجھتی ہی نہین مطلب حواشی کہ مین سطر نقش بوریا ہون
عبث رکھتی ہین مجھپر تہمت مرگ بہت راتون تنہا جاگا سو رہا ہون

ولہ

نہین پندگو یونکی کیا واہیاتین نہین یاد انکو بہکانیکی باتین
کبھی فکر جنت کبھی ذکر کوثر کیا کرتی ہین پینی کھانیکی باتین

ولہ

عمر آخر ہوئی غفلت کی سرانجام مین ہین ہو چکی بہور مگر ہم ابھی آرام مین ہین

ولہ

جلوہ بخش حرم و دیر ہی کون آپ ہی آپ ہو تم غیر ہی کون
آپ تو نیک ہین مین بد ہون بھلا مالک امر شر و خیر ہی کون

ولہ

کعبہ ہی پیش نظر دیر نہین آپ ہی آپ ہو تم غیر نہین
صلح کل فیض مرا مذہب ہی شیخ و راہب سی مجھی بیر نہین

ولہ

...اڑاتی ہین کبوتر دہوپ مین	مین جلا کرتا ہون دن بہر دہوپ مین

وله

...کی مر چلا ہون محبت کے روگ مین	ڈالا ... تیری غم نی مجہی اس بروگ مین

وله

جب سی کی تیری لبون نی کسر شان انگبین	ہوگیا ہی مکہیون کا رزق شان انگبین
...تیری لب جوش سر بازار کہتی ہین پکار	ہی تو ادنچی لیک پہیکی ہی دکان انگبین
...ہین تلخ ہی ای غیرت شاخ نبات	قند سی گر چہ شیرین ہی بیان انگبین
...یوسف مصر کا ہوئی جو کہین	رہ گئی سب چاٹتی مہمان خوان انگبین
فیض اپنی آتشبازی نی پکہلا دیا	موم کا ... لوگ کہتی ہین مکان انگبین

وله

...گل جو ... سی کہا ہم ہو تار آستین	تختہ زر ... ہو تختہ گل پر بہار آستین
ہو ... اس مہروش کا ہمکنار آستین	...کیون نہ ... شعاعی تار تار آستین
کوئی ... سیل گریہ استغاثہ ...	ایک مدت ... ہی سو کہی جو نبار آستین
...ہو جائیگا	فیض صاحب ہم اگر جہٹکین غبار آستین

وله

دل پر قلق ہی شیوہ ماتم بہت ہی یہان
یاران رفتگان کا ہمین غم بہت ہی یہان

باہر نکل نہ گوشہ وحدت سی تو کبہو
کثرت سرای دہر ہی عالم بہت ہی یہان

سو سی بہشت دیکہی کب ہجر وانگی
ہمکو فراق حضرت آدم بہت ہی یہان

مشکل حباب ہی ہی یکدم کی زندگی
گر ٹہیر جای فیض کوی دم بہت ہی یہان

ولہ

شعلی اُٹہتی ہین جواس دیدہ تر کی تہ مین
کان گوگرد کی شاید ہی جگر کی تہ مین

ریخ مسی کی نمایان ہی کہان دندانمین
جای نیلم کو ملی سلک گہر کی تہ مین

فیض کشتہ ہون مین یک غنچہ دہن کبکا
دفن کرنا مجہی نخل گل تر کی تہ مین

ولہ

تیغ نظر کا اور تو صدمہ نہین ہین
آئی ہین زخم سینہ و دلپر کہین کہین

آتا ہی وہ مسیح عیادت کی واسطی
دم بہر تو ٹہیرا ی نفس واپسین کہین

جب سی جنونکی ہاتہہ چڑہی قبای فیض
دامن کہین ہی جیب کہین آستین کہین

ولہ

جب نظر آتی ہین اُس شیرینکی گہر کی کہیان
ہاتہہ آتی پرونیر ملتی ہین شکر کی کہیان

تاہون جب مین اسکی خال لب کو تب مجہی
کاٹتی ہین چشمۂ خواجہ خضر کی کہیان

رخ پہ کاجل کی بنا کر تل دکھا دو تم ابھی		جس نے یہاں دیکھیں ہوں قرص قمر کی مکھیاں
تاکجا شیریں جا پانی کھینچتی لب بست لب	ق	جمع ہیں خوان غزل پر بحر و بر کی مکھیاں
جی میں استلا رہا ہی زور کو ہی آپ میں		فیض صاحب ہانکتے ہیں کدہر کی مکھیاں

ولہ

تھا آب زندگی لب جانبخش یار میں	اس عالم سراب میں ہوکا دیا ہمیں
ایسا قصور ہمسے ہوا کیا جو جلد ہی	بابا کی ساتھ دیس نکالا دیا ہمیں
کھیلیں جو ہنسی آنکھ مچول کسی کی ساتھ	یاروں نے فیض خاک میں دفنا دیا ہمیں

ولہ

اب بھی لگی پھرنے ہر اک سمت اے نسیم	رہنے کہیں تو دے میری مشت غبار کو
اب تک شمیم زلف سے مغز آشنا ہیں	دیتے ہیں آج عود ہم اس روزگار کو
آتا ہے وہ مسیح لب چشمۂ حیات	کہدے بلا تو لے خضر آبدار کو
ٹھنڈی ہی بات کہکے نسیم سحر نے فیض	خاموش کر دیا میری شمع مزار کو

ولہ

جو دیکھے میری آنکھوں سے دہان تنگ جاناں کو	برنگ غنچہ سارے عمر وہ جھانکے گریباں کو
سینہ تختی پر اپنی رشک ہے شام غریباں کو	خجل صبح وطن ہے دیکھکر چاک گریباں کو

جسم ہی تیرا کار نمک کرتا ہی زخمون پر
اٹھا کر پھینکدی پہلو سی او ظالم نمکدان کو

نہین معلوم اسکو بد دعا کس دل جلی کی ہی
کہرل مین پیستی ہین آجتک کحل صفاہانکو

نہ دی اے غیرت بلقیس ہرگز ہول کر نسبت
ہماری سرمگین چشمون سی تسبیح سلیمان کو

سمجھ کر زلف مین کنگھی کرای مشاطہ لیلی کی
کہین چبھ جائے نہ پہونچی قیس کی تار رگ جانکو

ولہ

چشم تر مین ہین کہان لخت دل بیتاب دو
تیرتی ہین مجمع البحرین مین سرخاب دو

دیکھکر بیتاب دل کو کہتی ہین ابروی یار
ایک مچھلی کی لئی تیار ہین قلاب دو

بیشتر ہنخواب رکہتا ہی مجھی اسکا خیال
جس کی پہلو مین دہری ہین بالش کمخواب دو

دیکھکر نقشہ کسی بحر وفا کی ناف کا
حلقہ چشم تر اپنی بن گئی گرداب دو

چشم سرشار خوش ابرو دیکھکر کہتی ہین لوگ
مست جام ناز رہتی ہین تہ محراب دو

یون در گوش انکی زیر زلف آتی ہین نظر
رات چمکین جسطرح سی کرمک شب تاب دو

قیس کہتی ہین جسی مجنون ہی کہتی ہین اسی
فیض صاحب ایک دیوانی کی ہین القاب دو

ولہ

منہ پر جلاؤن سوز نہان کی بیان کو
مرجای شمع کہینچکر اپنی زبان کو

کاجل کی تل کہان ہین تہ چشم سرمگین
زنگی بچون نی لوٹ لیا اصفہان کو

ہوں آج شکل نقش قدم یہاں فتادہ مین
کل کوئی بھی نپائیگا میری نشان کو

دوں چشم کو جو رخصت گریہ دم قلق
ہوگا تحان نہ ورق نہ آسمان کو

ولہ

رہتا ہوں جو احتیاط سے وہ دور بین کو
دکھلاؤں روزن دل اندوہگین کو

ہوگا جو دفن خاک مین یہ پہلوان دل
دیگا الٹ ہی تختہ روی زمین کو

جیسی مقابل اسکی جبین کی ہی آئینہ
غارت کیا سکندر رومی نی چین کو

کعبہ سی کچھ ہی غرض نہ کچھ کام دیر سی
مدت سی ہمنی ترک کیا کفر و دین کو

ای فیض وہ مسیح میری خاک پہ جو آی
تکلیف دوں نہ عیسی گردوں نشین کو

ولہ

کہاں تھا قم باذن اللہ کہنا یاد عیسی کو
تیری ہونٹوں نی دی تعلیم جانبخشی مسیحا کو

لٹا کر خاک و خوں مین اس دل مضطر کو یکدن یہان
دکھا دینگی تماشا ہم ہی اُس محو تماشا کو

کہا سنکر بانگ ناقوس ای بت ترسا یہ چمن ہی
کریں آباد لبیک حرم سی ہم کلیسا کو

میرا خون ناحق سی ہاکرتی ہیں ذی جوہر
نہیں ہی قتل سی کچھ کام تیغ موج دریا کو

رفع ندامت کی بہت توبہ ابھی ہم نی
قد طناز سی تشبیہ دیکر نخل طوبی کو

بجای سبزہ و گل حسرت و افسوس نکلیگا
کہاں یارب کریں ہم دفن جان پر تمنا کو

گرون صحرا نوردی کب تک اٹہی لب شیرین | بنایا خانۂ زنبور کانٹون نی کف پاکو

ولہ

بعد وفات پہر مری آنکہون مین نور ہی | خاک مزار مین اثر کحل طور ہی
بی یار صحن باغ ہی میدان حشر کا | مجہکو صدای خندۂ گل بانگ صور ہی
خاک لحد سی آئی ہی بو مشک ناب کی | دود چراغ گور مجہی زلف حور ہی
ہون زار ہجر ساقی حور اسرشت مین | آب سرشک مجہکو شراب طہور ہی
تم کچہہ بہی اپنی منہ سی کہو اندنون مجہی | ابطال جزو لایتجزی ضرور ہی

ولہ

جبکہ اہل سفر آب نہووین کیون کر | ہو گئی ہین دل یاران وطن پتہر کی
قصر یاقوت وزمرد سی ہو ترجیح اسی | رہی جس گہر مین کوئی رشک چمن پتہر کی
تختۂ سنگ بہی تختۂ لالہ بن جای | فرش پر بیٹہی جو وہ غنچہ دہن پتہر کی
صدمہ ہوتا ہی بہت سخت دل اعدا پر | فیض اپنی ہین مگر شعر و سخن پتہر کی

ولہ

مین ہون ساجد وہ صنم مسجود ہی | دیر میرا کعبۂ مقصود ہی
ہی برآمد بام پر وہ کعبہ رو | راہ پت اللہ کی مسدود ہی

دودناک آتش ہی گیسو یار کا | روی روشن آتش بی دود ہی
دیدہ حق بین سی کر نظارہ فیض | ہی وہی موجود جو موجود ہی

ولہ

جاری ہی چشم تر سی جو بار بار پانی | ماہیت اُسکی تجھکو مشکل ہی یار پانی
میری طرف تو دیکھو جائیگا تم نہ لو نام | آنکھون مین آرہا ہی بی اختیار پانی
ای چشم کس طرحسی بیٹھی غبار دل کا | جب تک برس نجائین دو مین دو چار پانی
پھیکا ہی جس کی آگی آبحیات ای خضر | ہی چاہ مین ذقن کی وہ خوشگوار پانی

ولہ

بام پر سی بی اُتاری مین تجھی | دیکھنی دونگا نہ تاری مین تجھی

ولہ

طالب اُسکا ہون جوگم مجبوب ہی | ان دنون عنقا مرا مطلوب ہی
رونق افزا ہی کوئی یوسف جمال | شمع محفل دیدۂ یعقوب ہی

ولہ

سر جو خوف نہین گر مجھی اژدر کاٹی | سانپ بنکر نہ مجھی زلف معنبر کاٹی

ولہ

جا ہی حیرت کی نہین گر حسن و انسان نقش گری
ای پری گر حور ہی دیکھی تجھی اتش کری

اپنی نالون نی کیا سید ہا قد دلدار کو
سرکشی آگی ہماری کیا کوئی سرکش کری

رجعت خورشید کا غل ہوئیگا آفاق مین
بام پر جلوہ سر شب گر مرا مہوش کری

ولہ

ہی عجب سی خال و رخ سی تری جدو کد مجھی
کہتی ہین دانیال بھی تو دانہ زد مجھی

ولہ

تری میری کیا فرق ای تنگخو ہی
جو تو ہی سو مین ہون جو مین ہون سو تو ہی

کرو پوچ باتین نہ ای پیاری ہمسی
بھلی آدمی ہو یہ کیا گفتگو ہی

کف پا سی اپنی نہ مہندی لگا تو
لہو مین میری اور کچھ رنگ و بو ہی

نہ کیون شیشۂ دل میرا چور ہووی
دھرا آئینہ یار کی روبرو ہی

شب وصل گریان شب ہجر خندان
جہانسی نرالی میری دلکی خو ہی

تلاوت ہی کس مصحف رخ کی انکو
جو انکھون کو ای فیض فکر وضو ہی

ولہ

عقب قافلہ آہنگ درا ہی کیا ہی
یا کوئی دل شدہ مصروف بکا ہی کیا ہی

طائر سدرہ نشین کا بھی ادھر رخ ہی
حلقۂ زلف ہی یا دام بلا ہی کیا ہی

لذت قند مکرر ہی شب وصل مجھی
پوچھنا آپ کا مکرر سی کیا ہی کیا ہی

دوسرا مجھکو میسر نہوا بوسہ کبھی
بوسۂ لب شیرین ہین تیری بہرا ہی کیا ہی

پہر آہین جو کشادہ ہی پر پروانہ
شمع جان سوختہ سرگرم دعا ہی کیا ہی

یا الٰہی مرض عشق جسی کہتی ہین
دل کو میری وہی آزار ہوا ہی کیا ہی

فیض کو پہر ہوس کوچہ سفاک ہوئی
نہین معلوم کہ وہان اُسکی قضا ہی کیا ہی

ولہ

اگر موتی پروی زلف کو چہوٹی ندوگی تم
قسم ہی آپ کی پہر ہم بہی ارقم ناگ پالینگی

نہ اٹھنی دینگی پہلو سی ہم اپنی صبح محشر تک
بٹہا لینگی تجہی عالم کی رسوائی اٹھالینگی

اٹھائی رخ سی برقع وہ پری طلعت جو محفل مین
پہر اندر کی سبہا والی ہی اپنا منہ چہپالینگی

تہو گا حضرت ادریس سی اس زخم کا سینا
تجہی جب تک نہ ہم بہان جن چہاتی سی لگالینگی

ہم اپنی **فیض** سی دنی کی سو سو بار دریا کو
بڑہا لینگی گہٹا لینگی گہٹا لینگی بڑہا لینگی

ولہ

کیا تیری ہی جا ہی لیلی کی قرین تہوڑسی ہی
عزت اپنی ہی میان مجنون کہین تہوڑسی ہی

ہم بہی دکہلاتی تمہین دلکی تڑپنی کی بہار
کوچہ سفاک کی لیکن زمین تہوڑسی ہی

کس طرح پہونچا سکی تیری بام پر اپنی کو وہ
طاقت بال و پر روح الامین تہوڑسی ہی

تھا ارادہ دین جلا مینا دل پر کیا کرین / جام ساقی مین شراب آتشین تھوڑی سی ہی

ہم ہی اس دست حنائی کو کہین کرنی خجل / ترا ہوسی لیکن اپنی آستین تھوڑی سی ہی

وصل کی دن **فیض** سی ہان تم کہتی ہین مگر / آنکی ہونٹونپر ابھی باقی نہین تھوڑی سی ہی

ولہ

اچھی کہانی رات کہی زلف یار کی / ہووی دراز عمر دل بیقرار کی

یہ ہی کوئی مزاج ہی ای آتشین مزاج / برباد آبرو ہو کسی خاکسار کی

خوش قامتون کی جی مین ہی پرچھائین / تجویز کر کی سرو سی یک چوبدار کی

تعویذ اپنی ڈھونڈ کا دھو کر پلا دو آج / ہی کل سی یک مریض کو شدت بخار کی

ولہ

پوچھتی کیا ہو تم کہان بیٹھی / جیمین آیا جہان وہان بیٹھی

ہم ہی حاضر ہین جو خدا چاہی / پاس اُس بت کی اب تو ہان بیٹھی

دیر مین صبح شام کعبہ مین / کل وہان بیٹھی آج یہان بیٹھی

ہوی لاکھون مین کی پیوند / جب سی ہم زیر آسمان بیٹھی

کیا کریگا میرا یہ پیر فلک / پاس میری جو وہ جوان بیٹھی

یاد اُس بت کی آگئی جو ہین / مثل ناقوس کر فغان بیٹھی

ولہ

ہوا جس دن سی اپنا لب زخم نمایان ہے / لب پر شور کو اس یار کی فکر نمکدان ہی

کوئی دم تو چمن مین بیٹھہ جا ای یار خوش قامت / کھڑا تعظیم کو تیری ہر اک سرو گلستان ہی

ہوا ہون والہ شمشیر ابرو جب سی ای قاتل / میری قبضہ مین مثل ماہ نو یک تیغ عریان ہی

غبار اسکندر رومی کی دل پر کیون نہ آجای / میری دل کی صفائی دیکھکر آئینہ حیران ہی

گریبان ای **فیض** صاحب کس لئی منت رفوگر کی / کہ سو سو جا ہی ہی ٹکڑی پیر چاک گریبان ہی

ولہ

جب سی وابستہ دل اپنا ہی کسی گیسو سے / مشک کا عطر ٹپکتا ہی بن ہر موسی

پھر غمخوار ہی دل کوئی نہین سینہ مین / تیر کو کھینچ نہ جراح میری پہلو سی

جای افسوس ہی بولی نہ اگر حق اللہ / گفتگو شیخ نی سیکھی ہی میان مٹھو سی

کیون نہ سینہ سی ہوا نکلی جو وحشت ہو فزون / گرد اٹھتی ہی بیابان مین رم آہو سی

کس سی ہم شکوۂ صیاد جفا کار کرین / آجتک خون ٹپکتا ہی پر و بازو سی

ولہ

خال کو جب سی تیری رخ کی نگہبانی ہی / یہان ہر اک مور کو دعوی سلیمانی ہی

فارغ البال رہی مرغ گلستان کیا خاک / خبر آمد ہنگام پریشانی ہی

موج زن اشک ہی کچھہ فکر کرو پھر ورنہ ڈوب ہی جاوگی یا نوح بڑا پانی ہی
لا کہ تدبیر کرین ایک نہین بن آتی پیش آتی ہی جو تقدیر کی پیش آتی ہی
سرگین چشم ہی ہشیار ہی رہنا اہی فیض مست کی ہاتھہ چڑہی تیغ صفاہانی ہی

ہنستا ہی کھلکھلا کی جو تو دیکھکر اسی ای گل تیری نسیم ہوا خواہ کون ہی
ہی خیر فیض صاحب قبلہ یہ کیا خیال بندہ کسی سمجھتی ہو اللہ کون ہی

ولہ

اشک سی فکر شست و شو نگئی داغ الفت کی دل سی تو نگئی
سر کو میری طرح سی ٹکرا تی ای صبا اس گلی مین تو نگئی
صبر و طاقت توان میری دلسی سب گئی تیری آرزو نہ گئی
کوئی مصحف سی خو نہین فیض کبھو سیل اشک اپنی بی وضو نگئی

ولہ

ارادہ گھر میری آنی کا جب وہ لال کرتا ہی تو ہر لحظت جگر تا چشم استقبال کرتا ہی
محبت جلبسی ہی صیاد کو یک مرغ قیدیسی کبھی پر نوچ لیتا ہی کبھی بی بال کرتا ہی
دکھاوین کیا نہین یک سینہ بی داغ کا محضر ہماری ہر سخن مین لختہ چینی حال کرتا ہی

مجھی ای فیض دہقان فلک مانند سبزہ کی — کبھی سرسبز کرتا ہی کبھی پامال کرتا ہی

ولہ

جب ہماری خون سی اُس یار کی ترپانون تہی — پنجۂ مژگان سی بہی یکدست بہتر پانون تہی

خوبی قسمت تہی جو بزم بتان مین چل گئی — کون کہتا ہی میری تقریر کو سرپانون تہی

مرگئی پر بہی فراغت کچھہ نہ یہان حاصل ہوئی — وقت دفن اپنی کفن سی فیض باہر پانون تہی

ولہ

کل جو تقریر چشم ابروی خمدار چلی — یہان تلک بات بڑہی آج کہ تلوار چلی

واہ ای جذبۂ الفت کہ زلیخا آخر — بہر نظارۂ یوسف سربازار چلی

کل تو فرہاد موا دیکہی کیا ہوتا ہی — آج اپنی بہی سواری سوی کہسار چلی

کیا کہین اور کدہر جائین کرین کیا اللہ — تاب گفتار گئی طاقت رفتار چلی

شکر صد شکر کہ اس میکدۂ عالم سی — روح مستان قدح نوش سبکبار چلی

فیض کچھہ کم تہی کلیجی مین ہماری سوراخ — مژۂ یار جو ایک اور انی مار چلی

ولہ

ای بی خبر عبث ہی محبت جہان سی — جاتا ہی ایک روز تجہی اس مکان سی

کہتی ہین آسمان جسی اپنی مجلس — نکلا تہا کچہہ بخار دل ناتوان سی

معلوم ہی نہین وہ کہان ہین کدہر گئی
پہرتی تہی کل جو یار یہان عظیم الشان سی

کیا خوش نصیب ہین تیری عاشق کہ آگئی گہر
آتی ہی روز ایک بلا آسمان سی

چلتی ہین مل کی ای نفس واپسین ٹہہر
ہین ایک دم کی ہم بہی مہمان یہان سی

ای وادی عدم کی مسافر سنبہال کی چل — ق
ہر خار دشت تیز ہی نوک سنان سی

تہک کر برنگ نقش قدم مین ہی رہگیا
دوری راہ عشق ہی خارج بیان سی

ولہ

باہم ارباب تمنا کو جدا کرتا ہی
فلک تفرقہ انداز یہ کیا کرتا ہی

وہ گئی دن جو ٹپکتی تہی مژہ سی آنسو
اب تو لخت جگر آنکہون سی گرا کرتا ہی

کیا کرون جا کی شفاخانۂ عیسی کی طرف
مرض عشق کی وہان کون دوا کرتا ہی

مجہکو آزاد نکر قید سی چندی صیاد
بی پر و بال کو بہی کوئی رہا کرتا ہی

عجب پیری مین سوی طاق عبادت مجہی زان
کہ اشارہ یہی اب قد دوتا کرتا ہی

مسلک عالم فانی سی نکلجا خاموش
گوش یہان راہزن آواز درا کرتا ہی

مرحبا ای اثر بوسۂ لعل لب یار
مجہکو شربت کی جگہ زہر دیا کرتا ہی

عیسی ای رشک چمن تیری ہوا خواہ نہین
ہر سحرگاہ وہ اپنی کو گمنا کرتا ہی

موجۂ باد بہار چمنستان بہشت
مشہد فیض پہ جاروب دیا کرتا ہی

ولہ

غش خیال مو کمر مین غیر ہی
امت خیر البشر مین ہم ہی ہین

ہمکو ہستی مین عدم کی سیر ہی
فیض اپنا خاتمہ بالخیر ہی

رباعیات

ای نور مبین حق تعالی
ہی بدر نبوت آپکی ذات

ای صدر نشین عرش والا
حلقہ ہی صحابیون کا ہالا

ولہ

ہی جلسی مخاطب بخطاب صدیق رض
ای فیض نہین ہی کتب اسمین سہو

غائب عالم سی ہی جواب صدیق رض
ہین خاتمہ صدق جناب صدیق رض

ولہ

کیا مجھ سی رقم ہو عز و شان صدیق رض
ای فیض یہ کیا بات ہی سب اسکی سمجھ

ہی اکرمکم شرح و بیان صدیق رض
پہلو مین نبی صلعم کی ہی مکان صدیق رض

ولہ

ہین خرقہ عادات مقالات عمر رض
کیا فضل و کمال انکا بیان ہو ای فیض

ہم رفعت عرش ہین خیالات عمر رض
ہین نطق ہی عیان کمالات عمر رض

ولہ

کتنا ہی وسیع خوان عثمان غنی رض	اک خلق ہی میہمان عثمان غنی رض
سب پر رحم بار پیہم ہی ای فیض	پیدا ہی علو شان عثمان غنی رض

ولہ

ہی جب سی وہ خوابگاہ سلطان نجف رض	میدان بہشت کا ہی میدان نجف رض
افلاک سی ہی بلند تر جس کی زمین	کیا مجھ سی بیان ہو شوکت و شان نجف رض

ولہ

کیونکر نہ کرون ارادہ مین سوی نجف رض	ہی جنت فردوس مجھی کوی نجف رض
مغلوب کسی سی مین نہونگا تا حشر	غالب شیرون پہ ہی سگ کوی نجف رض

ولہ

دشمن ہی پہی سر سی طی کرون راہ نجف رض	دیکھون آنکھونسی منصب و جاہ نجف رض
تعظیم مری ہر ایک مومن پہ ہی فرض	ہون فیض گدای درگہ شاہ نجف رض

ولہ

ہی فیض کرون نہ کیونکہ آہنگ نجف رض	مولا ہی مرا والی اورنگ نجف رض
اکسیر کا رکھتی ہی اثر اسکی خاک	پارس ہی مری نظر مین ہر سنگ نجف رض

وله

مین بد و شعور سی ہون شیدای نجف
ہی سر مین بہرا خیال سودای نجف
کچہہ خوف نہ دوزخ کا نہ جنت کی رجا
ای **فیض** مین ہون غلام مولای نجف

وله

جو کوئی گیا ہوا وہین کا بخدا
ہی صحن بہشت خطۂ پاک نجف
ای **فیض** لگای چشم دل مین تو بہا
ہی سرمۂ چشم قدسیان خاک نجف

وله

ای **فیض** رقم نہو سکی اسکی صفات
ہوتی ہین فلک ہی جسکی صدقی ذرات
خدام نجف ہو کیون نہ جبرئیل امین
ہی خوابگہ علی علیہ الصلوات

وله

اک آن مین آسمان پر سی جبرئیل
آتی جاتی ہین بال و پر سی جبرئیل
ای شیر خدا جو یاد فرماؤ ہمین
پاس آپ کی آئین چلتی سر سی جبرئیل

وله

ای **فیض** اگر قائل وحدت ہی تو
اس کثرت وہمی سی نکر شبہہ کبہو
معلوم ہوا قل تعالوا سی ہمین
کچہہ فرق نہین نبی صلعم علی مین سرمو

وله

جو داغ ہی ماہتاب ہو جاتا ہی
جو ذرہ ہی آفتاب ہو جاتا ہی
ای فیض یہ مرتبہ ہی اُسکا بخدا
جو بندہ بوتراب ہو جاتا ہی

وله

مولای زمانہ والی جملہ ولی
ہین واقف اسرار خفی و جلی
معلوم ہوا انفسنا سی ای فیض
یک جان دو قالب ہین نبی اور علی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وله

اغیار کی تو نہ سن کہ ہی اول جلول
کہتا ہون تری بہی کی رکہیاد نہ بہول
گر خلعت مغفرت کا مشتاق ہی تو
ای فیض نہ چہوڑ دامن آل رسول

وله

تعریف لکہون جو پنجتن کی ای فیض
کیا میری حقیقت اور کیا مجھ جیسا
بالفرض جو ہوون لوح و قلم ہی ہمدست
ہو گی نہ رقم فضیلت آل عبا

وله

کرتا ہی جو مولود رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہوتی ہین مقاصد اُسکے سب اُسکی حصول
کہتی ہی یہ شمع زبان سی اپنی ای فیض
خوش رہتی ہین اُس سی آل و اصحاب رسول

ولہ

ہو سمت تری سیر ہی گشت و شنود
ہوتا ہی جہان جہان جہان مین مولود
ای شمع خدا نی دی ہی تجھکو یہ زبان
پڑھ ختم رسالت کی لیئے تو بہی درود

ولہ

وہ گھر کہ ہو جس مین ذکر مولود شریف
معمور رہی وہ گھر تجلی سی مدام
مولود کی شب جو شمع روشن ہووی
اس شمع کو شمع طور کہتی ہین تمام

ولہ

جب جلوہ گری کرے ظہور شمع مولود
دی دیدہ دل کو نور شمع مولود
بیہوش ہوئے گر دیکھین جناب موسیٰ
ہی شعلۂ برق طور شمع مولود

ولہ

روشن ہو ترا نام جہان مین ہر سو
کہتا ہون جو کچھ بات ہو اب مان لی تو
پڑھتا ہی درود تجھ پہ پیغمبر پر
ای شمع کر آب اشک سی جلد وضو

ولہ

ہوتا ہی جہان مین جو مولود نبی
رہتا ہی وہ گھر نور تجلی سی بھرا
مولود کی ہی شمع یہ روشن ہی شمع
کہتی ہین جسی دیکھ کی سب صلّ علیٰ

ولہ

دنیا سی کہین خوب مرادین پایا
راحت سی دل و جان کی تسکین ہوئی
تکلیف سی دو جہان کی محفوظ رہون
یارب یہ دعای فیض آمین ہوئی

ولہ

بیدار ہی رہتی نہین سوتی ہی شمع
منہ آنسون سی رات کو دہوتی ہی شمع
حضرت کا فراق ہی اسی جب سی فیض
ہر محفل مولود مین روتی ہی شمع

ولہ

افلاس ہوا دور فراغت آئی
تکلیف مٹی رنج کی راحت آئی
ای فیض اکرم سی شافی مطلق کی
نزدیک بخوبی مری صحت آئی

ولہ

بہار حسن رخ تپلا رہی ہی
ہر اک مومن کا دل پگھلا رہی ہی
کھڑی ہو محفل مولود مین شمع
تجلی طور کی دکھلا رہی ہی

ولہ

رخ پر نور دکھلاتی ہی
مہ و خورشید کو شرماتی ہی
شمع جو محفل میلاد مین ہی
شجر طور نظر آتی ہی

تمت الرباعیات

شروع المخمسات

بی ادب کی ہو یا ادب کی بات
پر جو ہوتی ہی میری ڈہب کی بات
یاد رکہتی ہو تم تو سب کی بات
بہول جاتی ہو دن کو شب کی بات
بات یہ ہی بڑی غضب کی بات

ہر گہڑی بات بات مین کہلی
چاہی گر لاک بار سیدا جی
باز آ تو نہین ہی ٹہیک ہنسی
بات کر میری ساتہہ رستی کی
ساتہہ سب کی ہی یہ سب کی بات

نہ پڑہو تم کبہی حکایت عشق
نہ کہو تم کبہی حکایت عشق
نہ لکہو تم کبہی حکایت عشق
نہ سنو تم کبہی شکایت عشق
ہی یہ [illegible] کی سب کی بات

باتین سب ہو چکی [illegible]
[illegible] عرض ہی میری
[illegible] کیجی وہ شفقتین اگلی
عرض ہی عفو کیجی گستاخی

یون تو کہنی کو سبھی سب کی بات

نہین اچھی پریت بی موقع
ہار سی بد ہی جیت بی موقع
نہین موقع کی ریت پی موقع
ہی کلاہب بات چیت بی موقع

بات اگر ہی تو ہی ادب کی بات

دم نجو دہین مباحثہ مین سبھی
سخنی ہین ہی ذکی و غبی
لی ارسطو سی تا بہ فارابی
ایک ڈہب کی جب تو ہی کوئی

کرتی ہو آپ لاکہ ڈہب کی بات

یاد ہی اُسکو مطلب توضیح
کہہ رہا ہی یہی صبیح و ملیح
لوح پر دل کی کندہ ہی تلویح
کسقدر فیض ہی بلیغ و فصیح

کی جب اُسنی تو منتخب کی بات

ہمسی جو سیکھی ادب تہی وہ ادیب اور روزگی ہین
گل سمجھتی تہی جنہین وہ عندلیب اور ترنگی ہین
ہم بیمار و مین جنکی وہ طبیب اور روزگی ہین
یا تو اپنی پاس تہی یا وہ قریب اور زنگی ہین

جو نصیب اگی تہی اپنی وہ نصیب اور زنگی ہین

چہوڑ دو مجھکو خدا پر بات میری مان لو
شافی مطلق ہی شاہد ای مسیحا تم سنو
مین نہین جیتا ہون کیا حاصل ہوا سی ہمنشین
درد مندان محبت کا معالج کون ہو

حضرت لقمان ہی گر مین طبیب اور ونکی ہین

یا در کہو بات یہ ای ساکنان شش جہت
حسن والون ہی حضرت کچھ نہین جز منفعت

ہوشیاری سی کری کس کی بلا اب معذرت
عشق کی تعلیم ہی ہمکو جنون کی تربیت

عقل ہی کہدو کہ حضرت اب وہاں ونکی ہین

للہ الحمد ہوا حاصل جو کچھ تہا مدعا
راس آئی ہی گلستان محبت کی ہوا

ہر سحر ہنسی ہی ہر غنچہ لب سی ہی سنا
تیری نالی وہ بلا جاتکا ہین یک گل ہوگیا

کرتی یہ دل مین اثر ای عندلیب ونکی ہین

کیا کرین ہم چرخ سی ظاہر سلوک روزگار
ہر گلی مین جذب الفت نی کیا ہی اعتبار

فیض صاحب کہہ رہی ہی آت ہو کر بیقرار
ایسی بخت اپنی کہان آئی جو گہر اپنی وہ یار

ای ظفر اس امر مین طالع عجیب ونکی ہین

مثلثات

وکہہ یہ وکہہ ہین ایک جیکیو اسطی
پس ہاہوت مین مسی کیو اسطی

دم لبونپر ہی دہڑی کیو اسطی

واہ واہ کیا تمھی بات اچہی کہی
عشق مین گر سکہہ نہین وہ کہہ بی ہی

کچھ تو ہوئی دل لگی کیو اسطی

کس لئی ہنستا ہی وہ تو ای رقیب　　گر ہوا ہین خوش تو ہو تو ای رقیب

ہی یہ دن اک دن سبھی کیواسطی

گر نہ ای ہمدردان مجہہ سی ہی گلا　　ہون مسافر کام دل پا لسی کیا

چرخ بس ہی راوی کی کیواسطی

نقد جان و دل کو مین جو دیتا دون　　کام سلمی کا ہی سلمی سی لون

انکی پاپوش زری کیواسطی

اگیا ہی کیا سمجہہ مین کچہہ قصور　　ایدل نادان نہ اتنا تو بسور

چہیڑتی ہین وہ ہنسی کیواسطی

ہر کسیکی آگی ہی جا ہی گلا　　کب وہ پیش آتی ہین بیگی سی ولا

عشق کی طاقت ہو بیتی کیواسطی

پڑ گیا ہی اب تو ہر حسن مین غلل　　موت آتی یا نہ آتی آج کل

ہم تو مرتی ہین کسیکی واسطی

کام کا ہی نہ گور یسی رکھو　　خواہش دل اگر صاحب کو ہو

آئین عیسی اور دل کیواسطی

اب تو اک سوجہی ہی یہ بیتی مجہی　　حسن ہی نکہ شگفتہ پیش ہی آپکی

موہنی ہو موہنی کی واسطی

ہنسی ہر مر گیا ہی امتحان — مر گئی پر رشتہ ناتا ہی کہان

ہین یہ ساری حیلہ جی کیواسطی

منہ نہ کہلوا کر نہ میرے سی ٹہٹول — سیکڑون سی دشمنی لی مینی مول

ایک تیری دوستی کیواسطی

خود بخود رزاق پہونچاتا ہی قوت — فیض کیون کرتا ہی اتنی کاکاوت

ایک دم کی زندگی کیواسطی

مثلث بر غزل رشک

ہی بگاڑ آجکل بناؤ نہین — یار کو بہی کچہہ لگاؤ نہین

وہ محبت نہین وہ چاؤ نہین

لیکی ماضی سی تا باستقبال — پر نہین دستخط کرون کیا حال

ایک دو تین چار تاؤ نہین

مجہہ سی ای ناخدا نہ کر حجت — گنگ کو بحر غم سی کیا نسبت

یہہ وہ دریا ہی جسمین تہاؤ نہین

پانی پینی کا میری ہی زہر آب — میری کہانی سی کیون فلک ہی کباب

پاؤ روٹی ہی نان پاؤ نہین

یوسف مصری ہی کہین بیٹھین — اور کیا ہی ترا لعاب دہن

یہ اگر قند کا چباؤ نہین

کبھی جراح دیکھی کو جو آ لی — مرہم السنیام سی بہر جائی

تری تلوار کا وہ گھاؤ نہین

ہی کہان یار اسطرحکا حسن — کیون نہ بنوائی خط کہ گرا حسن

اب وہ عالم نہین بناؤ نہین

غور سی دیکھہ گر ہی تجھکو گمان — منظر چشم مین ہی سیر جہان

ایک دو کوس کا دکھاؤ نہین

ہی یہ میرا مقولہ شام و پگاہ — اسکی جاری ہین او زبالہ و آہ

اسطرحکا کوئی علاؤ نہین

جیمین ہی پھر اُس آشنا کو کہون — بحر طبع روانکا قایل ہون

کسی دریا مین یہ بہاؤ نہین

اسکی پاپوش سی کوئی مرجای — ہجر مین کیون طرح طرح نہ دبای

بار غم پر مراد باؤ نہین

کھا لیا مجھکو غم نی دم دیکر ۔۔۔ چاول الماس گوشت لخت جگر

فرقت یار مین پلاؤ نہین

تہی تمنای فارغ البالی ۔۔۔ عید بہی وصل سی چلی خالی

گو گلی لگنی کا لگاؤ نہین

فیض سی پوچہو تا کبی ای رشک ۔۔۔ یہ زمین غزل وہی ای شک

جسمین ذرہ کہین بھراؤ نہین

تاریخات

بہت تہوڑی مدت مین لوگون کی ساتھ ۔۔۔ جب اردو مین واصف نی تفسیر لکہی

لکہی اسکی تاریخ ای فیض مین نی ۔۔۔ یہ ہی کل قرآن کی تفسیر ہندی ١٢

ولہ

جو واصف نی لکہی ہی اندنون مین ۔۔۔ تفاسیر و نین ہی ممتاز تفسیر

لکہی ہی فیض نی تاریخ اوس کی ۔۔۔ بہت اچہی ہی با اعزاز تفسیر ١٢٨٠

ولہ

امیر الدین حسین الطاف فرما ۔۔۔ سراسر خلق خوش تقریر و تحریر

بہت بی مثل ہین ہر علم و فن مین ۔۔۔ ہین سب جا واجب التعظیم و توقیر

لکھی ہندی مین اک نسخہ انہون نے | کرون مین وصف مین کیا انکی تقریر
مگر توفیق حق سی فیض مین نی | لکھی تاریخ ممتاز التفاسیر
۱۲۷۱

تاریخ تالیف رسالہ

دیکھہ کر تحریر مولانا امیرالدین حسین | سنکر مولود مین مطرود ومقہور وذلیل
قابل صل علی مینی کہی تاریخ فیض | ذکر مولود نبی جائز ہی با نصدلیل
۱۲۷۶

ولہ

عالم تحریرا عنی میرا میرالدین حسین | اس رسالہ کی ہین بانی خوش کہی انکو خدا
مینی پڑہ پڑہ کر درود اسکی لکھی تاریخ یون | بجا و دان تحریر ہی یہ قابل صل علی
۷۶

تاریخ جلوس حضرت افضل الدولہ مغفرت مکان رئیس حیدرآباد دکن

رئیس حیدرآباد دکن فیض | ہی نواب افضل الدولہ بہادر
۱۲۷۳

تاریخ تولد مبارک خلف پرنور حضرت میر محبوب علیخان بہادر دام اقبالہم

ہوا ہی افضل الدولہ کو فرزند | یہی تہا انکی دلمین بہی ارادہ
سر اقبال سی ہی فیض تاریخ | رہی یارب سلامت شاہزادہ
۱۲۸۳

ولہ

ہوا فرزند جب شاہ دکن کو | سرور انکو ہوا ایک نعمت پیدا

سرِ اعدا لگی پامال ہوئی | ہوا جب زیبِ تاج و تخت پیدا
لکھا ہی فیض مینی سال اُسکا | ہوا لایق ہمایون بخت پیدا ۱۲۸۴

تاریخ تولد نواب ظفر جنگ بہادر ابن نواب خورشید جاہ شمس الامرا امیر کبیر ظلہما ابن محمد رشید الدینخان مغفور امیر کبیر

نواب کو تولد ہوا جو فیض | حاصل جہان و اہل جہانکو ہوی خوشی
سال طلوع باسرِ عجب ہوا رقم | خورشید جاہ اوج ہوا طالع آج ہی ۱۲۸۴

وله

نواب کو جب ہوا نبیرہ پیدا | آوازۂ عیش تھا فلک پر برپا
تاریخ لکھی ہی مینی فوراً ای فیض | خورشید زمان ہوا ہی پیدا زیبا ۱۲۸۴

وله

ہوا پیدا نبیرہ نواب باوقار | خوش ضعف و بزرگی بخت خجستہ تراج
سال طلوع مہر کرم فیض نے کہا | خورشید جاہ داب ہوا ہی طلوع آج ۱۲۸۴

تاریخ تالیف ستہ شمسیہ

شمس الامرا کی ہی یہ تالیف

تاریخ آمد مولوی اسلمی از مندراس

حیدرآباد دکن مین ای فیض | کی مدراس سی جب ان تکلیف
سال تاریخ کیا مینی رقم | مولوی اسلمی لائی تشریف

تاریخ نسخۂ تخلخہ تالیف نواب حسن مرزاخان تخلص قصد

جب لکھا قصد نی یہ مجموعہ | عیش و عشرت کا سر بسر جامع
اسکی تاریخ مینی لکھی فیض | ہی معطر یہ نسخہ نافع

ولہ

جب کیا قصد نی رسالہ رقم | بہر ہشیار مغز بیشک و ریب
سال تاریخ فیض نی لکھا | مشک اگین ہی نسخۂ بی عیب

ولہ

عطریت کی بابمیں لکھا جو فیض | قصد صاحب نی یہ مجموعہ جدید
ایک کم کر مصرعۂ تاریخ سی | ہی حسن مرزا کا یہ نسخہ مفید

تاریخ سلامتی سوناجی پنڈت از ضرب تیغ

پہر گئی اگی اجل حجری تک | فیض جیتی ہی رہین سوناجی
سر اخلاص سی تاریخ ہی یہ | راو صاحب کی ابھی موت نتھی

تاریخ فوت راجہ پرتاب بہادر

عمر جلی ہین بھا در پرتاب
نوجوانی اجڑ گئی جلدی

فیض نی سال انتقال کہا
فرد دفتر بگڑ گئی جلدی

تاریخ بیماری فتق میر جعفر علی نیک شاگرد مصنف رحمۃ اللہ علیہ

نیک و بدکہنی لگا ہی مجہسی آہ
رنج ہوی جب فتق سی جعفر علی

مصرعۂ تاریخ لکہا مینی فیض
فوطہ داری خوب ہی مردانگی

ولہ

جعفر علی جو فتق کی آزار مین گہری
بی چین ہو رہا ہی ہر یک انکا دوستدار

تاریخ پوچھی مینی تو یون فیض کہ اٹہی
کیا نیک مرد آپ مقرر ہین فوطہ دار

ولہ

جعفر علی نیک کو آزار ہین کئی
افسوس ہی کہ بد کو نہین ایک رگ بہی

تاریخ اسکی فیض نی کی اسطرح رقم
کیا مبتلای فتق ہوی نیک لوگ سے

تاریخ طلوع ستارۂ ذو ذنب

کوکب اقبال نہین ذو ذنب

ولہ

پل منصب وجاہ ذو ذنب ہی

ولہ

جھاڑو تارہ بیشک ای ہمدم وہی

تاریخ بنای باغ نواب صمصام الملک بہادر

ہوا تیار جبدم گلشن عیش
بہار اسکی بہار جاودان ہی

کہی تاریخ اسکی فیض مینی
سہانا باغ ہی ہو ند جہان ہی

تاریخ

بلدیو لالہ صاحب ہین نارنول مین جو
تیار کی انہون نی یک عیش گاہ بجپ

تاریخ اس بنا کی ای فیض عینی لکہی
بلدیو کی بنا ہی یہ باغ وچاہ وچپ

تاریخ پل رود موسی

پل لب موسی بنا ہی الٰہی
نفع لیوی اُس سی تا ہر جزو وکل

فیض نی لکہی ہی یہ تاریخ بنا
واہ کیا خوب ہی یہ موسی کا پل

تاریخ وفات مولوی کرامت علی ولد مولوی عنایت علی

کرامت علی عالم بی مثال
اجل سی جب انکا ہوا سامنا

کہی فیض نی مجہسی تاریخ فوت
عنایت بدل ہی کرامت کی جا

ولہ

کرامت ملت و علامۂ دہر
گئی عقبیٰ کو ہمراہ اجل آج
لکھی تاریخ انکی فیض مینی
عنایت ہی کرامت کی بدل آج

تاریخ زخمی شدن بالمکند عرف پنڈت سے جی

ناشتی کی فکر پنڈت جی کو تھی
ہو گئی زخمی گھر وہ آئی صبحکو
اسکی تاریخ اک کہانی سی ہوی
تھی وہ بھو کی زخم کھائی صبحکو

تاریخ تالیف رسالہ محمد فیاض الدین خان فیاض

فیاض نی از روزون لکھی چند اوراق
انصاف سی دیکھو تو ہوا خوب رسالہ
تاریخ کہی فلسفی طبع نی ای فیض
قطاع کا مطبوع ہی کیا خوب رسالہ

تاریخ وفات نواب شمس الامرا امیر کبیر بہادر

جناب فلک رخش امیر کبیر
ہوی عازم سیر ملک زمین
کہا فیض نی رو کی سال وفات
دلا کوئی ایسا ریاضی نہین

تاریخ شادی دختر حافظ محمود

قاضی احمد خدا کی فضل سی دولہا بنا
جو مقدر مین نہان تھا وقت پر پیدا ہوا
سال تاریخ اسکا مینی ہی سنا ہی فیض سے
ساعت محمود مین شادی رچی اچھا ہوا

تاریخ دیوان محمد سرفراز علی وفی

جو ہین شعر دیوان مین منتظم — وہ دلچسپ ارباب معنی کی ہین
رقم اسکی تاریخ کی فیض نے — بہت اچھی اشعار وصفی کی ہین ۱۲۷۹

ولہ

ہوا ہی مستنظم دیوان وصفی — نہین دیوان گر ہی اسکی قدرت
سر انصاف سی تاریخ کہہ فیض — ہی الحق تیز وصفی کی طبیعت ۱۲۷۸

ولہ

مرتب جب ہوا دیوان وصفی — ہوا احباب پر احسان وصفی
کہی تاریخ اسکی مینی ای فیض — مرصع خوب ہی دیوان وصفی ۱۲۷۹

تاریخ دیوان غلام صمدانی عرف بہولی صاحب تخلص وصل شاگرد مصنف

کہہ چکی جب غلام صمدانی — تازہ دیوان یادگار جہان
سال تاریخ فیض نی لکھا — باغ دلجو ہی وصل کا دیوان ۱۲۷۹

ولہ

دیکھکر دیوان رنگین [illegible] کا — ہی بہت خورسند شعر آفرین
سال اتمام اسکا سنئی فیض سے — باغ نو ایجاد ہی [illegible] ۱۲۷۹

ولہ

مرتب وصل کا دیوان ہوا ہی
نہایت غم گسل ہی عشرت انگیز

لکھی ہی فیض نی تاریخ اُسکی
طبیعت وصل کی ہی مثل قلم تیز

تاریخ وفات شاہ یار الملک مرحوم

سدہارے اس جہانسی سُن جہانکو
پنادہ ہرہوین کو صفر کی ہای ناگاہ

کہی تاریخ مینی فیض اُسکی
موی رونق علیخان آہ صد آہ

تاریخ وفات وزیر علیخان مرثیہ خوان

مرثیہ خوان تہی اک وزیر علی
موت کا جب اُنہین پیام ہوا

سر افسوس سی ہوی تاریخ
ہای یہ مرثیہ تمام ہوا

تاریخ عنایت باغ محمد حسن صاحب محوؔ

رئیس دکن نی عقیدت کی ساتھ
گیا باغ جب نذر قطب زمن

ہوی اسکی تاریخ فی الحال فیض
ہوا باغ محو محمد حسن

تاریخ مقطعہ

گرو جو صبغۃ اللہ خان کی ہی پاس
نہین مقطع مگر مطلع ہی ای فیض

کہی تاریخ رہن اُسکی یہ مین نی
بہت ہی خوب یہ مقطع ہی ای فیض

تاریخ وفات مولوجراح

مولو جراح آہ جب فانی ہوی
سب احبا خون آنکھوں سی بہائی

فیض نی تاریخ یہ اُسکی کہی
نشتر کاری لگا ہی ہای ہی

تاریخ سوختن توشک خانہ محی الدولہ بہادر

محی الدولہ کی اسباب نے فیض
پڑا جب آیہ آتش نارا

کہی تاریخ یہ آزادانہ مین نی
بہت خاصہ جلا اسباب مولا

تاریخ سوختن مکان راجہ اندرجیت بہادر

آتش قہر خدا سی بعد آدہی رات کی
مال ورا لونکا بہت اسباب خاکستر ہوا

اسکی تاریخ آکیا پتیال نی مجہسی کہی
آج کی شب چینی خانا مال ورالونکا جلا

تاریخ مثنوی ضیا

جب کربلا کا واقعہ تحریر ہو چکا
مصروف واہ واہ ضیا کی ہین مجلیس

اس واقعہ کی فیض نی تاریخ یہ کہی
عبد الرحیم نی یہ کہی مثنوی نفیس

تاریخ صحت محی الدولہ بہادر

مرض سی پائی جو صدر الصدور نی صحت
کمال شاد ہوی سب انیس و غیر انیس

کہا ہی فیض نی تاریخ باسر اقبال
مدام صحت و آرام سی رہین وہ جلیس

ولہ

محی الدولہ صحت کیون نہ پائین | کہ ہی شافی حکیم اونکا ہمیشہ
فلک سی جب تلک ہی پیش یابست | سخن انکا رہی بالا ہمیشہ
فقیرانہ کہی تاریخ تن نی | رہین صحت سی یا مولا ہمیشہ ۱۲۸۱

تاریخ بنای مسجد دولہن ہیجڑا

بانی ہی ہی کون اسکا پوچھا کیا ہر ایک نی | بیرون شہر مین نی مسجد بنی جو دیکھی
تاریخ و نام اسکا فرمای فیض مجھ سی | ہی ہیجڑی کی مسجد کہتی ہین یار فعلی ۱۲۸۱

ولہ

حیدرآباد دکن مین کیا ہی بنا | اس مین پڑھتا ہی نہین کوئی نماز ایک مرد
مجھسی یہ تاریخ اسکی فیض صاحب نی کہا | ہی یہ مسجد ہیجڑی کی کہتی ہین سب نیک مرد ۱۲۸۱

ولہ

بنائی مسجد نو ہیجڑی نی ہی بیشک | نہ معتکف ہو کبھو تم نہ ہم نماز پڑھین
سنی ہی فیض سی تاریخ اسکی یاروں نی | تمام ہیجڑی اس مین بجھ نماز پڑھین ۱۲۸۱

تاریخ وفات

منشی سرفراز خان جو تھی | طرف اللہ کی رجوع ہوئی
فیض نی سال انتقال لکھا | ہای وہ خان سرفراز موئی ۱۲۸۲

وله

گئی پتھر میاں جب اس جہاں سی
بہت غمگین ہوی سب ناکس و کس
کہوں کیا خاک مین تاریخ اُڈ سکی
دلا پتھر و میاں مٹی ہوی بس

تاریخ صحت فرزند مصنف

آج دلبند فیض صاحب کو
دی جو صحت خدانی خاطر خواہ
سر آرام سی ہوی تاریخ
غسل پایا میاں ہوا و اللہ

تاریخ تولد فرزند رامی پرمیسری پرشاد

پرمیسری کی فیض جو پرشاد مین اُنہین
پیدا ہوا سپوت ہوی شاد و خاص عام
جب بارکا بیس کٹ گیا تاریخ ہو گئی
پرمیسر اسکو رکھی چرن جیو نیک نام

تاریخ روانہ شدن مولوی فضل رسول

جب دکن سی چلی بدایون کو
عالم و فاضل و فقیہ امی ہی
فیض تاریخ مینی ہی لکہی
چلی فضل رسول اب ہی ہی

تاریخ خلافت

ہی لقب فیاض دین جسکا تخلص بندہ ہی
جب انہین خواجہ میاں نی جانشین اپنا کیا
مجھسی تاریخ خلافت فیض صاحب نی کہی
بندگی کرنی سی بندہ خواجہ محفل ہوا

تاریخ وفات

تھی مہا پرشوتمن پرشوتم بہی خوب
جو ہمیں واصل ہو چکی بیکنٹھ مین

فیض نی تاریخ فوت اونکی کہی
ہای واصل ہو چکی بیکنٹھ مین ۱۲

تاریخ تالیف رسالہ

لکہا جب فضل رحمان مولوی نی
رسالہ یک کئی ہین اوسکی قسمین

کہی یون فیض نی تاریخ اوس کی
ہی اصحاب نبی کا ذکر اسمین ۱۲

ولہ

اک رسالہ سیر مین ہی لکہا
فضل رحمان ہی جو فرخ پی

فیض تاریخ ہینی اوسکی کہی
متبرک کتاب افصح ہی ۱۲

ولہ

عصر نی عرض کی یون پیدا ہوئی فیض
فضل رحمان جو ہی عالم و دانا معصوم

حال اصحاب نبی مین ہی کتاب ایک لکھی
اوسکی تاریخ کرین آپ بہی کوئی معلوم

وہین بیساختہ تاریخ یہ ارشاد ہوئی
حال اصحاب کیا اسمین ہی دلکش منظوم ۱۲

تاریخ شادی

نوشہ قمر الدین کو احباب نی جو دیکہا
اللہ کی عنایت سی دل شاد ہوا اونکا

لی تاریخ و تفکر کی ابھی فیض نے مین فوراً ‏— تاریخ لکھی مینی وا روضہ منور ہی

تاریخ حوض

بہر عالم میرزا مختار نی ‏— جب کیا تیار حوض بی مثال

فیض نی تاریخ سال اسکی کہی ‏— ہی حسینی حوض دریای کمال

تاریخ مسجد

بفضل اللہ ہوی تیار مسجد ‏— بہت خوش وضع خوش اسلوب محبوب

کہی تاریخ اسکی فیض مینی ‏— جزاک اللہ بنی مسجد بہت خوب

تاریخ زخمی شدن

دل احباب پہ تلوارین لگین ‏— ہوی زخمی جو حفیظ الدین پاس

فیض نی سال جراحت لکہا ‏— چور زخمون سی ہی پاس انفاس

وله

اتفاقاً جو ہو گئی مجروح ‏— اول شب مین تیغ کین پاس پی

سال تاریخ فیض نی یہ کہا ‏— ہی بہت زخم پاس مین تیغ پاس

وله

ہوی جب پاس ابن یاس زخمی | ہوی ہین فیض مہستی ملن طلب
سر افسوس سی تاریخ سنیئی | ہوی گم پاس حفیظ الدین صاحب

تاریخ غسل صحت

نہایت خوش ہوی احباب جملہ | حفیظ الدین نی جبدن کیا غسل
کہی ہی فیض نی یاران تاریخ | ہوا ہی آج مولا پاس کا غسل

تاریخ

لکہی امام خان نی جو تاریخ یک نئی | ایسی لکہی کہ جسکا نہین ہی کہین جواب
تاریخ اسکی ہمنی بھی ای فیض یہ کہی | تالیف ہجر کی ہی دل آویز یہ کتاب

تمت

الحمد للہ علی احسانہ ونعمائہ کہ دیوان ردو تمام ہوا اب دیوان فارسی شروع ہوتا ہی لطف کی بات تہی جو لکہی گئی

ای جان و دل ای دلبر ہی ایک سی دو بہتر | کہتی ہین یہی اکثر ہی ایک سی دو بہتر
ای پیر مغان اپنا ایک جام سی کیا ہوگا | دی می کی صراحی بھر کی ہی ایک سی دو بہتر
کہہ ساقی محسن سی پیاسا ہون کئی دن سی | ساغر یہ پلا ساغر ہی ایک سی دو بہتر
ساقی تیری مستون کو تسکین نہ گزک سی ہو | لا جام می احمر ہی ایک سی دو بہتر
فیض اب غزل ثانی کہہ طول آیا سنئی | کہتی ہین سخن پرور ہی ایک سی دو بہتر

من علاج

دیوان دونون مجمع بحرین ہین بجا

امواج ایک تھا متلاطم ہی دوسرا

سودا و میر کا ہی محسود جاودان

ممدوح ہی یہ حافظ و سعدی کا ہیچمان

دیکہین اگر اس آئینہ و گل کو اک ذرا

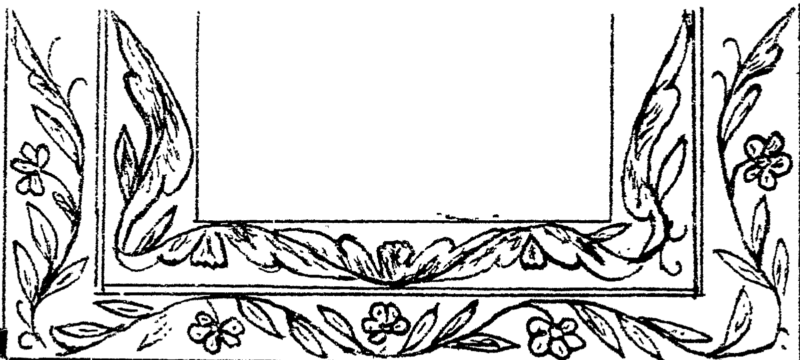
طوطی ہند و بلبل شیراز دین صدا

دعوی کرین جو حسن کا دونون صحیح ہی

اول اگر ملیح تھا ثانی صبیح ہی

یہ ایکجا ہوئی تو مزہ ہوگیا دوچند

پیوند دو درخت ہون جسطرح دلپسند



بسم الله الرحمن الرحیم

جایش بخانقاه و بمیخانه جای ما — تقوی برای زاهد و مستی برای ما

گوید هر آنچه شارع میخانه آن کنیم — اینست در شریعت ما اتقای ما

وی کرده ایم امامت رندان می پرست — امروز شیخ شهر کند اقتدای ما

گو ای صبا بخضر که در دور میفروش — جام می است چشمه آب بقای ما

تکلیف زهد خشک مکن ای فقیه عصر — ترکرده اند از می گلگون قبای ما

هنگام ورد صبحگهی نی وظیفه کن — از وجه میشکی هست اثر در دعای ما

ای فیض کشته لب لعل قدح کشیم
جام شراب لعل بود خون بهای ما

هوش و حواس باختم جلوه چشم مست را — من شراب ساختم این دل می پرست را

اند رد ناز باز کن دیده نیم مست را — مست شراب ناز کن نرگس می پرست را

نگهبان من کن کار در روان من کن — امر بخون من مکن غمزهٔ تیز دست را

مست باده کی کنم راه بلی چو طی کنم — مست بغیر می کنم مست الست را

راضیم از رضای تو زنده ام از برای تو — گر بشود لقای تو نیست کنیم هست را

پیش بلند قامتی سرو نیافت عزتی — با قد خوش چه نسبتی چوب نهال پست را

گرد چو رشک صد چمن از لب جانفزا سخن — خضر نشست همچو من ز آب حیات دست را

همچو نسیم هر سحر سوی چمن بکن گذر — در گل غنچه‌اش نگر لطف گشاد و بست را

فیض ره وفا گرفت رو ره یار جا گرفت — یاد ز نقش پا گرفت قاعدهٔ نشست را

مانند حباب بسته گره بر دهن ما — نشنید کسی از دهن ما سخن ما

آگاه کسی نیست ز سوز سخن ما — قفل است ز تنگنای لب بر دهن ما

تاریکی گور است بشام وطن ما — صبح وطن ماست بیاض کفن ما

ما راست رو کوچهٔ شمشاد قدانیم — جز سرو دگر سر نکشد در چمن ما

احسان کسی بعد شهادت نکشیدیم — شد پیرهن زندگی ما کفن ما

شور لب پر شور کسی مزه داده — پاشید نمک بر لب زخم کهن ما

وا چشم نکردیم دگر بر رخ عالم — شد عمر بسر در صف برهمنان ما

بی نام و نشانیم مگر خسرو نعیم
حقا بود غیر هما گور کن ما

منت کش خورشید جهانتاب نگردیم
لخت جگر ماست عقیق یمن ما

از خلعت دیباچه غرض گر ندرد اشک
پیراهن آبی شده زیب بدن ما

ای فیض ز فیض کرم حیدر کرار
باد دم عیسی است هوای دکن ما

دو غزله در بحر مطول مثمن سالم فرع طویل ارکان او مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن مستخرجه صاحب دیوان

رخ جانان چو باشد مقابل با دل ما
بود مانند عنقا چه عالی منزل ما

ز جام دست ساقی ز چشم مست ساقی
شده آسان مشکل باشد آسان مشکل ما

بجز کشت محبت در ین مزرع چه باشد
ز خرمنهای دیرینه چه بر حاصل ما

ز موج عشق گردم بجایان آشنائی
ز بحر گرداب دریا بر آید ساحل ما

خوشا وقتی که لیلی بعنوان اجاره
نخواهد محمل یا نخواهد محمل ما

ز بخت خویش روزی چنان امیدوارم
که رشک خلد گردد زریش محفل ما

یکی مطلع دگر هم بخوان چون فیض جاری
که تا محفوظ باشد همیشه ساحل ما

اگر باشند ما هم تو باشی مسائل ما | تو خود انصاف میکن که باشد حاصل ما

چو درس عشق خوانیم ز استاد مدرس | ارسطو چیست گردد فلاطون قایل ما

همان بهتر که هر دم رود در پاس ذکرش | چه کار آید وگرنه دم لا طائل ما

بیک درخواست ادنی دهیمش جای اعلی | بیاید هر که باشد نه یاران سائل ما

میان ما و جانان جدائی نیست اصلا | بغیر از هستی ما نباشد حائل ما

غزل گفتی چه گویم بشر اینجا چه باشد | که با صد شوق گردد ملک هم مائل ما

قدم رنجه ببزم ما نمای اگر تو
مسیحا فیض گردد عزرائیل ما

ولہ

سر کشد چون نخل طور از آتش گلزار ما | غنچه هر شعله باشد طره دستار ما

چون زبان لشکر اسلام گردد خشک لب | آب باید داد از خون رگ زنار ما

می شناسد فیض سرگردان صحرای جنون | گردش تقدیر را از بندش دستار ما

صرف وحشت چون نگردد صفحه تقدیر ما | از سواد چشم آهو میشود تحریر ما

غیر بدنامی بدست ما نیامد نقشه | بود از خاک مذلت کرده تصویر ما

پا بدامان فراغت فیض چون باید کشید
هست کوته بر قد ما جامه تقدیر ما

چه جای شکوه اگر دشمنست رقیب
شنیده ام سخن از دوست النصیب

در بهشت و سپهر غرور اهل ورع
سر نیاز من و پای نازنین حبیب

مقیم دیر شوی یا مسافر کعبه
ضرور میرسدت آنچه کرده اند نصیب

صواب آنکه مگو درد خویش از همه جا
که گاه گاه براه خطاست ای طبیب

بخواه همتی از وی اگرچه پادشهی
که ساکن در قدس است هر گدای غریب

بغیر باده شود مست هر که گوش کند
حکایت لب ساقی حکایتیست عجیب

مرو براه بعید از دیار یار ای فیض
که روز وصل و شب عیش آمدست قریب

سحر شنودم من پیر می فروش خطاب
بیا دو ساقی کوثر بنوش جام شراب

بکنج میکده بنشین که جای عافیت است
قدح بنوش و مال قدح کشان دریاب

ره خطاست براهیکه میرود صوفی
طریق باده فروشان بود طریق صواب

حدیث مطرب و بستان بگوش جان بشنو
پیاله گیر ز ساقی ببانگ چنگ و رباب

ز مصطبه نروم سوی صومعه که مرا
خوش است صحبت رندان و شرب باده ناب

ز من مپرس ره و رسم پارسائیها
فتاده ام بدر میفروش مست خراب

بنوش باده رنگین بجام گل ای فیض

مباش بی می و معشوق در بهار شباب

یار من یک نگاه کرد و گذشت
خون صد بیگناه کرد و گذشت

ستم او ببین که بر قتلم
محتسب را گواه کرد و گذشت

گل بعشق رخت بطرف چمن
پاره پاره قباه کرد و گذشت

ناله ام چون شنید از دور
مرحبا واه واه کرد و گذشت

باز آن شهسوار عرصهٔ حسن
عالمی را تباه کرد و گذشت

ماه من همچو نور از ره چشم
سینه را جلوه گاه کرد و گذشت

از سر عجب یار کوه شکوه
ناتوانم چو کاه کرد و گذشت

بار عشق تو و غم پیری
قامتم را دوتاه کرد و گذشت

با که گویم سلوک بیدادش
قتل هر دادخواه کرد و گذشت

از بر فیض آن کمان ابرو
وعدهٔ تیر ماه کرد و گذشت

لطفی زره و رسم تو ما را گله نیست
واپس دل من ده که ترا حوصله نیست

با معتقد زلف تو ما را گله نیست
زین سلسله بهتر بجهان سلسله نیست

بخت جگر ریش مرا آب نمک شست
امی چون لب پر شور تو کم حوصله نیست

در چشم زدن از نظر ما شده غایب | چون قافله اشک روان قافله نیست

هر خار بیابان وفا تشنه زبان است | یارب چکنم در کف پا آبله نیست

جز آفت آن زلف سیاه روز شب هجر | بالای سرم هیچ بلا نازله نیست

اندر سفر عشق چه پویم که خدایا | جز نقد دلم در کف من راحله نیست

این هستی ما جلوه که نیستی ماست | در زیستن و مردن ما فاصله نیست

ای فیض بجلدوی غزل نقد دلم گیر
زین بیش بپیش من مفلس صله نیست

آستان بوسی هر سکده آیین منست | روز و شب بندگی پیر مغان دین منست

آشکارا کن امروز درین بزم خراب | ساقیا هر چه نهان در دل غمگین منست

مطلب از سیر بهشت است از حور و قصور | می و معشوق همه بر سر بالین منست

یارب از کنج خرابات بده کنج خطیر | هوس باده کشی در دل مسکین منست

تا دعای تو شده ورد من مست خراب | ساقیا محفل جمشید در آیین منست

کوس فرهادی من ای فلک اکنون بنواز | ساقی دور زمان خسرو شیرین منست

صفت چشمه تسنیم که دی واعظ کرد | اینهمه مدحت جام می رنگین منست

در جهان نیست بدور فلک مینا رنگ | آن می صاف که در جام سفالین منست

قصد وضد دم مکن ای فیض بهار است بجوش
جای خون باده گلگون بشرآئین هست

چگونه شاهد و مینا رها کنم از دست — که هست رندی و مستی بقسمتم هست

ز کاکل رخ جانان بگوش هوش منوش — حکایت شب اسری حدیث روز الست

گشاده کار خرابات کرده ام عمری — بروی من در میخانه کس نخواهد بست

کلام پیر مغان وحی آسمانی دان — که واقف است ز اسرار غیب باده پرست

ولش ز باده تسنیم سالها برجاست — هر آنکه بر در میخانه ساعتی بنشست

ز ساقی فلک امید جام باده مکن — که کاسه سر جمشید و کیقباد شکست

بیا بکنج خرابات می بنوش ای فیض
ز درد و صاف هر آنچکه در سبوی تو هست

بر گلویم چه نهی دشنه نقصان تو نیست — گردنی کو که نه خنجر مژگان تو نیست

عاشق آن نیست که در گوشه زندان تو نیست — یوسف آن نیست که در چاه زنخدان تو نیست

آن دل کیست که در گوشه زندان تو نیست — آن سر کیست که گوی خم چوگان تو نیست

سر عشاق بپای خم چوگان بفکن — هیچ گوی به از این بر سر میدان تو نیست

هست چون سرو تو گو سرو بهشتی لیکن — گل ریحان جنان چون گل ریحان تو نیست

فتنها در همه آفاق که کرد است بپا — بر سر فتنه اگر نرگس فتان تو نیست

نه دل من هدف تیر تو چون قبله نما — سینه نیست که پیوسته به پیکان تو نیست

همچو نرگس منم در نگه و حیرانی — که چو آئینه کسی نیست که حیران تو نیست

فرصتی گو که دهم شرح غم روز وصال — طاقت آه مرا در شب هجران تو نیست

خوبی طلعت یوسف همه دارند ولی — ندهم دل که بخوبان جهان آن تو نیست

سخن تلخ مگو ای بت شیرین حرکات — که مرا کام ز لعل شکر افشان تو نیست

از خط پشت لبت فیض تو دریافت کنون
خضر آن نیست که بر چشمهٔ حیوان تو نیست

ناوک عشق از کمان دیگر است — مرغ جانم را گمان دیگر است

چشم باشد نقطه عین الیقین — این حقیقت را بیان دیگر است

در تعین لاتعین را بیاب — این مکان از لامکان دیگر است

مطلبم از کاروان مصر نیست — یوسفم در کاروان دیگر است

گو انا الحق بر لب منصور رفت — در حقیقت از زبان دیگر است

گو حدوث و گو قدم قیل است و قال — گفتگویم از جهان دیگر است

بر در کعبه نیارم سر فرو — سجده گاهم آستان دیگر است

لایموتون از لبت دارم امید ‌‌ ‌ ‌ در حدیث عشق جان دیگر است

باز برخوان ما رمیت اذ رمیت ‌ ‌ ‌ کاندرین آیه بیان دیگر است

او بچشم جلوه گر چون مردمک ‌ ‌ ‌ خلق و عالم را گمان دیگر است

فیض مطلق شو مقید تا کجا
بی نشانم را نشان دیگر است

ای بوسه لب تو به از شهد و شکر است ‌ ‌ ‌ شیرینی بیان تو قند مکرر است

با گوش و چشم یار شود همسر از چه رو ‌ ‌ ‌ کور است چشم نرگس و هم گوش گل کر است

پیش تو صد هزار کنم ناله چون هزار ‌ ‌ ‌ رویت گل و لبان تو برگ گل تر است

تا ذکر ابرو و طره اش گوش کرده ام ‌ ‌ ‌ یاران مرا معامله با تیغ و خنجر است

بی وصل در فراق تو دشوار زندگیست ‌ ‌ ‌ بیش است اضطراب مرا صبر کمتر است

جانان درازی شب هجران من مپرس ‌ ‌ ‌ یکساعت فراق تو صد روز محشر است

تا پاسبان بیست در خلوت ترا ‌ ‌ ‌ چشمم بر آستانه تو چون حلقه در است

با نافه غزال و عبیر مرا چه کار ‌ ‌ ‌ زلف تو مشک ناب و خطت همچو عنبر است

ق

گر پاسبان حضرت عرش آستان تو ‌ ‌ ‌ دارای وقت و پادشه هفت کشور است

رخسار همچو آینات دیدمی ولی ‌ ‌ ‌ در چشم من نقاب تو سد سکندر است

ای فیض پا بکوی طبیبان منه ازانکه
این درد سر که هست مرا درد دگر است

زاندم که مرا گوش بر آهنگ رباب است
معشوقه در آغوش و بکف جام شراب است

هر نقش و نگاری که درین بزم خراب است
جز نقش رخ دوست همه نقش بر آب است

از باده گلرنگ لب و چشم خراب است
زین آتش تر خشک و ترم جمله کباب است

تا کام دل از شهد لبش یافت مذاقی
هر اهل هوس دست بسر مثل ذباب است

رندی که بود جرعه کش بزم خرابات
آگاه ز اسرار کم و کیف شراب است

تکلیف ره کعبه مده یار خطا بخش
راهی که بمیخانه بود راه صواب است

از سنگ ملامت مزن ای مرد و عکاک
بر دوش من است سبوی می ناب است

در بزم مغان فیض مده یاد ز کوثر
آبست بمیخانه به تسنیم سراب است

بچشم من شب غم حسن صبح همه شیرین است
از آنکه عارض رخشان تو بصد تزیین است

بخواهم از تو اگر بوسه قرض غیبی نیست
درین زمانه کسی کو که فارغ از دین است

میان کعبه و بتخانه هیچ فرقی نیست
بچشم عارف بالله کفر و دین علیین است

فرا چشمه خضر آبروی خویش مریز
نگر بغور که آب بقا بهر عین است

ز روی خویشتن بر افکن عشا دهای مجاز — ببین بچشم حقیقت که در همه عین است

نقاب مانع دیدن رخ تو نیست مگر — نیاز و ناز من و تو حجاب مابین است

خوشا نصیب خدایا اگر بدست آید — غبار خاک ره دوست سرمه عین است

کجا جواهر و اعراض کو عقول و نفوس — همه بعین بصیرت مظاهر عین است

دلش ز صحبت شیخ و برهمن است ملول
ازآنکه فیض نه بیزار از فریقین است

متی کجا و کجا کیف و کم کجا این است — ببین بوضع من ای فلسفی همه عین است

بظاهر ارچه یکی زین و دیگری شین است — نگر به پرده باطن تجلی عین است

بهار گلشن نیرنگیش چهار فصلی — برنگ و بوی دگر جلوه گر بصد زین است

لبش ببوس اگر عمر جاودان خواهی — بچشمه که خضر خضر شد همین عین است

نگر در آینه گر شک بود بگفته من — شبیه قامت بی سایه مردم عین است

مبین بکثرت وهمی که اعتبارش نیست — ببین بدیده وحدت که غیر او عین است

بگو بزاهد خفاش طبع تیره سرشت — نگاه کن که بهر ذره جلوه گر عین است

ز راه دور دو ازان نگار حجله نشین — بصورت عرب آمد مگر بلا عین است

قدم ز گوشه وحدت برون منه ای فیض

شنیده ایم که آفات بین الاثنین است

نگار من که رشک گلستان است / رخش از خط بخشی بوستان است

نمیرد هر که باشد پابالش / سر کویت بهشت جاودان است

سخن میگوید و شکر فشاند / بت من خسرو شیرین زبان است

نمیدانم که ذکر قامتش کرد / که آثار قیامت در جهان است

بود محراب کعبه ابروانش / دل من محو قد قامت اذان است

بر آمد کوکب از برج نحوست / مدنا مهر بانم مهربان است

نصیب دشمنان یارب مبادا / بلای عشق مرگ ناگهان است

اگر گویم سلیمانش عجب نیست / مطیع امر او هر انس و جان است

بیا بنما رخ چون مه که امشب / دلم بیصبر و بی آرام جان است

جهانی سر بکف چون من بکوت / نگاهش خنجر که وقت امتحان است

خدایا مهربانش کن که امشب / دماغ یار من بر آسمان است

مرنج از ما در ایام امی **فیض**
که اینجا رنج و راحت توامان است

در هوای دهن او همی در کار است / تنگ چون غنچه مرا پیرهنی در کار است

طائر جان مرا تا هدف غمزه کند | همچو مژگان تو ناوک فگنی در کار است
مطلب از توبه ساغر شکنی نیست مرا | واعظا ساغر توبه شکنی در کار است
کشته زلف توام سبزه بنه بر خاکم | ایکه مژگان غزال ختنی در کار است
تا چو یعقوب کنم مصر غم آهی موزون | زیر دیوار توبیت الحزن و [illegible] در کار است
ساز با عقرب زلف کج آن راست قد ای | ایدل زار اگر نیش زنی در کار است
بنو دلایق شیرین سخنی هر دهنی | از پی خوردن حلوه دهنی در کار است
نه همی بغلط در سفر کعبه و دیر | بسر کوی [illegible] ما راه وطنی در کار است

کشته ما هو شانیم بیا را راه ای
فیض ما را ز کتان هم کفنی در کار است

گوشه دامان یار از دست رفت | دست رفت از کار و کار از دست رفت
چون دل من آب آتش باد و خاک | تا تو رفتی هر چهار از دست رفت
صبر ا هجری دارد ای یاران بلی | چون کنم چون اختیار از دست رفت
ای چه پرسی از دلم جان و تنم | اینهمه در انتظار از دست رفت
کردمی سودای لعلش لیک مفت | نقد جان مستعار از دست رفت
شاد باش ای رشک گلشن غم مخور | همچو من کو صد هزار از دست رفت

فیض آمد اضطرارش تا بدل
اختیارم چند بار از دست رفت

درد دل را چاره سازِ دیگر است | انهدامم را سوز و سازِ دیگر است
غیر اهل درد آگه نیست کس | گفتگوی عشق رازِ دیگر است
صحن کعبه سجده‌گاه اهل هوش | کوی او جای نمازِ دیگر است
میکشد عجبم و آهی میکشد | بی‌نیازم را نیازِ دیگر است
قصد عزم کس که بازِ قضا | مرغ جانم صید بازِ دیگر است
تا کجا گردی حجاز ای حسیر | کعبه دل را حجازِ دیگر است
بی‌نیازی پیشه دارد با مسیح | کشته نازت به نازِ دیگر است
حباب عالم گر شود طوفان چه غم | یار ما اندر جهازِ دیگر است
هیچ مطلب نی محمود و ایاز | قصه ما را ایازِ دیگر است
از تمیز این و آن نسبت مکن | اهل دل را امتیازِ دیگر است

فیض از سعی گداز تن چه سود
در گداز دل گدازِ دیگر است

با طواف حرم و دیرم کاری نیست | مطلبم جز درت از هر در و دیواری نیست

عاشقی نیست که با زلف تواش کاری نیست
کردنی نیست که وابستهٔ زناری نیست

رخت خود از سر کویت نتوانم برداشت
همچو من در سفر عشق گرانباری نیست

گوهر جان بستان بوسه ارزانی کن
که چو من لعل ترا هیچ خریداری نیست

عجبی نیست اگر مست شود زاهد وقت
که به دور لب میگون تو هشیاری نیست

از درت پیش مسیحا نروم بهر علاج
که مرا جز مرض عشق تو آزاری نیست

پا منه در سفر عشق اگر سر خواهی
که درین راه خطرناک مددکاری نیست

کس مبیناد خدایا غم ایام فراق
بدتر از هجر کسی روز سیه گر یاری نیست

کو جهانست بچوگان خم زلف اسیر
لیک چون فیض تو بیجرم گرفتاری نیست

دلم آشفته و سودازده یاری هاست
روز بازار کسیست که با زلف تواش کاری هست

دست در زلف درازش مکن ای شانه دراز
که درین سلسله پابند گرفتاری هاست

تا مشام است معطر ز شمیم زلفش
آمد و رفت من از کوچهٔ عطاری هاست

حسن یوسف بجمال تو ندارد نسبت
که خریدار تو بر هر سر بازاری هاست

فکر دیگر مکن از بهر مریض لب خویش
بوسه ده که علاج دل بیماری هاست

نه ستم ورزی و حسن خداداد تو بس
بندهٔ عشق تو هر کار فرومایگی هاست

واعظا پند مده راه کنشتی به نما | چکنم سبحه مرا کار بزناری هست
از سر کوی تو پا بر سر جنت ننهم | بی رخ خوب تو کل در نظرم خاری هست

مطلب از سنگ در کعبه ندارد شب هجر
که سر **فیض** ترا کار بدیواری هست

ای قبله ابروی تو محراب نیاز است | وی روی خوشت کعبه ارباب نیاز است
ای چه می پرسی ز احوال بیچاره سرگشت | بر زدی بر فرق ما شمشیر و آب از سر گذشت
بدرد سوگواران غیر ترک جان چه علاج | درین زمانه نازک از آن میان چه علاج
علاج تیغ نگاه تو می توان کردن | ولی ز خنجر مژگان جانستان چه علاج
از آن مسیح نفس ای صبا بگو از من | رسید جان بلبم ای طبیب جان چه علاج
اگرچه سقم سر موبذات یوسف نیست | ولی ز دست عزیزان و کاروان چه علاج
توان نمود علاج سر رقیب به سنگ | مگر ز جور و تعدی پاسبان چه علاج
رقیب دشمن جان دوست در پی آزار | کنم چه فکر ز آزار این و آن چه علاج
کشیده خنجر کین آن مسیح باز آمد | رسید اجل بسرم ای طبیب جان چه علاج
بیک اشاره کند کار دوست دشمن را | کنم چه فکر من از مرگ ناگهان چه علاج

همای عشق ببست آشیانه در دل **فیض**

چه چاره کنم ای مشت استخوان چه علاج

شرمنده گل از عارض یارست ببینید / در باغ رخش طرفه بهارست ببینید

شد مانع نظاره روش مژه او / در پای نگاهم سر خارست ببینید

گردید مکدر خطش از عارض روشن / آئینه پر از گرد و غبارست ببینید

شد مسکن قلب سیهم زلف سیه وز / این شب پرک اندر شب تارست ببینید

تا معتقد خط و لبش ساخت مرا عشق / با خضر و مسیحا سروکارست ببینید

داریم سر سلطنت عشق پس مرگ
پامال هما خاک مزارست ببینید

شبی تو صبح جوان پیر میفروش آمد / شراب کهنه درین روزها بجوش آمد

اگرچه بی هنرم هیچ باک نیست کنون / ز عیب در بر ما یار عیب پوش آمد

بیار آن می مستی فزا و هوش ربا / که باز این دل بیهوش باهوش آمد

بصحن باغ بیا می خوریم و وجد کنیم / صدای نالهٔ مرغ چمن بگوش آمد

بخواه جام صبوحی و کن علاج خمار / که آبشار چمن نیز در خروش آمد

حصول مقصد دل آن زمان شد از ساقی / که جام می بکف ما سبو بدوش آمد

بیاد زلف و رخ یار می بنوش ای فیض

که رفت شام غم و صبح شادی خوش آمد

چون پیش قدت اندل جان باخته نالد
رسکونه کجا قمری و کو فاخته نالد

ابروی تو چون تیغ کشد در صف محشر
خورشید قیامت سپر انداخته نالد

آنکس که دمش در آتش عشق تو کباب است
بر حال من سوخته مبیاخته نالد

آن مسکین و یاریم که در معرکه عشق
قاتل بسرم تیغ بکف آخته نالد

هر چند که سخت است دلش لیک دم زخم
بر غارت ملک دل من تاخته نالد

دی هر که بمن خنده زدی گر که آهنم
در معرکه عشق تو پرداخته نالد

قربان لب و چشم تو بر حال نزارم
نشناخته میخندد و بشناخته نالد

در پرده دل فیض تو چون شمع درین بزم
بر سوز و گداز من بگداخته نالد

تا رقیب سر کوی تو ز دنیا نرود
غم و اندوه جدائی ز دل ما نرود

عاشق از سیر گلستان جهان مستغنی است
هر که را میل تو باشد بتماشا نرود

ندهند از غم معشوق نجاتم یاران
تا ز تن جان من عاشق شیدا نرود

زیر دیوار تو گر مسکن و ماوا نکنم
آه جان سوخته در عالم بالا نرود

سر گر از خاک درت سر نتوانم برداشت
شوق پابوس تو ایجان ز سرم تا نرود

ساکن کوی تو با کعبه ندارد کاری
آنکه جائیش بدر تست دگر جا نرود

یاد جور تو فراموش نگردد ز دلم
هرگز از خاطر مجنون غم لیلا نرود

نشود سر خدا فاش درین بزم خراب
تا سر فیض بپای خم صهبا نرود

روزیکه از شراب لب خشک تر شود
هر عیب من بدیده رندان هنر شود

جز خاک مصطبه هوس کیمیا مکن
روزی مس وجود ازین خاک زر شود

تا من شراب خلد بیارم دگر بلب
گر داخل من میکده بار دگر شود

ساقی بریز در قدحم آن شراب صاف
کز ذکر آن فقیه زمان بیخبر شود

بی یار اگر به بزم حریفان گذر کنم
لبریز جام باده بخون جگر شود

زاهد کند نه آرزوی باده بهشت
یک جرعه زین شراب میسر اگر شود

ساقی بیار جام صبوحی بخانقاه
تا در دعای صبحگه من اثر شود

گر بر زبانم از لب ساقی رود سخن
حاصل مرا حلاوت شهد و شکر شود

ای فیض سر بپای طبیب زمان منه
از بوی می معالجه درد سر شود

سوی گلشن اگر آن سرو خرامان نرود
قمری از باغ جهان بی سر و سامان نرود

تا حدیث خط و گیسوی تو یادم آمد　　بر زبانم صفت سنبل و ریحان نرود

هر کرا با لب جان‌بخش تو باشد کامی　　ز نشاط تا بلب چشمه حیوان نرود

پا منه بر سر بالین من ای حاذق وقت　　درد عشق است که از حکمت و درمان نرود

چشم غمدیده یعقوب نگردد روشن　　بوی یوسف اگر از مصر بکنعان نرود

هر کرا دست دهد خاطر مجموع چو من　　در خم کوچه زلف تو پریشان نرود

هر که داغ دل و حیرانی من بیند **فیض**
بتماشای گل و نرگس حیران نرود

مپرس از من بدمست حال نبود و بود　　بپای پیر مغان سر نهاده ام بسجود

بنوش آب حیات از سبوی ساقی ما　　بیا بمصطبه داری گر آرزوی خلود

پیام من برسان ایها الصبا الصبوح وقت　　که چشم مست کسی عقل و دین من بربود

شراب لعل نخواه از سبوی باده فروش　　امید باده مدار از خم سپهر کبود

ز من مپرس طریق صواب و راه خطا　　که هست در بر من خرقه شراب آلود

بغیر مطرب و ساقی کسی نمیداند　　چه شد میان من و میفروش گفت و شنود

بمصطبه مکن اظهار جبه بدر کشان　　بجام باده سحرگه هر آنچه روی نمود

بفکر شادی امروز کوش و جام بنوش　　مباش در غم فردا چه شد چه خواهد بود

گر آید آن بت زهره جبین بمحفل فیض
کنم ز ناله خود کار نالهٔ نی و عود

فدای همت آن سفیروش جانم باد | که جام باده بهر مستمند مفلس داد
بیا بمیکده تو شیم آب آتش رنگ | زمانه تا نکند خاک ششیان برباد
ره غرور رها کن ره نیاز گزین | که این طریق صلاح است و آن طریق فساد
براه میکده ای خضر راه توفیقی | بسی خراب شدم اندرین خراب آباد
ز سر جام می مشکناب شد آگاه | بپای خم قدح نوش هر که سر بنهاد
کجاست مطربی کو ناخدای کشتی می | وزید از طرف کوی دوست باد مراد
بغیر صوفی ظاهر درست و بد باطن | بدم نکهت کسی می پرست نیک نهاد
بتی که سعی بخیر و صلاح مستان کرد | غلام و بندهٔ آنم خدایش خیر دهاد
مرید شیخ خطا میکند صواب انست | ز هر چه کرد بمیخانه پیر ما ارشاد
چه حاجتست بشاگردی مدرس شهر | که هست پیر قدح کش بدور ما استاد

ز باز پرس قیامت مدار باک ای فیض
ببوس عارض معشوق هر چه بادا باد

ز بحر عشق چون طوفان بر آمد | ز موجش نقش این و آن بر آمد

چو نیرنگی او شد مایل رنگ ... بهر رنگی بدیگر شان بر آمد

بخلوت رفت گاهی چون زلیخا ... گهی چون یوسف از کنعان بر آمد

گهی چون قطره در بطن صدف شد ... گهی چون گوهر غلطان بر آمد

دمی چون درد مسکن کرد در تن ... دمی چون صورت درمان بر آمد

گهی چون موج شد در جزر و مد غرق ... گهی چون بحر بی پایان بر آمد

همون ذاتی بچندین لطف و خوبی ... بوضع خاص در هر آن بر آمد

چو اسکندر بظلمت رفت روزی ... چو خضر از چشمه حیوان بر آمد

از آن قصر وجوب آن یار موجود ... بسیر خلوت امکان بر آمد

ز اول تا باخر در دو عالم ... گهی پیدا گهی پنهان بر آمد

چو شد محو جمال روی خود **فیض**
بحسن صورت انسان بر آمد

که اشک گهی لخت دل از چشم تر افتاد ... اسرار نهانی همه از پرده در افتاد

از خط چو بران زلف مسلسل نظر افتاد ... بر جان من زار وبال دگر افتاد

تدبیر و علاجش بجهان دگر افتاد ... از زخم سر شمشیر تو کاری بسر افتاد

یا رب چکنم در چکنم فکر مداوا ... سودای سر زلف معنبر بسر افتاد

از مرہم و تدبیر کسی بہ شدنی نیست
پیکان نگاہش بجگر کار گر افتاد

از کعبہ سوی بتکدہ دل رفت ملافسوس
گم کردہ رہ این براہ خطر افتاد

گر بیخبرم من عجبی نی عجب اینست
صوفی بسر کوچہ او بیخبر افتاد

از ہجر تو ای رشک دہ یوسف مصری
ہر زہر کہ خوردم عجب آخر شکر افتاد

جلاد بہ قتلم شدہ ماموربامرش
کار من بیچارہ بدست دگر افتاد

من عکس رخ مہر وشی دیدم و گفتم
از گنبد افلاک بہ غبرا قمر افتاد

من فارغم از تہمت ہر خیر و شر ای فیض
کارم ہمہ در دست قضا و قدر افتاد

دو غزلہ در بحر مشابہ مثمن سالم فرع مضارع ارکان
او فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن چاربار
مستخرجہ صاحب دیوان

مشرب من چہ می پرسی بحث ناقص تمام شد
بادہ با تو حلالم شد آب بی تو حرامم شد

گاہ ظاہر شدم از وی گاہ مخفی شد او از من
کام من شد ز کار او کار او ہم ز کامم شد

دید جانان ز آئینہ بی تکلف میسر شد
بوسہ از قلیانش باکشا کش پیامم شد

مطرب من بقانونی قول شاعر همی خواند / دوره گردون بکامم شد جشن عشرت مدامم شد

روی ساده چو بنمودی دور باده چه پیمودی / آسمان صحن محفل شد ماه و خور هر دو جامم شد

کبک با آن خرام خود بی تاسف همی گوید / در چمن رنگ ماه آمد هر دو پا از خرامم شد

مطلع تو بگفتم من تا ز فیض قدیم او
راست گویم زمین چه بود بر فلک نقش نامم شد

ساقی من بیزم آمد صید عنقا بدامم شد / ترک چشمش بزرم آمد خلوت از خاص و عام شد

لطف عیسی نمیخواهم مرگ از من عذر دارد / آب خضرم نمی باید زندگی بر دوامم شد

ماه بودم سها صورت نور با تو دو چند شدم / شاه بودم گدا اسیرت با تو هر انتظامم شد

آفتابی بدین تابش تاب رویش نیاورد / سمت مغرب فرود آمد ماه من تا بیامم شد

روز و شب ماه و سالش انتظاری از من باید / شام من هم سحر گشته صبح من نیز شامم شد

اسم اعظم نمیخواهم نام تو بس بود شاها / خاتم المرسلینی تو دو جهان از تو رامم شد

تا تو از من جدا بودی من هم از جهان جدا بودم
فیض وصلت چه میپرسی به ز عیسی مقامم شد

دو غزله در بحر بدیع مسدس سالم فرع سریع ارکان او مفعولات مستفعلن مستفعلن شش بار مستخرجه صاحب دیوان

باشد اشک هجر تو آتش آهی کند — باشد ز رشک عشق تو آتش ماهی کند

داری بجنت یار انجه تو خواهی کند — داری بتخت امو جسیم جو ماهی کند

از بکر ده نام ترا هر شی جدا — آن پرده ده چوان بانو گزاری کند

صحم بکم تکی شناسی بند سا — باشد حکم هبوست ارلاهی کند

با هر طور مینخواهم مینخواهم یادمن — با صد جو رحول طاریجاری کند

در گلزار هر شاهد گل منتظر — از عدلمدت تا سیر گه گاهی کند

خواهی گر نوزرین نیک ل فیض بسی
برخوان شعر کز منزلت راهی کند

همدم با تو بر لامکان شاهی کند — در غم بی تو تشویش جو ماهی کند

در هر دشت بر کوه جان کاهی کند — در گلگشت گل از تو آگاهی کند

گر شد عشق هر کاه باشد کهربا — در شد عشق آن کهربا کاهی کند

حرب تیغ او ارکان را میکشد — ضرب تیغ جون ترک سپاهی کند

بی او ابر هیمون دم می سوزدم — هر کو صبر بی آب جون ماهی کند

دور وصل در خلوتش بارم دهد — جور فصل از کوی او راهی کند

دارد فیض کوی بتان هم آنقدر

گردد خاک هر بنده آگاهی کند

دو غزله در بحر مجدد مسدس سالم فرع جدید ارکان آن مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن شش بار مستخرجه صاحب دیوان

آرام ما عارض دلجوی او شد
بهرام ما چشم بر جادوی او شد

پرسی اگر ماجرای برق چشمش
شیری ببین کشته آهوی او شد

دارد عجب وادی الفت تماشا
هر باز هم صید بر تیهوی او شد

تدبیر من هست در دست توکل
عاجز شدم بر دلم قابوی او شد

بالین گل من نخواهم من نخواهم
هر شب مرا تکیه بر زانوی او شد

فردوس را خار داند زار داند
دل را چه جا در بر پهلوی او شد

بشنو ز من مطلع دیگر ز فیض
تا دانیم خوی من همخوی او شد

صیاد را اشتیاق کوی او شد
جلاد ما روی لب نیکوی او شد

انبوه من جمع شد الله گویان
در ره ما یک صدای هوی او شد

ایمان کجا کفر از کعبه بر آمد
شیخ حرم در قلق هندوی او شد

ظاهر بود بر هلال عید از من
هر گه مرا رویتش ابروی او شد

هر جلوه ام ثم وجه الله کرده — هر طرف از روی بر جه حق می اشود
فرشش سم فرش عرش ایپای او شد — عرشش سم عرش فرش آز روی او شد

آب روان چو بجو بست کو بجو شد
مثل منش فیض جستجوی او شد

سجده خاک در پیر مغان ما را بس — اینقدر بهرهٔ ز شرف دو جهان ما را بس
کیمیائیکه بود در نظر پاکانست — صحبت حلقه صاحب نظران ما را بس
نیست اصلا غرض از حالقه و ناصح پیر — کنج میخانه و محبوب جهان ما را بس
مطلب از چشمه حیوان بخدا نیست خضر — رشحه از لب جان بخش بتان ما را بس
گفتمش تیغ اد از بیب کمر کن روزی — گفت زابرو و طره تیر و کمان ما را بس
قالب از لای شرابست مخمر ز ازل — خدمت بارگه پیر مغان ما را بس
ملک و مال افلاک سفله طبیعت چکنم — می و معشوق ز اسباب جهان ما را بس
تا نباشم سبک اندر نظر اهل ورع — از می ناب دو سه رطل گران ما را بس

نخم آرزوی طوبی و تسنیم چه فیض
جلوهٔ قامت آن سرو روان ما را بس

تا بدیدم چشم مست ساقیان باده نوش — از برای جام می گشتم مرید میفروش

شرح سوز و شام هجران گر نمایم نیکار
همچو شمع صبح میسازد مرا کس خموش

در حدیث حسن حور العین بسی تکرارهاست
واعظا کی میتوانی در حدیث عشق کوش

صد هنر سازی همه عیبست پیش منبران
عیب باید کرد پیش دوستان عیب پوش

لشکران اهل کفر و دین اسرارهاست
سبحه در دست میدارند و زناری بدوش

مفلسی چون من بیازار محبت کس مباد
رفت در سودای گیسویش زستم نقد هوش

تا خیال آن درخویی بدل داریم فیض
میزند بحر بدانسان ز سینه جوش

گفت با پیر قدح کش خضر دل
جام باده به ز جام سلسبیل

واعظا خاموش جام می بنوش
نیست در میخانه جای قال و قیل

زاهدا حور و قصور از بهر ماست
تو و جنت هست دعوی بی دلیل

در وجود باده نوشان عرض کن
می کنند از می علاج هر علیل

نقد جان بخشم کنم سودای مے
در نه بینی میکشان باشم بخیل

ساقیا رحمی که آب از سر گذشت
ساغرم ده بر لب دریای نیل

یافت عمر جاودان چون فیض تو
هر که شد از تیغ موج می قتیل

داغی بدل از نگار بردیم | این تازه گل از بهار بردیم
عشقت مارا چو کرد مفلس | نقد دل و جان بکار بردیم
تا جبر تو گشت مونس جان | دل از کف اختیار بردیم
مردیم بپای خم چو مستان | در سر ریخ خمار بردیم
شد حلقهٔ زلف مسکن ما | غرور را بهمان بار بردیم
چون قطرهٔ اشک جلوه گر شد | آب از در شاهوار بردیم
خندید و نمک بزخم پاشید | خنس که دل فگار بردیم
بازی چکنم بگوی در چوگان | سر در خم زلف یار بردیم

مردیم ز تاب عارضش فیض
شمعی لب مزار بردیم

فصل گل است خدمت پیر مغان کنم | جام شراب نوشم و خود را جوان کنم
هیچ اختیار روز نخستین نداده اند | من کیستم چنین نکنم تا چنان کنم
ای مدعی بیا بخرابات پس ازان | من آشکار پیش تو راز نهان کنم
از امر و نهی شرح مده بنده را عظا | کو فرصت اینقدر که همین یا همان کنم
آرم بر قص صوفی هشیار مغز را | حرفی اگر ز دفتر مستی بیان کنم

بر قول و فعل مفتی و شهر اعتماد نیست — فتوی دهد هر آنچه قدح نوش آن کنم

ساقی بریز باده قوت فزا انجام — تا چند هفت هشت به نه آسمان کنم

آمد بهار رفت خزان وقت آن رسید — فکر نگار و ذکر می ارغوان کنم

منعم ز صحبت می و معشوقه میکند — بر قول شیخ شهر عمل چون توان کنم

ساقی بیا و کاسه زرین کن از شراب — تا از درون برون غم هر دو جهان کنم

یک بوسه از دو لعل شود گر نصیب فیض
صد جان فدای ساقی دور زمان کنم

تا چند درد خود بطبیبان بیان کنم — می ده که تا علاج دل ناتوان کنم

صد آفرین کنند جوانان پارسا — کاری که بر شریعت پیر مغان کنم

در کنج مصطبه اجلم گر امان دهد — حاصل سعادتی من ازین آستان کنم

یاران خم و سبو همه تفویض من کنند — پیرم ولی بمیکده کار جوان کنم

ساقی ز آب خضر که جا لیش سبوی تست — یکجرعه ده که زندگی جاودان کنم

ساغر کجا و آن می قوت فزا کجاست — تا بر زمین معامله با آسمان کنم

خواهم ز بارگاه مغان استعانتی — تا انتظام کار زمین و زمان کنم

رخصت اگر دهند حریفان می پرست — افشای راز میکده کی نهان کنم

ای فیض ایام میکند باده پیش آر
تا اقتدای حافظ غیب اللسان کنم

بنده عشقم تماشای حسن روز افزون کنم | سجده بر خاک افکنم سجاده گلگون کنم
صدر مجلس مغبچان لیلی گردون محملات | ساقیا جامی که تا آفاق المجنون کنم
ساغر می کرده هندام روز در بزم وفا | آرزوی وعده فردا از دل بیرون کنم
مست و مخمورم بده در چشم یار میفروش | کی نظر در کارگاه گردش گردون کنم
روز نو و روز ست الساقی بده رطلی زمی | تا مسن اوضاع جهان کهنه دیگرگون کنم

درشهاونگاه میخانه بیا ای فیضی
تا همه اسرار غیب جام جم موزون کنم

چند اگر بندگی پیر خرابات کنم | با مریدان جوان بخت ملاقات کنم
در نظر بازی آن مغبچه داود الحان | شرح قانون بآئین اشارات کنم
کو بآن یار که شد معتقد نفی و حرام | می و معشوق حلالست من اثبات کنم
دست معشوق بدستی و بدستی ساغر | وقت آن شد که بمیخانه مناجات کنم
هیچ حاصل نشد از صحبت ارباب ورع | دلق طاعت بدل از خرقه طاعات کنم
وقت آنست که در پای خم میخانه | خوش و خرم به نشینم بسر اوقات کنم

هر سیه کار که در میکده فیض آید
من با و کوثر و تسنیم مدارات کنم

شکر خدا که بندهٔ پیر مغان شدم — یعنی مرید ساقی آخر زمان شدم
یارب بکار دهم ز دریا میفروش — پیدا برای خدمت این آستان شدم
ای شیخ باده خور بصبوحی ازآنکه من — دیروز پیر بودم و امشب جوان شدم
بر گفته فقیه عمل کردمی و لے — فرصت کجا که یار خراباتیان شدم
نامم شرابخواره نهادند صوفیان — بی می بدور چشم تو مستانچنان شدم
ساقی بیار جام می آفتاب رنگ — واقف ز راز میکده آسمان شدم

ای فیض نیست حاجت جام جهان نما
خدمتگذار باده کش غیب دان شدم

روزیکه در طریقه رندان گذر کنم — اوقات خود بپای خم می بسر کنم
ساقی بیار می که در آغاز میکشی — انجام کار باده پرستان نظر کنم
از نور باده جام سفالین من پر است — چون آفتاب کی هوس جام زر کنم
یاران اگر بگوشهٔ میخانه جا دهند — عمر عزیز صرف بوضع دگر کنم
تا چند زهد خشک بیا ای ورع پرست — در آب باده خرقه سالوس تر کنم

جان برلب آمد از وطن اہل خانقاه
چون جام می بہ محفل مستان سفر کنم

ساقی حدیث شاہد و ساغر بیاده
تا چند ذکر مسئلہ خیر و شر کنم

با صد حضور قلب گذارم نماز فیض
از صومعہ گذر بخرابات اگر کنم

بیا کہ در خلوت یاران مے فروش کنیم
رسد بر سم کہ قیصر نای و نوش کنیم

لباس زہد ریا بر کشیم از بر خویش
وداع صحبت مردان خرقہ پوش کنیم

ز دست اہرمن وقت در امان باشیم
بعل لعل کہ در کف سروش کنیم

بخیر تا شود انجام کار بیہوشی
ملازم خدمت رندان نیز ہوش کنیم

بیاد خسرو شیرین زبان و سبیان
سماع قصہ فرہاد سخت کوش کنیم

بگو بمحتسب شہر ہر چہ بادا باد
صدائی نالہ چنگ و رباب گوش کنیم

یکبار حد خرابات می کشیم خو فیض
غرور غلغلہ و نالہ و خروش کنیم

الوداع ننگ و ہم ناموس را رخصت کنم
ہر چہ بادا باد بر دست مغان بیعت کنیم

صحبت معشوقہ و می زنده میدارد مرا
ساقیا میرم دمی گر ترک این صحبت کنم

در ازل خاک مرا تخمیر از می کرده اند
بہ در پیر قدح کش تا بجان خدمت کنیم

بوسه ده از لب جان بخش بیمار دو چشمش — از درون بیرون هوای کوثر و جنت کنم

خاطر جمعم پریشان گر دیگر پای خم — با که یاران شکوه از بخت بد قسمت کنم

مست و مخمورم بدور ساقی عالی مزاج — کی نظر بر همت هر دون دون همت کنم

از پی قلب وجودم به از این اکسیر نیست — خاکساران در میخانه را خدمت کنم

آمد و رفت من اندر کوچه میخانه هست — حاصل از خاک در پیر مغان دولت کنم

واعظا فصل گل آمد شاهد و ساغر بیار — زهد و تقوی تا کجا در گوشه خلوت کنم

فیض بر لب جان رسید از رنج ارباب ریا — به که از مسجد سوی میخانه ها هجرت کنم

بیا ز صحبت اهل ورع کناره کنم — ز دوش برکشم این دلق و پاره پاره کنم

پیاله ده که ز صدر الصدور شرع پرست — حدیث مستی و میخانه آشکاره کنم

اگرچه شوخی و رندی نه لایقست ولی — چه فکر از قدر و از قضا چه چاره کنم

شبی اشاره کن سوی ماه ای ساقی — که تا نظاره شق القمر دوباره کنم

دهد اجازت اگر میفروش تجربه کار — صباح عید قریب است استخاره کنم

طریق باده پرستی بهر گدا آموخت — دعای همت رند شراب خواره کنم

بیار باده نخوت شکن که روز حساب — غرور کبر ورع پیشگان نظاره کنم

بدان مقام که صوفی سکرت خواهد کرد	بسوی ساقی و جام شراب اشاره کنم

بیا بمیکده می نوش و غم مخور ای فیض
بعهده پیر مغان رفع هر خساره کنم

دو غزله در بحر عمیق مثمن سالم فرع بسیط ارکان او فاعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستخرجه صاحب دیوان

رحم کن ای خوصفت سایه پای توام	صید کن چون طائران من گرفتار توام
رو مکش از روی من خو مکن با خوی من نا	عاشق ازار توام عاشق زار توام
تا کجا باشی نمک بر دل مجروح من	تنگ گر واز زندگی شوق دیدار توام
چون بگویم دلبرش او همی گوید مرا	دلبرم هرگز مگو من دل آزار توام
بندگانت را بمن مهربان کن تا بجان	خدمت ایشان کنم گرنه در کار توام
گر ز آب رحمتت جرم نامه شویم	شرم چون نایدم گو من ز ابرار توام

مطلع دیگر بشنو تا رسد فیض ز تو
صید گفتار توام صید رفتار توام

گر همی تنگ توام ور همی یار توام	گر ملی جام توام ور گلی خار توام
غیر عشقت خسروا نیستم جرم دگر	یا ببخشی یا کشی من گنهکار توام

عرض کردی بر همه تاب ناورخش کسی
من که بودم جاهلی جاهل جابر توام

زان سبب بگسستم رشته تسبیح را
تا سلیمانی کند بندد زنار توام

ستیهم با خمر کو یا نزید عمرو کو
یا کرد سرشار از اخشم سرشار توام

گاه لاگوی و لاکه بلاکوی بلا
لیست انکار توام مست اقرار توام

گفت یارم خوش بیا فیض ها یابی رسن
زانکه عهده بستم بلکه غمخوار توام

می خور از دست آن یگانه نشین
با خدا باش و بخود وانه نشین

گر ترا آرزوی ناموریست
دور از مردم زمانه نشین

قاف شهرت بچنگ خویش بیار
همچو عنقای آشیانه نشین

شوی آگاه از درون و برون
همچو حاجب به آستانه نشین

طبع مردانه فیض میدارم
مطلبم نیست با زنانه نشین

الامان از خانه آن سفاک می آید برون
الحذر از جسم جان پاک می آید برون

بهر استقبال دیداری تو ای نور نظر
مردمک از دیده نمناک می آید برون

تا دلم اندر هوای آتش عشق تو سوخت	جای آب از دیده من خاک می آید برون

و غزله در بحر عریض مثمن سالم فرع مدید ارکان او فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چار بار مستخرجه صاحب دیوان

دلبر اگر شناسی ز امتحان گوهر من	کی بود کم ز لعلت پیشتر گوهر من
باغ معراج موسی بود اگر طور سینا	هست سیراب عالم ز آتش اخضر من
من ز پابوس جانان شاهی عرش دارم	کیست از بادشاهان همنفس همسر من
بصف غایه مجنون ناقه لیلی آمد	گفت ای هست شیدا گر کشا محجر من
گفت چون بر گشایم راز تب ارف شا لیمام	زار یکیست مجنون گفت غارتگر من
رو بقوت رسالم با مرت آشنایم	از خدا هم برآمد گر شود داور من

فیض کم دون نخواهم کین بود سقف کهنه
مطلع تو بگویم شد خدا یاور من

انکه شد خاک پایت رونق افسر من	ظل دیوارت آمد چتر روشن بر سر من
قیصر روم را من چاکر خود شمارم	گر سر شام آئی شاد در بر من
موسیا طوف رفت و جا بی سیدایم	وادی امین است این شعله شد اختر من
ای شه بارگاهی گر مرا سیر خواهی	سیری از جنس جنت ده ز کام سر من

طوق مانند قمری بهاران بسر دارم　　　بر ازین طوق عشقش چه سبک آنکه زیر گردن

هر چه باد نسیمی که بجز مشکین نسیمی　　　با سر کوی جانان شوق شد رهبر من

گر شب وصل باشد جلوه گاه نگاهم

روضهٔ خلد گردد فیضیاب دامن من

دارم دو عرض ای شه خوبان شنیده رو　　　از رخ نقاب گیر و غلامی خریده رو

حال زبون من بچمن از زبان گل　　　دیروز چون شنیده امروز دیده رو

این نهر و باغ دیده و دل سیرگاه تست　　　خواهی بدل کرم کن خواهی بدیده رو

از راه دور آمدی ای لخت دل　　　در ظل سایبان مژه آرمیده رو

دشت است پر خطر شب تار است راه دور　　　رهها بلی و سیل مرو ای تپیده رو

دارستگان بخاک رهت افتاده اند　　　ای شهسوار توسن جو در کشیده رو

ای راست رو ز صحبت کج رو کناره گیر　　　چون تیر از کنار کمان هم رسیده رو

داغ دلم بتخته گل تخته میزند　　　باری ازین چمن گل نورسته چیده رو

ای یار پا برون منه از خانهٔ دلم　　　اینهم مکان تست دمی آرمیده رو

دارد دلم بذوق لبت طرفه تر مذاق　　　ای مست باده چاشنی او چشیده رو

بر طور دل بوعدهٔ دیدار یار فیض

ہمچو شبان وادی ایمن دریده رو

پیش ارباب نیاز از رہ ناز آمدۂ	قصه کوتاه که از راه دراز آمدۂ
کردی الزمرتبه غیب تجلی بشهود	کر از روی حقیقت بمجاز آمدۂ
چه شدا ای روح ترا انکه برین قالب خاک	ہمچو محمود کر ایاز آمدۂ
حال پروانه خود عرضه دای شمع مراد	آنکه درین بزم بہ سوز و گداز آمدۂ
ذکر و تسبیح فراموش نسازم چکنم	که مرا یاد تو در عین نماز آمدۂ
ای خطا بخش ترحم کن و عذرم بپذیر	نازنینا که بر اہل نیاز آمدۂ

تا کجا سر بکریبان تفکر ای شیفته
چشم بکشا تماشا گہہ راز آمدۂ

ایدل اسیر طرۂ یارکه بودۂ	ای مرغ باغ قدس شکار که بودۂ
سیل سرشک تا بکنارم رسیده است	ای نور دیده ام بکنار که بودۂ
اشک من سیاه درین روز گار	اختر شمار در شب تار که بودۂ
کاری تمام گشت و بکارم نیامدی	از شام تا بصبح بکار که بودۂ
چشمم چو چشم آئینه مشغول حیرت است	در حیرتم که یار دو چار که بودۂ
بیصبر و بیقرار بدر دم گذاشتی	رفتی کجا و صبر و قرار که بودۂ

در آیینه ببین سوی نقش و نگار خویش
محو جمال نقش و نگار که بوده

گلزار زندگانی با بی تو در خزان
در باغ خلق تازه بهار که بوده

یارا بجلوه گاه رخ همچو خویش
چون چشم فیض آینه دار که بوده

دو غزله در بحر مجرد مجنون مشکول عروض و سالم مستخرجه
صاحبدیوان تقطیعش مفاعلن فعلات فاعلاتن

بوصل او چو نمودم استخاره
سر براوج نصیب شد اجاره

بساعدت کندم چو ماه پاره
بر آیدم ز حضیض هر ستاره

نخواهم از تو شراب همچو مستان
کفایت است ز چشم یک اشاره

هزار سال گذشته بعد مردان
ز نیم ز سر چو گذر کنی دوباره

اگر تو فایده حیات دانی
ز حسن عشق ترا بود چاره

تجارتی که جهانش هیچ داند
به از متاع غم ست خوش تجاره

غزل ز فیض شنو چو موم گردی
دل تو باشد اگر ز سنگ خاره

شب مه ست خلوص ماه پاره
مغنیا تو بساز با کداره

بعشق او دل گشت پاره پاره — شکسته شد گهری ز سنگ خاره

فقط نه من ز گل تو خار خارم — از تو هم دل ظفر پاره پاره

کنار من ز گلین بود مشرف — شبی ز من نه اگر کنی کناره

شرارت در جهان یکسو آید — چو آتش نو زند ز دل شراره

نظارتی که در فسط هجر دارم — بحال من اگر کنی نظاره

دل من است چو جام جم مکمل
ز فیض تو چه نهان چه آشکاره

در سودای دلبر شیرین کرامتی — بر پای خویش تیشه چو فرهاد میزنی

بی یار زیست مرگ بود گوش کن بما — در کار عشق کوش که کاریست کردنی

چون چشم ژاله بار اگر نیست معتمد — در خاک ریخت آبروی ابر بهمنی

ساقی ز جرعه جرعه لبم تر نمی شود — در کام من بریز می جام یکمنی

گر چشم مست آن صنم ای شیخ بنگری — بر سنگ کعبه شیشه ناموس بشکنی

از ساقی سپهر امید فرح مدار — یک جرعه می بهم نرسد از خم دنی

چشم وفا مدار از آن چشم فتنه زا — در عین دوستی بکند کار دشمنی

بگریز از حصار فلک در پناه عشق — امید خیر نیست از این پیر منحنی

ساقی بیار بادهٔ نخوت شکن که فیض
دارد سر خمار می مای و منی

حدیث کوثر تسنیم واعظا تا کی — مرید پیر مغانم بیار ساغر می
بدور ساقی مطرب بگیر ساغر می — بیا که نالهٔ چنگ و رباب و ناله و نی
بیا که خم بنشین بن بحبیب وزی چند — که پرتو کشف شود تا حقیقت هر شی
بیا بمیکده مستی کنیم و خوش باشیم — که نیست چاره و تدبیر باشیت بجی
مگو حکایت رندان بصوفی نافهم — که نیست لایق هر گوش قصه خم می
مرا چه باک و چه خوف از رقیب و دشمن و ضیع — که آمد از طرف دوست پیک فرخ پی
بریز آب فرح بخش ساقیا در جام — خوریم لقمه یاران پارسا تا کی

سبوس عارض شاهد بنوش می ای فیض
رسید موسم اردی گذشت موسم دی

دو غزله در بحر مختصر مثمن سالم فرع مجتث ارکان او فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن مستفع لن چار بار مستخرجه صاحب دیوان

آرزو دیم دانی اگر خانه مهمان شوی — گاه باشم جانان تو گاه ما را جانان شوی
دو تمنا دارم بدل گر قضایم [illegible] — بنده باشم بر حکم تو ملک با السلطان شوی

گر ببینی بدر روی او و بنشینی بپهلوی او
گرچه بلبل نالان شوی که همچو گرس حیران شوی

من ز شیشه نازکترم بر دل من سنگ جفا
هر که دارد این صفت از بهر شیشه سندان شوی

عاشقان را در هر دمی جلوه گر شد عید الضحی
فدیه بخشد یزدان ترا گر بهر عشق قربان شوی

فیض دولت از طبع من گر بباید دیگر غزل
زخم دل را مرهم شوی ور درد جان را درمان شوی

اتحادم گر ارادت هر چه خواهم توان شوی
گر بسوزم جان تو تن شوی شوم تن تو جان شوی

گر نمایی تیغ و عتوم ور نمایم من دعوت
خوش کنارم شبهای تعی روز بامم جهان شوی

ای خوش آدم بالکه چون عمر و رشتی
شنبه بایم دید ترا دید بار اقران شوی

خدمت ما چو بند کان لبر از تو زر سالها
همچو قاصد کر الصبا ستفیض کنعان شوی

نقد دل را با نقد جان در قمار خود برکنی
دل ببازی گر شوی جان نفشانی جانان شوی

گر ببینی روی کسی سر چو بند خسرو شوی
ور ببینی چین از جبین خیابان شد خاقان شوی

هشت جنت در کوی او هست باغ ازعالی
صدق آنکه باور کنی فیض باغبان شوی

رباعیات

روکعبه و ابروی تو محراب دعا
مژگان صفت ابرآن جبین تو صفا
چشم تو چراغ کعبه در دیده فیض
خالت حجر اسود و زمزم لبها

ایضاً
در صنعت تشبیه مبالغه

از روی تو بود چو روز [illegible]
[illegible] عجب
زلف تو چو روز حشر از ظلمات
[illegible] تحشب

ایضاً

کو نیک و بد ای فیض کجا دشمن و دوست
در دیده من جلوه آن یار نکوست
صد بار مرا گشت و دگر زنده کند
گوید همه اوست باز گویم همه اوست

ایضاً

آن لاله عذار من که نافرمانست
زلفش سنبل رخش گل خندانست
برگ گل تر لبان و چشمش نرگس
قد سرو و دهن غنچه خطش ریحانست

ایضاً

برخیز و بده ازرق عصا [illegible]
از آتش غم بکن قلم را تو کباب
در بهار سرو بر درم ز ذوق ای فیض
از بهر لب نان پی کوزه آب

ایضاً

گه ذکر حدیث و گاه فکر آیات	گه محو به نحو گه به نفی و اثبات
ای فیض ز معنی خبری نیست ترا	در بحث حروف صرف کردی اوقات

ایضاً

بر ذات قدم نهاد و بر دستش دست	در چار حد کعبه مربع بنشست
ای فیض چه کرد زاهد خاک پرست	بت را بشکست نفس خود را نشکست

ایضاً

مطلب نه ز انفس و نه ز آفاقست	رزق من و تو چون من و تو مشتاقست
بر طاعت و جرم نیست روزی موقوف	ما زنده کی ای فیض خدا رزاقست

ایضاً

بر جان من خسته جگر انچه گذشت	ای فیض بپرس از دل آواره دشت
در شوق کلیسیا و ترسابچه	احرام شکست و هم ز کعبه برگشت

ایضاً

ای فیض سخن در آب ناگفته به است	از کیف و کم شراب ناگفته به است
در عالم نشه با خدا ابد گفتم	احوال من خراب ناگفته به است

ایضاً

از بادهٔ عشق چون مستم کردند | از مایهٔ هوش تنگدستم کردند
این مغبچگان رند مشرب ای فیض | در آخر عمر بت پرستم کردند

ایضاً

در حلقهٔ ارباب وفا ازدم سرد | ای فیض کشیدیم بسی محنت و درد
بر حال دل خسته و ناکارهٔ ما | افسوس صد افسوس کسی آه نکرد

ایضاً

گه هوش بداد و گاه بیهوشم کرد | گه کرد کنار و گه در آغوشم کرد
آن ساقی بدمزاج در محفل فیض | این طرفه معامله بمن دوشم کرد

ایضاً

گویند که در مصطبه جامم افتاد | نی نی ز دنی این دل ناکام افتاد
هر چند اختفای سر ساقی کردم | آخر فیض طشت ازبام افتاد

ایضاً

عاشق دگری هست و اینهمه معشوق اند | خالق دگری هست و اینهمه مخلوق اند
ای فیض مدار رزق بر عالم نیست | رازق دگری هست و اینهمه مرزوق اند

ایضاً

گو معصیت آلوده ام ای رب غفور | لیکن نیم از رحمت غفران تو دور

در حضرت قدسی تو کنم عرض چو فیض — از بنده قصور و از خدا عفو قصور

ایضاً

در دست تو آمده است پیرایه عمر — بیجا مکنی صرف گرانمایه عمر

در اخذ متاع فیض دیدارش کوش — بسیار غنیمت است سرمایه عمر

ایضاً

از روی حساب فیض در کعبه و دیر — از دم تقصیر در ثبوت حق غیر

در دفتر معصیت چو دیدم از غور — حاصل لعنه من است و باقی بالخیر

ایضاً

در عین نماز آمده اندیشه حور — در مذهب ما نیست ازین بیش قصور

بیخطره نماز خود بس تکرار ای فیض — گویند که لا صلوة الا بحضور

ایضاً

محفوظم و ایمنم ز شر وسواس — بیرون ز درون من گریزد خناس

ای فیض منم حافظ قرآن زینت — یا دست ز الحمد مرا تا والناس

ایضاً

ای فیض نبود گشت بودم افسوس — آمد بسر عدم وجودم افسوس

شد عمر بکار حج و عمره آخر	گاهی نه طواف دل نمودم افسوس

ایضا

رفتن سوی کعبه کمن پیشه خویش	چون روح گذر کن ز رگ و ریشه خویش
از بهر خدا چو فیض اندیشه مکن	ای عاقبت اندیش کن اندیشه خویش

ایضا

گشتیم ز اوستاد از آن محظوظ	کردیم لحاظ جزو کل شد ملحوظ
حال همه کائنات ثبت است در او	لوح دل ماست فیض لوح محفوظ

ایضا

عالم همه آئینه ایست ز آئینه حق	لیکن ماییم عین سرمایه حق
جز حضرت انسان مطلب مطلب فیض	آن سایه با ست و این مایه حق

ایضا
در صنعت مراالنظیر

ابروش بسان ماه و رویش چو هلال	آمد به ثبوت آن دلیلی بخیال
ابروش چو ماهی که نگردیده تمام	رویش چو هلالی که رسیده بکمال

ایضا

[illegible] خیال دلبر چین و چگل	کن نقش فناپذیر بیرون از دل

بر فرش گل ای فیض فراموش مشو ... کن یاد ز روزی که شوی گل در گل

ایضاً

که در طلب شیشهٔ صهبا مستم ... که ساغر زمزم است اندر دستم
ای فیض ز خلق نیست هیچم غرضی ... هستم هستم اگر به تیغم هستم

ایضاً

یکچند بجز عشقبازی کردم ... یک چند بناز بی‌نیازی کردم
دیدم چو زمانه را مخالف ای فیض ... آخر من هم زمانه‌سازی کردم

ایضاً

رو از همه سو بسوی تو می‌آرم ... کو قصد کلیسا و کعبه دارم
دیوانه هزار مانه میگوید فیض ... دیوانه نیم بکار خود هشیارم

ایضاً

گر دور ز بزم باده پیما گشتیم ... ای فیض بسی خراب و رسوا گشتیم
کردیم تماشای تما[illegible] جهان ... این طرفه تماشا که تماشا گشتیم

ایضاً

ای فیض تمیز در حق و باطل کن ... بیگانه مباش خویش را حاصل کن

تا کی عرق آلوده روی سوی عراق
اندر حرم سینه طواف دل کن

ایضاً

نان تابع جانست و نه جان تابع نان
از بهر لب نان ندهی هرگز جان
بنشین ای فیض تکیه بر خالق کن
بی منت خلق رزق بخشد مستان

ایضاً

تا چند بفکر مرگ باید مردن
تا چند غم و غصهٔ بد گوش خوردن
ای فیض بهر حال بباید خوش زیست
نفعی نبود حصول ازین آزردن

ایضاً

از سلطنت زمانه درپوشی به
از خلعت شاهانه نمدپوشی به
سوی عدم ای فیض بپر در پرواز
در شهر وجود خانه بر دوشی به

ایضاً

گه ساخت زبیم روسیاهی توبه
گه کرد زشیخ سیاهی توبه
صد بار نمود باز صد بار شکست
از توبه فیض یا الهی توبه

ایضاً

موی تو سفید گشت رویت سیاه
ز معصیت و جرم گناه

بر روی تو ای فیض همہ میگویند
لاحول ولا قوة الا باللہ

ایضاً

از معرفت بطون معذور شدی
بر ظاہر این ظہور مغرور شدی
شرمی ز خدا فیض کہ در آخر عمر
از خود نزدیک از خدا دور شدی

ایضاً

از باطن خویش محو ظاہر گشتی
از کعبہ سوی بتکدہ حاضر گشتی
ای فیض ترا چہ شد کہ از بہر بتی
اسلام رہا کردی و کافر گشتی

ایضاً

کہہ سوی زیان و کہہ سوی سود شدی
کہہ حاسد خویش و کاہ محسود شدی
ای فیض ز صحبت حسد باید کرد
مقبول شدی و کاہ مردود شدی

ایضاً

ای فیض نہ من کنارہ جوئی تا کی
بنشین بشنو دمی صدای دف و نی
خواہی تو اگر سیر محیط ارسنی
اینک لب موسی است و این کشتی ما

ایضاً

بر عرش دلی رسید و تخت دلی
لیکن دل ما دلیست کمبخت دلی

ای فیض اسیر کرد بسوجه مرا | در زلف کج راست قدی سخت دلی

ایضاً

از گرمی عجب کبر آتش گشتی | چون شعله بیزم علم سرکش گشتی
از مسئله فیض نکردی تکرار | در مدرسه آخر بجنبش گشتی

ایضاً

بر جان و دل ریش نکردی نظری | سوی من درویش نکردی نظری
نظاره کائنات کردی ای فیض | لیکن طرف خویش نکردی نظری

ایضاً

کو مطرب خوش نوا و کو نغمهٔ وی | کو بانگ چغانه و کجا نالهٔ وی
در چار حد جهان پسند فیض است | این ساقی و این ساغر و این شیشهٔ می

ایضاً

در مدرسه فیض را مخاطب کردی هر شام و پگاه | سیفانه بحث دین و مذهب کردی افسوس صد آه
در نسخهٔ دل تأمل نکردی هیهات سازم چه علاج | از وصل کتاب فوت مطلب کردی الله الله

ایضاً

آنرا که بگویند همه اوست توئی | چون مغز نهان درون هر پوست توئی

در گلشن کائنات دیدم ای فیض ‏ ‏ عالم همه دشمن است یکدوست توئی

ایضاً

دیروز نمود من نمودی که نمود ‏ ‏ آن بود و نبود بلکه آن هم نبود

هر چند تلاش و سعی کردم عمری ‏ ‏ لیکن ای فیض این معما نگشود

ایضاً

کردیم هزار جرم و عصیان یارب ‏ ‏ گشتیم بسی خوار و پریشان یارب

از فضل تو میدارم تمنای کرم ‏ ‏ کن بر من دلخسته تو احسان یارب

ایضاً

از بیخبری خود چه غایب چه حضور ‏ ‏ کردم بجناب تو بسی جرم و قصور

لیکن ز احسانت داریم امید ‏ ‏ هر چند گنهکاریم ای رب غفور

ایضاً

هر چند که دور از وسیگر دیدیم ‏ ‏ زان یار جفاکار ستمها دیدیم

از خوف مزاج نازک یار گهی ‏ ‏ احوال دل از کس نمی پرسیدیم

ایضاً

کردیم ز بس گریه که ما کور شدیم ‏ ‏ در عشق لبش تا بلب گور شدیم

چون سایه به بستر نتوانم برخاست | از ضعف دل نزار چه کم زور شدم

ایضاً

خوش باش بیا براه آزاد روی | تا شاد ازین جهان تا شاد روی
ای فیض پس از مرگ هم آرامی نیست | در خاک روی و باز بر باد روی

ایضاً

در صنعت معرا که مراد الفاظش فارسیست

هستم در آرزوی رخ همچو ماه تو | مستم در آرزوی رخ همچو ماه تو
دارم بلند بخت نکر همچو ماه تاب | استم در آرزوی رخ همچو ماه تو

ایضاً

از عشق چون اشک نکو شد که نشد | احوال زبون اشک نکو شد که نشد
صد شکر که از درون افکارم فیض | اسرار برون اشک نکو شد که نشد

قطعه در صنعت متنوع

اسیر موی کافر گشته فیض | فقیر کوی کافر گشته فیض
برنک صورت آئینه و عکس | نظیر روی کافر گشته فیض

قطعه

فکر صوم و ذکر سبحه تا بکی — رفت ماه صوم و آمد عید وی

شاهدی کر بایدت بر قول فیض — اینک این نقل است این مینای می

ایضاً

دست تو زبر دست بود و بالا دست — بخت تو بلند بخت اعدائی تو پست

باغی بسبز عیش با عیش و نشاط — تا آمد عید [illegible] در خلق است

مخمس غزل حافظ شیراز علیه الرحمه

اسیر سنبل زلف تو سوگوارانند — فدائی سرو روان تو شهسوارانند

نثار بر گل رویت چو من هزارانند — غلام نرگس مست تو تاجدارانند

خراب بادهٔ لعل تو هوشیارانند

منم بمیکده با دین و دل بباده گرو — منم مدام بفکر شراب کهنه و نو

تو متقی و منم مست می سخن بشنو — نصیب ماست بهشت ای خداشناس برو

که مستحق کرامت گناهکارانند

نه مرکبی نه رفیقی نه طاقتی در تن — نه مونسی که رهاند مرا ز رنج و محن

نه زاد راه سفر تا رسم بسوی وطن — تو دستگیر شو ای خضر پی خجسته که من

پیاده میروم و همرهان سوارانند

نه من بران قد چون سرو مبتلایم و بس | نه من بران خط چون سبزه ات فدایم و بس
نه من بر آن لب چون غنچه میگرایم و بس | نه بهمچنان گل عارض غزل سرایم و بس

که عندلیب تو از هر طرف هزارانند

رخت گل است غنچه در حدیقه ناز | دلم چو بلبل جانسوخته بسوز و گداز
ترا غرور بود مرا اشد بس عجز و نیاز | ترا صبا و مرا آب دیده شد غماز

وگرنه عاشق و معشوق رازدارانند

گذر بکنج خرابات تا توانی کن | بر آستانه میخانه جانفشانی کن
بنوش باده گلرنگ و شادمانی کن | بیا بمیکده و چهره ارغوانی کن

مرو بصومعه کانجا سیاهکارانند

بگو حکایت سخن ای گلعذار نسرین بر | بی نظاره سنبل مرو بباغ دگر
مکن اراده سیر بنفشه زار مگر | بزیر زلف دوتا چون نگه کنی بنگر

که از یمین و یسارت چه بیقرارانند

نشسته در حرم فیض و کین مکن نخوت | بعجز باش ز ارباب دین مکن نخوت
نصیحتی گفت گلی چنین مکن نخوت | رقیب در گذر بیش ازین مکن نخوت

که ساکنان در دوست خاکسارانند

دعای میکنم ای گلعذار نیک نهاد — تو نیز بشنو و از حق بخواه استمداد
مباد تا دل فیض از بلای غم آزاد — خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد

که بستگان کمند تو رستگارانند

مثلث بر غزل نظامی رح

منظور مهر بود جفا را بهانه ساخت — ما را بعمره کشت و قضا را بهانه ساخت

خود سوی ما ندید حیا را بهانه ساخت

بگرفت دامنم سحری چون خیال دوست — رفتم بمسجدی که ببینم جمال دوست

دستی بر وکشید و دعا را بهانه ساخت

هر چند کرد فکر خیال پریرخان — زاهد نداشت تاب جمال پریرخان

کنجی گرفت و ترس خدا را بهانه ساخت

انگیخت حیله دگر آن مایهٔ ستم — دستی بسر روش عبیر نهاد از سر کرم

ما را چو دید لغزش پا را بهانه ساخت

ای فیض حیله که ز عاشق بود نکوست — مستانه نیک گذشت نظامی بکوی دوست

کاندر رسید و سستی پا را بهانه ساخت

مثلث بر غزل حافظ علیه الرحمة

رو سوی طاق مسجد و منبر نمیکنم | من ترک عشق شاهد و ساغر نمیکنم

صد بار توبه کردم و دیگر نمیکنم

میگفت عاشق قد و روی تو بیقصور | باغ بهشت و سایهٔ طوبی و قصر حور

با خاک کوی دوست برابر نمیکنم

این نکته داند آنکه ز اهل بشارتست | تلقین و درس اهل نظر یک اشارتست

کردم کنایتی و مکرر نمیکنم

در بزم باده با من بیهوش و بیخبر | ناصح بطعنه گفت حرامست می مخور

گفتم بچشم و گوش بهر خر نمیکنم

بر آستان باده کش افتاده ام ز پا | بنشینو ز سر خود خبر مرا

تا در میان میکده سر بر نمیکنم

با هر کسی نصیحت معقول میکند | پیر مغان حکایت معقول میکند

معذورم ار محال تو باور نمیکنم

در مجمعی که پیر مغان بود این سخن | شیخم بطعنه گفت برو ترک عشق کن

محتاج جنگ نیست برادر نمیکنم

میگفت پیش فیض تو هر هوشیار مست | حافظ جناب پیر مغان جای دولتست

من ترک خاکبوسی این در نمیکنم

مثلث بر غزل حافظ علیه الرحمة

ز غفلتها یکی بیدارم امشب | تعالی الله چه دولت دارم امشب

که آمد ناگهان دلدارم امشب

بطاق ابروی خمدار هر دم | نیدم روی خوبت سجده کردم

بحمدالله نکوکردارم امشب

ز کلک صنع آن صناع بیچون | شد نقش انا الحق بر زمین خون

چو منصور ار کشی بر دارم امشب

گل باغ تمنا سر بر آورد | نهال چشم از وصلش بر آورد

ز بخت خویش برخوردارم امشب

گواه دعوی من هست ختم | تو صاحب نعمتی من مستحقم

زکوة حسن ده حقدارم امشب

ندارم آرزوی کار دیگر | بران عزمم اگر خود میرود سر

که سر پوش از طبق بردارم امشب

چو فیض او درین طاق زبرجد | همین ترسم که حافظ محو گردد

چه شور است اینکه در سر دارم امشب

مثلث بر غزل حافظ علیه الرحمة

جان مشتاق خاص خلوت اوست ‌‌ ‌ دل سراپردهٔ محبت اوست

دیدهٔ آئینه دار طلعت اوست

تا بود پر ز نور ساغر چشم ‌ ‌ بی‌خیالش مباد منظر چشم

زانکه این گوشه خاص خلوت اوست

با خرابات چه روز و چه شب ‌ ‌ گر من آلوده دامنم چه عجب

همه عالم گواه عصمت اوست

بی اجل گر فدا شدیم چه باک ‌ ‌ من و دل گر فنا شدیم چه باک

غرض اندر میان سلامت اوست

از کران تا کران حکومت ماست ‌ ‌ دور مجنون گذشت نوبت ماست

هر کسی پنج روز نوبت اوست

غنچه مسکینت صبحدم بصبا ‌ ‌ هر گل نو که شد چمن آرا

اثر رنگ و بوی صحبت اوست

می و مینا و جام و بنت عنب ‌ ‌ ملکت عاشقی و گنج طرب

هر چه دارم همین صحبت اوست

حاجتی در بنیا ورم بدکون
منکه سر بر بنیا ورم بدکون

کردنم زیر بار منت اوست

بخدا حاجیانه صبح و مسا
منکه باشم در آن حرم که صبا

پرده دار حریم حرمت اوست

راست میگویمت مکن تکرار
تو و طوبی و ما و قامت یار

فکر هر کس بقدر همت اوست

فیض میگفت این سخن با ما
فقر ظاهر مبین تو حافظ را

سینه گنجینه محبت اوست

مثلث بر غزل حافظ علیه الرحمة

مزاج بمیزه و روزگار پرهیز است
اگرچه باده فرح بخش و باد گل بیز است

ببانگ چنگ مخور می که محتسب تیز است

کناره همچو من از بزم می پرستان کن
در آستین مرقع پیاله پنهان کن

که همچو چشم صراحی زمانه خونریز است

مباش بیخبر از جور دوار گردون سپهر
مجو می عیش خوش از دور دوار گردون سپهر

که صاف این سر خم جمله دُرد آمیز است

معامله بخرابات سید رنگ افتد — صراحی و حریفی گرت بچنگ افتد

بهوش باش که ایام فتنه انگیز است

زمانه در پی آزار ماست و دشمن جان — سپهر بر شده پرویزنیست خون افشان

که ریزه اش سر جمشید و تاج پرویز است

چه فیض در حرم خویش یافتی حافظ — عراق و پارس گرفتی بشعر خوش حافظ

بیا که نوبت بغداد و وقت تبریز است

قصائد نعتیه

تا زیارتگاه عالم قبله روی تو باد — سجده گاه من خم محراب ابروی تو باد

یا محمد نیست از کحل الجواهر مطلبم — توتیای چشم من خاک سر کوی تو باد

گرچه خال دلفریب حور عین خوب است لیک — مرغ جانم شکار دام گیسوی تو باد

نیست در دل آرزوی ظل بال همای — بر سر من سایه دیوار کوی تو باد

بر زبان خلق تا ذکر قد طوبی رود — جان و جسم من نثار سرو دلجوی تو باد

ذات پاکت را خدا خلق مجسم خلق کرد — ای دل و جانم فدای خلق نیکوی تو باد

زلف بگشا تا بسوزم نفخه جانبخش آن — صد هزاران نافه پامال سر موی تو باد

چون ببازار شفاعت نقد خلق آریحت | جنس خلق خلق پاسنگ ترازوی قباد

کعبهٔ عالم توئی هم قبلهٔ عالم توئی
یا محمد روی فیض خسته جان سوی تو باد

گر طواف کعبهٔ رویت کنم | سجدها در طاق ابرویت کنم
منزلم گر زیر دیوارت بود | جان و دل قربان مشکویت کنم
سر کشم از سرو گلزار جنان | سر نثار سرو دلجویت کنم
نشنوم بوی گل از بستان خلد | گر معطر مغز از بویت کنم
به ز بیداری صبح جنت است | خواب اگر در شام گیسویت کنم
گر ببویم زلف عنبرسای تو | جان فدا بر هر سر مویت کنم
چشم آن دارم که چشم خویش را | فرش در راه تکاپویت کنم
هر شفاعت دوست خواهی گر دو چون من | گر بیان شمهٔ خویت کنم
یا محمد گرچه بد کارم ولیک | تکیه بر اخلاق نیکویت کنم
یا محمد قبلهٔ عالم توئی | آرزو دارم که رو سویت کنم

مطلب از غوغای فیض اینست و بس
با سگانت جای در کویت کنم

هیچ پروا نیست گر جنت نباشد جای من
یا محمد آستانت جنت الماوای من

با سگان کوی تو فریاد و زاری میکنم
یا محمد کی رسد در گوش تو غوغای من

لب بپاسخ آشنا کن یا شفیع المذنبین
لطف امروزت برد رنج و غم فردای من

دیده و دل را سرور و نور آید در کنار
گر شود خاک مدینه مسکن و ماوای من

در گره دارم متاع جرم و جنس معصیت
دیده باید چون شود حلال رسوای من

یا محمد نقد لطفت گر نه همدستم شود
روز بازار جزا مشکل شود سودای من

یا محمد رحم کن بر پایمال راه شوق
مرهمی نه بر سر زخم دل شیدای من

نغمهٔ مهجوریان گو دلکش افتاده لیک
گوش باید کرد روزی نالهٔ شبهای من

بر گل رخسار پاکت سر نهادم یا رسول
مسکن خار ره بطحا شود گر پای من

قامت موزون خود را جلوه ده در چشم فیض
جان بلب آمد ز آشوب قیامت زای من

یا محمد گر رسم تا مسکن و ماوای تو
دامنت در دست گیرم سر نهم بر پای تو

پرده از رخ بر فکن بنما جمال خویش را
مردمک آسا درون دیده سازم جای تو

خادمت جبریل و حور العین پرستار شما
هشت جنت گوشهٔ از شهر بطحای تو

لب بجنبان تا بکی مهر خموشی بر دهان
تا حدیثی بشنوم از لعل روح افزای تو

زلف بنما تا کنم معلوم حال اهل عرش — لیلة المعراج آمد زلف عنبرسای تو
در شب معراج بردی رحجا از بهر ما — مرحبا صد آفرین بر همت والای تو
مردمی از هول روز بازپرس امشب ولی — یا محمد زنده ام بر وعده فردای تو
نیست همت گرچه هستم در ره شوقت بکر — جان و دل قربان کنم بینم قد بالای تو
یا محمد رفت طفلی و جوانی هم گذشت — کی بود تا بینم آن رخسار سیمای تو
سیر بازار مدینه گر نصیب من شود — نقد جان خود بتو بخشم کنم سودای تو

چشم آن دارم که روزی برکشم در چشم فیض
سرمه از خاک نعلین فلک فرسای تو

یا محمد کعبه من روی تو — لیلة المعراج من گیسوی تو
مد ابروی تو بسم الله من — مصحف ناطق رخ نیکوی تو
رحمة للعالمین شان تو هست — آیت رحمت قد دلجوی تو
به ز رنگ گل بود رنگ جنت — به ز بوی مشک بوی موی تو
از یدت شان یدالله آشکار — چون نه بینم ساعد و بازوی تو
بنده لعل تو اعجاز مسیح — آب حیوان قطره از جوی تو
تقویت بخش دل بیمار ماست — یا محمد بوی عنبربوی تو

زلف بگشا بهر تسکین دلم
شد تنم چون موی بشوق موی تو

یا محمد پرده از رخ بر فکن
سوی حق بینم چو بینم سوی تو

طوف من گرد تو گردیدن بود
کعبه مقصود من شد کوی تو

آرزوی پای بوست در سرست
یا محمد کی رسم در کوی تو

قاب قوسین هست اندر چشم فیض
دید هر دو گوشه ابروی تو

ای حبیب خالق هر دو جهان
نیست غیر از ذات تو ما را امان

رحمة للعالمین در شان تو
هست فرمان خدا فرمان تو

انبیا محکوم فرمان تو اند
ای همه محتاج احسان تو اند

ای چه سازم من ببعثت قال و قیل
چاکری از چاکرانت جبرئیل

سید اولاد آدم هم توی
باعث ایجاد عالم هم توی

نفس شومم میکشد سوی هوس
یا رسول الله فریادم برس

ای شفاعت دوست سوی من نگر
محو عصیان گشته ام من سر بسر

در دو عالم بیکسان را کس توی
یا رسول الله ما را بس توی

امر دنیا باشد و خواه امر دین
انت حسبی یا شفیع المذنبین

ای زہی قسمت که مهمانت شوم
آرزو دارم که قربانت شوم

شر نفس انداخت ما را در بلا
نستعین منک یا خیر الوری

تا که ذوکرت خلق را آید بیاد
خاک کویت کحل چشم فیض باد

تاریخات

مسجدی با شان و شوکت در دکن چون شد بنا
جمع از بهر عبادت آمده اصحاب شرع

سال بنایش چنین معمار عقلش فیض گفت
قبلهٔ مقبول طبع و کعبهٔ ارباب شرع ۱۲

وله

افضل الدوله شهنشاه دکن عالی همم
مسجدی تیار کرده چون پی اصحاب زهد

فیض تاریخ بنایش گفت معمار خرد
خانهٔ الله اکبر مسجد ارباب زهد ۱۲

تاریخ بنی خانه بنای فاضل زمان مولوی اکبر علیخان صاحب دام برکاته

خانهٔ ختم رسالت شد بنا
بانیش اندر دو عالم شاد باد

فیض تاریخ بنای او نوشت
بهست این بیت الرسول آباد باد

وله

مولوی اکبر نبی خانه بنا فرمود بس
۱۲ ۸۰

تاریخ جلوس ناصر الدوله غفران منزل ابن سکندر جاه مغفرت منزل رئیس حیدرآباد دکن بر مسند ریاست

مروّج میدان سکندر ثانی
۱۲۴۴

وله

از سر محبت است سال جلوس — رونق خاندان آصف جاه
۱۲۴۴

تاریخ وفات

چو در خراب آبادی بنیاد عالم کش — قضا گردید روزی باریاب ناصر الدوله

جهانی گشت محزون زانتقال آن جهان پرور — اجل شد طرقوا گو در رکاب ناصر الدوله

چو بر باب جنان آمد نفس ای فیض رضوان گفت — بخلد لم یزل آمد جناب ناصر الدوله
۱۲۷۳

وله

گفت رضوان سال تاریخ وفات او فیض — خوابگاه ناصر الدوله جنان لم یزل
۱۲۷۳

وله

در جناب ناصر الدوله شه ملک دکن — آمده از عالم بالا چو پیغام اجل

گفت رضوان سال تاریخ وفات او فیض — ناصر الدوله به سیر جنت آمد از محل
۱۲۷۳

تاریخ تولد مبارک حضور پرنور حضرت میر محبوب علیخان بهادر

نظام الملک آصفجاه خلد الله ملکهم و سلطنتهم

در محل فضل الدوله بهادر شب	جلوه گر شد بهجت شهزاده عالم پسند
سال تاریخ ولادت عقل کل با فیض گفت	گشت پیدا میر محبوب علی اقبالمند

وله

در محل فضل الدوله صف شکوه	شد تولد نور عین لطف الی بایان حق
فهمی از غیب تاریخ ولادت گفت فیض	گشت پیدا آصف بها درز الهی جان حق

راحت جان افضل الدوله	از عنایات حق چو شد پیدا
فیض بنوشت سال تاریخش	شد تولد بلند قدر آقا

تاریخ تولد نواب خورشید جاه بهادر شمس الامرا امیر کبیر مد ظله العالی ابن نواب رشید الدینخان شمس الامرا امیر کبیر مغفور

خلف الرشید

تاریخ تولد نواب ظفر جنگ بهادر دام دولته

در محل خاص آن خورشید جاه	گشت پیدا وارث بخت بلند
فیض تاریخ ولادت بر نگاشت	شد تولد با وقار اقبالمند

تاریخ نواب میر الق علیخان بہادر دام اقبالہ ابن نواب مختار الملک بہادر مغفور

بقصر راحت دستور اعظم	شدہ طالع مہ غیرت بدر
رقم زد فیض تاریخ طلوعش	تولد شد جوان طالع جوان قدر

تاریخ انتقال آفاق شاعر

زہی قضای آفتاب آفاق رفت

تاریخ انتقال مہاراجہ بہادر راجہ چند و لعل کہ بسخاوت شہرت داشت

مرد با خیر بود چند و لعل

تاریخ مرقع خط ناخن

از ناخن محمد معظم الملک	آراست چو دلنشین مرقع
ای فیض سنش بگفت مانی	ناخن بد لم زد این مرقع

تاریخ تولد امام خان ہجر بن متہور خان

شد خان رفیع قدر پیدا	فرزند نکو بلند شان ست
گفتم با فیض سال تاریخ	ابن متہور جہان ست

تاریخ وفات حافظ یار جنگ

آنکہ بود اندر دکن نواب حافظ یار جنگ	نیک سیرت نیک صورت بل جمال و اہل قال

از خطاب او چو خارج شد اعدا و کوتی | ز فقرای شنیع یافم تاریخ وصال انتقال

ولہ

بود اہل اندان نواب حافظ با خیگ | رفت سوی جنت فردوس چو ان پیک رگا
فیض تاریخ وفات آن حبیب حق نوشت | اہل دل نواب حافظ بود مقبول الٰہ

تاریخ وفات مولوی حیدر مرحوم

چشمہ فیض مولوی حیدر | از لب جام علم معنی نوش
سال میلاد او کہ بود چراغ | از سموم فنا شدہ خاموش

تاریخ خریدی اسپ آہستہ

قد اخطا تم نیا

تاریخ تصنیف کتاب

عمدۃ الملک دام دولتہ | چون پسندید وقت عمدہ
سال تاریخ او رقم زد فیض | ہمگی ہست صنعت عمدہ

تاریخ رحلت حافظ محمد علی صاحب مرحوم

عارف عزلت گزین مردمک چشم زین | واقف اسرار حق عابد شب زندہ دار
آنکہ محمد علی ست سید و حافظ صفت | حافظ و اسم شریف سال تولد شمار

وز عدد سید ست مدت و تعداد عمر | از همه اسم و صفت سال وفاتش ہویدا
گر ز زیک اسم فیض و ضع سه تاریخ را | از سر الله شد این همه راز آشکار

ولہ

چو اعداد حافظ محمد علی | کنی جمع سال ولادت شود
پس اعداد سید شیرکش بکن | عیان بر همه سال رحلت شود
ازان هر دو اشعار حاصل ترا | سن عمر بی فکر و دقت شود

تاریخ سرفرازی خدمت مدار المهامی نواب شمس الامرا امیر کبیر مرحوم مغفور

چو شد دستور خورشید امارت | پی نظم مهمات ریاست
بسن سال وزارت فیض فرمود | وزیر نیک ملت پاک طینت ۱۲۶۵

ولہ

وزیر مطلق شاه دکن امیر کبیر ۱۲۶۵

ولہ

شمس الامرا شده وزیر نواب ۱۲۶۵

ولہ

پی نظم و ترتیب ملک دکن | چو شد شهریار دکن را وزیر

شنیدیم سال وزارت ز فیض — وزیر زمان ست امیر کبیر

تاریخ بنای چاه نواب ممدوح متصل جهان نما در جنب چشمهٔ بی بی

کرد چاهی بنا امیر کبیر — غیرت آفتاب عالمتاب

سال تاریخ فیض کرده رقم — چاه مستحکم ست عین صواب

ولہ

چون نزد جهان نما برای عالم — فرمود چهی بنا چه شمس الامرا

از فیض گفت سال تاریخ خرد — در چاه جهان نماست عیش دنیا

ولہ

زهی وسیع زهی خوشنما زهی خوش رفع — بحسن وسعت سطحش نموده باید غور

چو آب آمده دروی نوشت سالش فیض — بنای چاه امیر کبیر شد فی الفور

ولہ

بحکم امیر کبیر جهان — بنا گشت چاهی برای معاش

رقم سال تاریخ نمود فیض — بگو آب ازین چاه پاینده باش

ولہ

چون حاکم جهان نما بنا چاه چو گشت — ز حکم امیر کام بخش همه را

تاریخ بنائش فیض تحریر نمود — شد منبع لطف چاه شمس الله
۱۲ ۶۷

تاریخ فوت راجه پرتاب بهادر

نوجوان رفت از ین دیر کهن — بود فرزانه و طبعش مانوس
فیض تاریخ وفاتش فرمود — مرد پرتاب بهادر افسوس
۱۲ ۶۸

تاریخ بنای مسجد شاه سعد الله مرحوم

چون بنا فرمود مسجد شاه سعد الله ولی — ز اهتمام مولوی عثمان بهر ذو المنن
زاول الله اکبر فیض تاریخش نوشت — مسجد اقصی بنا شد از سر نو در دکن
۱۲ ۶۸

وله

قطبی از اقطاب عالم شاه سعد الله نام — مسجد نو چون بنا فرمود با صد غور و شان
گفت سال او خطیب غیب از فیض الحسین — خانه الله اکبر قبلهٔ اهل دلان
۱۲ ۶۸

تاریخ شادی نجم الدوله محب علی خان بهادر

جگر بند خان محب علی — چو پیش عروس از سر مهر شد
رقم سال تاریخ فرمود فیض — بشادی قران مه و مهر شد
۱۲۰ ۶۸

تاریخ شفای نیک

ز فضل خدای شافی هر جا — گروه چو شفا و صحت آرام مدد

تاریخ شفاش فیض فرو رفت	دیروز زنیک رفت بهار می نهد ۱۲۶۸

تاریخ وفات نیک

چون زدنیا بسوی عقبی رفت	میر جعفر علی نیک خصال
گفت رضوان ز فیض تاریخش	آمد اندر بهشت نیک افعال ۱۲۶۹

تاریخ انتقال میر اکبر علی

ز آفاق چون سوی لاهوت رفت	خبر دار سید خفی و جلی
سن انتقالش رقم کرد فیض	بخلد آمده میر اکبر علی ۱۲۶۶

تاریخ آبادی بازار جهان نما

در جنب جهان نما وسیع و معمور	بازار نفیس انبساط انگیز است
بشنو از فیض سال آبادی	بازار جهان نما نشاط انگیز است ۱۲۶۹

وله

در جوار جهان نما آباد	گشت بازار چون بعون الله
فیض تاریخ او بجا فرمود	هست بازار حمیده الله ۱۲۶۹

تاریخ انتقال

ز فضل حق و الطاف محمد	بسو گشت چون فردوس مشتاق

رقم زد فیض تاریخ وفاتش | منور رفت با ایمان ز آفاق ۱۲

تاریخ شادی مرتضی صاحب اسد برادر مولوی ظهور علی صاحب مرحوم

مقتدای جهان ظهور علی | شد چو از شادی برادر شاد

فیض تاریخ شادیش بنوشت | میمنت شادی برادر باد ۱۲

تاریخ بنای چاه محمد برهان الدینخان شاگرد پیشه حضور پرنور

چاه نو برهان دینخان کرد چون آراسته | در حلاوت آب او شیرین تر از آب حیات

فیض آبش خورد و تاریخش چنین تحریر کرد | چاه چون چاه زنخدان آب چون آب حیات ۱۲

تاریخ بنای مسجد خان موصوف

بحب مرضی برهان دینخان | بنا شد خانهٔ حق لله الحمد

رقم زد فیض تاریخ کمالش | بنا شد خانهٔ حق لله الحمد ۱۲

تاریخ ورود شهزاده

در دکن از هند شد رونق فزا شهزاده | یا الهی تابع فرمانش هفت اقلیم باد

سال آن را از دل اقبال کردم عرض فیض | در دکن شد جلوه گر شهزادهٔ والا نژاد ۱۲

وله

آمده از هند با جاه و جلال | در دکن شهزاده چون روز عید

چون بجسن سال آمد ساختم | فیض سالش گفت نخل الله رسید ۱۲

تاریخ انتقال مولوی شاه علی ریاضی دان مرحوم

مولوی شه علی ز دنیا رفت | هر رسد بند زار و محزون شد
فیض تاریخ رحلتش بنوشت | هیئت عقل کل دگرگون شد ۱۲

تاریخ تولد فرزند

چون بآن سید محمد رب حق | کرد فرزندی عنایت خوش لقب
فیض تاریخ تولدش ساخت | راحت جان نور چشم با ادب ۱۲

تاریخ انتقال مولوی الله والی صاحب ساکن برهانپور

بروز جمعه دهم پنجم شوال ازین عالم | سوی جنت روانه شد جلال الدین حق آگاه
رقم زد فیض تاریخ وفات آن ولی الله | یقیناً بود از خاصان حق سید جلال الدین ۱۲

تاریخ رساله عروض تالیف محمود مرزا تخلص شاکر شاگرد مصنف

چون بعلم عروض چند اوراق | کرد محمود بن حسن انشا
فیض تاریخ گفت بی کم و کاست | نام و سالش ریاست الشعرا ۱۲

تاریخ سائبان گنبد

از حضور ناصر الدوله شه ملک دکن | حکم شد بر میر بادنجان فی منصب چنانش

سایبان ناقص گنبد کنون کامل کنید
بر مزار شاه راجا و لیا ای انس و جان

حسب فرمان قضا سامان از میر معز
سایبان نیکو چو شد تیار در اسعد زمان

فیض تاریخ تمام سایبانش بر نگاشت
گشت در یکجا ب گنبد بنامی سایبان

تاریخ فوت مستر جوگین

داشت جو گین عیسوی مذہب
چون برون زین مکان شد رفت

فیض تاریخ انتقالش گفت
در جناب مسیح اطہر رفت

تاریخ آمدن ضرب خفیفه مولوی ظہور علی الصنعت تخرجہ

ضرب ناقص بر سید میگوئید

تاریخ فوت غلام رسول

ز دنیا رفت راجه سنبهو پرشاد
مسلمان بود لیکن باطن وی

چو عمرش آخر آمد کرد ظاہر
مسلمانم کنم پوشیده تا کی

وفاتش از سر ایمان شد بفیض
مسلمان مرد کافر زیست ہی ہی

وله

سنبهو پرشاد شد غلام رسول
گشت چون کفر او بدین بدل

بدنا یافت گشت چون بهجر سبب
مژده وصل داد دنیک اجل

سال تاریخ فوت او ای فیض | شد رقم بود عاشق افضل

ولہ

عاشق افضل آن غلام رسول | وصل معشوق خواست چون ناگاہ
فیض تحریر کرد سال وفات | شد بجانان نو جوان ناگہ

تاریخ آمدن نهر موسی در تالاب حسین ساگر

بعصر غفران منزل آمد شروع تعمیر نهر موسی | بجنت سعی سفیر بشبی مگر تمامش نشد میسر
کنون دو وٹسن کہ ہست کرنل امیر معقول و صاحب | باہتمام بلیغ بارٹ بدا دو ترتیب یکسر
بعهد افضل بهادر الدوله نام مختار ملک کشور | نظر بحال همه خلایق چو گشت تیار نهر سابق
بگفت فیض از عنایت او شمار سال عمرت او | زجوی موسی و دست نهری یاب ز آب حسین ساگر

تاریخ تولد شهزاده افضل الدوله بهادر پسر حسین آباد گمن

در حریم افضل الدوله شبی | داد حق شهزادهٔ حشمت قرین
نیکصورت نیک سیرت نیکبخت | نور دو عالمش مهر کهین مهر مهین
طول عمرش همچو طول عمر خضر | کن عنایت یا اله العالمین
دار وان خورشید برج سلطنت | سر سبز آثار شاهی بر جبین
سال تولیدش رقم بنمود فیض | باد واحد دارث تاج و نگین

تاریخ شادی اسدی عنبر خانساماں مدار المہام مرحوم

چو نوشه خانساماں گشت ای فیض	جہانی شد نشاط اندوز شادی
رقم کردم بسال نوشہیش	مبارک جشن بزم افروز شادی ۱۲

تاریخ بنای مسجد

ز بابا جی گوسائیں للہ ای فیض	بپا شد خانۂ معبود احق
رقم شد با سرایمان تاریخ	بنا شد خانۂ معبود احق ۱۲

تاریخ تصنیف رساله مولوی محمد علیخان راج بندری

شد مرتب رساله رویت	بهر نقص عقیدهٔ فاسد
سال تاریخ او رقم زد فیض	رویت او حق است ای حاسد ۱۲

وله

هزار شکر خدا کز کتابخانهٔ غیب	کتاب رویت حق شد حوالهٔ سنی
شمار سال کمالش بجو ز مصرعهٔ فیض	دلیل رویت حق این رسالهٔ سنی ۱۲

وله

تصنیف چو شد رساله رویت حق	پیداست بیک نقطه او صد لطف
تاریخ شمار سال او فیض گفت	رسا[illegible] دلیل رویت [illegible] الطاف ۱۲

تاریخ تولد دختر حشمت الملک بهادر دار المهام مرحوم

قرة العین خطیب اکبر علی

تاریخ بنای باغ نواب صمصام الملک بهادر

هرکه دید این چمن تازه گفت
گلشن بی مثل است این قطعه

فیض تاریخ به بشر از بهشت
جنت لم یزل است این قطعه

تاریخ وفات مولوی ظهور علی صاحب مرحوم

مقتدای جهان ظهور علی .
عالم و حافظ کلام ودود

چون به بیست و نهم ز ماه صیام
رخت هستی بملک خلد ربود

فیض تاریخ ارتحالش گفت
بی بدل فاضل مدرس بود

تاریخ بنای مکان رفیع الدوله بهادر

رفیع دوله بهادر بنا نمود چو قصر
کریم تا صد و سی سال داردش زنده

شمار سال بنای مکان رقم زد فیض
زهی رفیع عمارت مکان پاینده

تاریخ تولد فرزند رئیس دکن

بقصر فضل الدوله بهادر
ولد گشت چو از مهر شید طالع

رقم زد فیض تاریخ ولادت
سکندر طینت جمشید طالع

ولہ

در حضرت افضل السلاطین	پیدا شده شاهزاده شهر
تاریخ ولادتش نوشتم فیض	اسکندر ثانی آصف دهر ۱۲۷۶

ولہ

آفتاب سپهر مکنت و جاه ۱۲۷۶

تاریخ وفات

زین جهان بی ثبات آن سید عالی نسب	گشت سوی جنت فردوس وزین رو براه
فیض در گوشم رسید از کعبهٔ دل سال او	میر ابراهیم شد از دار دنیا حیف آه ۱۲۷۶

تاریخ رحلت نواب شاهنواز الدوله اعظم خان

رفت زین دار فنا شاه نواز الدوله	کرد رو سوی بقا شاه نواز الدوله
سال تاریخ وفاتش ز لطف فیض بگفت	بود با خیر بجا شاه نواز الدوله ۱۲۷۶

ولہ

شد ز دنیا جناب اعظم خان	بهر نظارهٔ بهشت صمد
فیض تاریخ انتقال نوشت	اجر اعظم دهد الله احد ۱۲۷۷

ولہ

از جهت آن سپهر اعظم	افسوس بابل عالم آمد
بجواس ابل شده بست تاریخ	گوئی بجنت ام اعظم آمد ۱۲

ولہ

فیض از ین کاخ مقرنس آن امیر نامور	بهر سیر جنت فردوس با ایمان برفت
سال فوتش داد ز اسمش جو بطرز تخرجه	قصر جنان با حیطه نواب اعظم خان برفت ۱۲

تاریخ پل رود موسی

بدور افضل الدوله بهادر	پل ثالث بروی رود موسی
وزیر اعظمش مختار ملک است	سلامت باد تا سال صدوسی
سفیر آندم دوٹسن صاحبی بود	ندیدم ثانیش در روی عیسی
بجسن سعی مارٹ صاحب آن پل	بنا گشته که شانش زی گیتی
پس از این فکرم گفت با فیض	پل موسی ست یا طور تجلی ۱۲

ولہ

افضل الدوله بهادر آن آرام جهان	پل مطبوع بنا ساخت بروی موسی
گفت الهام خرد سال تمامش الفیض با	باد پاینده پل ثالث رود موسی ۱۲

ولہ

روز افضل الدوله بنا شد چون پل ثالث — نمودم عرض مطلب در جناب حضرت موسی
شمار سال تاریخ پل خوشنوید از فیض — نمی زیبد بیان لن ترانی بر پل موسی ۱۲

ولہ

چون بنا گشت پل سوم رود موسی — گشت اندر صفتش بحر رل بحر محیط
فیض تاریخ پل از وادی ایمن بشنید — موسی آمد بسر پل بتماشای محیط ۱۲

ولہ

بامر افضل الدوله بهادر — پلی تیار گشته بر لب جو
بمن فرمود هاتف سال تاریخ — پل افضل بنا گردید بجو ۱۲

ولہ

بنا شد چو از حکم شاه دکن — پلی بر لب رود موسی ست خوش
رقم ساختم سال تاریخ فیض — پل سوم رود موسی ست دلکش ۱۲

ولہ

پی آرام خلایق ای فیض — شد بنا این پل موسی والله
گفت الیاس خرد تاریخش — خوشنما این پل موسی والله ۱۲

تاریخ وفات مولوی کرامت علی

زین چو مربی ثبات سوی پاک بود جان
روزیکه گشت شیخ کرامت علی روان

تحریر کرد فیض سن ارتحال او
شد انتقال عالم و علامهٔ زمان
۱۲۷۷

تاریخ وفات

از جهان چون بسوی عقبی رفت
نوجوانی که پاک دامن بود

فیض فرمود سال رحلت او
های آغا حسین احسن بود
۱۲۷۷

تاریخ تعمیر مسجد

ساخت مسجد بنای خوبتر ها
از قضا کهنه شد ز من بشنو

کرد صفدر علی مرمت او
برد از همران عصر گرو

شد سر اندراس چون پامال
گشت پر نور آن صفا پرتو

فیض نوشت سال تعمیرش
مسجد کهنه گشت نو سر نو
۱۲۷۹

تاریخ تعلقدار شدن محمد وجیه الدینخان معنی شاگرد مصنف

چو شد معمور بر کپل بهادر
بعون الله از سر کار معنی

چو شد قطع سراعداش تاریخ
بگفتم شد تعلقدار معنی
۱۲۷۸

تاریخ دروازهٔ پل

باب فضل بنا شده لب جوی
۱۲۸۱

تاریخ فرهنگ

ابن قاسم علی وزیر علی — کرد فرهنگ ولکت انشا

سال تاریخ و نام آن فرهنگ — فیض فرمود انتخاب وزیر ۱۲

تاریخ

در دکن چون بهجن شد ڈاکٹر — قابلیش گشته اطبا می حسن

بی الم تاریخ او بنوشت فیض — هست افلاطون ثانی بهجن ۱۲

تاریخ عمارت

حسب حکم خاصه صمصام ملک — چون مرتب گشت قصر استوار

فیض تاریخ محلش ثبت کرد — قصر شاه بنا شد پایدار ۱۲

تاریخ وفات شیر افگن جنگ

رفت ازین باده شیر افگن جنگ — با قضا دست و بغل شد امروز

فیض تاریخ وفاتش بنوشت — لقمه شیر اجل شد امروز ۱۲

تاریخ انتخاب مثنوی شریف

چون مثنوی انتخاب بنمود — ای فیض جمال دین حق آگاه

تاریخ کمال او [illegible] — این مثنوی مطلب ست [illegible] ۱۲

ولہ

مثنوی ساختہ چون منتخب | مطلب ما کہ چو او نیست کس
گفت با فیض خرد سال او | مطلب مثنوی این ست و بس ۱۲

تاریخ بنای چاہ

بنا نمود چو عفت سرشت چاہ لطیف | رسید موج لطافت بعالم تقدیس
بگفت فیض بداراب جنگ تاریخش | بنای چاہ ز سردار بیگم ست نفیس ۱۲

تاریخ بنای باغ تخرجہ لفظ) بہ در

چو نواب باغی مرتب نمود | جہانی شدہ شاد از بوی و رنگ
اگر شوق سالش بود ہم چو فیض | بچینی بہ از باغ داراب جنگ ۱۲

ولہ

مرتب چو نمود داراب جنگ | گلستان کہ محفوظ باد از تباہی
رقم ساختم فیض تاریخ بستان | بود باغ داراب آباد الٰہی ۱۲

تاریخ فیلسوفی کہ تکیہ کلامش بلا دو بود

عالم و علامہ و قسیس پیر فیلسوف | زین جہان طوعاً و کرہاً عاقبت در خاک رفت
فیلسفی در سہ تاریخ وفاتش گفت فیض | شد بلا دو بر از ہزار و دو صد و ہفتاد و ہفت ۱۲

تاریخ گم شدن اسباب محمد صبغة الله خان جمعدار مرحوم

دوستدار من محمد صبغة الله خان خوب
نقد و جنس او چو دزد و دشمن بیدا دبرد

سال نقصان زر و مالش رقم نمود فیض
نقره و زر و جواهر رهزن بیدا دبرد ۱۲

تاریخ بدست شدن اسباب

ز التفات خداوند صبغة الله خان
ز راه خوف گذر کرد در محل رجا

چو شد حصول تاریخش نوشت سالش فیض
زر و جواهر گم کرده یافته اینجا ۱۲

تاریخ وفات محمد غازی الدین خان داروغهٔ جهان نما

غازی دین بعد حج چون بمدینه رسید
شد بقضا همگنان حیف صد افسوس آه

باسر ایمان بگفت فیض سن رحلتش
قرب جوار رسول دفن شد او واه واه ۱۲

وله

چون بحج رفت و مرد در مکه
غازی الدین با نیک خصال

فیض تاریخ ارتحالش گفت
نذر کعبه نمود جان و مال ۱۲

تاریخ تالیف جدول تفاوت مابه نصف النهار بلاد از بلد حیدرآباد

حالا ز نصف النهار هر بلد
گر تو مشتاقی ازین جدول بیاب

سال تاریخش رقم نمود فیض
گر فیض اینجا جدول با صواب ۱۲

وله

این جدول نو طرز که ترتیب نمودم | پیدا از و آغاز و هم انجام جمست
سالش بندای فیض فلاطون خرد گفت | این جدول دلکش بنگر جام جمست ۱۲

تاریخ زخمی شدن ملکند عرف پتی

چون سر انفش قلم گردید | بر تن او رسید زخمی چند
سال تاریخ او رقم کردیم | گشت مجروح سیف بلکند ۱۲

تاریخ وفات محمد قمر الدینخان قطب یار جنگ تخلص قمر

آن قرب معدل والا فیض | تا بسمت انجمان شد
تاریخ وفاتش آسمان گفت | در زیر زمین قمر نهان شد ۱۲

تاریخ وفات حکیم ابراهیم

آن حکیم نامور چون قصد بیت الله ساخت | در غذ قش زهر قاتل گشت تریاقی که خورد
فیض تاریخ وفاتش یا سر یا بوئه گفت | در طریق کعبه ابراهیم بال و جان سپرد ۱۲

تاریخ وفات فرزند مولوی بستان

چو آن عالم عصر بستان لقب | ز مرگ جگر بند آمد بجان
سنش باغبان اجل گفت فیض | به بستان امید آمد خزان ۱۲

تاریخ عمارت صمصام الملک بہادر

بناکنید دریں جا یکی مکان رفیع — صدور یافت چو حکم از زبان بادشہی

بگوش فیض رسیدش ز ہاتف غیب — زہی عمارت عالی مکان بادشہی ۱۲

وله

آن شہنشاہ زمان صمصام ملک — داد چون ترتیب ایوان بلند

سال تاریخش رقم بنمود فیض — دلکشا قصر شہ اقبالمند ۱۲

وله

بلند مرتبہ صمصام ملک حق آگاہ — کہ ہست ملتجی از ذات او امیر وغریب

بنا نمود چو قصری بگفت سالش فیض — زہی رفیع عمارت زہی محل عجیب ۱۲

وله

بنا نمود چو قصر رفیع ہمسر عرش — جناب حضرت صمصام ملک نیک خصا

سن تمام وکمالش رقم نمودم فیض — زہی عمارت دلکش مکان جاہ ۱۲

تاریخ شادی

چو نواب یٰسین خان گشت فارغ — ز شادی فرزند وہم رسم شادی

رقم فیض بنمود تاریخ جشنش — مبارک شود دمبدم رسم شادی ۱۲

تاریخ شادی

امین الدینخان نیک محضر — به تخت نوشهی همشان شه شد

رقم زد فیض سال نوشهیش را — قران دلفروز مهر و مه شد

تاریخ مسجد

مسجدی سنگ بست نو بنیاد — ساخت مرزا حسن علی بدکن

فیض تحریر کرد تاریخش — خوشنما مسجد جناب حسن

تاریخ وفات نواب شمس الامرا امیر کبیر مرحوم

شمس افلاک رفعت و حشمت — گشت طالع بر آسمان قدم

گفت رضوان به فیض تاریخش — شد امیر کبیر امیر ارم

وله

شمس الامرا امیر عالی درجات — برج فلک حیات خود کرد چو طی

تاریخ غروب او نوشتم ای فیض — شمس از افق دکن فرو شد هی هی

وله

چون بمغرب کرد رو زین بارگاه — آفتاب آسمان عز و جاه

فیض تاریخ غروبش ثبت کرد — شد فرو شمس سپهر عز و جاه

ولہ

آفتاب آسمان سلطنت
چون بفردوس برین زین شهر رفت
فیض تاریخ وفاتش ثبت کرد
پاک از دنیا فرید دهر رفت

ولہ

شمس سپهر دولت واقبال وعز وجاه
شد عازم بهشت مخلد چو آن جناب
کردم چو فکر سال وفاتش بگفت فیض
شش یکهزار و دوصد و هفتاد و نه حساب

ایضاً تخرجه

شمس سپهر حشمت واقبال احتشام
گشته ببارگاه خداوند باریاب
چون دست شست جان ز سر خویش سال شد
آمد بجلد قدس امیر فلک جناب

ولہ

چو نواب شمس سپهر امارت
برآمد ز آفاق دنیا به عقبی
شب جمعه بستم ز شوال آمد
نشد سال عمرش ز میلاد پیدا
رقم ساختم فیض تاریخ رحلت
بشد شمس طالع بفردوس اعلی

ولہ

چون امیر کبیر زین عالم
سوی دار السلام رخصت شد

سال رحلت رقم نمودم فیض	شمس طالع باوج جنت شد ۱۲۷۹

تاریخ وفات

هر دو اول مادر و هم بعد ماهی دخترش	کرد قصد جستجویش ناگهان در زیر خاک
فیض اندر مصرعهٔ تاریخ هر دو ثبت کرد	وای حوا بی و بانو بی بجنت رفت پاک ۱۲۷۹

وله

ام و بنت در عرصهٔ ماه یارب	گذشتند از بن تاریخ و مصیبت
رقم ساختم فیض تاریخ هر دو	ام و بنت آمد پی سیر جنت ۱۲۷۹

تاریخ سرفرازی خلعت به نواب عمدة الملک بهادر

امیر زمن عمدة الملک فیض	مخلع شد از فضل آن ذوالجلال
به نواب تاریخ معروضه کردم	همایون بود خلعت بی زوال ۱۲۷۹

تاریخ دیوان عبدالرحیم ضیا تخلص شاگرد مصنف علیه الرحمه

دیوان ضیا چو شد مرتب	در مدحت آن رسول اقدس
تحریر نمود فیض سالش	دیوان ضیا نفیس و انفس ۱۲۷۹

تاریخ بنای عمارت نواب آصفجاه افضل الدوله بهادر

جناب آصف خاص رئیس ملک دکن	بنا نمود چو قصر رفیع عالی شان

شمار سال کمالش رقم نمود فیض	مکان عیش و طرب قصر انبساط جهان

ولہ

بنا فرمود چون کاشانهٔ نور محل خود	جناب افضل الدوله بهادر حکم او بالا
سنش معمار فکرم فیض از این چنین فرمود	محل آصف جاه بس مکان منصب والا

ولہ

شه دکن که کند بر سریر عیش جلوس	چو او بنا مده در دهر فیض تا جوری
بنا نمود چو کاشانه سال او گفتم	محل عیش و سرور و مکان داوری

ولہ

زمین حیدرآباد دکن فیض	مکان خاص چون نمود ایجاد
ز معمار خرد آمد سن او	رفیع الشان قصر نیک بنیاد

ولہ

بحکم افضل الدوله بهادر	بنا شد قصر عالیشان و الله
نوشتم فیض تاریخ کمالش	بنا شد قصر عالیشان بالله

ولہ

قصر زیبا وسیع عالیشان	کرد تیار افضل الدوله

فیض تحریر کرد لی کمال — این همایون مکان ظل الله ۱۲

ولہ

جناب آصف خامس رئیس ملک دکن — کہ هست بندهٔ حکمش هزار کیکاوس

بنا چو کرد مکانی بگفت سالش فیض — مکان ظل الٰهی محل جاه و جلوس ۱۲

تاریخ وفات محمد مظفر ولد مولوی مطہر واعظ

درآمد بجنت محمد مظفر — نکو طینت و نیک طبع و نکو خو

رقم فیض کردم سن انتقالش — بهشت پسندیده شد منزل او ۱۲

ولہ

روانہ شد چو محمد مظفر حاجی — بی لقای خدا و نبی پاک زین خرگاه

نوشت فیض سن ارتحال آن حق بین — بسیر گاه جنان رفت زین جهان الله ۱۲

ولہ

چون محمد مظفر حافظ — شد بہ عقبی از این جهان فسوس

فیض تاریخ ارتحال نوشت — رفت در عدن جاودان افسوس ۱۲

تاریخ بنای قصر مخبر حیه لفظ خواب

قصری محی الدوله بہا در بنا نمود — در یکهزار و دو صد و هشتاد و انتخاب

تاریخ او بطرز تامل نوشت فیض　　صدر الصدور قصبه بنا کرد والا جاه

تاریخ وفات آئینه محل امیر کبیر

آئینه محل خاص شمس الامرا　　شده عازم فردوس ازین [illegible]

تاریخ وفات او رقم کردم فیض　　حسرت محل آئینه محل شد اکنون

تاریخ وفات

قلندر بادشاه نیک سیرت　　شده در محفل معبود واصل

فقیرانه نوشتم سال او فیض　　قلندر رفت با [illegible]

تاریخ تألیف رساله

غلام درگه جیلانی ما　　رقم فرمود طومار فصاحت

سن تاریخ و نام آن رساله　　رقم زد فیض گلزار فصاحت

تاریخ کمان بالوچی قصاب

بنا نمود بالوچی کمانی　　خمش چون ابروی محبوب بنگری

رقم زد فیض تاریخ تمامش　　مه عیدست یا قوس [illegible]

تاریخ تولد

بفضلش در مکان آشنائی　　بشد روزی که پیدا قرة العین

نوشتم فیض تاریخ تو لد	مبارک ماه سیما قرة العین

تاریخ وفات

مطیع اقرباش شیخ احمد	ازین عالم بجنت شد روانه
نوشتم فیض تاریخ وفاتش	مقدس بود آن شیخ زمانه

تاریخ وفات طوایف

چون بکسب عیش قصد کرد	شد مقر رجای بابای بعدن
فیض تاریخ دخول خلد گفت	رفت رقصان های بابای بعدن

تاریخ بنای مسجد دولهن صاحبه

حاجی دولهن بساخت مسجد

تاریخ صحت فرزند مصنف

چو برخوردار من از رنج دل	بفضل شافی مطلق شفا یافت
رقم زد مو سال صحتش فیض	عماد الدین صحت از دعا یافت

تاریخ وفات حسن مرزا خان تخلص قصد

چو عزم آن قصد در دار البقا کرد	ازین دار فنا بشتافت
رقم زد فیض تاریخ وفاتش	حسن مرزا شده با روح جنت

وله

چون ازین کارگاه رحلت کرد — مشفق و مهربان حسن مرزا

قصد مرحوم عزم جنت کرد — فیض تاریخ انتقالش گفت

۱۲۸۲

تاریخ وفات خواجه میان صاحب

آه خواجه میان حق آگاه — چون سوی اصل خویش کرد رجوع

بدکن خواجه شد فنا فی الله — فیض تاریخ انتقالش گفت

۱۲۸۲

وله

کرد قصد سیر فردوس برین — چون ازین دار فنا خواجه میان

بود خواجه مقتدای اهل دین — فیض تاریخ وفاتش ثبت کرد

۱۲۸۲

تاریخ وفات

سوی جنت حسب تقدیر آله — چون ز دنیا احمدی بیگم گذشت

احمدی بیگم بجنت رفت آه — باسر افسوس سالش گفت فیض

۱۲۸۲

تاریخ بنای مسجد افضل گنج

شد بنا معبد عبادت خیز — حسب فرمان افضل الدوله

مسجد افضل و صفا انگیز — گفت سالش خطیب غیب فیض

۱۲۸۲

تاریخ

شد چو از چوب صندلین تیار
نقشهٔ گنبد نبی وصی
فیض نه شت سال تاریخش
قبهٔ روضهٔ جناب علی ۱۲۸۴

تاریخ تولد

به غلام علی تولد شد
نیک آغاز هم نکو انجام
بهر تاریخ آن پسر ای فیض
شیخ اکرم علی نهادم نام ۱۲۸۳

تاریخ مسجد

خوب در برهنی های قبله بپا شد سر نو
پی خوشنودی معبود چو پشک مسجد
گفت اندر دلم ای فیض سنش القا ساخت
شاه مهتاب علی کرده بنا یک مسجد ۱۲۸۴

تاریخ مسجد

از محمد شکور خوش اخلاق
شد چو تیار این چنین مسجد
یا سر اوج فیض سالش گفت
هست بیت المقدس این مسجد ۱۲۸۱

تاریخ

نصب شد بر درگه آن حضرت گیسو دراز
با طلا کاری در و جالی زیبا دل فروز
بی تکلف سال ترتیبش رقم نمود فیض
هست باب و جالی نقره مطلا دل فروز ۱۲۸۴

وله

نغزی این باب و این جالی به تحریر حظا ... شد بنا از شاه ید الله الحسینی با نیاز
فیض هم تاریخ آن باب ولی الله نوشت ... باب جنت هست باب درگه گیسو دراز

تاریخ وفات

در هزار و دو صد و هشتاد و دو سه ماه ... چون ز دنیا جانب عقبی محی الدوله شد
شد سر افسوس چون پامال سالش گفت فیض ... صدر اوج جنت الماوی محی الدوله شد

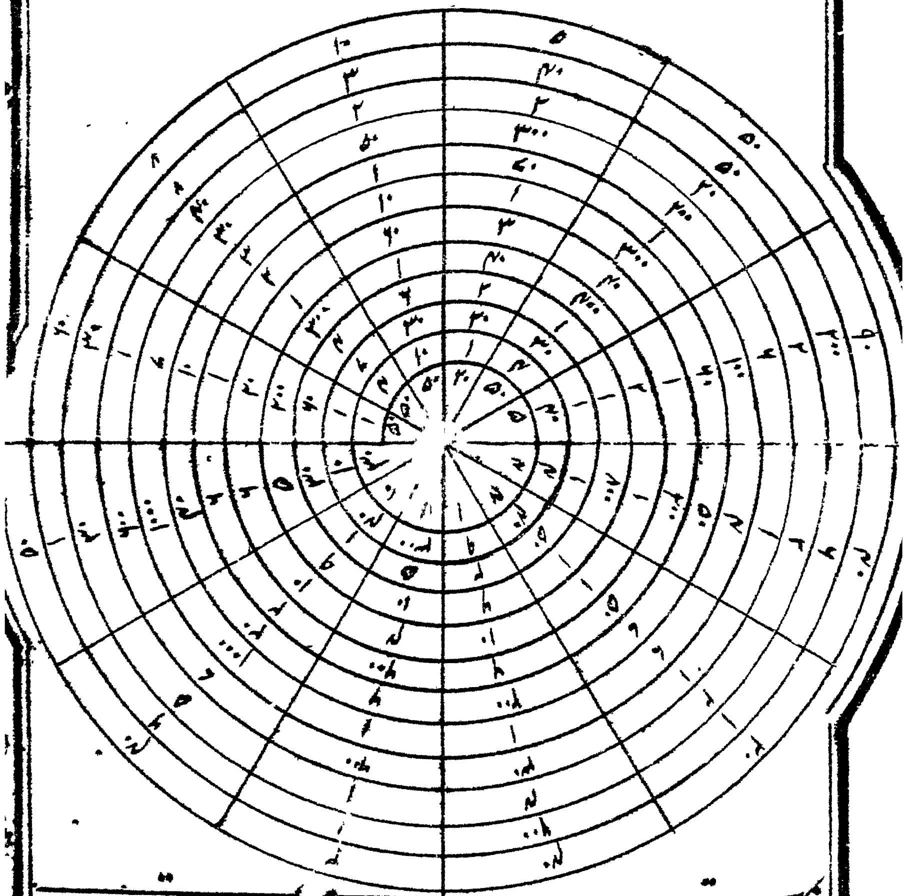
تاریخ غلام محی الدین متین

آن غلام محی الدین ای فیض ... کرد چون قصد سیر خلد برین
پی تاریخ قطع کن سر آه ... حیف و صد حیف مرد مرد متین

جدول و دایره مستخرجه مصنف علیه الرحمة و برکاته

واضح باد که این جدول بیست مستخرجه حضرت مصنف که از اجتماع اعداد حروفش بسیار قوانین تاریخ تولد فرزندی محی الدین چنین از اجتماع حروف اعداد مذکوره بسیار مصرعهای تاریخ همان سال مستخرج میشوند بدین طریق که هر خانه آن که انگشت نهند آن عدد زیر انگشت را جای نویسند از انجا هفت خانه طرح کرده عدد خانه هشتمین را به پهلوی عدد اول نگارند علی هذا القیاس از همه خانها جدول تا عدد اول مرقوم عمل نمایند اعداد اول تاریخ مفهوم خواهد شد اگر موافق اعداد حروف در جنب یکدیگر جمع کنند مصرعهای تاریخ مذکور حاصل میشود لیکن در هر دو صورت مذکور لحاظ اول و آخر

دایرۂ لولبی



الحمد للہ علی احسانہ و نعمائہ والکرامہ و افضالہ کہ دیوان اردو و فارسی بقلم بندۂ ہیچمیرز مداجان رامپوری بتاریخ پانزدہم شہر صفر المظفر سنہ [illegible] احسن اتمام یافت

المصنفہ

باغ دل چشم تری ایک سی ایک بہتر — وہ خلد ہی یہ کوثر ہی ایک سی ایک بہتر

تقریظ دیوان فیض علیہ الرحمۃ از جاگیردار

محمد ہدایت اللہ خان بہادر تخلص فراج

نظام الملک آصف جاه حضرت میر محبوب علیخان بهادر وساده آرای حیدرآباد
صانه الله عن الشر و الفتن - نظام مملکت و قوام سلطنت چنانکه می باید هست آئین
عدل و انصافش راه جبر و ستم را فرابست به پرتو بذل و احسانش جهان
منور ست - و نسیم خلق و اخلاقش دماغ زمان معطر - هر سو جشن شادی ست هر کو
شور مبارکبادی - خلق جوق جوق بذوق و شوق مصروف شعرخوانی ست و مشغول
شادمانی - و پیر نود ساله را در پیرانه سری سر جوانی - جائی نتوان دید که مجمع
شعر مضمون تازه نتراشد و کنجی نتوان یافت که گنج معانی نداشته باشد - غرض
همت عالی نیکوئی مجبی مخلصی معظمی مکرمی بسیار کمال اندک سال حکیم محمد منور الدین خان
بهادر علاج را می ستائیم - و زبان بدعای خیر و ذکر خیرش برمی کشائیم که درین عالم
برای مریضان سخن معجونی مفرح ترکیب داده - و علیلان این فن را دوای مقوی دل
و دماغ فرا فرستاده - اعنی دیوان سراپا عرفان یادگار روزگار جهان آموزگار
جناب مولانا مولوی حافظ میر شمس الدین محمد فیض حیدرآبادی را نور الله مرقده
بقالب طبع درکشید و قالب طبع افسرده را روح تازه در دمید - حقا که این سعادت
ازلی نصیب حضرت علاج بود که کلام استاد را سرمه چشم مشتاقان نمود آری -

این سعادت بزور بازو نیست
تا نه بخشد خدای بخشنده

مصنف علیه الرحمه سخن سنجی بود استاد و صاحب دلی از قید خودنمائی آزاد. حال شریفش بهمه حال باخلاق حمیده دمساز. و قال لطیفش بآداب پسندیده هم آواز. روزی یکی از مشایخین در جوش گفتگو بحضور مولانا جنگ برزمین فرازد و بعین غضب چون عین الدیک چشم بخون آلود و لعاب از دهن فرو ریخت زبان خودستائی کشود مبالغه از حد در بود و گفت که اگر خواهی همینکه می بینی خود را بهیئت شیر جلوه دهم مولانا تبسمی فرمود و گفت که شیر حیوانی ست باید که خود را انسان سازی. روزی ظریفی بزبان استهزا برکشا دو حرف طلب را عرضه داد که قافیه فیض که تخلص خاص ست آخر چه خواهد بود. مولانا فی البدیهه فرمود. آنکه بنائی غوو وجود دست و در استخراج تواریخ ملکه میداشت که عقل از ستایش فرو میماند مصرعهای تواریخ لوکه صرف در خاندان امیر کبیر بنجهزار فرستاده و داد سخن پروری داده. هر که تاریخ میخواست فی الوقت بنامش نوشته میداد. در علم صرف و نحو و فقه و عروض و قوافی وغیرها تصانیفی ست که ذکرش درینجا گنجایش ندارد. و در اصلاح شعر کرامتی میفرمود حتی که در ماده های تاریخ چنانکه مولوی احمد علی خلف مولوی محمد اکبر علیخان فصاحت جاه واعظ انیمصرعه پیش مولانا فرستاده ع سکندر طالع جمشید سطوت که درین ماده تاریخ از جواز اضافت لفظ طالع یا عدم آن مستدلاً بالفن یا فرمایند

مولانا محمد فیاض الدین خان فیاض شاگرد رشید خود را یاد فرمود که نویسنده تسالع
دلیل کسر شان فصاحت ست از انکه حاصل سکندر طالع جمله ست و جمله موصوف
نمیشود کما لا یخفی علی الفصیح و البلیغ - و دیگر اینکه محل مقتضی وصل ست و قائل در پی
فصل و این هم قباحت ست اگر مصرعه باینطور شود ع سکندر طالع و جمشید طینت
اولی و موافق مقصود و خالی از عیب بود - و نیز روزی خواجه غلام مصطفی تحسین از مولانا
استفسار کرده چه حکمت ست که در قرآن شریف کلمه رحمت و نعمت خلاف رسم الخط
چند جا بتای دراز مرقوم همچو رحمت الله و برکاته - و رحمت ربک خیر - و ان تعدوا
نعمت الله لا تحصوها - واشکروا نعمت الله - فرمود حکمتش علیم و حکیم مطلق داند و رسول
کریم او صلی الله علیه و آله و بارک و سلم - اما من میگویم درینجا لفظ رحمت و نعمت مضاف
بسوی الله و رب گردیده شان اعتنائش نه پسندید که رحمت و نعمت را نیز از
رحمت و نعمت باز دارد و بسبب تای مدور در قلت اعداد شمارد - هنگام تالیف
شمس النحو در بحث مبتدا و خبر چون نوبت باین مسئله که خبر باید غیر مبتدا باشد
رسید و قول ابو النجم ع انا ابو النجم و شعری شعری را بدیهیت مورد اعتراض نجات
یافت و به نسبتش بجز قد سهی یا قد خطا در کتب ملاحظه نگردید فکری نمود و در
کتاب مذکور ثبت فرمود و اما قول ابی النجم فلیس کما المذکور کما زعم بل الثانی بمعنی

الکوکب والخفی اللطفه - روزی میر شجاعت علی آرم که تلمیذی بود فیضیاب او غزل
اردو مصرعه عرض کرد که پیر و مرشد بمصرعه ثانی فکری نمیرسد ع دانی نه آپ
سنجه و سمرن کی دیکهیی * مولانا بی تامل ارشاد فرمود ع منکی ڈهلی هوی میری
گردن کی دیکهیی * وسوای علوم در فنون هم دسترسی میداشت و خط ناخن چنان
می نگاشت که خوشنویسان را مشق قلم هم هسیر نمیتوان شد و موجد خط ظفر در حیدرآباد
آن جناب ست صرف بمعاینه حروف دستخطی مرد ولایت زائی که بخل بتعلیم آن
میداشت و باوجود استدعای مولانا عذر بتعلیم می کرد عقده دستور رقم ناخن
ذهن رسا کشود چنانچه روزی باستماع این خبر او بحضرت مولانا آمد و قطعه که باخود
داشت بملاحظه مولانا داد و مولانا با آن کاغذ پاره اندرون خانه رفت و بدیر نگ
با یک قطعه مماثلش برآمد که او را امتیاز پنهها دست نداد که دستخطی خودش
کدام یک نشد دو شد حسرتها گرد و از حاصل نشدن شرف استادی بخجو ناخن
بدندان گزیدن گرفت - بالجمله در اسباب ظاهری تکلف نمیخواست و فرش آن
بی ریا بوریائی بود که هر که از امیر و غریب می آمد بر آن می نشست و اصل انجناب
از دهلی ست و صحت محاوره بران دلیل چنانچه فصحای هند با انصاف مقر آننه
در سر دشتی سخن که افسانه ایست او صاحب زبان شاگرد غالب بیه موقعی شعر مولانا

درج ست شعر «نمک چھڑکا کیا اچھا ہوا شخص * وہاں تم نے تب نمک بن غم تہا *»

تا اصل کلام ہندیان ہم بکلام خود و کلام فیض التیامش را جا داده‌اند اگر براه انصاف
چشم حق بین برکشاده بنگرند کلامش را خلاف محاورهٔ ہندیان نتوانند یافت
بلکه عند التشکیک نظیرش در کلام اساتذه خواہند یافت و درین زمان شہرت طبع دیوان
مولانا گوش خورد زمان و زمانیان شده جای عمدا بلا لحاظ رنج غلطی کتابت
مولانا به تقطیع نازیبا و خط نادرست بطبع نامطبوع در آمده و اکثر جا مطلب فوت شده
امید از ناظرین با انصاف و شائقین سینه صاف آن ست که ہر دو دیوان بچشم
انصاف که خیر الاوصاف ست باعتبار این ترتیب و تصحیح بلیغ و تنقیح
شرط حق پسندی از دست نخواہند داد - خدا را سپاس که چون لفظ پرستان
معنی ناشناس متاع دوئی و ستلوح و قلم را سرمایه دکان خودفروشی نساخته‌ام
و بیانگی صلح میان حق و باطل طرح آشتی نینداخته تکلف را برمن نتوان
دوخت و ساختگی را بر رشته برمن نتوان بست بنده خدایم لیس با خواجه دیگرم مطلبی
نیست در امت رسولم صلی الله علیه و آله و بارک و سلم - پس با دیگر مشاربم سببی نه -
شاعر نیستم که خواه نخواه راه مبالغه پویم - نه منجم که بر زمین نشسته از آسمان بگویم
نی از کسی خواہش قصیده دارم که بامید صله‌اش باطل را حق شمارم - و نه بیم ہجو ست

گر گو مگو تصرف بیچار الجبا انگارم شا باش عبث چرا گویم و تحسین بیجا چرا کنم ع

متاع گرانمایه کاسد مباد اگر باد جز زعم حاسد مباد

خدا آقای نامدار مرا که شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاه بهادر و صاحبزاده بلند اقبالش که نواب ظفر جنگ بهادر است بسلامت دارا دو بمدارج علیا و معارج کبری رساناد۔ که مرا از نثار فرق مبارک خود مستغنی از سعی روزی داشته است و بر نیابت معتمدی خویش برگماشته در عالم اسباب بادیگرم هیچ سر و کاری نیست و درین دور دوں برا غیار عداری نه۔ ذره ام مگر ذره خورشیدم۔ اگرچه خاکم مگر خاک ریحانم آمدم باز بر سر مطلب۔

تاریخ تولد مصنف رحمة الله علیه

وجود مظهر کل بود۔ و سن شریفش شصت و نه سال۔ چون وفات یافت استادی حضرت حکیم محمد مظفر الدین خان بهادر مزاج تاریخ عجیب و غریب فرمود ع شد سال

صال او بوحدت بالله وجود مظهر کل۔ بحمد الله که مجموعه دلکش بخط خوش و تقطیع زیبا و عنوان تازه و حسن بی اندازه بسعی مشفقی حکیم محمد منور الدین خان بهادر علاج سطبوع مطبع و مطبوع طبع شد باری منید انم که این مجموعه نگارین را طاوس لقب کنم که اینهمه نقش و نگار موزون سراپا جا گزین اوست و یا بال هما خطاب دهم که چندین

سلاطین مضامین در سایه نشین او - هر غزل شگرفت بحر بیت شرف پر از جواهر مکنون
و هر صفحه اش از حروف صدفی ست مملو از لآلی موزون - مداد وش با سواد غالیه مویان
هر کب یافته که هر که در و نظر گشوده دیگر نگاه برنتافته - خطوط شکلینش چون طره
طرار بر غره غرا مسلسل و دلکشا - و الفاظ رنگینش باتشاب آب حیات در سواد ظلمت روشن
و جانفزا - هر سطری متضمن سری از اسرار فی کتاب مکنون - و هر حرفی مبیّن از احکام
نون والقلم و ما یسطرون - سواد صفحات فائز النورش بصفات تولج اللیل فی النهار
موصوف گردیده - و از بیاض بین السطورش آثار تولج النهار فی اللیل بظهور رسیده -
راقمش از تکلف جدول تار تعلق بریده - و جدول نیز از رشک صفحاتش خود را بکنار کشیده
رشحات سحاب صفحاتش یاسمین رقمات را بزلال معنی پرورده - و در مهد صحایف
طفال حروف را باعجاز معانی مسیح وار بگفتگو آورده - سخنش حیات جان و تن ست
دم عیسی گواه این سخن ست + الحق صیرفی خرد در دکان امکان نقدی ازین جان تر
بدست در نیامده - و نقش پرداز فکرت را صورتی ازین زیبا تر در پرده خیال
رو ننموده **نظم** زهی سکه کیمیای سخن + که یکجو درو نیست جای سخن + رقم سنج
وحی فرستادگان + شرف نامه آدمی زادگان + گرامی کن گوهر آدمی + گرامی تر از جوهر
آدمی + باو آشکارا نهان جهان + بگویش آشکارا بدیده نهان + بهاری بعد

نکوی خاسته عروسی بصد زیور آراسته ... سخن گر نه جان ست بنگر بهوش
چرا آدم مرده ماند خموش امید که تا سحاب خامه دُربار جواهر مکنون و لآلی مخزون
بر اصداف اوراق بارد - و کلک روزگار رقم سواد و بیاض بر صفحات لیل و نهار
برنگارد این گهرهای آبدار آویزهٔ گوش روزگار ماناد - و خاطر سخن شناسان
سخن یاب که از نسخهٔ کائنات انتخاب یافته اند ازین بوستان معنوی فیضیاب
و دیدهٔ بی نصیبان دانش از مطالعه اش صاحب نصاب باد -

قصیدهٔ تاریخ

نازیم بسبز بانی فیض
دهر ست بمهربانی فیض

گوئیم چه خوش بیانی فیض
دانیم چه نکته دانی فیض

با وصف خلف خلاف نبود
زیبا بخلیفه خوانی فیض

الفاظ پرست بود بجهان
بی بهره ز نکته دانی فیض

او خواجه کجا رسیده باشد
بر مطلب و بر معانی فیض

این وصف که هست خرّم دل
از گلشن شادمانی فیض

تا زنده جهان ست زنده مانُد
این راحت زندگانی فیض

ست ابلسیم لله الحمد
با بادهٔ ارغوانی فیض

صد شکر که شد زمین طرحی | گلزار بہ باغبانی فیض

تحصیل زمین شعر گردید | زرخیز بہ زربائی فیض

زانجا و بجور شد زمین شعر | مزروع بقلبہ رائی فیض

دامان امید پر گہر شد | از دست گہر فشانی فیض

آویزه گوش خلق گردید | آوازه خوش بیانی فیض

صد شکر که آرزو برآمد | از شهرت شعر خوانی فیض

از حق رسی منور الدین | مطبوع شده زبانی فیض

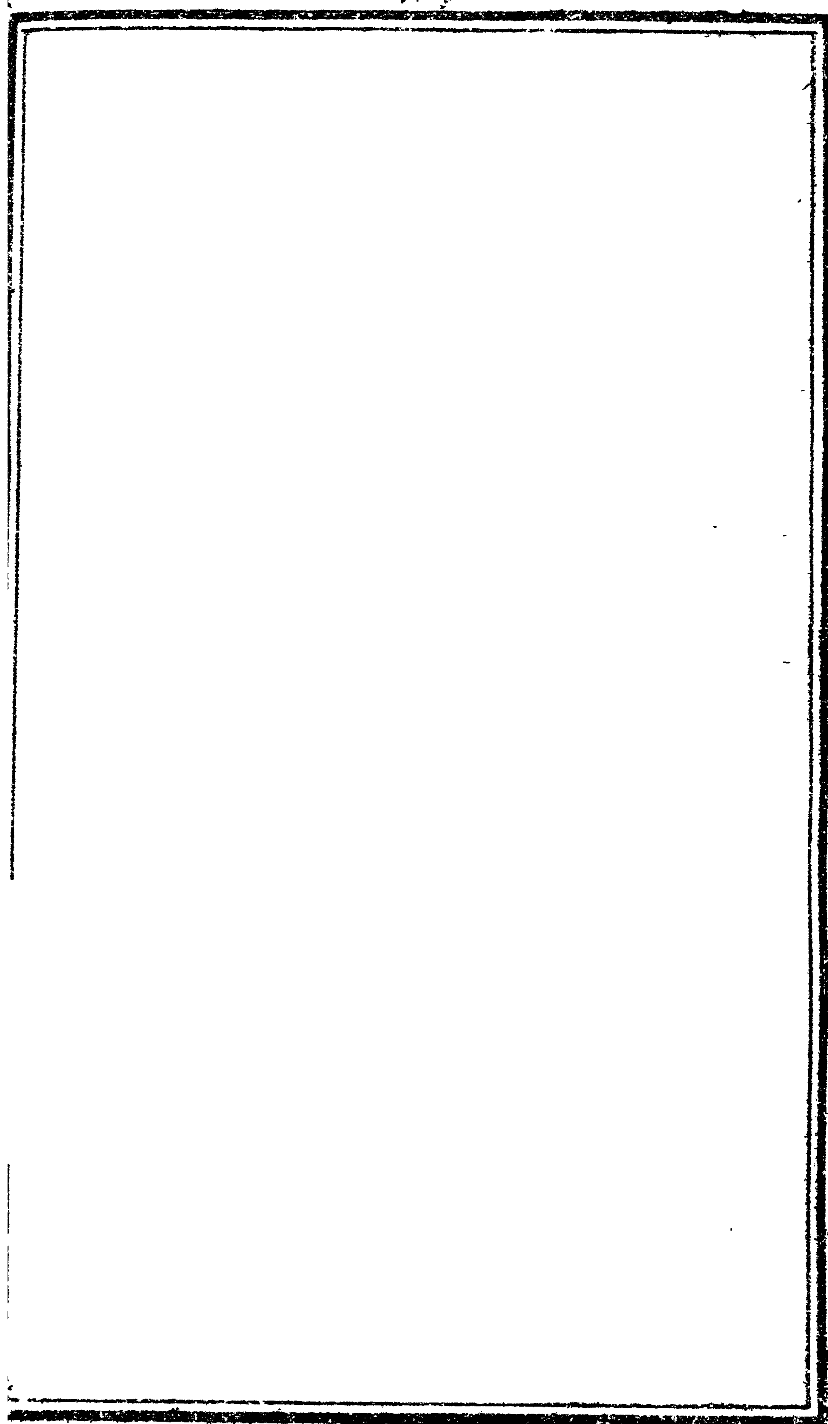
کس نیست درین زمانہ واللہ | جز گفتہ فیض ثانی فیض

از فیض بدہر یادگار است | این دفتر پر معانی فیض

دیوان جناب فیض ہست این | یا آیت آسمانی فیض

میخواست رواج سال طبعش
زو طبع رقم نشانی فیض

تمت




تقریظ از مستفیض
وارادتمند حضرت فیض نیاز مزاج
حکیم محمد مظفر الدین مزاج

هو العزیز

تقریظ از تلمیذ و مستفیض و ارادتمند حضرت فیض

نیاز اثر حکیم محمد مظفر الدین مزاج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان فیض عام فردیست از دفتر عنایت شاملہ او جل جلالہ۔ و بیت مولفاز دو مصرعہ فیض اقدس و فیض مقدس آیتی ست از حکمت کاملہ او عم نوالہ خلوت نشینی کہ در خلوت عالم غائب چون معنی در الفاظ نہان و جلوت گزینی کہ در عیون عاشقان ہمچو مردمک بدیدہا عیان فنحمدہ و بہ نستعین و احق و الیق لصلوٰۃ و سلام آن مطلع و مقطع رسالت تواند بود کہ اہل بیت اطہارش ابیات مثنوی کرامت و ہدایت اند۔ و چار یار اخیارش ارکان رباعی دین و شریعت فصلی و تسلم علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد بر ضمایر و لصبائے صبح نفسان معنی رس و معنی رسان صبح نفس کہ عالم از فیوض انفاس متبرکہ ایشان روشن و جہان از نفوس متجلیہ این فرخندہ کیشان و او ی الیمن ست کالشمس فی وسط السما

طالع والا مع خواہد بود کہ صاحبان حال وقال را مرتبہ ایست ارجمند و اہل کمال را مقامات
لبس بلند چندے تحریر و تقریر از من واین تحسین آن کوتاہ مصداق این مقال احوال سعادت
اشتمال حضرت عمدۃ العلما ملک الشعرا سالک طریق شریعت و طریقت مرد محک عین حقیقت
و معرفت گوہر درج شرافت نیر برج سیادت استادی و مرشد مقامی پیر و مرشد حافظ
مولوی میر شمس الدین محمد فیض علیہ الرحمہ ابن میر امیر الدین خان کہ خامہ دو زبان
دریچہ دو دل تا چہ قطرہ انداز کند و چہ نگارد و زبان کج بیان در سکوت کہ چہ گوید
و چہ گذارد ہر چند بتعداد فضایل ظاہری و باطنی آن کریم الصفات دفترہا مسود
باید اندکی از بسیار و یکی از ہزار است بالجملہ آن عالی مقام دہلوی الاصل جد
امجدش معظم افاضل زمان مولوی محمد رحمت اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ در عہد
غفران مآب از شاہجہان آباد بہ بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدر آباد ورود فرمود و
نسبت تلمذ آن فیض مجسم را در شعر و سخن بسخنور شہرۂ آفاق حافظ محمد تاج الدین
مشتاق دہلوی ست کہ شاگرد بلا واسطہ حضرت مقدس الالقاب خواجہ میر درد
علیہ الرحمہ بود ذات فیض آیاتش جامع فروع و اصول حاوی معقول و منقول بسا
قوت حافظہ و ذہن رسا بدرجۂ کمال داشت سلیقہ ادب را با بلاغت بر زبان داشت
صنایع بابدایع در بیان داشت و طلاقت با فصاحت شکر آمیز معانی بود و بالطف

نمک ریزہ * باخلاق و ادب از لطف باہم * باشفاق و کرم فیض مجسّم * کلامش فیض بخش و فیض ایجاد * ہمہ ملفوظ او معنی ارشاد * بخور سبعہ شد ایجاد پیہم * ز بحر طبع او چون موج از یم * ہرگاہ از حفظ قرآن شریف و تحصیل علوم ظاہری فراغتی دست داد آتش شوق و ذوق کہ در نہاد فیض بنیاد و دیعت بود در و باشتغال نہاد تا اینکہ دل صفا آئینش در آئینہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ روی مدعا دید و دیدۂ حق بینش بمشاہدۂ شاہد الفقر اذا تم ہو اللہ منور گردید۔ چنانچہ نظمی از کلام فیض انضمام کہ لایق این مقام و مصداق ... ی فقیر بمنزلۂ خدام بآن مصداق کلام الملوک ملوک الکلام تضمین یافت بعد این زیب تحریر می شود و از میامن کمالات فیض نشانہ و برکات اخلاق بزرگانہ ولیست کہ شمار طالبان و تلامذہ بآلاف رسیدہ و ہر کہ بحضرت رسید و فیضیاب گردید و سن وصال باسن میلاد و مدت عمر شریف نیز از قطعات مرقومۃ الذیل واضح رباعی جانم شد مغموم اندر غم فیض * رضوان شد خوش شد از مقدم فیض * از عالم اسرار او چہ گویم معراج * آگاہ بود عالمست از عالم فیض * از ازل و لا و امجاد آن شمس افلاک کرامت قمرین منیرین اوج سعادت مولوی سید ضیاء الدین احمد و مولوی سید عماد الدین محمد وصف تخلص بعلم و ادب موصوف و بفضل و کمال متصف اند ابقاہما اللہ طول الدہور و ارشد خلفای آن

رہنمای خفی وجلی ذات قاضی غلام نبی شاہ صاحب صدیقی القادری کمل پوش
مجسن حال وقال وصفائی باطن آئینۂ فیض وبرکات ست زاد شرفہٗ وبرکاتہٗ ـــ

فہرست تصنیفات

طریق الصفیق شرح مأۃ عامل	شمس النحو	شمس التصریف
شرح منظومۂ صرف	رسالہ دربیان ناسخ ومنسوخ	شرح کلمۃ الحق
شرح شمس الدین درعروض وقافیہ وصنایع وبدایع	مفید دراحکام حلت وحرمت	خزانۃ الامثال در مصطلحات فقہا اردو
جدول نصف النہار	فیض [illegible]	[illegible]

اما دیوان آنحضرت فارسی از ان دست حوادث روزگار رفت اشعار افتادگی نشانی از ان ست بہ
بنا بر آن بعدش غزلیات واشعاریکہ فراہم شدہ بود با دیوان اردو بحلیۂ طبع جلوۂ ظہور نمود ـ

نظم

ہزاران شکر شد مطبوع دیوان — چہ دیوان فیض بخش وفیض عنوان
شدہ این ہر دو دیوان طبع احسن — چو فیض اقدس وفیض مقدس
بذوق ولذت آمد ہر دو یکسان — نمک ہندی وشکر فارسی دان
گہر افشان چو نیسانست ہر یک — دریکتاست ہر یک زین دو بیشک

شده یک جان دو قالب هر دو باهم — یک جلد ست چون طفلان توأم

بود هر شعر آن همسنگ دیوان — چه دیوان فیض جاری بحر عرفان

به بیت احمد و هم بیت المقدس — کرامت انداز هر بیت نورس

بود هر مصرعه آن کهکشانی — علو شان نظمی را نشانی

بمعنی معنی روشن بیانی — بمضمون نور صبح زندگانی

بساز حسن انوارش دل افروز — بسوز عشق نارش بسکه جانسوز

ز مطلع تا بمقطع آفتابی — بجذب وسعتش دریا حبابی

کتاب فیض یا دیوان فیض ست — ز اول تا بآخر شان فیض ست

تاریخات

بود سن تولد فیض — هرگاه وجود مظهر کل

شد سال وصال او بوحدت — بالله وجود مظهر کل

١٢ ٣

وله

عارفان را موت شد نقل مکان — عارف و از اهل نسبت بود فیض

سال رحلت گر بپرسند ت مزاج — هان بگو نقل مکان نمود فیض

١٢ ٣

وله

عالم ذی رتبه حافظ میر شمس الدین فیض
مطلع ماه فضایل مقطع بحر علم و فن

خواند مصراع وصال فرد حی لا یموت
شد مرا دیوان عالم در نظر بیت الحزن

چارده چون روز سپری گشت از ماه رجب
آسمان بگشاد بر دلها در درد و محن

سال این غم حافظ شیراز و دگوش مزاج
عز سر آهی بگفتا رحلت شعر دکن

رفت ازین غم آبروی دُرّ بحر نظم و نثر
بار را اندر تحیر جب بی آب گو شعر و سخن

ولہ

چو حافظ میر شمس الدین فیض آ
شد از تقصید عالم سوی مطلق

مزاج از اول آخر سنش گفت
جناب فیض صاحب واصل حق

تاریخ از سخن سنج فصاحت نشان محمد غوث عزم مرحوم شاگرد حضرت فیض رح

اٹھہ گیا اس جہان سی فیض سخن
چل بسی یعنی وہ سخن رس فیض

عزم مغموم نی کہی تاریخ
حیدر آباد سی بس گیا فیض

از سخنور بلاغت آئین رای کچھ لعل صاحب تمکین

رفت چون فیض سخندان زمان شمس الدین
کرد تمکین بدو مصراع دو تاریخ بیان

شنبہ پنجم کہ شب چار دہم ماہ رجب
فیض آسودہ ز کونین با یوان جنان

ولہ

شہر استاد میر شمس الدین	متخلص بہ فیض فیض رسان
با ہمہ علم و فضل و فن و کمال	عارفی بود و حافظ قرآن
کرد رحلت ز دہر و تمکین گفت	ہر دو مصرع دو سال رحلت آن
کامل ہر کمال رفت ز دہر ۸۳ ۱۲	فیض از اینجا نمود عزم جنان ۸۳ ۱۲

تضمین غزل حضرت فیض رحمت اللہ علیہ بحسب اشارۂ مذکور الصدر از مزاج

سر جھکا دی ای قلم تسلیم کا	ہی مقام آداب کا تعظیم کا
ذکر ہی یک واجب التکریم کا	کیا لکھون مین وصف ابراہیم کا

ہی وہ [illegible] ہیم کا

شش جہت مین ڈھونڈھتی پیدا نہین	جستجو عالم مین کی دیکھا نہین
انکی یکتائی مین شک اصلا نہین	ایک مین ہی عالم انکا سا نہین

کو یہان عالم ہی ہفت اقلیم کا

لطف قرآن سی جو تجھکو راہ ہی	دیکھ لی گر دیدہ سی آگاہ ہی
برزخ انسان تماشا گاہ ہی	وجہ انسان عین وجہ اللہ ہی

ہی یہ مطلب احسن تقویم کا

ہی وہی معبود ہر جا جلوہ گر	بس رہی میان دوست مولا پر نظر

زند ہو یا پارسائی بحر ور ۔ وہ کسی بہی حال مین ہو توگر

[illegible] ۔ دہیان رکہہ درویش کی تعظیم کا ۔ [illegible]

کیون نہ رندونکو خوشی ہو عید کی ۔ دیکہی ہی ساقی نی پہر تائید کی
پیر میخانہ نی یہ تاکید کی ۔ یاد مین اس سخی توحید کی

ہو بجا رستہ امید وبیم کا

بار غمسی گو خمیدہ ہی کمر ۔ داغ دل زخم جگر ہی درد سر
گفتگو تیری یہ سب سچ ہی مگر ۔ ہی رضا معبود کی منظور گر

چہوڑ مت دامن کبہی تسلیم کا

ہین مزاج اپنی ہی وہ ہی پیشوا ۔ جیسا فرماتی ہین فیض رہنما
ہی ہوا اول ہوا آخر کی جا ۔ کیا بتاؤن فیض مین اپنا پتا

ہون چرن بردار ابراہیم کا

غزل

نقش دلپر ہی نام ابراہیم ۔ ہی حرم مین مقام ابراہیم
مظہر ذات ہین وہ نیک صفات ۔ بندہ کی ہی سلام ابراہیم

فایز منزل فنا فی اللہ | تا ابد ہی دوام ابراہیم
ہی عجب بات بی وساطت گوش | سن رہا ہون کلام ابراہیم
منہزم جس سی لشکر خطرات | ہی وہ قاطع حسام ابراہیم
دیکھی جو کہہ اٹھی خدا کی شان | ای زہی احترام ابراہیم
ہی وہ مرآۃ حق خدا کی قسم | حق نمائی ہی کام ابراہیم
وہی مست مئ الست ہوا | پی لیا جسنی جام ابراہیم
رشک باغ خلیل ہی وہ کتاب | جسمین لکھا ہی نام ابراہیم
پیر و مرشد جو فیض صاحب ہین | ہین وہ فیض تمام ابراہیم

مرشد و نکا ہی پتا ہی مزاج
ہون مین ادنی غلام ابراہیم

تاریخات طبع دیوان

رشحۂ فکر سحاب سخنوری بحر مواج فصاحت گستری مستفیض و تلمیذ رشید حضرت **فیض** رحمۃ اللہ علیہ احمد علی تخلص قاضی ابن قاضی غلام نبی شاہ صاحب صدیقی القادری کل پوش دام برکاتہ خلیفہ ممتاز حضرت ممدوح علیہ الرحمہ

صاحب علم و ہنر یعنی علاج | [illegible]مند جہل را درمان فیض

طبع دیوان جناب فیض کرد	واسطہ شد اوئی احسان فیض
طرفہ تاریخش ز قاضی بشنوید	امن دینا الہام حق دیوان فیض ۱۳۱۱

ولہ

گو کہ دیوان اور بھی ہی چھپا	غلطی سی ہوی خیانت فیض
مین تو شیدا ہون اسکی صحت کا	یہان ہوی ہی فقط ہدایت فیض
ای علاج آفرین جزاک اللہ	شامل حال ہو ہدایت فیض
جب چھپا یہ صحیفہ قاضی نی	لکھی تاریخ اسکی آیت فیض ۱۳۱۱

زور طبیعت شاعر بلند حیثیت خوش مقال عساکر فصاحت را
مقدمۃ الجیش محمد عبد العلی طپش

چھپا دیوان فیض نامور	حشر تک جاری ہی فیضان فیض
طپش نی تاریخ لکھی فی البدیہہ	نام آور چھپ گیا دیوان فیض ۱۳۱۱

جوش طبیعت چشمہ فصاحت الف خان صاحب الفت دفعدار
رسالہ ۲ کنٹنجنٹ شاگرد رشید میر احمد علیخان شہید دہلوی

شدہ مطبوع دیوان مزین	نہ دیوان بلکہ ہست این چشمہ فیض
چو پرسیدم سن طبعش مین ز خضر	بگفتا الفتا بین چشمہ فیض ۱۳۱۱

ولہ

عجب رنگین مضامین ہی یہ دیوان
بہار اسمین ہی کچھ باغ ارم کی
ہین شمس الدین فیض اسکی مصنف
ہی سال طبع اسکا فیض شمسی
۱۳۰۰

سبز ریز جام فکر جرعہ نوش خمخانہ سخندانی ساقی محفل شیرین زبانی عالی نسب محمد عبداللہ صاحب عجب شاگرد حضرت فیض

ای عجب طبع وہ ہوا دیوان
جسکا عالم مین جوش فیضان ہی
سال مطبوع نی کیا سیراب
جرعۂ فیض کیا یہ دیوان ہی
۱۳۰۰

روشن بیانی شمع افروز محفل شعر وسخن رونق بخش مضامین نو وکہن مولوی محمد عبد القیوم حفظ

واہ کیا دیوان جناب فیض کا چھاپا گیا
جسنی دیکھا اسکو پروانہ ہوا صدقی ہوا
حفظ جب لکھنی لگی ہم سال اسکی طبع کا
شمع فیض آئی صریر کلک سی ہمکو صدا
۱۳۰۰

آتش زبانی گرم ساز بازار فصاحت شمع محفل بلاغت میر کاظم علی صاحب متخلص شعلہ

مطبوع چونکہ شد سخن میر شمس دین
روشن چو مہر گشت بدہر نام فیض
بنوشت شعلہ خامہ من سال طبع او
دیوان عمدہ آمدہ نازک کلام فیض
۱۳۰۰

جوش طبیعت شاعر نامی ساحر فن شیرین کلامی حسن شاہ صاحب

بلاغت نشان میر احمد علی صاحب عصر تخلص شاگرد ممتاز مصنف علیه الرحمه

دیوان جناب حضرت فیض ‌‌ — صد شکر که یافته سر انجام
شد طبع نوشت عصر سالش — لاریب کلام فیض الهام

ولہ

چون کلام حضرت استاد عصر — یافته ترتیب خوش از زیب و فر
سال مطبوع هست بی گلزار بلیغ — هم دگر تاریخ باغ نامور

ولہ

چون مرتب شد کلام اوستاد — بهر سیر شایقان نیک خو
عصر علامه ز فکر روشنم — شمع فیض آمد سن مطبوع او

ولہ

طوفان بحر مقدس آورد چو عصر — دریای کمال فیض اقدس زد موج
شد طبع کلام فیض سالش گفتم — گنجینهٔ فیض بحر مواج باوج

ولہ

حضرت فیض کا چھپا دیوان — ہی ہر اک شعر عصر مطلع فیض
رشک ارژنگ ہر غزل تصویر — سال مطبوع ہی مرقع فیض

گوہر ریزی فکر جواہر بار مربع نشین جا رپالش دولت گل فشان بہار فصاحت بادشاہ قلمرو تقریر جناب میر وزیر علی وزیر نبیرہ نواب صمصام الدولہ صمصام الملک مغفور شاگرد میر احمد علی عصر

چون کلام جناب فیض وزیر	گشت مطبوع از عنایت رب
فکر کردم بہار یہ تاریخ	گلفشان گلشن بہار طرب ۱۲

بلند آوازی آویزہ گوش سخن نامور علم و فن خواجہ سمیع اللہ صاحب نام تخلص

شد مرتب چون کلام اوستاد	غنچہ اہل دلان گل گل شگفت
نام بہر یادگار جاودان	گنز بستان سخن سالش بگفت ۱۳

شمع افروز بزم نکتہ دانی مصور صور معانی میر روشن علی صاحب اشرف شاگرد عصر صاحب

استاد کی استاد کا دیوان چھپا خوب	تصویر کا عالم نظر آتا ہی سراپا
مانی خرد نی کہی تاریخ شرف سی	دیوان یہ دلاویز مرقع ہی سخن کا ۱۲

نغمہ گلستان رنگین بیانی گلدستہ بند مضمون معانی میر محبوب علی صاحب عاشق شاگرد عصر صاحب

دیوان جناب حضرت فیض	برقالب طبع بست و ستا
باحسن بگفت عشق تاریخ	گلدستۂ آبدار اشعار ۱۲

از نتایج افکار سخن سنج سخنور دشش جہت فصاحت نامور نواب

میر عباس حسین خان بہادر رشید شاگرد حضرت مصنف علیہ الرحمہ

طبع جو استاد کا دیوان ہوا | جسم مین بالیدہ ہوی اپنی جان
ششدر رہا عاجز نے جو کی فکر سال | آئی صدا کان مین یہ ناگہان
فکر ہے کیون جلد رقم کر اسی | ہے چمن فیض سلیمان مکان ۱۲

ولہ

رونق بزم بوستان ہے یہ | میری استاد کا نشان ہے یہ
طبع دیوان کا سال کہہ ششدر | گلشن عقل بخش جان ہے یہ

نقاش مصور صور مضامین مسرت افزائی ارباب فصاحت آئین میر محمد علی صاحب بخشی تخلص شاگرد رشید صاحب

دیوان جو چھپا خوشی سے اسدم | ہر راست ہوی لیالی البیض
کی فکر جو سن کی مین نے بخشی | ہاتف نے کہا مربع فیض ۱۲

از شفیق اوایل احسن الخصایل خوش مقال نازک خیال شیرین گفتار میر احمد علی صاحب منصبدار تلمیذ حضرت مراج مدظلہ

منطبع گردید چون دیوان فیض | زو عیان شد فیض شان و شان فیض
سال طبعش خواست میر احمد علی | ہاتفی گفتا زہی فرمان فیض ۱۲۹۲

از نتایج افکار شیرین مقال سخن شناس نواب محمد
احمد اللہ خان بہادر فیاض شاگرد حضرت مزاج مدظلہ

شد روان سوی جہان ابیات فیض
بہر نفع عام از سعی علاج
فرق آزمای طلب قطع کن

ہست تاہم زیب دنیا ذات فیض
منطبع گردید منظومات فیض
سال طبعش گر قیاس ابیات فیض
۱۳۰۱

نتیجہ فکر شیرین کلام فصاحت مآب نواب محمد
قدرت اللہ خان بہادر خطاب شاگرد حضرت مزاج مدظلہ

از تواریخ احباب ظاہرست
سال طبعش ای خطاب از روی جمع

سال ہجری با ہزاران عظم فیض
از حساب عیسوی شد نظم فیض
۱۳۰۱ ۱۸۸۴

سخن سنجی معز بزم سعادت سخنور ذہن ذکا بہرہ ور محمد عمر معز تخلص
خلف الصدق شاعر فصاحت شعار محمد غوث
عزم مغفور و تلمیذ حضرت مزاج مدظلہ

شد طبع کلام فیض با فیض اکمل
از روح قدسی معز بگفتا سالش

افصح ابلغ و متین و الطف اکمل
عمدہ دیوان جناب فیض اتم
۱۳۰۱

ولہ

مطبوع چو شد بطبع مطبوع | دیوان جناب فیض فرہنگ
تاریخ معز رقم نمودہ | لاریب کلام فیض آہنگ ۱۳

قند مکرر شیرین مقال صحیح خیال ایاغ مصطبہ بلاغ سید نذیر صاحب دماغ شاگرد حضرت مزاج

اے دماغ اب علوی از سب بتا | کوئی پیدا نہیں ہے ثانی فیض
دونوں دیوان فارسی اردو | کہہ دیتے ہیں خوش بیانی فیض
ہوا سعی علاج صاحب سے | ایک گلدستہ گلفشانی فیض
حافظوں اور مفسروں نے کہا | سال طبع دُر معانی فیض
ہیں دو تاریخیں ایک مصرع میں | آیت فیض ۱۳ اور نشان فیض

جوہر تیغ فصاحت گوہر میغ بلاغت حاجی نواب محمد سبحان خان بہادر سیف تخلص ابن غلام حسین خان ابن محمد سبحان خان نبیرہ نواب محمد بہادر خان المخاطب بہ محمد لودہی خان بہادر مرحوم تلمیذ حضرت مزاج مدظلہ

گرچہ در خلد برین شد جان فیض | ماند قایم تا ابد فیضان فیض
شد چو دیوان طبع سالش گفت سیف | ہر یک از جان طالب دیوان فیض ۱۳

ولہ

کیا حوصلہ کرے جو کوئی امتحان فیض | دیوان جو دیکھ لے کرے وصف بیان فیض

[illegible] سیف کی آیہ سال طبع
مطبوع ہوگئی ہی بیعت بن نسق

ولہ

ہی یہ دیوان مصحف فیضان سی
چھپ گیا اللہ کی احسان سی
سیف ہاتف نے کہی تاریخ یون
فیض ہر یک پائیگا دیوان سی

ایضاً بمصرعہ تاریخ ست

جو آئینہ ہی دیوان جب ہوئی چشم حق بین
مجھکو پسند یک ہی آن فیض صاحب
بید مرحبا کہ بہتری سیف یہ لکھا سال
مطبوع ہی طبع دیوان فیض صاحب

فصیح جادو کلام بلیغ عالیمقام سخن سنج معنی آفرین جودت قرین ابو الہلم
محمد ہدایت اللہ خان بہادر جاگیردار تخلص رواج شاگرد حضرت مزاج

کو طبع بہار نامۂ فیض
بایند کہ کار نامۂ فیض
مطلوب صحیفہ ہست روشن
گویند نگار نامۂ فیض

ولہ

دیوان بود نگار فیض صاحب
کلام پایدار فیض صاحب
بری بود از سر زنگار کلفت
دل آئینہ دار فیض صاحب

ولہ

دیدیم ای دل بہا فیض صاحب ۱۳۰۰ | نکو چی بود دیوان شیخ فیض صاحب ۱۳۰۰

نتایج افکار حضرت حکیم محمد مظفر الدینخان صاحب مزاج مدظلہ تلمیذ فیض مآب جناب مصنف دیوان رحمت اللہ علیہ

بصنعت تدخلہ

ہر بود دیوان فیض عنوان را | صورت طبع چون علاج نمود
خضر اوآب سال طبع مزاج | چشمہ فیض مہج زد سر بود ۱۳۰۰

بصنعت تخرجہ

چون گشت منطبع سخن الاجواب فیض | تاریخ لاجواب نوشتم کتاب فیض ۱۳۰۰

ایضاً

جناب فیض وہ علامہ میر شمس الدین | کہ مثل اُن کی کوئی صاحب کمال نہین
فلک نے سال کہا اُنکی طبع دیوان کا | ضیای شمس ہی دیوان بیزوال نہین ۱۳۰۰

ایضاً

اشد دیوان فیض امسال مطبوع | بود لبریز یارب چشمۂ فیض
مزاج ار تشنہ تاریخ ہستی | بخور آب از لبالب چشمۂ فیض ۱۳۰۰

ولہ

شکر حق با ہمہ دیوان طبع گشت | ہر یکی عین الیقین حق الیقین
شد بیک مصرع دو تاریخ از مزاج | فیض عرفانی ۱۳ و فیض عارفین ۱۳

از نتایج طبع حکیم محمد منور الدین علاج بانی طبع دیوان

سعی علاج گشتہ مشکور شکر صد شکر | دیوان ز فیض سبحان آمد بحیطۂ طبع
طباع غیب سالش از روی جہد بنوشت | دیوان فیض عنوان آمد بحیطۂ طبع ۱۳

ولہ

حضرت فیض کی چھپی دیوان | یک مقدس ہی ایک اقدس ہی
کہی اسکی علاج نی تاریخ | فیض اقدس ہی یا مقدس ہی ۱۳

بارک اللہ کلام الفیض ۱۳

تمت

غلط نامہ تقریظ دیوان اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۰	انجم سیاہ	انجم سپاہ	۲	۱	حورسید	خورشید
۳	۱۲	از سرجاہ	باسرجاہ	۶	۶	صیح	صبیح
۷	۱۴	بحر	بحر	۸	۲	فصاحت او	فصاحت او

غلط نامہ دیوان اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۴	جبریل	جبرائیل	۲۷	۵	سہت جھٹ	ہت چھٹ
ایضاً	۱۲	مسلمانکی ڈالپر	مسلمانکی ہوڈالپر	ایضاً	۸	کیا دس	کیا دوس
ایضاً	۱۴	جرامت	جسرامت	۳۰	ایضاً	نہس اونکا	نہیں انکا
۹	۱	سورة	صورت	۳۳	۴	نہ رتنکان کا	نہ رفتگان کا
۱۱	۱۱	نور علے نور	وہ نور علے نور	۳۴	۳	کیا جوان ہو نہ لے	کیا ہلوتی آئی
ایضاً	۱۴	سرگبند	سرگیند	۳۹	۱۳	ہریک	ہر اک
۸۰		یاموسے	یاموسیٰ	ایضاً	۱۴	ہوانہ دیوانہ	ہوا دیوا
		قتل از عالکی	قتلے عالمکے باز	۴۳	۲	مندلای	منڈلای
				ایضاً	۶	پستر	بستر
				۴[illegible]	۴	چنکل	جنگل
						کھنو	لکھنو
						جاسکا	رہجائیگا
						ناخنہ	قافیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۳	تعنر	تعنرّ
״	״	کمہلا	کملا
״	۱۱	ہین بسر حاب	ہین بہ سر خاب
۵۴	۱	پروہ	پردہ
״	۱۵	لعل ہین	لعل ۂین
۵۶	۶	ہتون کو	کلون کو
۶	۷	شام ہجرت	شام ہجران
۶۲	۹	ٹکڑا	ٹکڑا
״	۱۵	شیشہ شراب کا	شیشے کے ذات کا
۶۳	۹	ہوجای ہی	ہوجای وہ
۶۴	۱۳	ذبج	ذبح
۶۷	۲	کونکی مٹھایٔے	کونکی کی مٹھای
۷۵	۶	نوامین عدالت سے	پس مرک کہا عدالت
.	.	کتون نہ تیری	سے تیرا
۷	۴	ہت من بے سر	بہت ہین ہی سر
״	۹	ادہر دیکہو جب	دیا یار نے انگ[illegible]
۸	.	سرمہ تمنے لگانا	پہر [illegible]
۷۶	۴	ودبر	
۸۱	۲	جلوہ دکہہ	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۶	۳	مجہپہ ادنی	مجہپر اوسکے
.	۱۰	دل کے لینے کا	دل کے لینیکا
۸۷	۱۲	تابیلے	تابیلا
״	۱۴	الحاب	ایجاب
۹۳	۱۲	ہراک او	ہرایک اہ
۱۰۰	۶	جو تو وارد	جو لنوارد
۱۰۲	۹	مص اہو سہم	فیض اہو ہیم
۱۰۶	۱۰	کرجائنس	گرجائین
۱۰[illegible]	۱	بکرجاتے	بکڑجائے
۱۰[illegible]	۸	کفت وکو	گفتگو
״	۱۲	کہ بر ہمن	کہہ برہمن
۱۱۰	۸	رہتے	رکہیتے
״	۱۲	اوسنے مہ پلای بات	اوسکی مہ پرای
۱۱۲	۱۱	کہا خبر	کہا خ[illegible]
۱۱۵	[illegible]		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۶	۱۰	حسن کر قطع بر	حسن اگر قطع ہو
۱۲۷	۱۲	یاد کمر کر	یاد کمر میں
۱۳۰	۶	بہر کر کمر	بہر کمر
؍؍	۸	کہتے ہہین	رکہتی ہہین
؍؍	۱۳	شکل مگر ہی	شکل مکر ہی
۱۳۵	۷	دہوری	دہوڑی
۱۴۱	۴	ہن کوری	ہین کوڑی
۱۴۲	۵	دوڑ	ڈور
۱۴۴	۲	تہر	شہیر
۱۴۵	۱۲	ہاتہہ پای	ہاتہا پائی
۱۵۰	۲	کہٹکے	کہٹکنے
۱۵۱	۶	د	یالہ
۱۵۴	۶	ہن تنک	تنک میں
؍؍	۸	چمن کنک	چمن و کنک
۱۵۹	۷	عاسق کلپہرین	عاشق ہین کلپہر ہین
۱۶۰	۱۰	عادی	عادی
؍؍	۱۲	پوچہی	پہوچی
۱۶۷	۷	کثرت کہ	کثرتکہ
۱۶۸	۲	مٹے ہن ملی	مٹے میں ملی
؍؍	۳	ین صحیح	میں ہر صحیح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۸	۱۵	رمہار	زنہار
۱۶۹	۱۲	اسی کو تو	رسی لو
۱۷۲	۵	بیان کری	بیان کریں
؍؍	۱۰	خاک پہ اترا	فلک پر اترا
۱۷۵	۱۳	مضد	قصد
۱۷۷	۱۴	بیت الحرام میں	بیت الحرام سے
۱۸۰	۷	ہین مشک	ہین شک
۱۸۲	۱۳	سحص ہی	شخص ہین
۱۸۸	۹	شکار پہر اسے	شکار اسے
۱۹۰	۲	چلے آئی ہین	چلے آئی ہی
۱۹۲	۷	عمر انکی	ہمرانکی
۱۹۳	۸	بلی ستون	بیستون
؍؍	۱۲	توپ بجنے	توپ چلتے
۱۹۹	۱	تہ لش انکا کام	کارتہ لش ان
؍؍	۹	دوڑ	ڈور
؍؍	۱۲	معاچو کری	دہماچو کڑی
؍؍	۱۴	تنکے ہی چکلے	تنکی ہی چنتے
۱۹۹	۹	چہالونی	جہالوی
۲۰۱	۱۰	ہون سناعر	ہون بشاعر
۲۰۵	۶	آنہون بہر	آٹہون پہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۷	۴	اترآہی	اترائی	۲۶۵	۱۴	ساتھہ	سات
۲۰۸	۹	عجب گوہی	عجب کوئی	۲۶۸	۱۱	زلف ہے یہ یاکہ	زلف ہے یاکہ
۲۰۹	۱۳	ہم تم ہین	ہم تم ہین	۲۷۶	۱۵	مشتاق	مشاق
۲۱۰	۸	عارضہ	عارضا	۲۷۹	۱۰	بت رکے	ہٹکے
۲۱۸	۱۳	کوبلی	کونلی	رر	۱۱	جڑہ سے	جڑے سے
۲۲۴	۴	لپنے	اپنے	۲۸۷	۱۰	ہین تاہین	ہین ناہین
۲۳۲	۱۱	فروع	فروغ	۲۸۸	۱۴	ہمنے کیا کیا ہے ہم نے	نفع اٹھانے سے ہوا انجان تجز
۲۳۳	رر	ثواب	صواب	۳۰۴	۴	از کئے	جھڑ کئے
۲۳۶	۱۳	علین دانائے	علین دانائے	۳	۳	کرجائیکے	کرجانیکے
۲۳۸	رر	ہم دوآی	ہم دوای	۳۱۶	۱	کرستے	کرسئے
۲۴۱	۴	مجھے دیکھے	مجھی دیکھے	رر	۱۵	نکہ ماہ	نگہ
رر	۷	نہ چھوبن	نہ چھوئین	۳۲۴	۹	کل کہیلے	کل کہیلیکا
۲۴۴	۱۵	شیوہ استادکے	شیوہ استاد کی	۳۲۹	۸	بلال	ہلال
۲۵۰	۱۱	کتا	گتا	۳۳۰	۹	بلبل نرگس	بلبل بیکس
۲۵۱	۱	کلیسا	کلیسیا	۳۳۶	۱۲	معریاران	نغزاسیران
۲۵۴	۷	دیپڑی	دبڑے	۳۳۹	۱۰	صاف نعاک	سافی سفاک
۲۵۴	رر	اہوہین نے	آہوہین نے	۳۴۴	۹	موذون	موزون
۲۵۵	۹	سعدان دشت	شہیدان عشق	۳۴۹	۸	ہی امید ہے	ہی امید
۲۶۵	۱۲	واہ واہ	واہ وہ	۳۵۲	۳	کم ظرف	کمظرف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۲	۸	اندلون ہوا	اندلون مین ہوا
۳۵۳	۱۳	مرد و رہی	مرد و رہتی
۳۵۴	۱۲	چڑ ہیکے	چلیکے
۳۶۰	۱۵	پینس	پینس
۳۶۵	۱۴	بستے مزار کے	بستے ہی بری طور بریع مزار کے
۔۔	۱۵	جسم پر اب فیض	جسم پر آب
-	-	-	فیض ہیں [illegible]
۳۶۸	۳	انکی بکہئے	انکہونکو انکی دیکہئے
۳۷۳	۱۳	کورنگ تہی	کورنگ ہیے
۳۸۴	۹	تصویر مار	تصویر یار
۳۹۱	۱۲	منہ چڑہا	مر چڑہا
۳۹۲	۱۰	و د	د و
۳۹۸	۱۱	ہم سینہ	ہم بہی سینہ
۔۔	۱۴	دلکو خال	دلکو خیال خال
۴۰۰	۷	یار تا مکرر	یاز تا مکرر
۴۰۳	۶	چڑ ہا	چڑہا
۴۱۲	۱۳	فرہا دانک	فرہا دیک
۴۱۴	۴	چلتے	جلتے
۴۲۱	۷	لاسی ہین	لاشین ہین
۴۲۵	۱۰	نزاق	مذاق
۴۲۶	۳	بسی بہی کہہ	بسی بہی کہہ
۔۔	۱۱	مطلق ہہن ہین	مطلق ہین نہین
۴۲۷	۱۲	بین جو خام	مین جو خام
۴۳۴	۱۰	جیون کہا	چلون کہا
۔۔	۱۴	چہبہ جہبہ	چہبو چہبو
۔۔	۱۵	خواب گاہ	خوابگہ
۴۳۵	۳	یک ہم ہی	یک ہمین
۴۴۴	۷	کچہہ ہی عرص	کچہہ عرض ہے
۴۴۵	۳	وفات ہاہر	وفات بہی
۔۔	۵	آمی ہی	آئی ہے
۴۴۷	۱۴	مصروف لکا	مصروف لکا
۴۴۸	۲	بولیہ بشیرین	لب شیرین
۴۵۱	۱۵	یک سینہ فی داغ	ہم سینہ پر داغ
۴۵۴	۸	جوآب	جواب
۴۵۹	۱۴	پیرانہ رد کہلا	پیر نور کو دکہلا
۴۶۳	۹	نیگے	نیکلے
۴۶۶	۸	ہین نونی کی	ہین خوبان کے
۔۔	۔۔	جب ارزو	جب اردو
۔۔	۱۱	[illegible]	وہ تقصیر نہین ہے
۴۶۸	۵	نواب کو نجرہ	نواب کو نیرو

غلطنامهٔ دیوان فارسی

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳	۲	است الست	هست بی الست	۲۸	۶	بر تیهوی	بر تیهوی
۴	۱۳	گرد و مالس	گرد و زر ریش	۲۹	۷	از حالقه	از خالقه
۱۰	۴	گو گو	گو گر	۳۱	۱۳	تا جبیر تو	تا جبیر تو
،،	۱۴	گو حدث شود گو	گو حدوث شد گر	،،	۱۲	آجنان	آچنان
۱۱	۱۴	پاس بان عیبت	پاسبان عیبت	۳۳	۱۴	خرقه طاعات	خرقه طاعات
۱۳	۱	عشا اوهای	عشا وهای	۳۴	۱۳	سفالین بن	سفالین بن
،،	۹	بوی ذکر	بوی دگر	۳۵	۹	زمان دست	زبان بست
۱۷	۱۱	زلف م رارشی	زلف ورا رشی	،،	۱۰	بکو بحتب	یکو بحتب
۱۸	۶	دیجال	دیجان ولد	۳۷	۲	می پوشش	می نوشش
۱۹	۱۲	حورنم	حوریم	۳۹	۱۱	مطلع تو	مطلع نو
۲۰	۲	زنکوره	زنیکو نه	۴۰	۱	ان بسرو	آن سرو
۲۲	۱	یادم آمد	یادم آید	،،	۸	لجث ن مل	لخت دل و لی
۲۳	۸	کوتا خدا گسته	کوتا خدای گشته	۴۱	۱۴	که یار	که بار
۲۶	۴	مطلع تو	مطلع نو	۴۲	۲	یارا	بارا
۲۸	۱	بیده الالهی کند	تبعة الکهی کنند	۴۴	۵	بپای حم	بپای خم
،،	۴	پا چشم پر جادو	تا چشم پر جادوی	۴۹	۱	در حضرت قدسی	در حضرت قدس تو
،،	۵	من ز حشمش	من ز چشمش	،،	۴	وار حد	و از خدا

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۵۰	۴	زاوستاد	زاستاد	۶۶	۱۳	ست این	هست این
〃	۹	همه آئینه الست اینش	همه آئینه الست ازآینه	۷۰	۸	احل شد	اجل شد
〃	۱۳	ابرویش	ابروش	۷۱	۱۴	تخت	جنت
۵۲	۳	نان ومی سرگر	نان نه هی سرگز	۷۵	۴	چون نزد جهانا کا	نزدیک جهانشا
〃	〃	جالست نازجان	حالتست نه جان	〃	۱۵	زحکم	ازحکم
۵۳	۱۳	کشتے من	کشتے می	۷۷	۳	احال	افعال
۵۴	۱۰	ای شمشه می	این شیشه می	۸۱	۹	رجوی	زجوی
۵۷	۳	ایضاً	رباعی	۸۵	۶	باداسی	یاراسی
۶۶	۷	زنم	زخم	〃	۱۳	لی ارام	پی ارام
〃	۹	سربیارم	سربنازم	۹۸	۱۲	نگوی	نیکوی
〃	۱۴	جبرئیل	جبریل	۱۰۴	۳	شاویدافتد	شدیدافتد
۶۸	۷	مارااامان تو	مارا امان	〃	〃	علیه الرحمه وبرکاته	علیه الرحمه دام برکاته
۶۹	ایضاً	عقلش	عقلم	〃	۱۲	میشوند	میشود
〃	۹	مالی همم	عالی همم	〃	۱۳	طرح گواده	طرح داده
〃	۱۴	بنای او	بنای آن				

غلط نامه تقریظ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۳	سجده وسمراہ کے	سجده کی سمرا کے	۱۱۲	۱۰	وجود مظهر کل	وجود مظهر کا

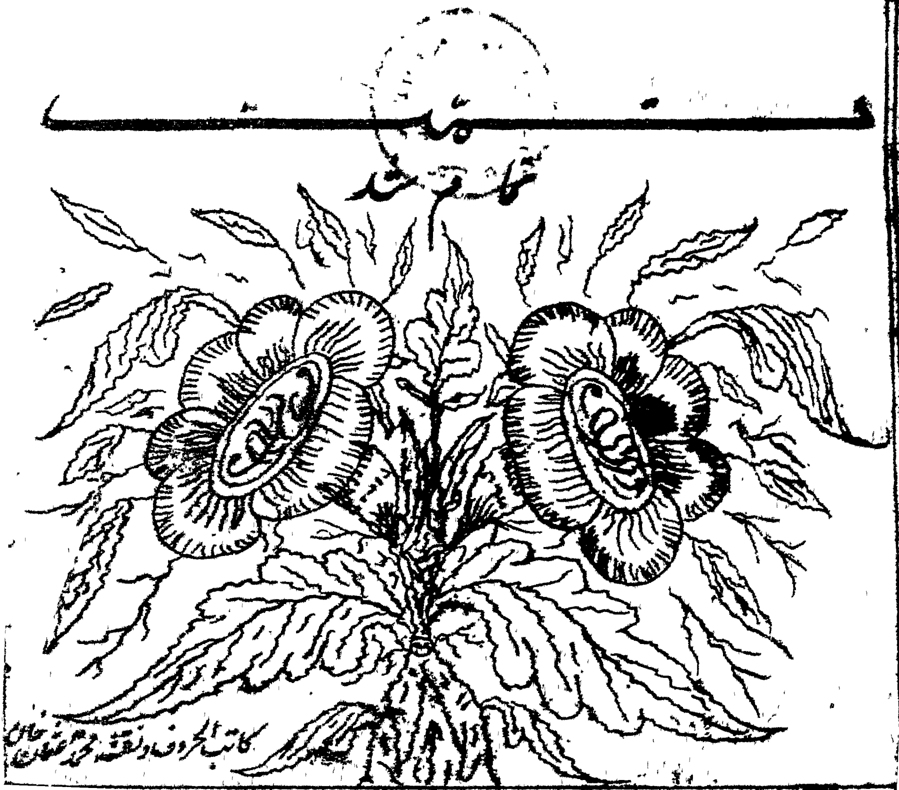
صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۲	۱۰	شدسال حال	شدسال وحال		۱۱۴	۸	بہمانی	بہمیا س

غلطنامہ تقریظ ثانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۹	۲	اضیقال احوال	انیقال است احوال		۱۲۳	۱۱	سمی لبس کیا	سمی کیا ب
״	۶	کیج بیان	کیج مج بیان		۱۲۹	۶	مطموع مست	مطبوع
۱۳۰	۳	علوم	علوم		۱۳۳	۶	ہوا سے	ہوی اسے
۱۳۳	۲	مزوحی	فروحی					

تمت

تمام شد



کاتب الحروف و نقشہ محمد عثمان خان